منتظم دنیا کا ایک ہے ٭ سب کا سہارا ایک ہے

کبھی پابندی سے دل آزاد کر ٭ خاطرِ غمگین کو اپنے شاد کر

ॐ

پشپ سیام

جس میں سیام دیش کے مختلف حالات [illegible]

۴ ورن جبر [illegible]

کو

خادم راجی داس سہگل

نے قلمبند کیا

۱۹۰۹ء آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۱۰

آریہ سٹیم پریس لاہور باہتمام شنکر داس پرنٹر مصنف کیلئے چھپا

ओ३म्

اوم

ओ३म् उद्वयन्तमसस्परि स्वः पश्यन्त उत्तरम्। देवं देवत्रा सूर्य्यमगन्म ज्योतिरुत्तमम्॥

اوم اُدّیم تمسس پری سوہ !!

پشینت اُترم دیوم دیوترا سوریہ مگنم جیوتی رُتّم

اے سرو ویاپک۔ تینوں کالوں (زمانوں) میں ایک سے (یکساں) موجود
رہنے والے۔ سویم پرکاش (منبع نور۔ نورِ کُل) سرو شکتیمان (قادرِ مطلق)
اور تمام سرشٹی کے آدھار پرماتمن! جبکہ کُل سرشٹی (برہمانڈ) کے
پدارتھ (موجودات۔ جاندار و بے جان) کیول آپ ہی کے آدھار
یا شکتی سے خاص نیم انوکول (باقاعدہ) کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے
ہیں تو میں (ایک تچھ) ملین۔ اشُدھ۔ نربل اور نردھن جیو بغیر آپ کی
کرپا (عنایت) کے کیا کر سکتا ہوں۔ مجھ [illegible] محض آپ ہی
کا سہارا ہر حالت میں زندہ رکھ رہا ہے۔ میں اپنی تمام کوششوں

کی تکمیل کو آپ ہی کی خاص دیا درشٹی پر منحصر جانتا اور مانتا ہُوا دست بستہ
ملتجی ہوں کہ آپ ازراہِ کرم مجھ بیکس و نربل کو اس لایق کیجیے کہ اس
چھوٹی سی پُستک کو بلا کسی وِگھن کے سماپت کر سکوں ۔

اوم شم

داس
راجی داس سیگل

دیباچہ

گلزارِ دُنیا کے مختلف شاندار قطعات کا سیر کرتے ہُوئے کچھ مدت
ہوئی کہ گلزارِ مذکور کے ایک ایسے قطعہ یا حصہ میں سے میرا گذر
ہوا کہ جو حصہ عجیب عجیب اقسام کے پھُولوں سے شگفتہ و مہکتا ہوا
نظر پڑا مگر اُن تمام خوشنما و خوشبودار پھُولوں میں سے ایک خاص
پھُول نے جو اسوقت کچھ پژمردہ سی حالت میں معلوم ہوا یا نظر آیا قدرتاً
میرے دل کی توجہ کو اپنی جانب مایل کرتے یا کھینچنے کا باعث ثابت ہوا
اُس کی دلربا رنگت۔ عجیب بناوٹ یا کہ دماغ کو مُعطر کرنے والی خوشبو
نے میرے دھیان پر اپنا نقش یا کہ سکّہ ہرگز ہرگز نہ جمایا۔ بلکہ اُس
خفیف سی پژمُردگی یا کہ کمُلاہٹ نے جو کہ اُسوقت پھُول مذکور پر چھا رہی
تھی برقیانہ (برقی) کشش سے میرے دِل کی خیالی طاقت (قوت ارادی)
پر قابو پا کر مجھے اُس پژمردگی یا کہ مرجھاوٹ اور اُس کی برقیانہ کشش کی
اصلیت کو معلوم کرنے کے لئے از حد مجبور کیا۔ لیکن افسوس کہ باوجود
لگاتار دریافت و کوشش کے بھی مَیں اپنے ارادہ کی تکمیل میں
کامیاب نہ ہو سکا۔ لیکن ہاں۔ صرف اتنا معلوم کر سکا کہ وہ قطعہ

یا خطہ جہانکہ پھول مذکور واقعہ تھا ایک اچھا خاصہ وسیع سبزہ زار و
بشکل پھلواڑی نظر آتا تھا - مگر قدرت کا کرشمہ کہ اُس وسیع قطعہ میں جہاں کہ
ایک ہی قسم کے کئی ہمرنگ ہمجنس پھول اپنے نئے و تر و تازہ ڈنٹھلوں
پر کھڑے ہو کر عجیب بہار دکھا رہے تھے وہاں وہ پھول جسکا کہ میں ذکر
کر رہا ہوں ایک نہایت ہی نرالے مگر پیوندی (پیوند شدہ) پودے
کے ڈنٹھل پر سربلند تھا اور نیرتن تنہا - اکیلی - نرالی مگر لاثانی حالت میں
وہاں کوئی دوسرا پھول اُسکا ہمرنگ نظر نہ آتا تھا ؛ اُس کے پرانے
ڈنٹھل کی چند ایک صفات نے مجھے اُس پھول کے کچھ مختصر سے
حالات قلمبند کرنے کی ترغیب دلائی - مگر شانِ ایزدی کہ ایک ملنگ
بے علم - کمزور و کم سمجھ (شخص) کے پاس ایسے سامان کیونکر موجود
ہو سکتے کہ جن کے ذریعے وہ چشم دید مگر ہوائی جامہ سے ملبوس حالات
تحریری صورت اور کاغذی جامہ اختیار کر سکتے - پس ضروری تھا کہ کچھ
مدت تک وہ سب حالات ہوائی یا دماغی خول میں قیام کرتے ؛ گو
میں نے بڑی کوشش کی کہ اس فرض سے جلدی سبکدوش ہو جاؤں
مگر سستی و کاہلی کی وجہ سے ناکامیابی کا مُنہ دیکھنا پڑا - بیحد
شکر ہے اُس مہاں شکتی (طاقت عظیم و طاقت کُل) کا
کہ جس کی عنایت خاص سے آج وہ دن نصیب ہوا کہ میں اپنے
ارادے میں قدرے کامیاب ہونے کا شگون (خوبصورت) دیکھتا ہوں
اور اسی لیے پھول مذکورہ بالا کے متعلق کچھ حالات تحریر کرنے کا آغاز کیا
ہے ؛ اس میں شک نہیں کہ یہ الفاظی سامان ایک عالم کی نگاہ میں

بالکل بے وقعت ۔ بے ڈھنگ و بے ڈھب مضمون ثابت ہونے کا خطرہ ہے مگر بباعث کم علمی مَیں اِن واقعات یا حالات کو جو کہ مجھے تحریر کرنے ہیں ایک موزون ۔مناسب ۔ رنگین و علمی طرز عبارت یا پیرایہ میں لکھنے یا ادا کرنے سے قدرتاً قاصر ہوں ۔کیونکہ بغیر اعلےٰ تعلیم کے ایسا ہونا متعذر ہے ۔ اگر کسی کو یہ خیال گذرے یا ہو ۔ کہ اس قسم کی بھدی یا کہ ناموزون تحریر کا ہونا (وجود) اور نہ ہونا (عدم) برابر ہے تو مجھے کہنا پڑیگا ۔ مَیں اپنی طبیعت اور ضمیر (کانشنس) کے متفقہ حکم کا بجا لانا ضروری ہی نہیں ۔ بلکہ لازمی سمجھتا ہوں اور اسی واسطے اب قلم کو ہاتھ میں لیا ہے ۔ لیکن ہاں ۔جہاں ایک طرف اپنی کم لیاقتی کا اعتراف یا کہ اظہار کرتے ہوئے کچھ افسوس و لجا (شرم) کا سایہ دل پر کام کرنے لگ جاتا ہے وہاں دوسری جانب اس بات یا امر کہ اپنی تعلیم تمام کی وجہ سے رنگینی عبارت یا مضمون آرائی کے کٹھن چکر میں نہ پڑ کر اصلی حالات کے ردّ و بدل میں وقت ضائع کرنا پڑیگا" اسکی خوشی کا غلبہ بھی تو اُسی دل پر اپنا پورا پورا اثر ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور یہی خوشی یا کہ اس کے غلبہ کا اثر اس رنگ کے لیے کافی دوا فی ہے ؎

وہ پھول کہ جس کا نقشہ میرے دل و آنکھوں میں بس رہا ہے اور جس کے متعلق کہ مَیں کچھ حالات لکھنا چاہتا ہوں ایک نہایت ہی عجیب و لاثانی پھول اور "پشپ سیام" کے نام سے موسوم ہے ؎

اِس چھوٹی سی کتاب کے لکھنے میں مجھے کوئی ذاتی فایدہ ملحوظ نہیں۔ بلکہ میرا دلی خیال ہے کہ جو کچھ میں نے اِس خاص پھول کی بابت دیکھا یا کہ دریافت کیا اُس کو اپنے دوسرے دیسی بھائیوں کی آگاہی کے لئے لکھ دوں۔ تاکہ میری دلی مُراد کسی حد تک پوری ہو ؛

خادم

آر۔ ڈی۔ سیگل

باب اوّل

سیام*

برِ اعظم ایشیاء میں سیام گو ایک بہت ہی معمولی و چھوٹا
قطعۂ زمین ہے مگر بلحاظ زرخیزی و سرسبزی دُنیا کے بہت سے
دیگر ممالک پر خاص فوقیت رکھنے کا فخر رکھتا ہے۔ یہ خطۂ زمین
بذات خود معدنی پیداوار کی جان (گھر) ہے۔ یا یوں سمجھو کہ
سیامی زمین۔ سونا۔ چاندی و ٹین و ہر ایک قسم کے جواہرات وغیرہ
کا مخزن ہے۔ ساگوان جیسی بیش قیمت لکڑی اور ہاتھی جیسے کمیاب
اور گراں قیمت جانور کا ذخیرۂ کثیر اسی سیامی دیش میں پایا جاتا ہے
گینڈا ابھی جو سوائے افریقہ کے اندرونی حصوں کے دُنیا کے دوسرے

نوٹ*:۔ سیام یا شیام اصل میں سنسکرت لفظ ہے۔ جس کا مطلب

دیکھو صفحہ ۸

ملک میں بہت کم دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ سیام کے جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ بلکہ ہاتھی دانت کی طرح گینڈے کے سینگ بھی برائے فروخت سیام سے غیر ممالک کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ اسی ملک کا چاول (غلہ) دوسرے ملکوں میں جاکر لاکھوں آدمیوں کی پیٹ پالنا کرتا ہے۔ مذکورہ بالا ان خوبیوں کے علاوہ سب سے بڑی خوبی یا شرف (شان) جو ملک سیام کو اس وقت تک حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ حدود آریہ ورت (ہند۔ انڈیا) کے باہر ایک نہایت ہی قدیم ہندو (عرف آرین) یا بدھسٹ خود مختار سلطنت ہے۔ کمبوڈیا جیسی زبردست اور شاندار حکومت کو جو کسی زمانہ میں سیام وکل ملایا کے سرتاج آرین حکومت تھی۔ ضعف پہنچ گیا۔ جاوا، سوماٹرا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷) یہاں اس دیش (ملک) سے مراد ہے۔ کہ جس کو کسی وقت قدیم آریاؤں نے ایک آرین بزرگ شری شیام کرشن جی کی یادگار میں آباد کیا تھا۔ یہ آریہ لوگ کوہ ہمالیہ و وادی گنگا سے نقل مکان کرتے ہوئے۔ آسام و برہما کے مختلف حدود سے گذرتے ہوئے۔ مستقل طور پر یہاں مقیم ہو گئے تھے۔ سیام۔ کا مہاتما ممدوح کے نام نامی پہ آباد کیا جانا۔ اس امر سے بخوبی ثابت ہو جاویگا۔ کہ سیام دیش میں باقی جتنے بڑے بڑے شہر ہیں مثلاً ایودھیا (سنسکرت کا ادھیا۔ پالی میں اجھیا پر چلت ہوا) بنگ کوک۔ چانتابون۔ انگ کھوریا۔ اندرپرستھا پوری۔ سب کے سب سنسکرت بھاشا کے نام ہیں۔ موجودہ سیامی زبان میں سیام دیش کو موئنگ تھائی کہتے ہیں ؛

جیسی وسیع و مضبوط مملکتوں کو زوال کے سایہ نے آ دبایا - مگر باوجود اسقدر انقلابات زمانہ کے سیام نے اس قدیم شان و شوکت اور عظمت کو موجودہ دم تک بدستور قائم رکھا اور اسی لئے یہ سیامی زمین قدرتاً دھنیاد (دھنیہ باد) کے لائق ہے - سیام ایشیائی ملک بنام فردر انڈیا میں (اندیہ آگے پیچھے اسلئے ہو) واقع ہے -

سیام دیش کسی وقت آریہ ورت کا ایک حصہ یا آدیہ ورت کی آرین حکومت کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا - مگر قریباً گیارھویں بارھویں صدی کے آخیر سے کئی ایک ناگہانی آفات کے نزول کے سبب اس رشتہ تعلق میں ڈھیلا پن و کمی کے آثار نمودار ہونے شروع ہوگئے اور آخر کار ایک دن ایسا آیا کہ آریہ ورت میں سیام دیش غیر ملک شمار ہونے لگا - موجودہ جیوگریفیکل (Geographical) تقسیم بھی سیام کو فارن کنٹریز (Countries) کی فہرست میں ظاہر کرتی ہے - ایک اور طرح سے بھی کچھ معلوم ہوتا ہے - کہ کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) اور سیام دیش کا آپس میں ضرور کچھ رابطہ اتحاد یا نزدیکی تعلق تھا

نوٹ نمبر ۱ { فردر انڈیا } India beyond the Ganges-Or. Further India.

(انڈیا بی یانڈ دی گینجز) (یعنی آگے بڑھکر یا گنگا پار) وہ ایشیائی ملک ہے جس میں جزیرہ نمائے ملایا، سیام کوچین چین (ٹانکن - انام - اور کمبوڈیا) شامل ہیں - (دیکھو دی فرسٹ جاگریفی ہینڈ اٹلس مصنفہ مسٹر ایچ بلوک مین ایم - اے Mr. H. Blochmann M.A. سابق پرنسپل کلکتہ

وہ یہ ہے۔ کہ چونکہ سیام حدود انڈو چائینا[۱] (جزیرہ نمائے ہند چینی) میں
واقع ہے۔ اور جس سے کہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ ملکی حصہ (سیام) وہ جگہ
ہے۔ جہاں کہ ملک ہند (انڈیا) اور ملک چین کی حدود ملتی ہے۔ یا یوں
کہو کہ انڈیا اور چین کے درمیانی ملکی آبادی میں سیام واقع ہے۔ پس
عیاں ہے کہ یہ حصہ آبادی کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) کے عام باشندگان
کی جائے رہائش ہو گذرا ہے ؛

گو برآعظم ایشیا میں چھ کے قریب جزیرہ نمائے ہیں۔ یعنے ایشیاء
کوچک ۔ عرب ۔ انڈیا ۔ فردر انڈیا ۔ کوریا اور کم تز چاٹکا ۔
(انکو کمس چٹکا بھی پڑھتے ہیں) (Kamtschatka)
لیکن ان میں سے تین جو ایشیاء کے جنوبی جزیرہ نمائے کہلاتے ہیں۔
بہت بڑے ہیں یعنے اوّل انڈیا جو درمیانی یا وسطی جزیرہ نمائے کہلاتا
ہے۔ دوئم عرب جو غربی جزیرہ نمائے ہے۔ اور سوئم فردر انڈیا
یا انڈو چائینا (ہند چینی) یعنے شرقی جزیرہ نمائے ؛ مگر ان تینوں
میں سے فردر انڈیا کا حصہ جزیرہ نمائے ہند چینی بلحاظ طول بہت
ہی بڑا ہے۔ جزیرہ نمائے ہند چینی بجانب جنوب بہت دور تک پھیلا پڑا
ہے۔ اور اس جزیرہ نمائے کی وسعت نے ایشیاء کو آسٹریلیا کے ساتھ
ملا دیا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں جزیرہ نمائے ہند چینی کا زیادہ تر حصہ سیام راج

---

[۱] یہاں اسکا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اہل ہنود و اہل چین کے مشترکہ یا کہ ملحقہ علاقہ جات اور جن علاقہ جات کا ایک نام انڈو چائینا ہے ؛

کے تحت میں تھا - مگر جب اس امر (بات) کی طرف سرسری طور پر ہی دھیان دیا جاتا ہے - کہ جب سے یوروپین اقوام کا قدم مُبارک سیام دیش کی حدود میں پڑا آیا تب سے سیامی راج کے علاقجات کی حد زیادہ بڑھتی گئی - یا کہ پہلے سے زیادہ کم ہوتی گئی - صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بہت سا علاقہ سیام کے قبضہ سے جاتا رہا - یہ علاقہ کہاں گیا * انگریزی تحقیقات بتاتی ہے - کہ کل سیام دیش کے رقبہ کا ⅓ حصہ تو فرینچ (حکومت فرانس) کے قبضہ میں چلا گیا - جس پر کہ فرانس اس وقت تک قابض ہے اور خاصکر ۱۸۹۲ء میں فرانس نے بہت سا علاقہ لے لیا اور یہ علاقہ زیادہ تر سیام کا شرقی حصہ اور نہایت ہی زرخیز ہے * علاوہ برین چند ایک صوبے سیامی برہما کے اور خاصکر جزیرہ نمائے ملایا کے [جو کسی وقت جنوبی یا زیرین سیام کا جزو اور اُس راج کے ماتحت تھے] خود مختار ہوتے ہوئے سیام سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو گئے * جزیرہ نمائے ملایا کی مشہور ریاستہائے پیراک و پاہانگ جو کہ اسوقت برٹش پروٹیکٹڈ یا کہ فیڈریٹڈ ملایا اسٹیٹس (جن کی تعداد چار ہے یعنے پیراک * سیلنگور * نگری سمبیلان - پاہانگ کا ایک حصہ شمار ہوتی ہیں - پہلے سیام ہی کے زیر فرمان تھیں - ریاست پیراک ٹین کی کانوں سے معمور ہے - اور یہ ٹین نہایت ہی اعلےٰ قسم کی ہے کیونکہ اس میں چاندی کا جزو بھی پایا جاتا ہے اور ریاست پاہانگ میں سونے کی کان ہے * ان علاقوں یا کہ ریاستہائے مذکور یعنے پیراک و پاہانگ کا سیام کے قبضہ سے نکل جانا بڑی بھاری کمی کی علامت ہے خیر اس معاملہ سے ہمارا کیا مطلب - جو ہوا سو اچھا ہوا *

یہاں یہ بھی جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر برٹش (انگریزی یا انگلش) اقتدار فرانس پر غالب نہ ہوتا تو فرانس شاید کُل کا کُل سیام ہضم کر لیتا مگر انگلش رعب نے فرانس کی تیزی کو یک لخت روک دیا۔ کیونکہ سیام کے معاملہ میں 1892ء کے قریب فرانس اور انگلینڈ کے مابین لڑائی ہونے کو تھی۔ کہ خوش قسمتی سے آپس میں صلح ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ اسی بارے میں ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء (15-1-1896) کو ایک عہد نامہ فرانس اور انگلینڈ کے درمیان عمل میں آیا۔ کہ جس کی رُو سے وادی مینام جو نہایت زرخیز ہے سیام کے تحت میں رہ گئی۔

مختصر تواریخی حالات سیام قدیم

لفظ "سیام" کی بابت یورپین محققوں کی مختلف رائیں یا جُدا جُدا خیال رہے ہیں۔ مگر کثرت رائے سے مطابق لفظ "سیام" کو شان ذقوں کا (شان برہما کی ایک پہاڑی قوم کا نام ہے) مقرر کردہ یا لفظ "شان" کا بگاڑ بتلایا جاتا رہا ہے۔ گو مدت دراز تک یورپین اصحاب نے لفظ "سیام" کی اصلیت کو معلوم کرنے کی جدوجہد جاری رکھی مگر ٹھیک ٹھیک تسلی بخش یا اطمینان دہ نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ مگر صد آفرین ہے کرنل گیرینی (Colonel Gerini)[1] صاحب بہادر کی اعلیٰ تحقیقات پر۔ کیونکہ آپ نے اپنی لگاتار محنت اور قدیم

---

[1] کرنل موصوف مدت سے بادشاہ سیام کے پرائیویٹ سیکرٹری یا ایڈیکانگ بنے ہوئے سیام میں بود و باش رکھتے ہیں۔

مذہبی دریافت کی چھان بین کے بعد اپنی تحریر کے ذریعہ صاف ثابت کر دیا
ہے۔ کہ لفظ "سیام" Siam سنسکرت یا پالی (پالی زبان مگدھی
بولی و سنسکرت کا بگاڑ ہے) زبان کا بگڑا اُکھڑا لفظ ہے یعنے اصلی لفظ
"شیاما" Cyama یا "شیامارتھا" Cyama Rattha
ہے اُس سے بگڑ کر "سی ایم" Siem یا "سیام" Syam بنا۔
اور اِن ہی مذکورہ بالا مختلف الفاظ یعنے Cyama + Siem یا Syam
کا بگاڑ یا مخلوط برہمی زبان میں "شان" Shan پر چلیت ہوا۔ آپکا
(یعنے کرنیل صاحب کا) یہ بھی خیال ہے کہ جزیرہ نمائے ہند چینی میں
قریباً بہت سے ایسے مقامات یا شہر ہیں کہ جن کے نام سنسکرت یا پالی
زبان سے تعلق رکھتے ہیں ٭ کرنیل ممدوح کی اس قابل قدر و قدر تحقیقات
نے سیام قدیم کے بہت سے نامعلوم حالات کو عوام کی واقفیت کے لئے ظاہر
کر دیا ٭ کرنیل صاحب بہادر کی تحقیقات سے پیشتر سیام کی پرانی یا قدیم مکمل
تواریخ قریب قریب نامعلوم تھی اور اگر کچھ واقعات معلوم بھی تھے۔ تو صرف
سنہ 1350ء کے بعد کے۔ اور وہ بھی بہت نامکمل ٭ یہ وہی سنہ ء ہے۔ یعنے
سنہ 1350ء کہ جس میں انگریزی (یوروپین) قیاس کے مطابق مقام آیوتھیا
"Ayuthia" کی بنا ڈالی گئی تھی۔ گو کئی سیامی لوگوں کے خیال
میں شہر آیوتھیا نہایت قدیمی خیال کیا جاتا ہے ٭ کئی یوروپین صاحبان نے
سنہ 1350ء کے پیشتر یا قبل کے حالات کی دریافت میں سعی بلیغ کی مگر ناکامیاب
رہے ٭ آخر کار یہ خوش نصیبی کرنیل گیرینی صاحب کے حصہ میں آئی۔ کہ آپنے
سنہ عیسوی یا مسیح سے آٹھ صدی قبل کے حالات پبلک کے پیش کئے ٭

آپ فرماتے ہیں کہ قیاس ہے کہ زمانہ قدیم میں سیام کو اُس قوم نے آباد کیا
تھا۔ کہ جس قوم کا بقایا اس وقت دو جزوں (حصّوں) میں دیکھا جاتا ہے۔ ایک
تو جزیرہ نمائے ملایا کے پہاڑی علاقوں میں جسکو مےلنے[ف۵] شی اَن (یا ملائے
نے شی عن) (Melanesian) کہتے ہیں + اور دوسرے جزو
کو انڈونے شی اَن (Indonesian) بولتے ہیں۔ یہ یعنے آخرالذکر
لوگ اس وقت تک انڈوچائنا (ہند چینی) کے بہت سے حصّوں میں پائے
جاتے ہیں۔ اور خاصکر دریائے می نام اور می کونگ (می کھونگ) کے
نزدیکی یا نواحی جنگلی علاقوں میں بھی +

سیام آباد ہونے کے کچھ مدت بعد بعض چینی فرقے بھی جنوبی چین سے
کوچ کرتے ہوئے سیامی علاقوں میں آکر آباد ہو گئے۔ جن کی نسلیں اسوقت
جزیرہ نمائے ہند چینی کے مختلف علاقجات میں جوق در جوق بکھری پڑی
ہیں + ان سب فرقوں میں سے پہلا فرقہ جو انڈوچائنا میں وارد یا داخل ہوا۔
وہ مون انام یا مون کھمر خاندان سے بتایا جاتا تھا۔ اور جس کا اصلی پشتی تعلق
انڈونے شی اَن جزو سے تھا۔ یہ فرقہ غالباً آٹھ اور دس صدی قبل از سنہ (مسیح) کے درمیان انڈوچائنا میں وارد ہوا + چند صدیوں تک یہی فرقہ حکومت
کرتا رہا۔ اس عہد حکومت میں اس نے اپنا علاقہ جزیرہ نمائے ملایا کے جنوبی
حد تک بڑھا لیا تھا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جنوبی انڈیا (ہند) کے جہازرانو

ف۵ غالباً یہ وہی لوگ ہیں جن کو ساکی۔ سمانگ یا پیچو آ کہا جاتا ہے۔ اور جن کا مختصر
حال ذکر اسی کتاب میں آگے کہیں خاص موقع پر درج کیا جاویگا +

دستکار لوگوں کا قدم بھی انڈوچائینا کے سواحل پر پڑنا شروع ہو گیا جنہوں نے
مختلف سواحل پر اپنے تجارتی مقامات (کوٹھیاں) قائم کر لیں۔ اور اسی طرح
شمالی ہند کے لوگ بھی براستہ خشکی جزیرہ نمائے مذکور (انڈوچائینا) کے شمالی
علاقہ جات میں آوارد ہوئے ÷ برہمن ازم اور بُدھ ازم (بدھ مت) کا دخل بھی مذکورہ
بالا لوگوں کے ذریعہ ہی ہوا ÷ غرضیکہ رفتہ رفتہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستان
کے دیگر ہر قسم کے اعلےٰ ہنرمند و پیشہ ور لوگ بھی ہند سے کوچ کرتے ہوئے
یہاں آکر مستقل طور پر آباد ہو گئے ÷ پس انڈوچائینا کے قدیم حکمت اور
سویلیزیشن (شائستگی ÷ تہذیب۔ ہنرمندی) سے فیض یاب ہونے
کی شان یا عظمت کا فخر "آریہ ورت" (ہندوستان قدیم) ہی کو حاصل
تھا کہ جس کے ذریعے سے انڈوچائینا دنیا کے اندر مشہور ہوا ÷

معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مسیح کی پہلی ہی صدی کے قریب نہ صرف ساحلوں
ہی پر بلکہ اس ملک (انڈوچائینا) (معہ سیام وغیرہ) کے بہت سے اندرونی حصوں میں بھی بہت
سارے ایسے مقامات قائم ہو چکے تھے کہ جن کے نام سنسکرت یا پالی
بھاشا کے مطابق تھے۔ اور سیاما یا سیا رتھا (سیام رتھا) بھی انہیں ناموں میں
ایک نام ہے۔ اور یہ نام وادی مینام کے زیریں حصہ کے لیے قرار دیا ہوا یا
مقرر شدہ ہے۔ اور اسی لفظ سیاما کے بگاڑ سے سیام۔ شان وغیرہ
بن گئے ÷

اس بگاڑ کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اصلی باشندے (انڈوچائینا۔ سیام وغیرہ کے)
جن میں سنسکرت و پالی وغیرہ کا زیادہ تر پرچار تھا۔ دوسرے علاقوں سے
آئے ہوئے (مثلاً چین وغیرہ سے) ایسے لوگوں میں مخلوط ہو گئے۔ جن میں

سنسکرت و پالی کی اعلےٰ تعلیم کا اثر موجود نہ تھا - لہذا اُن (اصلی باشندگان)
کا میلان بھی سنسکرت و پالی کی تعلیم سے بہت کچھ کم ہوتا گیا - اور محض اسی
لیئے اصلی بھاشا دن بدن بگڑنی شروع ہوگئی - یہ حال موں گھمر خاندان کی بولی
میں بھی شروع ہوگیا - کیونکہ اُسوقت موں گھمر خاندان کے لوگ ملے نیشی اُن
اور انڈو نیشی اُن وغیرہ سب کے سب مخلوط ہو چکے تھے - گو ظاہری طور پر
اُن میں بہت کچھ اختلاف وغیرہ تھا - اور آپس میں ایک دوسرے کے
ساتھ لڑائی وغیرہ بھی کرتے رہتے تھے - مگر قدرتاً زبان وغیرہ کے لحاظ سے
بہت کچھ ایک دوسرے سے مل چکے تھے - قریباً سنہ عیسوی کی پہلی صدی
سے لیکر پانچویں صدی تک یہی حال رہا مگر ۶۰۰ء کے آغاز میں مذکورہ بالا
حالت میں یکایک بڑی تبدیلی واقع ہوگئی - کیونکہ اسی سنہ میں کمبودیا
کی ہندو (آرین) سلطنت میں آثار بزرگی و عظمت ظاہر ہونے شروع ہو
گئے اور اس سلطنت نے آخر کار وہ زور پکڑا کہ دوسری نواحی ریاستیں
اُس کے تحت میں ہوگئیں + قریباً ۱۲۸۰ء تک کمبودی اُن سلطنت
نہایت زبردست رہی - مگر اس کے بعد اُس میں آثار پستی نمایاں ہونے
لگے +

نیز سنہ ۶۵۰ء کے قریب ایک اور قوم جس کو لاؤ یا اے لاؤ[ط] کہتے ہیں -
وسط چین یا اُس علاقہ سے جس کو ہونن (ہونان) کہتے ہیں - انڈو چائنا کے
علاقوں میں داخل ہونی شروع ہوئی - تھوڑے عرصہ میں اس قوم نے بہت
سا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور سیام و برہما کے شمالی حدود پر بھی قابض ہوگئی
اور آخر کار ایک وہ وقت بھی آگیا کہ یہی قوم کُل سیام کی مالک بن گئی - ایسی فتح

[ط] نوٹ :- قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم مہاتما تاؤ است جن کا اصلی اسم مبارک لاؤ چز ہے -

یا فتوح کی حالت میں اس قوم نے اپنے لیے تائی یا تھائی کا خطاب یا لقب
مقرر کیا ۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اس قوم کا اقتدار پگو (۱) (زیریں یا لوئر برہما)
اور اپر برہما (بالائی برہما) تک پھیل گیا ۔ کرنیل گیرینی صاحب بہادر کی تحقیق
سے پہلے یورپین مورخوں کا پکا خیال تھا کہ یہ قوم لاؤ یعنی تھائی خطاب رکھنے
والی یا تو تبت (تبت) یا غربی چین سے آکر انڈوچائنا (سیام) میں آباد ہوئی
مگر کرنیل صاحب کی دریافت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم دراصل وسطی چین سے
آئی ۔ اس وقت اسی قوم لاؤ (تھائی) کی موجودہ نسل (جو کہ سیامیز، لاؤ اور شان
وغیرہ میں منقسم ہو چکی ہے) کی بولی بہت کچھ اُن لوگوں کی بولی سے ملتی ہے ۔
جو لوگ کہ کوئی چاؤ ۔ کوانگ سی اور ہونان (ہونن) وغیرہ علاقوں میں رہتے
ہیں ۔

سنہ ۷۵۵ع لغایت سنہ ۹۵۵ع تک اس قوم نے اچھی خاصی طاقت حاصل کر لی ۔
اور اس زمانہ میں کئی مواقع پر شاہ چین سے لڑائی وغیرہ کرکے اس قوم نے اپر برہما
اور شمالی سیام کا بہت سا حصہ جو پہلے چین کے تحت میں تھا ۔ اپنے ماتحت
کر لیا ۔

(بقیہ نوٹ)
کی مزید تفصیل جس کا آگے چل کر مختصر سا ذکر ہوگا ۔ تائی یا تھائی کے لقب سے کچھ کچھ ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ خطاب مہاتما لاؤ چز یا تاؤ آست کی یادگار میں اختیار کیا گیا ۔ یہ قوم غالباً ویجیٹیرین
(سبزی خور) تھی ۔ اور برہمنوں کی بھی تعظیم کرتی تھی ۔

سلطنت کئی ایک حالات سے واضح ہوتا ہے ۔ کہ اس قوم کا کچھ حصہ ضرور تبت سے
آکر آباد ہوا ۔

قرین قیاس ہے۔ کہ دسویں صدی مسیح میں اس قوم لاؤ (تھائی) نے کمبودی
ان سلطنت سے لڑائی کی۔ مگر شکست کھائی۔ لیکن اس شکست پر بھی قوم لاؤ
نے اپنی ہمت نہ ہاری اور دن بدن زیادہ ممنت و ترقی کرتی رہی۔ مگر دوسری
جانب کمبودی ان سلطنت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ اور اسکی وجہ شاید آپس کی
پھوٹ اور فوجی کمک کی کمی تھی۔ کیونکہ اسوقت آریہ ورت کے مختلف علاقوں
سے مدد پہنچنی بند ہو چکی تھی۔ اور صریحاً یہ اُس زمانہ کا آغاز تھا جب کہ ہندوستان
میں مسلمانوں کیطرف سے ہندوؤں پر جبر و تشدد ہو رہا تھا ✣

پھر ۱۲۵۵؁ء کے آغاز میں قوم لاؤ اور کمبودی ان سلطنت (ہندو سلطنت)
میں نزاع پیدا ہوئی۔ گو اس نزاع میں کمبودی ان سلطنت نے قوم لاؤ کو شکست
دینے میں کامیابی حاصل کی۔ مگر اس پر بھی قوم لاؤ مایوس نہ ہوئی ✣ کیونکہ اندوچاینا
کے کئی ایک مقامات اور خاصکر شمالی سیام اور اپر برہما کے علاقہ جات میں اس
قوم نے اپنا پختہ سکہ جما لیا ہوا تھا۔ آخرش ۱۲۹۵؁ء کے آغاز میں پھر ایک
زبردست جنگ مابین قوم لاؤ اور کمبودی ان سلطنت ظہور پذیر ہوا۔ جس
میں آخر الذکر سلطنت کو شکست ملی اور اُسی زمانہ سے قوم لاؤ (تھائی) اندوچاینا
معہ سیام کی حاکم ہو گئی ✣ اسوقت تک کمبودیا اور سیام میں صرف سنسکرت
و پالی کی مخلوط بولی (کھاشا) رائج تھی۔ مگر اس کے بعد قوم لاؤ نے اپنا اقتدار
جتلانے کی غرض سے اُس سنسکرت و پالی زبان کے مکس چر (مخلوط بولی یا
کھچڑی) میں تھائی زبان کا زیادہ تر حصہ مخلوط کر کے زبان کو بالکل بگاڑ دیا۔
اور یہ ضروری تھا کیونکہ ایسا نہ ہونے سے فاتح اور مفتوح (لوگ) ایک دوسرے
کے خیالات سے کیونکر جلدی واقف ہو سکتے۔ نیز لکھت کی بھاشا میں بھی
(تحریر کی زبان)

براہمنوں کی امداد سے بہت ہی فرق ڈالا گیا۔ کیونکہ اس قوم میں بھی براہمنوں کی عزت بدستور تھی۔ گو اتنی نہیں جتنی کہ پہلے تھی ؛

۱۳۵۵ء میں تھائی (لاؤ) سلطنت کی حدود دور دراز تک پھیل گئیں اور تمام جزیرہ نمائے ملایا بھی اُس کے تحت میں آگیا ؛ علاوہ اس کے شمالی حد میں ریاست چینگ مئی تک قبضہ ہو گیا۔ اور انڈو چاینا میں جا بجا اسی قوم کی حکومت کے جھنڈے لہرانے لگے ؛ یہ حال ۱۳۵۰ء تک رہا ؛ ۱۲۵۷ء سے لے کر ۱۳۵۰ء تک تھائی سلطنت کا پہلا دور یا زمانہ کہلاتا ہے ؛

تھائی سلطنت کا دوسرا دور (زمانہ) از ۱۳۵۰ء تا ۱۷۶۷ء

اب چونکہ قوم تھائی ہر طرح سے اقبال مند ہو چکی تھی۔ اس لئے اُسکو اپنی سلطنت کی شان و شوکت دکھلانے کے لئے ایک خاص پایۂ تخت قائم کرنے کی ضرورت درپیش ہوئی۔ پس ۱۳۵۰ء میں ایک نیا شہر آباد کیا گیا۔ اور جس کا نام براہمنوں (برہمن لوگ) کی صلاح سے آیوتھیا (Ayuthia) رکھا گیا۔ اور یہ مقام آیوتھیا تھائی سلطنت کا دار الخلافہ مقرر رہا ؛ اُسوقت تھائی (لاؤ) قوم کا راجہ جس کی خاص ہمت سے آیوتھیا

نوٹ ۱: کئی ایک سیامی لوگوں سے سنا ہے کہ آیوتھیا ۱۳۵۰ء سے مدتوں پہلے کا آباد شدہ خیال کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے چھوٹا سا پرانا قصبہ ہو اور ۱۳۵۰ء میں اس کی کایا پلٹ دینے میں تھائی حکومت نے خاص کوشش کی ہو۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تھائی لوگوں نے اس شہر کی بنا ڈالی۔ تو اُسکا نام آیوتھیا (سنسکرت کا دھا پالی (دھ)

کی بنا ڈالی جانی بتائی جاتی ہے - بنام پھپیالو گفونگ تھا۔ (لفظ پھیا یا پھایا کے معنی عظیم یا مہا کے ہیں - ملک برہما میں اس لفظ کا عام استعمال ہوتا ہے پھیا کے معنی پاک یا پوتر استھان مندر وغیرہ کے بھی ہیں - چنانچہ اہل برہما اور خاص خاص سیامی علاقوں کے لوگ اس لفظ کو بڑا متبرک سمجھتے ہیں) ❊
برنام جنم اپدیلش) دمذہبی لحاظ سے تھا - ورنہ سرکاری یا حکومتی طور پر آپ کا اسم مبارک - راجہ راما تھی بودی تھا (یعنے پہلا یا نمبر اول راجہ راما تھی بودی)

(بقیہ نوٹ ۵ صفحہ ۱۸) میں تھا پرچیت ہوا) کیوں رکھا - کوئی اور نام رکھتے - اور اگر بالفرض براہمنوں کی صلاح و مشورہ سے ایسا نام رکھا گیا - تو اُس سے صاف ظاہر ہے کہ برہمن لوگوں کا رعب داب اُس وقت بھی اچھی طرح پر کام کر رہا تھا اور اسکی وجہ اُن کا علم و ہنر ہی تھا - آجکل کے برہمن لوگوں کی طرح بغل میں پتھی دبا کے در بدر پھرتے تھے ❊

نوٹ ۵ چنانچہ جیسا کہ عام سیامیوں کی رائے ہے کہ آیوتھیا مہاراج رامچندر جی کی یادگار میں آباد کیا گیا تھا ویسا ہی اس نام سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقام ضرور اُن کی یادگار میں قائم ہوا تھا اور نیز اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ یا تو اُس وقت براہمنوں اور ہندو جاتی (قدیم آریاؤں) کا اس سرزمین پر خاص غلبہ یا رعب تھا - کیونکہ تھائی (لاؤ) قوم کے راجہ کی موجودگی میں اس شہر کا ایسا نام مقرر کیا گیا - جو قوم تھائی سے بالکل تعلق نہ رکھتا تھا - یا یہ کہ آیوتھیا کی اُس زمانہ سے بہت مدت پہلے قدیم آریاؤں کے دست مبارک سے بنا قایم ہو چکی تھی - یا یہ کہ قوم تھائی کو شری راجہ رامچندر جی کی بابت کچھ علم تھا کہ جس سے اُنہوں نے اس یادگار کو قایم کرنا اپنے

مشہور تھا۔ یہ راجہ یا بادشاہ نہایت عقیل و زبردست ہوگذرا ہے۔ اس کے
عہد میں دُور دُور تک کے علاقجات آیوتھیا کے تحت میں آ گئے۔ تناسرم تاوائی
وغیرہ سب آیوتھیا ہی کے زیر سایہ ہو گئے۔ اس بادشاہ راماتھی بودی انبرا کے
خاندان نے قریباً دو صد پچاس (250) برس تک ملک سیام پر حکومت کی۔ اس عرصہ
میں اس خاندان کا تمام تجارتی تعلق ملک چین کے مشہور شہر کان ٹون Canton
(کنٹن) آموی Amoy وغیرہ کے ساتھ شروع رہا۔ یہ دونوں شہر ملک
چین کی بڑی بھاری تجارتی منڈیاں ہوگذرے ہیں۔ اور اس وقت تک
تجارتی حالت میں بدستور درجۂ اول پر شمار ہوتے ہیں۔ چونکہ خاندان مذکور کا
برہما کے شاہ پیگو وغیرہ سے ہمیشہ سخت ناچاقی وغیرہ رہتی تھی۔ کیونکہ اول الذکر
خاندان نے پیگو کے تخت کا بہت سا علاقہ اپنی سلطنت میں ملحق کر لیا تھا۔
اس لئے 1568ء کے قریب قریب اہل پیگو نے آیوتھیا پر دھاوا کیا۔ اور اس
وقت کے موجودہ حکمران آیوتھیا کو معہ اس کے شاہی خاندان کے لوگوں کے
گرفتار کر کے پیگو لے گئے۔ لیکن اس کے تھوڑے عرصہ بعد سیام نے اپنی کھوئی
ہوئی (ضائع شدہ) طاقت کو بحال کر لیا۔ 1579ء میں پھر بھی لوگوں نے
آیوتھیا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کیں۔ لیکن ناکامیاب رہے۔ اس موقعہ پر قریباً

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰ کا) لئے فخر سمجھا۔ اور ایسا ہونا اس خیال سے غالباً ٹھیک
بھی ہے کہ یہ قوم تھائی (لاؤ) مہاتما لاؤچز کی مرید ہونے کی وجہ سے ضرور مہاراج
رامچندر جی کے احوال سے قدر سے واقف تھی۔ مہاتما لاؤچز نے سنا علاوہ ویدانتی تعلیم
حاصل کی تھی بلکہ آپ کا اپدیش بھی ویسا ہی تھا۔

پانچسو جاپانیوں[۱] نے جو اُس وقت آیوتھیا میں مقیم تھے۔ اہل سیام کی خوب مدد
کی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اہل سیام نے جاپانیوں کی اس تنفیفانہ دوستانہ امداد
کا کچھ زیادہ مدت تک لحاظ یا پاس خاطر کا اثر مدنظر نہ رکھا۔ کیونکہ چینی مورخوں
کا بیان ہے کہ سنہ ۱۵۹۲ء میں جبکہ جاپانیوں کا ارادہ علاقجات کوریا کو تخت چین
سے چھین کر جاپان کے ماتحت کر لینے کا تھا۔ اور اس غرض کے لئے جاپانیوں
کی طرف سے کشمکش بھی ہوئی تھی۔ تو اسوقت سیام نے چین کو ہر طرح سے کافی
امداد بہم پہنچائی تھی۔ اور جاپانیوں کی مروّت کا ذرا بھی خیال نہ کیا تھا +

اب اُس زمانہ کا مختصر سا حال لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب سے
اہل یوروپ یا کہ یوروپین اقوام کا قدم مشرق کے ان علاقوں یا ممالک (یعنے
جزیرہ نمائے ملایا۔ حدود سیام وغیرہ) میں پڑنا شروع ہوا۔ اوپر تبلایا گیا ہے۔
کہ کل جزیرہ نمائے ملایا سیام کے تحت میں ہو چکا تھا۔ سب سے پہلی یوروپین قوم جو
ان علاقوں (بلکہ تمام مشرقی ممالک معہ ہندوستان) میں پہنچی۔ وہ پرتگیز قوم
تھی۔ اور سب سے پہلا شہر جو پرتگیزوں نے حدود سیام سے اپنے قبضہ میں لیا وہ
شہر ملاکا تھا۔ اور یہ واقعہ سنہ ۱۵۱۱ء کا ہے۔ گو پرتگیزوں کے ملاکا پر قابض
ہونے کی خبر جب آیوتھیا میں پہنچی تو اسوقت کے موجودہ بادشاہ نے معمولی فوج

---

[۱] اُس زمانہ میں جاپانیوں کا سیام اور خاصکر آیوتھیا میں آباد ہونا ظاہر کرتا ہے۔
کہ اُس وقت آیوتھیا بدھ مذہب کے پیروان کیلئے ایک قسم کا گوردوارہ تھا۔ جیسا کہ
آجکل تمام بدھ آبادیوں کا گوردوارہ سیلون (لنکا) ہے۔ اور اسی وجہ سے جاپانی
وہاں جاکر بستے یا آباد ہوئے +

برائے لڑائی روانہ کی۔ مگر دراصل سیامیوں کو ملاکا اپنے قبضہ میں رکھنا محال تھا
کیونکہ ان کے پایۂ تخت سے بہت فاصلہ پر واقع تھا۔ اور علاوہ اس کے
ملاکا کا حاکم شاہ چین وغیرہ سے ملا ہوا تھا۔ اور سیام کی ماتحتی سے آزاد رہنا پسند
کرتا تھا۔ پس سیامیوں کے معمولی حملہ پر پرتگیزوں نے شاہ آیوتھیا سے خود بخود
صلح کرلی۔ اور اس سے پرتگیزوں کا رابطہ اتحاد شاہ آیوتھیا سے بہت کچھ بڑھ
گیا۔ قریباً سولھویں صدی تک یہ رابطہ اتحاد بخوبی جاری رہا۔ مگر سنہ ۱۶۰۰ء کے
اختتام پر اہل ڈچ بھی ان علاقوں میں آموجود ہوئے۔ پس پرتگیزوں و ڈچوں
میں لڑائی شروع ہوئی اور اول الذکر قوم کو شکست ہوئی۔ اور ڈچوں نے پرتگیزوں
کی جگہ اپنا جھنڈا بلند کیا۔ سنہ ۱۶۱۳ء میں پہلا انگریزی (برٹش) جہاز بھی ان
علاقوں میں آپہنچا۔ سنہ ۱۷۰۰ء کے پچھلے حصہ میں اہل یوروپ کا قدم سیام میں
اچھی طرح جمنا شروع ہوگیا۔ چونکہ اُسوقت کا بادشاہ یا شاہ سیام جن کا نام نامی
پھرا[1] نارائے تھا۔ ایک بڑا ہی خداترس۔ رحیم۔ و آزاد دل انسان تھا۔
اس لئے اُس نے انگریزوں۔ ڈچوں۔ پرتگیزوں و فرانسیسیوں کو حدود سیام
میں بآزادی تجارت کرنے کی اجازت دے دی ہوئی تھی۔ اور اُن کو کسی طرح
کی تکلیف وغیرہ کا خدشہ نہ رہا تھا۔ اس لئے شاہ مذکور کے زمانہ میں سیام نے
تجارتی حالت میں بڑی ترقی کرلی تھی۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں فرانس کے

---

[1] پھرا۔ سیامی سادھوؤں و مہنتوں کو کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ گدی پر بیٹھنے سے
پہلے کچھ مدت تک سادھوانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ نارائے یا نرائے
مخفف ہے۔ نارائن کا۔

ہز موسٹ کرسچین مجیسٹی لوئیس نمبر ۱۴ (چودھویں) نے سنہ 1685ء میں ایک خاص جہاز جس میں بہت سا تجارتی مال اور بیش قیمت تحائف معہ شاہی خطوط شاہ سیام کے واسطے روانہ کئے۔ اور اس پالیسی یا تجویز سے عرض یہ غرض تھی۔ کہ شاہ سیام کرسچینٹی (عیسائی مذہب) اختیار کر لیوے۔ کیونکہ جو فرنیچ (اہل فرانس) کچھ مدت تک سیام میں رہ چکے تھے اور جن کو شاہ پھرا نارائے کی آزاد طبیعت و نرم دلی سے یقین ہو چکا تھا۔ کہ آنحضور ضرور عیسائی مذہب کے تنگ حلقہ میں جکڑ جائینگے۔ انہوں نے فرنیچ کمپنی کے ذریعے (معرفت) (یعنی جو کمپنی کہ شاہ فرانس کی طرف سے سیام میں مقیم تھی) شاہ فرانس کو درخواست کی کہ شاہ سیام کو کرسچین (کرس چی اَن) بنانے کے لئے کوشش کی جاوے۔ شاہ سیام نے وہ تحائف وغیرہ منظور کر لئے۔ اور اپنی جانب سے اُن تحائف کے عوض میں سیامی تحائف معہ خاص ایلچیوں کے بذریعہ جہاز فرانس کو روانہ کئے۔ مگر وہ جہاز راستہ میں معہ تحائف اور تمام سواروں (السّالوں) کے سمندر میں ہمیشہ کے لئے بیٹھ گیا (یعنے غرق ہو گیا) ٭

اسی زمانہ میں ایک یونانی سیاح و تجار بنام کان سٹن ٹن پھول کون صاحب نے شاہ پھرا نارائے کے حضور میں بڑا رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ اور شاہ سیام کا مذکورہ بالا یونانی صاحب پر اتنا اعتماد اور یقین ہو گیا ہوا تھا۔ کہ آپ نے اُسکو شمالی سیام کے ایک خاص علاقہ کا ناظم بنا دیا ہوا تھا۔ اس یونانی صاحب کا اہل فرانس کے ساتھ خاص اُنس تھا۔ اس لئے وہ بھی فرنیچ تجاویز میں ہر طرح سے مدد و امداد کرتا تھا۔ علاوہ اس کے چونکہ شاہ سیام کا یہ خیال تھا کہ وہ اہل فرانس کے ذریعہ سے ڈچوں کی آئندہ ترقی میں خلل ڈالے اور انکو

اُس وقت سب یوروپین اقوام (مقیمی سیام) ہیں سے اہل ڈچ کی طاقت حدود سیام میں زیادہ تر بڑھی ہوئی تھی۔ اس لیے شاہ سیام اس حکمت عملی کو بھی اپنے خاص معتمد یونانی صاحب کی کوشش سے کرانا چاہتے تھے۔ 1682ء کے قریب شاہ فرانس نے دوبارہ تحائف (نذرانے) و خاص خطوط برائے شاہ پھرا نارائے روانہ کیے اور جواب یا تبادلہ میں شاہ سیام نے بھی دوبارہ اپنے تحائف اور ایلچی شاہ فرانس کی خدمت میں روانہ کیے اور ایسا کرنے کے ساتھ ہی مورخہ دس دسمبر 1685ء کے ایک عہد نامہ کے رو سے جو بمقام لوپ لوری عمل میں آیا شاہ سیام نے فرنچ پادریوں کو سیام میں ہر ایک قسم کی آسانی و آسائش (امن) دینے کے لیے خاص معاہدہ کر لیا۔ لیکن فرنچ ایلچیوں کا مدعا تو شاہ سیام و اُس کی رعایا کو یک لخت بپتسمہ دینے کا تھا۔ جب شاہ سیام کو اس خفیہ پوشیدہ راز کا علم ہو گیا۔ تو اُس نے نہایت ہی شاہانہ رعب و داب سے فرنچ ایلچیوں اور مشنریوں (پادریوں) کو واضح طور پر کہہ دیا کہ میں کوئی ایسی وجہ[1] نہیں دیکھتا کہ میری رعایا اپنے اصلی مذہب (دھرم) کو جس کو وہ مدت سے اختیار کر رہی ہے خواہ مخواہ ترک کر دیوے۔ اس جواب پر فرنچ ایلچیوں اور مشنریوں کے سب دلی منصوبوں کا خاتمہ ہو گیا۔ گو اس جواب پر فرنچ کو ہر طرح سے ناکامی ہوئی مگر یونانی صاحب کو اس وقت تک یہی خیال تھا۔ کہ شاہ سیام ملک فرانس سے خاص تعلق پیدا کر لیوے۔

---

[1] کیوں نہ ہوتا جبکہ آنحضور پھرا نارائے خود شاستر و کتب علم سے بہرہ ور تھے۔ اسی اعلےٰ التعلیم کے باعث آپ بیجا تعصب سے مبرا تھے۔ آپ تمام مذہبی جاتی کو مساوی جانتے تھے اور اسی لیئے آپ کی ہر دل عزیزی مشہور عالم تھی ۔

کچھ عرصہ بعد پھر شاہ سیام نے اپنے ایلچی پیرس (دارالخلافہ فرانس) کو روانہ کیے
اس پر بھی اُن مشنریوں نے جو سیام میں کچھ عرصہ رہ کر فرانس واپس ہو گئے تھے۔
شاہ فرانس کو بہت کچھ اُمید دلائی کہ سیام ضرور رفتہ رفتہ عیسائی ہو جائیگا۔ پس
اس خیال پر شاہ فرانس نے پھر اپنے ایلچی معہ چند دستہ فوج بذریعہ جہاز سیام کو
روانہ کیے۔ اس فرانسیسی جہاز نے ستمبر ۱۶۸۷ء میں دریائے مینام میں آلنگر ڈالا
اس نئی فرانسیسی فوج کو بنگ کوک، اور مرگوئی (علاقہ برہما) میں مقیم ہونے کی
اجازت ملگئی۔ یہ فوجی دستے اُن خاص خاص علاقوں پر قابض ہونے کے لیے
آئے تھے۔ کہ جس کے لیے یونانی صاحب نے فرانس کو لکھا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر
ایک اور عہد نامہ مابین شاہ سیام اور فرنیچ ظہور میں آیا۔ جس میں شاہ سیام
نے قریباً تمام فارن تجارت کا جو سیام میں ہوتی تھی۔ اجارہ ملک فرانس کو دے
دیا اور اُن کو (یعنے فرانسیسیوں یا اہل فرانس) ہر ایک قسم کی سہولیت دینے
کا وعدہ کیا۔ لیکن اس تجویز سے تمام سیامی اُمرا و عام رعایا ناراض ہو گئی۔ کیونکہ
اس عمل سے فرنیچ نے ناواجب برتاؤ عام رعایا کے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ ایسا
ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یونانی صاحب نے پھر سیامی ایلچی برائے طلبی زائد
فوج فرانس روانہ کیے مگر وہ ایلچی ابھی فرانس پہنچے ہی تھے۔ کہ ان ہی ایام
میں ریاست سیام میں خود بخود بغاوت کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ یونانی صاحب کو قتل کیا گیا
اور شاہ سیام کو شاہی مسند سے برطرف کر دیا گیا۔ اور اسکے چند دن بعد شاہ سیام
بوجہ ... بیمار تھا اپنی حکومت کے چھوٹ جانے کے غم سے فوت ہو گیا اس
عمل نے فرانسیسی فوج کو سیامی اُمرا نے اپنے زیر کر لیا۔ اور انکو ریاست سے خارج
ہو کر ... چلے جانے کے لیے کہا۔ اس دلی خواہش کو جو وہ سیام کو عیسائی

... ہو گیا۔ پس آخر کار شاہ فرانس یعنے لوئیس ۱۴ کی

سلطنت میں لانے کے لئے اپنے دل میں رکھتا تھا۔ ہمیشہ کے لیے چکنا چور رہنا پڑا
تین سیامی شاہی نسلوں (خاندان ہائے) نے آیوتھیا میں حکومت کی مگر
۱۷۶۷ء کے ۱۵ اپریل میں برہمی افواج نے اس مقام پر یورش کر کے اس کے
قدرتی نظارہ کو برباد کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیسری سیامی شاہی نسل یا
خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ اسی زمانہ میں چینی نسل کا ایک سردار یا امیر بنام پھیا تک سن
بڑا دلیر بہادر فوجدار ہو گذرا ہے۔ برہمی حملہ کے بعد سردار مذکور (پھیا تک سن) نے
اپنی ملکی افواج کی پراگندہ سپاہ کو اکٹھا کر کے برہمیوں کے آیندہ حملہ جات سے
محفوظ رہنے کی کوشش کی۔ اس کام میں اسکو کامیابی ہوئی۔ کیونکہ ایک
سال کے اندر اندر ہی اس نے اپنی سپاہ کی امداد سے برہمی دشمنوں کو حدود
سیام سے خارج کر کے پھر سیامی سلطنت کو بحال کر لیا۔ اس کامیابی پر سردار
مذکور یعنی پھیا تک سن نے سیام کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر اپنے آپکو
سیام کا بادشاہ بنا لیا۔ اور ۱768ء میں مقام بنگ کوک کو جو اسوقت دریائے
مینام کے غربی جانب میں آباد تھا۔ پایہ تخت سیام مقرر کیا۔ اس بادشاہ کے
عہد حکمرانی کا بہت سا عرصہ لڑائی وغیرہ میں صرف ہوا۔ کیونکہ لبسا اوقات برہمی
دشمن ہر طرح سے تکلیف دینے کے لیے آموجود ہوتے تھے۔ جس سے شاہ کو
سلطنت کے مضبوط کرنے کے لیے متواتر جد و جہد کرنی پڑتی تھی۔ سنہ 1782ء میں
شاہ پھیا تک سن مرض دیوانگی میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس لئے اسکو حکومت سے
الگ ہونا پڑا۔ آپ کے تخت سے الگ ہونے پر کئی ایک سرداروں میں تخت نشینی

سلہ پھیا لقب ہے۔ نام صرف تک سن ہے۔

کے بارے میں فساد ہو پڑا۔ لیکن ایک شخص بنام پھیاسان نے عارضی طور پر عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ جب شاہ پھیاتک سن کے تخت یا حکومت سے علیحدگی اور سرداروں کی باہمی شورش کی خبر سیامی سپاہ کے سپہ سالار چاؤ پھیا چکری کو جو کچھ عرصہ سے کمبوڈیا۔ میں حفظ امن کے لئے منجانب شاہ پھیاتک سن مقرر تھا پہنچی تو سپہ سالار مذکور فوراً بنگ کوک کو واپس آگیا اور اُس کے آنے پر پھیاسان نے جو عارضی طور پر حکومت کر رہا تھا۔ چاؤ پھیا چکری کی اطاعت قبول کر لی اور اس طرح سے آخر الذکر یعنے چاؤ پھیا چکری سیام کا تخت نشین ہو گیا۔ سیام کا موجودہ شاہی خاندان اسی شاہ چاؤ پھیا چکری کی نسل سے ہے۔ اور اسی وجہ سے موجودہ شاہی خاندان کو چکری (Chakkri) خاندان کہتے ہیں۔ شاہ چاؤ پھیا چکری سیامی نسل سے تھے اور ان کا کوئی جدی تعلق شاہ پھیاتک سن سے نہ تھا چاؤ پھیا چکری (چاؤ اور پھیا القاب ہیں نام صرف چکری ہے) برہمن بنس (یعنے آرین جاتی) کے تھے۔ آپ نے اپنا پایہ تخت (واقع بنگ کوک) دریائے مینام کے غربی جانب سے شرقی جانب والے کنارے پر تبدیل کر لیا۔ اور ۱۳ر جون سنہ 1782ع کو تاج شاہی پہنا۔ ۷ر ستمبر سنہ 1809ع کو آپ کا دیہانت ہوا اور آپ کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس نئے بادشاہ کا سرکاری یا شاہی نام (القاب) "پھرا پھُتھا لوٹ لانوپ ہا لائے" (یہ سب سنسکرت کا بگاڑ ہے۔ پھوتھا بگاڑ ہے پوتا یعنے پوت کا۔ باقی سب جملہ دعائیہ وغیرہ ہے) مقرر ہوا۔ اس بادشاہ نے ۱۱ر جولائی سنہ 1824ع تک حکومت کی۔ اس کے بعد آپ کا لڑکا راج گدی پر بیٹھا۔ جس کا سرکاری یا شاہی خطاب "پھرا نانگ کلاؤ" تھا۔ آپ کے عہد حکومت میں سیام کا راج جزیرہ نما ملایا کے

کے نصف شمالی حصہ تک پھیل گیا - اور ۱۸۴۱ء میں ریاست کمبوڈیا بھی سیام کی باجگذار بن گئی - ۲ر اپریل ۱۸۵۱ء کو شاہ پھرا نانگ کلاؤ سرگباش ہو گئے - اور اُن کی جگہ اُن کا چھوٹا بھائی **مونگ کٹ** راج سنگھاسن پر رونق افروز ہوا اور اُن کا شاہی خطاب "**سوم دت پھرا پرم اندر مہا مونگ کٹ**"[۱] مقرر ہوا - آپ کا جنم ۱۸ ار اکتوبر ۱۸۰۴ء کو ہوا - آپ کی ماں برتا اصلی مہارانی یعنے ملکہ کا نام **رام بائی کبھا مارکھی دوم** (شاہی نام **سوم دت پھرا لقیب مرن دھرمس**) تھا - جو کہ موجودہ فرمانروائے سیام کی والدہ بزرگوار ہونے کا فخر رکھتی تھیں - مہارانی مذکور شاہ پھرا نانگ کلاؤ کے بڑے فرزند کی دختر تھی

نوٹ ۱:- خاص طور پر یاد رہے کہ شریمان مہاراج مونگ کٹ نے اپنی ابتدائی زندگی ایک سیامی مندر میں گوشہ نشین ہو کر بطور برہمچاری کے بسر کی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ شاہ پھرا پھوتھا کی وفات کے بعد تخت نشینی کے جائز وارث آپ (مہاراج مونگ کٹ) ہی تھے کیونکہ آپ کو اصلی رانی کی اولاد ہونے کا حق حاصل تھا - مگر چونکہ آپ کی بجائے پھرا نانگ کلاؤ (جو دوسری رانی کے بطن سے تھے) بادشاہ بنائے گئے - اسلئے آپ نے اپنے وقت کو کسی عمدہ و بہتر شغل میں بسر کرنا بہتر خیال کیا - آپنے برہمچاری ہونے کی حالت میں سنسکرت - پالی - انگریزی اور دیگر زبانوں کے مطالعہ میں اپنا وقت گذار کر اچھی علمی لیاقت حاصل کر لی - علاوہ اسکے آپ سائنس اور علم جوتش یا سدھانت میں اچھی مہارت رکھتے تھے آپ کو ان علوم کی تحصیل میں خاص دلچسپی تھی ٭

نوٹ[۱] ان سب الفاظ سے سنسکرت کی خوشبو ٹپکتی ہے ٭

مختصر تواریخی حالات سیام جدید۔

شاہ سوم دست کہرا پرم اندر مہا مونگ کٹ کے عہد حکومت میں ہیں سیام کا رشتہ تعلق کئی ایک غیر ممالک کے ساتھ بذریعہ خاص خاص معاہدوں کے بڑے وسیع پیمانہ پر قائم ہوگیا۔ گو آپ کی تخت نشینی سے بہت مدت پہلے ہی سیام کے تخت سے جزیرہ نمائے ہند چینی اور ملایا کا بہت سا علاقہ نکل چکا تھا۔ اور سیام کے تخت میں ملکی ترقی (الملک یا علاقہ گیری) یا کہ زیادہ علاقہ بڑھ جانے کی آئندہ امیدوں پر کلیتہً پانی پھر چکا تھا۔ اس واسطے شاہ مونگ کٹ کے عہد میں بھی یہی حال رہا۔ مگر ہاں ملکی تجارت میں نمایاں ترقی ہوئی۔ آپ نہایت ہی نسیخ کل و علیم بادشاہ تھے۔ کیونکہ آپ نے اپنی ابتدائی زندگی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ بدھی مندر یا مناردوں میں صرف کی تھی۔ اس لئے آپ غیر ممالک کے تجاروں کے ساتھ بھی نہایت عادلانہ و نہایت ہی واجب سلوک کرتے تھے بروے عہد نامہ تاریخی 18 اپریل 1855ء مابین سیام و انگلینڈ ایک برٹش کونسل (یعنے ایک انگلش ریذیڈنٹ) کی مستقل تقرری بنگ کوک میں بود و باش رکھنے کے لئے منظور ہوئی۔ تاکہ وہ کونسل (نائب یا کہ امین) سیام میں بود و باش رکھنے والے انگریزوں و برٹش تجارت کے حقوق کی ہر طرح پر حفاظت کرے۔ تاکہ انگریزوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اور با امن رہ کر آزادی و آسانی کے ساتھ تجارت کر سکیں۔ اس وقت (زمانہ) سے سیام کے ملک سے چاول (غلہ) بکثرت دوسرے ممالک کو روانہ کئے جانے لگے۔ اور اس نکاس (export) کی وجہ سے سیام میں یہ غلہ (دن بدن) گراں (مہنگا) ہوتا گیا۔ جب تک کہ چاول کی

برآمد یا نکاس ملک سیام سے بند تھی - تب تک خلقت کو کسی قسم کی زیادہ اشاعت نہ تھی - سنہ 1856ء میں فرانس اور یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) نے بھی برٹش کی طرح شاہ سیام کے ساتھ شاہی معاہدے کر کے اپنے کونسل (ناظم) بنگاک کوک میں مقرر کر دیئے - غرضیکہ یہ حال دیکھ کر رفتہ رفتہ ممالک ذیل نے بھی سیام کے ساتھ عہدنامے کر کے اپنے کونسل بنگ کوک میں بٹھا دئیے ؛

نام ملک	سنہ ء	
ڈنمارک -	1858	ان معاہدوں کے بعد حسب ضرورت ان کے مضامین میں ترمیم وتنسیخ ہوتی رہی ہے - اور اب تک یہی حال ہے
پرتگال -	1859	
نیدرلینڈز (ڈچ) - یعنی ہالینڈ)	1860	
جرمنی -	1862	
بلجیم - اٹلی - سویڈن، وناروے	1863	
آسٹریا ہنگری -	1869	
سپین (ہسپانیہ)	1870	
جاپان -	1898	
روس -	1899	

اس بادشاہ (مہا مونگ کٹ) نے سترہ برس تک حکومت کی - اور اس زمانہ میں رعایا کی بہبودی و بہتری کے لیے آنحضور نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اسی عرصہ میں سیام کے علاقوں میں سڑک ہائے پل و نہریں تیار کی گئیں ؛

مالیہ اور ٹیکس میں بڑی کمی کی گئی - اور علاوہ اس کے رعایا کی حفاظت کے لیئے ایک پولیس مقرر ہوئی - آپ سیام کے پہلے فرمانروا ہوئے تھے - کہ جنھوں نے 1862ء میں ایک انگلش لیڈی کو اپنے اطفال کی تعلیم اور تربیت کے لیئے ملازم رکھا - اور سیام کے موجودہ فرمانروائے نے بھی لیڈی مذکور کی نگرانی میں تربیت پائی - یہ لیڈی عرصہ چھ برس تک شاہی ملازمت میں رہی - اور شاہی محل سہی میں چکری خاندان کے بچوں کو سکھشا دیتی رہی - 1868ء میں ایک عظیم سورج گرہن لگنا تھا - اور اس موقع پر علم سدھانت کے کئی ایک ماہر لوگ ممالک یوروپ سے سیام میں تشریف آور ہوئے تھے - اُن کی آمد پر شاہ مہاموننگ کُٹ بھی اُن کی کمیٹی میں شامل ہوئے - مگر بد قسمتی سے یکایک بخار سے بیمار ہو گئے - اور اسی علالت میں اُن کا دیہانت ہو گیا - کہا جاتا ہے کہ جب آپ کو زیست (زندگی) کی اُمید نہ رہی تو اُسی صبح کو کہ جس دن آپ کال وش ہوئے - آپ نے پالی زبان کے ایک نہایت ہی مؤثر لہجہ میں بُدھی مہنتوں کو الوداع کہا جس کا عام مطلب اس طرح پر ظاہر کیا جاتا ہے -

"اے میرے بزرگ و جان سے عزیز بُدھی مہنتو! میں اب ہمیشہ کے لیئے آپ سے الگ یا جُدا ہونے کو تیار ہوں - اے بُدھ دھرم کے جان نثارو! ہم بدھ مت کے پیروان کے لیئے موت کچھ نہیں ہے - جتنے کہ سرشٹی کے تمام موجودات یعنے چیزیں (اشیاء - پدارتھ) بھی ہیچ ہیں - کسی چیز کو بقا نہیں موت اٹل ہے - اس واسطے مجھے بھی اُس اٹل نیم کے متابعت میں کسی قسم کا عذر و حیلہ نہیں - اے میرے معظم مہنتو! چونکہ میں آپ سے کچھ عرصہ پہلے چلا ہوں (مُراد فوتیدگی سے ہے) اس لیئے آپ اس بات کا ذرا بھی افسوس

نہ کریں"۔

اسی طرح آپ شاہی خاندان کے لوگوں سے بھی مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ کہ "یہ ایک ایسا نیم (اصول۔ قانون قدرت) ہے۔ کہ جو سرشٹی کی تمام مخلوقات پر یکساں طور پر حاوی ہے۔ یعنے کوئی متنفس (جاندار) بھی اس (نیم) کی قبولیت سے ہرگز ہرگز پہلوتہی نہیں کرسکتا (یعنے موت اٹل ہے)۔ زندگی اسی چیز کا نام ہے کہ جس پر یہ نیم (موت) اپنا عمل کئے بغیر نہیں ٹلتا"۔

موجودہ فرمانروائے سیام یعنے ہز میجسٹی سوم دت پھرا پرم اندر مہاچولالونگ کورن اوّل کی آغاز حکومت ✤

ہز میجسٹی کنگ چولالونگ کورن اوّل (کنگ مہامونگ کٹ) کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ آپ کا جنم (پیدائش) 20 ستمبر 1853ء کو ہوا آپ نے یوروپین طریقہ (سسٹم) بمقام مذکورہ صدر انگلش لیڈی کے زیر نگرانی تعلیم پائی۔ یکم اکتوبر 1868ء کو آنحضور نے سیامی تخت کو اپنے قدم مبارک سے زینت بخشی۔ آپ نہایت ہی مدبّر۔ روشن ضمیر اور علم دوست بادشاہ ہیں حضور معلیٰ کی ہمیشہ سے یہی کوشش اور حکمت عملی رہی ہے۔ کہ جس سے سیام ہمیشہ کے لئے (یعنے جب تک کہ یہ دنیا قائم ہے) اسی خاندان

(چکری) کے تحت میں خودمختار بنا رہے۔ اور اُس میں کسی قسم کے خلل کا خدشہ یا اندیشہ پیدا نہ ہوسکے۔ آپ کے مقدم شاہان سیام کا دستور تھا کہ جن کو چاہیں اپنی جگہ تخت نشینی کے لئے منتخب کرلیویں۔ لیکن موجودہ فرمانروا نے ۱۸۸۶ء میں اس پُرانے دستور کو خیرباد کہہ کر اپنی حین حیات میں اپنے فرزند کو سیامی تخت کے لئے جائز وارث قرار دے دیا۔ اور آئیندہ کے لئے یہی طریقہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ صرف شاہی خاندان سے ہی فرمانروائے سیام مقرر ہُوا کرے۔ سنہ ۱۸۷۱ء میں آپ (فرمانروائے سیام) نے علاقہ جاوا کا سیر کیا۔ اور اسی سنہ کے اخیر میں انڈیا (ہندوستان) تشریف لے گئے۔ ۱۸۷۲ء کی سات تاریخ جنوری سے لیکر بارہ تاریخ تک آپ والسرائے یعنے گورنر جنرل ہند مقیمی کلکتہ کے مہمان رہے۔ اُس وقت لارڈ نارتھ بروک گورنر جنرل ہند تھے۔ سنہ ۱۸۷۳ء سے پیشتر سیامی حکومت (گورنمنٹ) ایک ایجنسی یعنے قائم مقام کونسل کے ذریعہ چلتی رہی۔ مگر شاہ چولالونگ کورن علانے انڈیا کے سیر و سیاحت سے واپس ہونے پر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور سنہ ۱۸۷۳ء میں آپ نے مختلف قسم کی ملکی اور پولیٹکل اصلاحوں کو سیامی حکومت میں رائج کیا۔ گو اوّل اوّل ان اصلاحوں یا تبدیلیوں کا کچھ اچھا اور زود تر بہتر اثر ظہور میں نہ آسکا یا ظہور پذیر نہ ہوا۔ بلکہ خوشحال سیامی لوگوں نے ان تبدیلیوں کے رواج کو یک گونہ پسند نہ کیا اور نہ ہی سرکاری ملازمین نے ان اصلاحوں کو عمل جامہ پہنانے کے لئے خاطرخواہ سعی کی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اور رفتہ رفتہ ان تبدیلیوں اور اصلاحوں نے کئی ایک قبیح و مذموم رسومات کی بیخ کنی کی۔ ان میں سے سب سے بڑھکر تسیلوری ہیہ صه مله

یاکہ "رسم غلامی" کو سخت دھکا لگا۔ اس غلامی کی رسم سے مراد "انسانی خرید و فروخت"
ہے اور یہ کہ قرض خواہ لوگ اپنے مفلس اور غریب مقروضوں (ذکور و اناث)
سے ادائیگی قرضہ کے عوض میں جبراً ہر ایک قسم کی خدمت کروانے کے مستحق
شمار ہوتے تھے اور جس سے غریب خلقت خدا کو زبردست لوگوں کی طرف سے
طرح طرح کی بے جا و ناواجب سختیاں و اذیتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ نتیجہ
ہوا کہ اسی "رسم غلامی" کی بدولت اور مظلوموں کی آہ سے اس دنیا کے اندر
کتنے ملکوں کی مٹی پلید ہوئی۔ عرصۂ بعید سے دنیا کے کئی ممالک میں شخصی یا مختار کُلی
(تمام رعایا پر ایک واحد شخص کی حکومت) حکومت کا رواج رہا ہے اس
(اور اُسی کے اپنے دماغ سے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی)
قسم کی حکومت کے نقصانات و نتائج بد سے پبلک (عوام الناس۔ خلقت)
بخوبی آگاہ ہے۔ روس و ایران وغیرہ کی موجودہ حالت اس شخصی حکومت
کی کیا ہی عمدہ تمثیلیں ہیں۔ سنہ 1873ء تک سیام میں بھی شخصی حکومت کا رواج
تھا۔ مگر سنہ 1874ء میں شاہ سیام نے اپنے ماتحت ایک پریوی کونسل (ملکی
انتظام کے واسطے خاص خاص و چیدہ وزیروں کی کمیٹی یا مجلس جس کو سیامی
زبان میں سینابدی بھی کہتے ہیں۔ یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ یعنی سینا کے
معنی جماعت۔ گروہ۔ لشکر وغیرہ۔ اور بودی بگاڑ ہے۔ پتی کا۔ کئی اہل سیام
سیناپتی بھی بولتے ہیں۔) انگلش پریوی کونسل کے طرز پر قائم کی۔ تاکہ ملکی انتظام کی
تدابیر میں یہ کونسل بادشاہ کو صلاح و مشورہ دے سکے۔ علاوہ اس کے ایک
کونسل اوف سٹیٹ کی بھی بنیاد ڈالی۔ مگر سنہ 1895ء میں آخر الذکر کونسل کی بجائے
کیبنیٹ کونسل قائم کر دی گئی۔ جس میں بارہ 12 منسٹر یا وزیر مقرر ہوئے۔ یہ وزیر تمام
علاقہ جات سیام سے منتخب کئے گئے۔ ان وزراء کی تقرری کا اختیار خاص بادشاہ

یا ولیعہد کو حاصل ہے۔ اس کونسل کے فرائض یہ ہیں کہ مناسب قانون بناوے اور اُن میں ضروری ترمیم و تنسیخ وغیرہ کرے۔ ایک ماہ میں اس کونسل کے چار اجلاس ہوتے ہیں۔ نیز اس کونسل کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت چار ممبروں تک کی کمیٹی بنا کر اُس کمیٹی سے قانونی مشورہ یا اصلاح لے سکے۔ یہ چار ممبر خواہ سرکاری ملازم اور پایہ تخت (بنگ کوک) کے باشندہ یا بیرونی علاقہجات کے رئیس ہوں۔ خواہ غیر ملازم ہر ایک نئے قانون یا کہ کسی پُرانے قانون کے ردو بدل کے احکام پر شاہی دستخط ضروری ہیں۔ کونسل کو یہ بھی اختیار ہے۔ کہ از حد ضروری مگر عارضی قوانین کا اجراء خود بخود کر سکے۔ اس کونسل کی کارروائی سے ملکی حالت میں بڑی سدھار ہو گئی ہے۔ جس کا شخصی حکومت کے طریقہ یا حالت میں ہونا ناممکن تھا۔ محکمہ ڈاک کا باضابطہ رواج بھی موجودہ شاہ سیام کی اعلےٰ خیراندیشی وخرد مندی کا نتیجہ ہے۔ ممالک غیر کے ساتھ تار رسانی (تار برقی کے ذریعہ خط و کتابت) یا ٹیلیگراف کمیونی کیشن کا سلسلہ بھی جو 1885ء کے قریب قریب عمل میں آیا۔ آپ ہی کی حکمت عملی کا بدیہی ثبوت ہے۔ علاوہ بریں اور بھی کئی ایک ایسی ضروری اصلاحیں و سہولتیں جنکا تعلق تجارتی امور سے ہے۔ ملک میں جاری کر دی گئیں۔ کہ جن سے تجارت کو خاص فروغ ہوا۔ ریلوے بنانے کی غرض سے سروے (پیمائش) وغیرہ شروع کی گئی۔ ماہ مئی 1890ء میں شاہ سیام نے معہ ملکہ (مہارانی) سٹریٹس سٹلمنٹس کا دورہ شروع کیا اور قریباً دو ماہ تک اس سفر میں وقت گذارا۔ جس سے آپ کو کئی ایک نئی تجاویز کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس دورہ سے واپس تشریف لانے پر آپ نے ریلوے کی تعمیر کا حکم نافذ کیا۔
1891ء میں روس کے موجودہ زار نے سیام کی سیاحت کی 1892ء سے لیکر

سنہ 1895ء کے آغاز تک سیامی حدود کے بارے میں سیام اور فرانس کے درمیان
کئی مواقع پر کشمکش شروع رہی - اور اس حالت میں گو ہر دو فریقوں کا نقصان
ہوا - مگر فرانس جیت میں رہا - آخر کار انگریزی (برٹش) حکمت سے سیام کی فرانس
کے چنگل سے رہائی ہوئی - وہ شاہزادہ (راج پتر) جس کو سنہ 1887ء میں ولیعہد
تخت منتخب کیا گیا تھا ۴ جنوری سنہ 1895ء کو فوت ہو گیا - اس لیے ۱۶ جنوری
سنہ 1895ء کو اس کی جگہ ہز رائل ہائی نس پرنس چاؤ فا مہا وجی راؤ دھ
کو ولیعہد بنایا گیا - آپ اسوقت انگلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے - اسی سال
میں جیسا اوپر ذکر ہوا - لیجسلیٹو کونسل قائم ہو گئی - ۹ مئی سنہ 1896ء کو ہز مجسٹی
شاہ سیام برائے تبدیلی آب و ہوا سنگاپور تشریف لے گئے - اور وہاں سے
جاوا اور دیگر جزائر ملحقہ کی سیر کی - آپ نے تین ماہ کے قریب اس سیاحت میں
صرف کئے - اس عرصہ میں ایک سپیشل کمیشن (خاص کمیٹی) نے انتظام مملکت
کو سرانجام دیا - اور یہ کمیشن شاہ نے اپنی روانگی سے پہلے ہی مقرر کر دی تھی
25 مارچ سنہ 1897ء کو آپ نے اپنے دست مبارک سے بنگ کوک - آلوتھیا
ریلوے لائن کے کھولنے کی رسم ادا کی ۷ اپریل سنہ 1897ء کو آپ سیاحت
یوروپ کے لئے تشریف لے گئے - اس سفر میں آپ نے اٹلی - سوئٹزرلینڈ -
آسٹریا ہنگری - روس - سویڈن - ڈنمارک - گریٹ برٹن (انگلینڈ - آئرلینڈ
سکاٹ لینڈ) جرمنی - ہالینڈ - بلجیم - فرانس - سپین - پرتگال - مصر
وغیرہ کا سیر کیا - اور ان ممالک کے شاہان نے آپ کا شاہانہ طور پر استقبال
کرتے ہوئے عزت افزائی کی - آپ ۱۶ دسمبر سنہ 1897ء کو واپس تشریف لائے
اس عرصہ میں مہارانی (ملکہ) سیام کے حکم کے مطابق سیام کا انتظام چلتا رہا -

14 / اکتوبر کو لڑائی میں کام آیا۔ 30 / جنوری ۱۹۰۳ء کو ہز رائل ہائی نس پرنس ولیعہد "تخت سیام" ولایت سے واپس آئے۔ 21 / اگست ۱۹۰۴ء کو آپ بدھی مندر میں ایک خاص پوجا کے لئے جو قریباً چالیس روز تک کیجاتی ہے داخل ہوئے۔ اسی سال یعنے ۱۹۰۳ء میں ایک امریکن پروفیسر مسٹر سٹروبل کو سیامی حکومت کے لئے جنرل ایڈوائزر بنایا گیا۔ 21 / ستمبر ۱۹۰۳ء کو شاہ سیام کی "پچاس سالہ عمر" ہونے کی خوشی میں خاص جشن منایا گیا ◆

۱۹۰۴ء میں سیام نے تھوڑا سا اور علاقہ فرانس کے نذر کیا۔ 26 / نومبر ۱۹۰۴ء کو پرشیا کے ہز رائل ہائی نس پرنس ایڈول برٹ شاہ سیام کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور 6 / دسمبر ۱۹۰۴ء کو واپس ہوئے۔ ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں حضرت طاعون نے بھی بنگ کوک کا معائنہ کیا۔ اس سال بہت سے پبلک جوا خانے بند کئے گئے۔ اور حکم ہو چکا ہے کہ آئندہ دو تین سال کے اندر اندر سب جوا خانے بند کئے جاویں ◆

غرضیکہ موجودہ شاہ سیام کے عہد میں ملکی سہولیتوں اور ہر ایک اقسام کے امن و آسائیشوں کے لحاظ سے سیام کی کایا پلٹ گئی ہے۔ آپ کی عہد حکومت سے پہلے جو شخص کہ سیامی بادشاہ کی زیارت کرنا چاہتا تھا۔ تو اُسکو سر کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر بادشاہ کے قدموں میں گر پڑنا ہوتا تھا۔ ملازمین وغیرہ بھی زمرہ میں شامل تھے۔ مگر شاہ حال (موجودہ شاہ سیام) نے ۱۸۷۴ء میں اس رسم کو موقوف کرکے پبلک کو اپنا گرویدہ بنالیا ◆

شاہ سیام کے حقیقی برادر خورد کا نام ہز رائل ہائی نس پرنس

سوم وسٹ چاوُ فا بھانو رنگسی سوانگٹ وانگسی ہے۔ آپ کا جنم ۱۱ جنوری
۱۸۵۰ء کو ہوا ۔

سیامی سلطنت خود مختار ہے

I.B.S. writes to a home paper from the East India United Service Club:- The King of Siam's name is pure Sanskrit, i.e. "Kulalankaram" which means "Ornament of the family."- Who is responsible for the absurd caricature of the name Chulalongkorn? The Siam Observer, in noting this letter, remarks:- We do not know who was originally responsible for the wickedest transliteration, but we are afraid it has come into such general use, not only in

England, but on the Continent of Europe, that it will not easily be replaced. That universally recognised authority, the Almanach de Gotha, gives His Majesty's name as Chulalongkorn

اُردو مطلب یہ ہے۔

"ایسٹ انڈیا یونائیٹڈ سروس کلب" سے ایک صاحب بنام "جے۔ بی۔ ایس" کسی ولایتی اخبار کو لکھتے ہیں (یعنے صاحب موصوف نے لکھا ہے۔) کہ شاہ سیام کا نام خالص سنسکرت ہے (یعنے سنسکرتی نام ہے) یعنے "Kalalankaram" "کالن کرم (کلالنکرام) یعنے کل یا خاندان کا بھوشن"۔ موجودہ فضول اور تمسخر خیز نام "چولالونگ کورن" کے اجرا کا کون ذمہ وار ہے! اس پر اخبار سیام آبزرور مذکورہ بالا چھٹی (جو مسٹر جے۔ بی۔ ایس کی طرف سے شائع ہوئی ہے) کو نوٹ کرتا ہوا اُس کے متعلق یوں ریمارک پاس کرتا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس غلطی کا کون ذمہ دار ہوا ہے۔ مگر چونکہ موجودہ نام نہ صرف انگلینڈ ہی میں بلکہ کُل براعظم یورپ میں عام طور مستعمل ہے۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اصلی نام کلالن کرم بہ آسانی رواج نہ پاسکے گا۔ اُس مقبول عام یا معتبر و (مستند) اتھارٹی (سند) یعنے ڈی گوتھا صاحب کی جنتری یا تقویم میں بھی ہز میجسٹی کا نام "چولالونگ کورن" دیا ہوا ہے"۔ مذکورہ بالا انگریزی کا فقرہ اخبار ٹائمز آف انڈیا بابت جولائی

سنہ ۱۹۵۶ء سے لیا گیا ہے۔}

حدود اربعہ یا حد بندی سیام

اس کے شمالی میں فرنچ لاؤ سٹیٹس اور برہما جنوب میں خلیج سیام و کمبودیہ مشرق میں کمبودیہ اور فرنچ لاؤ سٹیٹس۔ اور اس کے مغرب میں زیرین برہما اور خلیج بنگال۔ لیکن بلحاظ واقع ہونے در جزیرہ نمائے ہند چینی سیام کے جنوب پروٹیکٹڈ ملایا سٹیٹس اور مشرق میں بحر چین اور خلیج سیام ہے۔ سیام دو حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ تو اپر سیام (سیام بالا یا بالائی سیام) کہلاتا ہے اور دوسرا لوور (زیرین) سیام۔ اپر سیام کا زیادہ تر حصہ تو ایک وسیع زرخیز وادی ہے جس کو دریائے مینام سیراب کرتا ہے۔ اور یہ حصہ دو پہاڑی سلسلوں یا قطاروں سے گھرا ہوا ہے۔ غربی سلسلہ قریباً پانچ ہزار (۵۰۰۰) فیٹ بلند ہے اور بجانب جنوب جزیرہ نمائے ملایا سے ہوتا ہوا دوسرے نواحی جزائر تک پھیلا ہوا ہے۔ شرقی جانب کے پہاڑ زیادہ بلند نہیں۔ اس حصہ میں چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ شمالی جانب میں متوازی پہاڑی سلسلہ جن کی چوٹیوں کی بلندی سات ہزار فیٹ سے یکر آٹھ ہزار فیٹ تک ہے اور ان سلسلوں کے درمیان دریائے مینام کی شاخیں اور دیگر ندیاں بہتی ہیں۔ زیرین سیام کا زیادہ تر حصہ جزیرہ نمائے ملایا کی فیڈریٹڈ سٹیٹس بنام پیراک دپاہانگ سے ملا ہوا ہے۔ اس زیرین حصہ میں ٹین وغیرہ کی کانیں بھی ہیں۔

رقبہ } قریباً دو لاکھ پچاس ہزار مربع میل۔

دریا } دریائے مینام (می بمعنی منبع یا والدہ اور نام بمعنی پانی) سب سے بڑا ہے۔ اور یہی دریا سیام دیش کی دولت اور زرخیزی کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی دو بڑی شاخیں شان کے پہاڑوں سے گذرتی ہوئی اور بہت سے علاقجات کو سیراب کرتی ہوئی کہیں ملجاتی اور کہیں الگ ہو جاتی ہیں۔ مگر کئی میلوں کے فاصلہ پر یہ شاخیں ملکر دو ہو جاتی ہیں ایک نو شرقی شاخ جس کا نام دریائے بنگ کوک ہے اور دوسری غربی برانچ جس کو دریائے تاچین کہتے ہیں ＊ دریائے مینام تقریباً پانچسو (500) میل تک قابل جہاز رانی ہے۔ ہر سال اس دریا کی طغیانی بہت سے خشک علاقوں کو سیراب کرکے قابل زراعت بنا دیتی ہے۔ جس سال طغیانی نہ ہو۔ غلہ عموماً گراں ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض سال اسکی طغیانی (سیلاب۔ ہڑ۔) حد سے بڑھ جانے کے سبب نقصان کثیر کا باعث ہوتی ہے ＊

دوسرا دریا می کونگ (اس کو می کھونگ بھی کہتے ہیں) ہے جو کہ مشرقی حد کے علاقہ میں ہے۔ اس دریا کا طول قریباً سولہ سو (1600) میل ہے۔ مگر زیادہ تیزی و چکروں کے باعث اتنا جہاز رانی کے قابل نہیں۔ جتنا کہ دریائے مینام۔ دریائے میکونگ یا می کھونگ کو دریائے کمبودیا بھی کہتے ہیں۔ اور یہ دریا تبت کے پہاڑوں سے نکلتا ہوا کئی علاقجات کو سیراب کرکے یہاں تک (یعنی کمبودیہ تک) آ پہنچتا ہے ＊

جھیل | ایک بڑی جھیل بنام تلے سپ یا تلے سب (اصل لفظ تلے ٹھیک ہے۔ جس کے معنے سمندر کے ہیں۔ مگر لفظ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے تا لے بھی کہہ سکتے ہیں) مابین سیلم و کمبودیہ کے واقع

ہے۔ یہ جھیل دراصل کسی وقت دریائے میکونگ کا حصہ تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے
کہ مدت دراز سے دریائے مذکور کا رُخ بدلنے سے یہ علاقہ یا حصہ دریا سے باہر
ہوگیا۔ اس کی اصل لمبائی یا طول ستر 70 میل کے قریب ہے، اور عرض قریباً پندرہ 15
میل۔ گہرائی کا کچھ ٹھیک حساب معلوم نہیں۔ مگر عام طور پر صرف ڈیڑھ گز
کے قریب بتائی جاتی ہے۔ لیکن موسم برسات میں اس کا طول قریباً ۵ ۲۵ میل
اور عرض یا چوڑائی آٹھ 8 سے بائیس 22 میل تک پہنچتے ہیں۔ گہرائی کا پتہ ندارد۔
جھیل مچھلیوں سے پُر ہے اور اکثر ماہی گیر لوگ اس کے کناروں پر اپنی جھونپڑیاں
ڈالے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

آب و ہوا

اگرچہ کُل سیام شمالی منطقۂ حارہ میں واقع ہے۔ مگر یہاں اُتنی سخت گرمی کی شکایت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ
ہند کے بعض میدانی و ریتیلے علاقوں میں یا کہ جیسے ملتان یا سبی اور
اُس کے نواح میں (خاص حصہ بلوچستان) یا ان سے بڑھ کر مدراس
کے بعض حصوں میں۔ زیادہ گرمی کے مہینے صرف دو ہوتے ہیں یا ہیں۔
یعنے مارچ و اپریل۔ بماہ مئی جنوبی غربی موسمی ہوا چلنی شروع ہو جانے
سے برسات کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور ماہ ستمبر تک برساتی یا بارانی موسم
بدستور جاری رہتا ہے۔ شمالی مشرقی (یا شمال مشرقی) موسمی ہوا سے خشک
موسم شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس موسم کی میعاد اکتوبر سے لے کر اپریل تک
ہوتی ہے۔

معدنی پیداوار

سیام دیش معدنی پیداوار کا مخزن ہے
سونا۔ لعل و یاقوت۔ تانبا۔ ٹین۔ لوہا۔

جست - کوئلہ - سرمہ - پارہ (سیماب) وغیرہ تک اس ملک میں پائے جاتے ہیں - سیام کا صوبہ پوکت معدنی تجارت کا سنٹر ہے - کلاں تن (کلنتن) میں سونے کی کان ہے - اور ایک یوروپین کمپنی بنام "ڈف ڈیولپ منٹ" کام کرتی ہے - سیام کے مختلف علاقوں میں سونا بکثرت پایا جاتا ہے - اور خاصکر دریائی ریت وغیرہ میں - اہل چین اور دیگر اقوام سونا نکالنے کا کام کرتے ہیں - علاقہ رانگان میں بھی سونا ملتا ہے - مقام چان تک میں تانبا پایا جاتا ہے لعل - یاقوت اور نیلم علاقجات پائے لین - چانتابون اور کرات میں پائے جاتے ہیں - اور یہ کام (یعنے جواہرات نکالنے کا) زیادہ تر اہل شان اور برہمی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے - کیونکہ علاقہ گھربی اور پوکت کی پیداوار ہے - ٹین کی کانیں تو جگہ بجگہ پائی جاتی ہیں یا بالفاظ دیگر یہ دھرتی ہی ٹین کی دھات کی بنی ہوئی ہے - ملک سیام اور جزیرہ نمائے ملایا میں کوئی ایسی جگہ نہیں - جہاں کہ ٹین کی کان موجود نہ ہو - علاقہ ہائے پوکت - ری ئو نگ تکوآپا - تکوآٹنگ - پانگا - ترانگ - پٹانی - سنگورا - ناکون سری تاماراٹ بندون - چائے یا - لانگ سوئن - جالا - کڈا - رامن میں ٹین کی دھات عام ملتی ہے - اب دن بدن اس کام یعنے دھات وغیرہ کے نکالنے میں خاص دلچسپی لی جارہی ہے ۔

دیگر پیداوار اشیاء
نکاس (یا برآمد)

سیام کی تمام اشیاء نکاس میں سے چوب ساگوان (ٹیک ووڈ) (Teak wood) سب سے بڑھ کر سیام کی تجارتی چیز ہے - شمالی

سیام میں جابجا ساگوان کے درخت نظر آتے ہیں۔ اندازہ لگایا ہے۔ کہ دنیا بھر کے تمام جہازی و دیگر کارخانوں یا عمارات وغیرہ میں جہانکہ زیادہ تر حصّہ ساگوان لکڑی کا خرچ ہوتا ہے۔ اُس میں سے نصف تو سیامی ساگوان کی کھپت ہوتی ہے {سیلون (لنکا) کے علاقوں میں بھی ساگوان پیدا ہوتا ہے۔} علاوہ ساگوان کے دیگر سیامی اشیاء برآمد یہ ہیں۔ لکڑی آبنوس۔ چوب گلاب۔ کالی مرچ۔ الایچی۔ گوند۔ لاکھ۔ گینڈے وہرن وغیرہ کے سینگ کچا ریشم۔ روئی۔ (پنبہ)۔ تِل (کنجد)۔ ہاتھی دانت۔ چاول ہر ایک قسم کا

میوہ جات

سیام میں گنا۔ کیلا۔ انناس۔ ناریل۔ کٹہار۔ دریان منگستین (انگنی یا منگستان)۔ ارنڈ خربوزہ۔ نارنگی انار۔ آم۔ امرود۔ اور دیگر کئی اقسام کے چھوٹے پھل مثلاً لیچی وغیرہ عام ملتے ہیں۔

اشیاء درآمد

ولایتی ساخت کے تمام ریشمی۔ سوتی۔ اونی۔ پارچات۔ کُل دھاتی دبلوری اشیاء معہ سامان شیشہ (کانچ) شراب افیون وغیرہ ÷

جانور

اس ملک میں مفصلہ ذیل جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔ ہاتھی گینڈا۔ شیر۔ چیتا۔ ریچھ۔ جنگلی سانڈ۔ (بھینسا)۔ ہرن سور۔ بندر۔ سانپ اور کئی اقسام کے دیگر جانور بھی۔ سیام ہاتھیوں کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔ کئی ہندوستانی راجے یہاں سے ہاتھی منگواتے ہیں۔ جنگلوں میں سے ساگوان کے لٹھے (گیلیاں۔ کٹے ہوئے درختوں کے بھاری تنے۔) دھکیل کر دریائی کناروں وغیرہ پر لانے کے لئے قدرت نے ہاتھی

کو از حد سفید و ضروری جانور سمجھ کر سیام کے جنگلات میں بکثرت پیدا کر دیا ہے
ہندوستان کے ہاتھیوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر سوار لوگ اُن پر سوار ہوتے
یا چڑھتے ہیں۔ جس سے ہاتھی کو اُٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور سوار
کو بھی جھکولا (جھوکا) لگتا ہے۔ سیام یا کہ جزیرہ نمائے ملایا کے ہاتھیوں
کا یہ حال نہیں۔ جب سوار سواری کے لئے اشارہ کرتا ہے۔ تو یہ ہاتھی ایک
اگلی ٹانگ اٹھا کر زانو (گوڈا) کو خمدار بناتا ہوا سوار کا پاؤں دھرنے کے لئے
ایک قسم کی پیڑھی بنا دیتا ہے۔ جس سے اول تو ہاتھی کو اُٹھنے کی تکلیف نہیں
کرنی پڑتی اور نہ ہی سوار کو جھوکا یا کہ جھکولا لگتا ہے۔ دیگر بار برداری کے کام
میں بوجہ کم رفتاری ہاتھیوں سے بہت کم امداد لی جاتی ہے۔ تمام بار برداری
کا کام خچروں۔ بیل گاڑیوں اور گھوڑوں سے لیا جاتا ہے ؛؛

سیام میں بیل بھی بہت ہوتے ہیں۔ ان بیلوں کا قد بہت چھوٹا ہوتا
ہے۔ رنگ ہلکا سرخ یا گیروا۔ سینگ چھوٹے۔ یہ بیل نہایت ہی خوبصورت
ہوتے ہیں۔ زیادہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اکثر بہلیوں میں
جوتے جاتے ہیں۔ غیر ممالک میں بھی جا کر فروخت ہوتے ہیں ؛؛

آبادی

کوئی ٹھیک حساب نہیں کہ سیام کی کتنی آبادی ہے کیونکہ
آجتک کل سیام کی قاعدہ مردم شماری نہیں ہوئی۔ اب
اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک دفعہ کل مردم شماری کا باضابطہ
انتظام ہو جاوے۔ عام خیال میں نوّے لاکھ آبادی قرار دیجاتی ہے۔
یعنے

خاص سیام لوگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۰۰۰۰۰ (تیس لاکھ)

اہل چین

اور لوگ چن - (لوکا) (مخلوط لوگ) } 3000000 (تیس لاکھ)

شان - لاؤ - برہمی - - - 2000000 (بیس لاکھ)

کمبودی اُن معہ انامی - - - 500000 ہم (پانچ لاکھ)

ملائی اور ہندو - - - 500000 ہم (پانچ لاکھ)

6000000 (نوے لاکھ) جملہ

متفرق

یوروپین - امریکن - عرب -
پنجابی سکھ و مسلمان وغیرہ -
پارسی - یہودی -
نصرانی یا ہاف کاسٹ - } 1000 (ایک ہزار)

مگر اس میں بھی مُحققین یوروپ کی مختلف رائیں ہیں - کوئی کچھ آبادی لکھتا ہے - اور کوئی کچھ - جن جن یوروپین صاحبان نے سیامی آبادی کے بارے میں رائے دی ہے اُن کے نام میسرز لالوبرے - ملوچ - بورنگ سپالے گوعکس - اور گراہم ہیں -

---

لہ مخلوط یعنے وہ لوگ جن کے باپ توچینی اور ماں سیامی ہیں +

جنوری سنہ ۱۹۰۹ء [مطابق سنہ ۱۲۲ء] { بنگ کوک } میں مفصلہ ذیل بارہ[12] صوبوں یا کمشنریوں کی ٹھیک ٹھیک مردم شماری کی گئی تھی۔

(ف ۱ / ۱) ناکون ستھا ماراج ۔ ۔ ۔ ۔	645,545
(ف ۲ / ۲) نگ کاؤ (آیوتھیا) ۔ ۔ ۔ ۔	484,236
(۳) ناکون راجس ما۔ (کورات) ۔ ۔	402,068
(۴) راج بوری ۔ ۔ ۔ ۔	344,402
(۵) پاچن بوری ۔ ۔ ۔ ۔	282,053
(۶) ناکون چیسی ۔ ۔ ۔ ۔	246,734
(۷) ناکون ساون ۔ ۔ ۔ ۔	228,497
(۸) پت سانولوک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	196,739
(۹) پوکٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	178,599
(۱۰) چن فورن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	129,901
(۱۱) چنتنا بوری (چانتابون) ۔ ۔ ۔	94,977
(۱۲) پیچا پون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	74,281
جملہ	3308032

ف ۱ یہ مقام مہارانی سیتا کی یادگار میں قایم شدہ بتلایا جاتا ہے ۔

ف ۲ شری رامچندر جی کی یادگار ہیں ۔

ناکون پالی زبان کا لفظ ہے جو کہ سنسکرت کے لفظ نگر یا نگری کا بگاڑ ہے ۔ باقی نام بھی پالی و سنسکرت کا بگاڑ ہیں ۔

مرد-(ذکور) 1,624,462

مستورات-(اناث) 1,683,570

3,308,632

باقی مفصلہ ذیل صوبوں (مون تھون) کی درست مردم شماری ابھی تک نہیں ہوئی - مگر کوشش درپیش ہے ٭

(1) بنگ کوک ٭ (2) باپپ ٭ (3) عودورن (عدورن) ٭

(4) عی سرن (الیسرن) ٭ (5) بوراپھا ؛ زہ ؛ سلیبے بوری یا سے بورھی ٭ جس کو کہتے ہیں اور جو پہانگ کے نزدیک ہے - (7) کلان تن ٭

(8) ترنگانو ٭

ریلوے

قریباً 455 میل ریلوے لائن بالکل تیار ہے جس پر ٹریفک جاری ہے - اور کئی ایک چھوٹے ٹکڑے بنائے جارہے ہیں ٭

چند لائنوں کے نام یہ ہیں ٭

بنگ کوک سے کوراٹ تک - یہ سب سے لمبی لائن ہے - طول 165 میل

ریپ بوری لائن - جو چینگ مئی کو جاوے گی ٭ (شمالی شاخ) ٭

بنگ کوک سے دریائے می کونگ کے قریب تک ٭

رات بوری سے پیچا بوری تک ٭

لوپ بوری سے پکنام پوہ تک ٭

بکنام پوہ سے پت ساآنوک تک ٭

پت ساآنوک سے اُتارادت تک ٭

بنگ کوک سے پیت ری عوتک ٭ 36 میل کے قریب (شرقی شاخ) ٭

بکنام لائن ٭ (14 میل) ٭
پھرآباد لائن ٭ (12 میل) ٭
تاچین لائن ٭ (22 میل) ٭
} یہ چھوٹی پٹڑی کی شاخیں ہیں ٭

اوپن لائینز

بنگ کوک - کورات ٭ 164 میل

بان بھاجی - پک نام پوہ ٭ 96 ″

بنگ کوک - نوی پیچاپوری 91 ″

مذکورہ بالا تمام ریلوے لائینز و شاخوں کا چیف ریلوے سٹیشن و ہیڈ کوارٹر بنگ کوک ہے۔

سڑکیں و عام راستے

پہلے زمانہ میں سڑکوں اور عمدہ راستوں کے نہ ہونے سے خلقت کو سفر کرنے میں تکلیف ہوتی تھی مگر اب یہ تکلیف بہت کم ہوچکی ہے - اور دن بدن نئی سڑکیں اور راستے تیار کئے جارہے ہیں ٭

حالات زندگی اہل سیام

سیامی لوگ میانہ قد ہوتے ہیں - رنگ انکا اکثر بادامی - آنکھیں گول - ناک نھوڑی چپٹی ہونٹھ بنگالیوں کی طرح - چہرہ کشادہ

پیشانی تھوڑی اُبھری ہوئی ۔ زنخدان (ٹھوڈی) اچھی ۔ داڑھی کم اور پتلی کیونکہ ہمیشہ موچنے سے اکھاڑتے رہتے ہیں ۔ جس سے داڑھی کم نکلتی ہے ۔ بعض کی موچھیں بھی ندارد ۔ سر کے بال سیاہ موٹے ۔ سر کے چاروں طرف سے بال مونڈ کر صرف چوٹی پر بال رکھتے ہیں ۔ سیامی مستورات ہند یا دیگر ممالک کی مستورات کیطرح سر کے بال لمبے نہیں رکھتیں ۔ بلکہ کاٹ کر رکھتی ہیں یعنے بالوں کی لمبائی کم کر دیجاتی ہے ۔ مگر مردوں کی طرح چاروں طرف (گول طور پر) سے نہیں کاٹتیں ۔ بعض اوقات مرد اور عورت کی شکل میں تمیز مشکل ہے کیونکہ جب مرد کی حجامت بڑھ جاوے ۔ اور دو چار ماہ تک نہ کاٹی جاوے تو سب سر کے بال عورتوں کیطرح نظر آجانے لگتے ہیں ۔ کیونکہ لمبائی تو دونوں کی یکساں کم ہوتی ہے ۔ مگر مرد کے سر کے بالوں کی گول کاٹ پر بال لمبے ہو جانے سے اجنبی شخص کو بڑا دھوکا لگتا ہے ۔ ایک اور عجیب رسم یہ ہے کہ اکثر عورتیں بچہ پیدا ہونے پر اپنا سارا سر صاف کر دیتی ہیں ۔ (یعنے مونڈ ڈالتی ہیں) اور بعض دفعہ کسی رشتہ دار کی مرگ (موت) پر بھی مستورات کو سر کے سب بال اُسترے کے ذریعہ الگ کر دینے پڑتے ہیں ۔ عام طور پر شکل ان کی خوبصورت اور سڈول ہوتی ہے ۔ بالوں کے کاٹنے یا کہ حجامت کرانے کی نسبت بھی سیامیوں کے عجیب خیالات ہیں چنانچہ آیتوار کو حجامت کرانا درازئ عمر کی علامت تصور ہوتی ہے ۔ سوموار اور بدھ وار کو بال کٹوانا منحوس خیال کیا جاتا ہے ۔ منگلوار کو صفائی کرانا اقبال مندی و آسودگی دلاتا ہے ۔ ویروار (برہسپت) کو حجامت بنوانے سے دیوتا لوگ رکھشا کرتے ہیں ۔ شکر کے دن مونڈ منڈھوانے سے

عمدہ و تر و تازہ خوراک ملنے کا فال ہے۔ سب سے بڑھ کر سینچر کے روز صفائی کروانا ہر ایک کام میں کامیابی دلاتا ہے۔ اسلئے سینچر کو اس کام کے لئے خاص طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ واہ رے پور انک خیالات۔

دانتوں کو عموماً سیاہ رنگ لگا کر سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ سفید دانتوں کو کتے (سگ) کے دانتوں سے تشبیہ دیجاتی ہے۔

بعض متموّل اور کاہل الوجود لوگوں میں ہاتھ کے ناخن بڑھا کر رکھنے کی بھی ایک عجیب مگر فضول و قبیحہ رسم دیکھی جاتی ہے۔ یہ عادت یا رسم صرف امیری کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اختیار کیجاتی ہے۔ یعنے لمبے ناخن رکھنے والے کے ہاتھ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی مزدوری یا کہ معمولی سے معمولی کام بھی اپنے ہاتھ یا ہاتھوں سے نہیں کرتا۔ پس امیر ہے۔ ان ناخنوں کے بڑھانے میں سور کی چربی اور لہسن کا عرق ملا کر ناخنوں پر مالش کی جاتی ہے۔ یہ رسم اہل چین و انام میں بھی عام ہے اور سیامیوں نے آخر الذکر لوگوں سے نقل کی۔ مگر یہ سیامی اصل سیامی لوگ نہیں ہوتے۔ بلکہ اہل چین اور انام کی مخلوط نسل۔ چار انچ کے لمبے ناخن تو میں نے بچشم خود دیکھے۔ لمبے ناخن اکثر اوقات اُس شخص کی جو لمبے ناخن رکھتا ہے کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ چور لوگ لمبے ناخنوں کو دیکھ کر اُس شخص کو دولت مند خیال کرتے ہوئے اُسکو لوٹنے تک جاتے ہیں۔ بعض شوقین لوگ ان لمبے ناخنوں پر چاندی یا کہ سونے کے خول بجنسہٖ دبیچ چڑھا رکھتے ہیں۔ جیسے کہ بیل کے سینگوں پر خول چڑھائے جاتے ہیں ؎

لباس

مرد لوگ بنگالیوں کیطرح دھوتی باندھتے ہیں - اور سر و پاؤں سے ننگے رہتے ہیں - بعض لوگ ایک چھوٹا سا کرتا (سوآ) ڈالتے اور بعض ننگے تن رہتے ہیں - اور کئی لوگ ہندوستانیوں کیطرح دھوتی یا چادر وغیرہ کندھوں پر لٹکائے رکھتے ہیں - بعض اصحاب انگریزی پوشاک و بوٹ استعمال کرنا فخر تصور کرتے ہیں - دھوپ و برسات میں ایک خاص قسم کی گھاس یا کپڑے کی گول اور بڑی ٹوپی سر پر پہنتے یا سر پر دوپٹہ وغیرہ لپیٹ لیتے ہیں +

مستورات ہمیشہ کرتا ڈالتی ہیں - اور ریشمی یا سوتی ساڑھی (مجھلا جوسیا ہوا ہوتا ہے اور اُسکو سارونگ کہتے ہیں) زیرین حصہ میں استعمال کرتی ہیں - سر و پاؤں سے عموماً ننگی رہتی - مگر بعض اوقات سلیپر یا لکڑی کی کھڑاواں بھی ڈالتی ہیں - زیور طلائی (جیسے ہار - کڑے - مندری - اور نقرئی و طلائی کمربند) معہ جواہرات کے بھی زیب تن کئے جاتے ہیں - بعض رانڈ کانوں میں طلائی مرکیاں خاص ساخت کی ڈالتی ہیں - مگر بہت کم +

لباس کے بارے میں بھی اہل سیام کا ایک نادر خیال ہے - وہ یہ کہ ہر ایک دن کے لئے خاص لباس استعمال کرنا اچھا شگن سمجھا جاتا ہے +

آتیوار +	سُرخ لباس +	ویروار +	رنگ برنگ (مختلف رنگ کا لباس)
سوموار +	سفید " +	شکر +	آسمانی رنگ "
منگلوار +	ہلکا سُرخ (گمیدوا رنگ) +	سینچر " +	نیلا گوڑھا رنگی لباس +
بدھوار +	سبز " +		

لڑکوں اور لڑکیوں یا بچّوں کے گلے میں تعویذ وغیرہ بھی لٹکائے جاتے ہیں
تاکہ جن - بھوت - ڈائن وغیرہ کے سایہ سے محفوظ رہ سکیں :

چینی اور جاپانی لوگ ننگے غسل کرتے ہیں - مگر سیامی لوگ ہندوستانیوں
کی طرح دھوتی باندھ کر شنان کرتے ہیں - ننگا نہانا بہت خراب سمجھا
جاتا ہے +

سیامی لوگ ہندوؤں کی طرح ہاتھ - منہ اور پاؤں دھو کر چوکا میں جاتے
ہیں اور کھانا کھانے کے بعد چلو ضرور کرتے ہیں +

خوراک

عام خوراک ان کی چاول - مچھلی - اور کئی اقسام
کی سبزیاں - گھی - پنیر - اور ناریل کا تیل ہے
گھر کا ہر ایک شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت کھانا تیار کرنا جانتا ہے لہسن
و پیاز بھی بہت کھاتے ہیں - مرد پہلے کھانا نوش کرتے اور استریاں بعد
میں - دودھ اور گوشت بہت کم استعمال کرتے ہیں - کئی لوگ مچھلی و گوشت
کو چھوتے تک بھی نہیں کیونکہ مہاں پاپ سمجھتے ہیں - مگر ایسے لوگ
بہت کم ہیں +

کئی سیامی سادھو بھی مچھلی ہڑپ کر جاتے ہیں - مگر جو پکّے سادھو
(بھرا) ہیں وہ مانس - مچھلی - انڈے - وغیرہ کے نزدیک نہیں جاتے
عام لوگ دن میں دو دفعہ کھانا کھاتے ہیں - ایک سویر کے آٹھ بجے کے
قریب اور دوسرا شام کے ۶ بجے - دوپہر کو مٹھائی و پھل وغیرہ کھاتے ہیں
پان و سپاری چبانے کا دستور بنگالیوں یا برہمنوں کی طرح سیامی لوگوں میں
بھی عام ہے - گھر پر جو شخص (مہمان یا ملاقاتی) آتا ہے اُس کی پان و سپاری

سے خاطر کی جاتی لازمی ہے۔ پان ڈبہ ہر ایک گھر میں موجود رہتا ہے۔ اور بلکہ چھوٹی ڈبیاں ہر ایک شخص کی جیب میں رکھی رہنی ضروری معلوم ہوتی ہیں اب سپاری چبانے کی رسم کم ہوتی جاتی ہے۔ اور سیگرٹ و چرٹ نوشی کا استعمال بڑھتا جاتا ہے۔ بچوں میں سیگرٹ نوشی کا خیال روز بروز ترقی پر ہے۔ اکثر بچے کنول کے خشک پتوں میں تماکو لپیٹ کر بیڑی بنا کر پیتے ہیں یہ عادت برہمیوں اور یوروپین لوگوں سے لی گئی ہے۔ شراب و افیون (چنڈو) نوشی کی عادت ان سیامی لوگوں میں بہت کم ہے۔ اگر کچھ ہے بھی۔ تو شراب نوشی کا خیال یوروپین سے نقل کیا گیا۔ اور افیون کا اہل چین سے۔ سیام میں افیون (چنڈو) فروخت کرنیکا ٹھیکہ اہل چین کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ وے لوگ تو چنڈو پر جان سے فدا ہیں۔ تمام جزیرہ نمائے ملایا میں بھی افیون "گیمبلنگ ہاؤسز" (جوا خانوں) اور "پان شاپس" (گردی خانوں) کے ٹھیکہ جات چینی تجاروں کے تصرف میں ہیں۔ مگر جائے شکر ہے۔ کہ افیون کی ترک کے لیئے اب اہل چین میں ہل چل مچ گئی ہے۔

جائے رہائش یا مکانات

سیام میں دو قسم کے گھر یا مکانات نظر آتے ہیں۔ ایک تو خشکی پر۔ اور دوسرے سطح آب پر (یعنے پانی پر تیرتے ہوئے)۔

مکانات برخشکی

یہ مکان اکثر چوبی یعنے تختوں کے بنائے جاتے ہیں جن کی چھت گول ڈھلوان یا سلامی دار۔ اور گھاس۔ کھجور کے پتوں۔ یا تختوں سے ڈھانپتے ہیں۔ لیکن آجکل

کمیرل بھی ڈالے جاتے ہیں ۔ مکانوں کا پہلا چوبی فرش سطح زمین سے چھ فیٹ کے قریب اونچا رکھا جاتا ہے ۔ تاکہ مکان رطوبت سے محفوظ رہیں ۔ اور بارانی پانی کچھ نقصان نہ کر سکے ۔ دیواریں و فرش اکثر بانس کے بھی بنا لیتے ہیں ۔ یہ اونچائی جو سطح زمین اور فرش مکان کے درمیان ہوتی ہے ۔ بڑی کارآمد تصور ہوتی ہے ۔ کیونکہ ان مکانوں کے نیچے مال مویشی وغیرہ باندھتے ہیں ۔ نیز ایک گڑھا بھی کھود رکھتے ہیں ۔ جس میں مکان کے اندر ہی سے کوڑا کرکٹ و دیگر غلاظت وغیرہ پھینک دینے میں بڑی آسانی خیال کرتے ہیں ۔ اگر کوئی ندی نالا نزدیک ہو ۔ تو نجاست وغیرہ اُس میں بُرد کر دیتے ہیں ۔

سطح آب پر تیرنے والے مکانات

سیام کی زیادہ تر آبادی اسی قسم کے مکانات میں رہتی ہے ۔ غالباً نصف سے زیادہ شہر بنگ کوک (پایہ تخت سیام) پانی کی سطح پر یعنے دریائے مینام کے دونوں کناروں پر آباد نظر آتا ہے ۔ یہ مکانات چوب ساگوان اور بانس کے بنائے جاتے ہیں ۔ ان کا فرش گیلیوں (لکڑی کے مضبوط لٹھے) یا کھمب لمبے مضبوط بانسوں پر تختے مڑھ کر بشکل ٹیلہ بنائے جاتے ہیں ۔ جن کے چاروں طرف تختے مڑھ دئے جاتے ہیں ۔ اور اُن کو کھجور کے پتوں سے چھتا جاتا ہے ۔ تاکہ برسات وغیرہ اندر نہ آسکے ۔ کئی مکانوں میں کشتی کے چپوؤں کی طرح چپے لگا رکھتے ہیں ۔ کہ تکلیف یا ضرورت کے وقت اُس مکان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکیں ۔ یہ مکان

بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں جنہیں دوکاندار اپنی دکانیں لگا کر رکھتے ہیں۔ ان مکانوں میں کم از کم تین کمرے ہوتے ہیں۔ رہنے وسونے کا کمرہ الگ۔ کھانے دپکانے کا الگ اور عام کاروبار و بیٹھک کا کمرہ الگ۔ بڑے مکانوں کو تو لوہے کے (آہنی) زنجیروں سے دریائی کنارے پر مضبوط لکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ رات کبوقت یا کہ خاصکر طغیانی کے مواقع پر بہ جانے کا خطرہ نہ رہے۔ مگر طغیانی کے موسم میں ان مکانات کی خاص طور پر خبرگیری کیجاتی ہے۔ یہ وہی مکان ہیں جن کی بابت مفتاح الارض میں سیام کے حالات میں لکھا ہوا ہے کہ "مکان کشتیوں کی طرح پانی پر تیرتے پھرتے ہیں۔ ان مکانوں میں رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ تمام غلاظت وغیرہ پانی میں ڈال دی جاتی ہے۔۔ جس وجہ سے مکان صاف رہتے ہیں اور رہائشی لوگ اُن بیماریوں سے جو افراط غلاظت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل بچے رہتے ہیں۔

کئی لوگ دریا ہی سے مچھلیاں پکڑ کر پیٹ بھی بھر لیتے ہیں۔ غریب لوگوں کو خشکی پر رہنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بہت لوگ کئی پشتوں سے ان ہی مکانوں میں رہتے ہیں۔ وہیں اُن کی اولادیں ہوتی ہیں اور وہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ ملک چین میں بھی لاکھوں آدمی کشتیوں میں رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں*

سیامی گھروں کے کمروں یا حصوں کی تعداد طاق (مفرد) ہوتی ہے کیونکہ جفت تعداد یا شمار کو منحوس خیال کیا جاتا ہے*

آجکل مغربی یا یوروپین وضع کے مکانات کو بہت پسند کیا

جاتا ہے۔ اور ہنگ کوک وغیرہ میں بڑے بڑے عالیشان ولایتی فیشن کے مکانات (عمارات۔ بلڈنگز) دیکھنے میں آتے ہیں ؂

اولاد۔ یا حالات ایام طفولیت

اولاد یا بچہ پیدا ہونے پر اُسکی ماں (زچہ) کے نزدیک آگ کا ڈھیر لگایا جاتا ہے۔ بعض متمول لوگ تو اُس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں۔ تاکہ ہوا شدھ ہو جاوے۔ مگر آجکل یہ رسم زیادہ تر بگڑ چکی ہے۔ کیونکہ صرف آگ کا جلانا ہی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہنود کی بگڑی ہوئی ریتی یا رسم ہے۔ تین چار روز تک عمر رسیدہ مستورات زچہ کے پاس موجود رہ کر کئی طرح کی خیرات وغیرہ کرتی ہیں تاکہ بچہ جنات کے ڈر سے صحیح و سلامت رہے۔ کئی لوگ چاولوں کے تین گولے (پنڈ) بنا کر گھر کے باہر راستہ وغیرہ (تین مختلف جوانب) میں رکھ دیتے ہیں۔ جیسا کہ عموماً پنجاب و ہندوستان میں رواج ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جس راستہ سے بھوت وغیرہ آدیں چاولوں کے پنڈ سے ترپت ہو کر واپس ہو جاویں اور نوزائیدہ (بچہ) تک نہ پہنچ سکیں۔ عموماً اولاد نرینہ کے واسطے اتنا لوا اڑا کیا جاتا ہے۔ لڑکیوں (دختروں) کے لئے بہت کم۔ (تردد) بچہ کے پیدا ہونے کے دوسرے دن اُسکے بدن پر بٹنہ (ہلدی کا پلستر) لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کے جسم پر خراب ہوا اور مکھیاں وغیرہ کچھ بُرا یا مضر اثر پیدا نہ کر سکیں۔ اُس کے بعد بچہ کی پرورش کے لئے بعینہٖ ویسی کوشش کیجاتی ہے۔ جیسی کہ

ہند کے اہل ہنود اپنے بچّوں کے لئے کرتے ہیں۔ چار پانچ برس کی عمر تک
بچّوں کو کپڑا وغیرہ نہیں پہنایا جاتا۔ مگر زیور ضرور ڈالا جاتا ہے۔ بارہ برس
کی عمر تک سر پر بالوں کی ایک لٹ (بودی۔ چوٹی) بدستور رکھی رہتی ہے
اُسکے آس پاس کے بال اکثر منڈوائے جاتے ہیں۔ مگر اُس چوٹی کو بارہ
برس کے عرصہ تک بالکل نہیں کاٹا جاتا۔ بارہ برس کی عمر ہونے پر جوتشی
سے نیک مہورت سدھوا کر اُس چوٹی کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور نئے
سرے سے بال رکھے جاتے ہیں۔ اس رسم کو مونڈن سنسکار کہتے ہیں۔
اس رسم کی ادائیگی کے موقع پر بڑی خوشیاں و جلسے منائے جاتے
ہیں۔ تمام رشتہ دار و دیگر عزیز و اقارب جمع ہو کر خاص خاص پرستش
کرتے ہیں۔ یہ رسم بدھی مہنت ادا کرواتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ شاہی
خاندان کی اس قسم کی و کل دیگر رسومات صرف برہمن لوگ ہی ادا کرواتے
ہیں۔ بُدھی مہنتوں کا اُس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جب اس قسم
کی کوئی رسم ادا کرنی ہو۔ تو دو تین ماہ پہلے ہی تیاریاں شروع کر دی
جاتی ہیں اور بیرونی علاقہ جات کے وُزراء وغیرہ سب حاضر ہوتے ہیں
اور کئی قسم کے جلسے منائے جاتے ہیں} گھرانے کا سب سے بزرگ آدمی
اُس چوٹی کو کاٹتا ہے اور اُس کے بعد لڑکے کو نہلا کر سفید لباس پہنا
دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو ایک سفید کپڑے کے پردہ میں بٹھا کر اُس پر
منتروں سے شدھ کئے ہوئے جل کی چھینٹیں ڈالتے یعنے چھڑکتے ہیں
کئی متمول لوگ اُس میں کیسر (زعفران) بھی ملا دیتے ہیں۔ اس کے
بعد وہ بھیگے ہوئے یا تر سفید کپڑے اُتار کر اُسکو رنگ برنگ کے

خوبصورت کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ اور دھوپ (لوبان) یا موم کی بتیاں
جلا کر چار دفعہ اُس لڑکے کے اردگرد پھرائی جاتی ہیں۔ اور وہاں کھانا۔
(خوراک جسمیں ماس۔ مچھلی یا انڈا بالکل نہیں ہوتا) میوہ جات اور
پھول ہر ایک قسم کے حاضر رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ اُن کی واشنا (خوشبو)
سے دیوتا لوگ ترپت (سیر) ہو جاویں۔ تھوڑی دیر بعد وہ جلتی ہوئی بتیاں
اسطرح سے بجھا دیجاتی ہیں۔ کہ جس سے اُن کا دھوآں اُس لڑکے کیطرف
جاوے۔ کہ جس کا مونڈن سنسکار کیا گیا ہے۔ یہ اس واسطے کیا جاتا ہے
کہ اب وہ لڑکا گرہست کی اوستھا میں پڑنے لگا یا بالفاظ دیگر گرہستہ آشرم
اختیار کرنے لگا ہے (میرے خیال میں صریحاً یہ ویدک ریتی کی بگڑی ہوئی
وارثم یا حالت ہے) اس کے بعد تمام رشتہ دار و احباب لڑکے کو حسب
حیثیت (توفیق) نقدی (نیوندا۔ تمبول) پیش کر کے راگ رنگ میں
مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ضیافت اُڑانی شروع کر دیتے ہیں۔
مگر سب سے اول بُدھی مہنتوں کی پیٹ پوجا کی جاتی ہے۔ اور بعد ازاں
دوسرے لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ مونڈن سنسکار کے بعد لڑکے
یوبھ (جوان) متصوّر ہوتے ہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اور اُنہیں
شادی کرنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے پیشتر ہرگز نہیں ؁

جن لوگوں کو عام اخراجات کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی وہ
اپنے ایسے لڑکے یا لڑکی کو جس کا مونڈن سنسکار کرنا ضروری ہو۔ کسی
بُدھی مندر میں لے جاتے ہیں۔ جہاں کہ معمولی پرستش کے بعد بُدھی
مہنت بدست خود مونڈن سنسکار لڑکے (ذکور) و لڑکیوں (اناث)

ہر دو جنس (اجناس) کا ادا کرنا ضروری ہے ؞

شادی یا بیاہ

گو ہندؤں سنسکار کے بعد لڑکے و لڑکیوں کو شادی کے قابل تصوّر کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی لڑکیوں (اناث) کی شادی چودہ برس کی عمر سے پیشتر نہیں کیجاتی۔ اور لڑکوں (ذکور) کی بیس سال سے پہلے نہیں ہوتی۔

شادی سے پہلے ناطہ (منگنی - کڑمائی - نسبت -) کا تمام انتظام گھر کے بزرگ مردوں و مستورات کے ذریعہ بجنسہٖ ویسا عمل میں آتا ہے جیسا کہ ہند کے اہل ہنود میں۔ مگر یاد رہے کہ ہندوستان میں تو دس دس برس تک منگنی ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ دو دو برس کے لڑکے لڑکیوں کا ناطہ کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات حاملہ مستورات ایام حمل ہی میں ایک دوسرے سے ناطہ کے لیے قرار داد کر لیتی ہیں۔ شرم - (اخلاق و تہذیب اجازت نہیں دیتے کہ اس قسم کے شرمناک معاملہ پر زیادہ توجہ یا اشتہار کے ساتھ چند سطور تحریر کی جائیں۔ پس لفظ "شرم" پر ہی اکتفا کیجاتی ہے) لیکن سیام میں یہ حال نہیں۔ صرف ایک یا دو ماہ کے اندر اندر ہی نسبت بھی ہو جاتی اور شادی بھی۔ پہ کیوں؟ [illegible] ایسی کارروائی نیکی

مسلمان اہل ہند کو اس پاک دستور سے خاص سبق اخذ کرنا چاہئے۔ کیونکہ صغر سنی کی شادی لڑکے و لڑکیوں کی زندگی۔ خوشحالی اور آیو کو کم کر دینے کا خاص سبب ہے ؞

پس زیادہ انتظاری کی ضرورت فضول - مگر ہاں سیام میں بھی نسبت کے بارے میں ایک بڑی بھاری دقت ہے وہ یہ کہ منگنی ہونے سے پہلے جوتشی صاحب سے شبھ لگن اور لڑکے کے باسلوک رہ کر زندگی بسر کرنے کے مہورت دریافت کرنے ضروری ہوتے ہیں - جب تک جوتشی مہاشیہ مہورت سدھ نہ کرلیویں - تب تک شادی کا ہونا محال ہے - کیونکہ سیامی لوگ بارہ برس کا ایک دور (سنگھٹ[1] - چکر - جگ) شمار کرتے ہیں اور اس دور کے بارہ سالوں کے بارہ گھر یعنے ایک سال ایک گھر کہلاتا ہے - اور ان گھروں (سالوں) کے الگ الگ بارہ نام رکھے ہوئے ہیں - موش[1] (چوہا) - گائے - چیتا[3] - خرگوش بڑا اژدہا (ناگ کلاں) - چھوٹا ناگ - گھوڑا - بکری یا دنبہ - بندر - مرغ - کتا - سور - پس ان گھروں کے مطابق جس لڑکے و لڑکی کا سمبندھ یا جنم دن اور دیگر حالات زندگی جوتشی صاحب کے زعم میں ٹھیک ٹھیک مناسبت رکھتے ہوں وہ تو شادی کرلیویں - اور اگر خدانخواستہ مجوزہ لڑکے و لڑکی کے گھروں (چکر کے گھر) یا جنم دنوں میں اختلاف ہو - تو وہ دیگر مناسب ور (بیچ) تلاش کریں سیام میں بھی - جوتشیوں کی ویسی ہی چاندی ہے جس طرح ہندوستان میں جوتشی مہاشوں یا براہمنوں کی - کیوں نہ ہو - اصل تو ایک ہی ہے - لگن درست مناسب ہونے کی صورت میں لڑکے (دولہا) کے والدین کو لڑکی کے والدین یا سمبندھیوں کی خدمت میں حسب حیثیت نقدی نذر کرنی پڑتی ہے - اور اس نقدی کو لڑکی (دلہن) کی والدہ (ماں) کا حق

پرورش سمجھا جاتا ہے۔ کہ جس نے بڑی تکلیف سے لڑکی کی پرورش و خبرگیری کی۔ اور علاوہ بریں لڑکے (دولہا) کے والدین کو لاہڑا اور لاہڑی (دولہن) کی رہائش کے لیئے ایک الگ مکان بنوا دینا پڑتا ہے۔ اور یہ مکان لڑکی (دُولہن) کے والدین کے گھر (میکے یا پیکے گھر) کے احاطہ میں ہی بنایا جاتا ہے۔ جہاں کہ شادی ہونے کے بعد جوڑا اپنی رہائش اختیار کرتا ہے۔ مگر اب اس قسم کی رسومات میں بہت کمی ہو چکی ہے۔ اور دن بدن کمی ہو رہی ہے۔ شادی ہونے سے پہلے لڑکا و لڑکی آپس میں بات چیت نہیں کر سکتے۔ شادی کے بعد وہ ایک دوسرے سے باآزادی ہمکلام ہو سکتے ہیں۔ مجھے تو یہ رسم ہند کے اہل ہنود کی رسم سے ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ برات وغیرہ ویسے ہی دلہن کے گھر پر جاتی ہے۔ جیسے کہ ہندوستان میں۔ اولاد ہونے سے پیشتر اس جوڑے (خاوند و بیوی) کے کل اخراجات زندگی زوجہ کے والدین اپنے گھر سے کرتے رہتے ہیں اور اس عرصہ میں لاہڑا (نیا بیاہا ہوا لڑکا) اپنے سسرال کا کاروبار کرتا ہے۔ مگر اولاد ہو جانے پر اولاد کے والدین کو اپنے اخراجات کے رفع کرنے کی خود فکر کرنی پڑتی ہے۔ متمول لوگوں میں ایک سے زیادہ بیویاں (استریاں) بھی رکھنے کا رواج ہے۔ طلاق وغیرہ کی رسم بھی عام ہے۔ مگر خاص خاص خاندانی لوگوں میں طلاق کی رسم نہیں پائی جاتی۔ اور یہ لوگ صرف ایک استری (بیوی) کو رکھنا جائز و واجب قرار دیتے ہیں۔ طلاق کی حالت میں عورت (زوجہ) اپنا تمام مال و متاع اپنے قبضہ میں کر لیتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بچے (اولاد) ہوں تو

پہلا (ساتھی کا بچہ) تیسرا اور پانچواں بچہ بھی عورت کا حق سمجھے جاتے ہیں ✤

موت اور مرتک سنسکار

جب کوئی شخص حالت نزاع میں یا قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے آس پاس والے لوگ اُس کے خیالات کو بدھ دیو کی تعلیم یا اُپدیش کیطرف منعطف کرنے یا لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مُنہ سے ”پرا آرا ہنی“ کا جاپ کرتے جاتے ہیں۔ ”پرا آرا ہنی“ بدھ دیو کا ایک نام گردانا ہوا ہے۔ اور یہ جاپ پرانی کے آخری سانس تک بند نہیں کرتے۔ جیو (روح) کے جسم سے الگ ہونے پر گریہ وزاری شروع کر دیتے ہیں۔ متمول یا خوش گذران لوگوں کی اموات کے وقت کئی بدھی رہبت بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ مردہ کو نہلا کر اُس کے مُنہ میں نقدی (چاندی یا سونا) کا ٹکڑا یا ریزہ ڈالدیا جاتا ہے اور بعدازاں صاف کپڑے میں لپیٹ کر اسکو ایک لمبے چوبی بکس (پیٹی یا صندوق) میں لٹا دیا جاتا ہے۔ اس تابوت کا ایک لمبائی والا طرف بالکل کھلا ہوتا ہے۔ اور اُس میں خوراک یعنے چاولوں کے پنڈ (گولے یا لڈو) اور کئی اقسام کے پھول وپھل بھی دھرے جاتے ہیں بعض اوقات مردہ کو چہرے (منہ) کے بل یعنے اُلٹا لٹا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی مردہ صورت کسی کو بھی بالکل معلوم نہ ہو۔ اُس بکس (جنازہ) کو جس میں مردہ پڑا ہوتا ہے گھر کی کسی دیوار میں شگاف کر کے باہر نکالا جاتا ہے اور پھر اس شگاف یا سوراخ کو ازسرنو بند کر دیا جاتا ہے۔ دروازہ سے

نہیں نکالتے - جس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے - کہ چونکہ گھر کے دروازے عام لوگوں کے لیئے (یعنے اُس گھر کے سب رہائشی لوگوں کے لیئے وغیرہ) گذرگاہ ہوتے ہیں - اسلیئے اگر مردہ کو دروازہ سے باہر نکالا گیا تو وہ دروازہ مُردوں و بھوتوں کا راستہ بن جاوے گا - جن گھر کے سب لوگوں کو تنگ و دکھی کرینگے - اور اُس گھر کے بہت لوگ (آدمی) مرینگے ؎

{ زہے عقل و دانش گُل محمد - بلہار جایئے ایسے اعلےٰ خیالات پر -

افسوس - جہالت و ضعیف الاعتقادی تو خود بخود بھاگنے کو تیار ہیں - مگر ان پر قابض لوگ ان توہمات باطلہ سے الگ ہونا کسرِ شان سمجھتے ہیں ؎ }

جنازہ کو گھر کے بیرونی حد میں تین دفعہ پھرایا جاتا ہے (یعنے ایک قسم کا پردکشنا) اور اس کے بعد پرانی گو شمشان بھومی میں لے جاکر اگنی میں داہ کردیا جاتا ہے - اور راکھ کو ندی میں ڈال دیا جاتا اور تم خیال کیا جاتا ہے - کئی لوگ راکھ کو مٹی یا کہ شیشہ کے برتن میں بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں - اور خاص خاص موقعوں (مواقع) پر اُس کی پوجا کرتے ہیں - جو شخص متعدی بیماریوں مثلاً ہیضہ - چیچک وغیرہ سے گذر جاتا ہے تو اُس کی لاش کو کچھ مدت تک زمین میں دفن کردیا جاتا ہے - اور پانچ چھ ماہ کے بعد اُس کو زمین سے نکالکر پھر اگنی میں جلایا جاتا ہے (یاد رہے کہ لاش کو چوبی بکس میں ڈالکر زمین میں دفنایا جاتا ہے - جس سے مردہ کے جسم کا کوئی حصہ بھی ادھر اُدھر نہیں ہوسکتا - }

مفلس - لاوارث (اہل سیام) اور مجرموں (قیدی وغیرہ) کی لاشوں کو ایک خاص مندر میں دھر دیا جاتا ہے - جہاں کہ گدھ (پرند) اور کتے اُن لاشوں کو کھا جاتے ہیں - [معلوم رہے کہ اس مطلب کے لئے بہت سے گِدھ اور کُتّے پال رکھے ہوئے ہیں - جن کی ڈیوٹی لاشوں کا ہضم کرنا ہے (یہ دستور ہو بہو پارسیوں کے دستور سے ملتا ہے)] - جو ہڈیاں یا پنجر باقی رہ جاتے ہیں - اُن کو چوبی صندوق میں ڈالکر تین دفعہ لکڑیوں کی چتا کے ارد گرد پھرا کر جلا دیا جاتا ہے - سیامیوں کا بڑا پکا اعتقاد ہے کہ اگر مردہ جلانے کی رسم (ریتی) پورے طور پر ادا نہ کی جاوے - تو پرانی (مُردہ) کو دوسرے لوک (پرلوک) میں بڑی بھاری تکلیف ہوتی ہے - شاہی خاندان کے مردوں کا مرتک سنسکار بڑے دھوم دھام سے کیا جاتا ہے -

ذرائع معاش

اہل سیام زراعت کو سب سے مقدم ذریعۂ معاش خیال کرتے اور اسی لئے چاول کی اتنی زراعت کرتے ہیں - کہ جسکی پیداوار علاوہ سیام دلیش کے بہت سے دیگر ممالک غیر کے باشندوں کی بھی پیٹ پالنا کرتی ہے - کیونکہ اوپر جتایا جا چکا ہے - کہ سیام سے غلہ چاول بکثرت خارج ہو کر دوسرے ممالک کی منڈیوں میں جا کر فروخت ہوتا ہے - اپر سیام (بالائی سیام) کے زیرین حصّوں میں دھان کے کھیت کے کھیت نظر آتے ہیں - اور یہ کھیت دریائے مینام کی طغیانی سے سیراب و شاداب ہوتے ہیں - گو آجکل سیام کے مختلف حصوں میں نہریں کھودنے کا انتظام کیا گیا ہے - مگر پھر بھی یہ

انتظام ابھی تک زراعت کیلئے کافی ووافی ثابت نہیں ہُوا۔ موسم خزاں میں
دریائے مینام کی طغیانیاں (باڑھ۔ سیلاب) یا ڈی (دھانچ) کے کھیتوں کو تر بتر
کردیتی ہیں۔ اور اس سے پانی کھیتوں میں جذب ہوکر زراعتی پیداوار کے
لئے بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان کھیتوں میں کھاد ڈالنے کی کچھ ضرورت
نہیں ہوتی۔ (یاد رہے کہ جزیرہ نمائے ملایا میں بھی دھانچ کے کھیتوں
میں کھاد بالکل نہیں ڈالتے۔) جس سال طغیانی نہ ہو فصل بہت کم ہوتے ہیں
تخم ریزی عموماً جون اور اکتوبر کے درمیان کی جاتی ہے۔ کیونکہ طغیانی کا موسم
بھی دسمبر اور جنوری کے بیچ میں شروع ہوجاتا ہے۔ خاص بنگ کوک
میں دریائے مینام کے دونوں کناروں پر کئی ایک رائیس ملز (چاول صاف
کرنے کے کارخانے) نظر پڑتی ہیں۔ جن میں شب و روز بذریعہ مشینوں
کے چاول صاف کئے جاتے ہیں۔ جو چاول غیر ممالک کو جاتا ہے۔ وہ
ان ہی ولایتی ملز میں صاف کیا جاتا ہے۔ اور دیہات وغیرہ میں بخوبی
اوکھلیوں کے ذریعہ بھی صاف کرتے ہیں۔ کھیتوں میں چاولوں کا گاہ
(کھلیان) گاہنے کے لئے بھینسوں (ازگاومیش۔ سانڈوں) کو استعمال
کیا جاتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں قریباً آٹھ کروڑ ٹکل (سیامی روپیہ کو ٹکل Tical
کہتے ہیں۔ جس کا وزن ہندوستان کے سوا روپیہ کے قریب ہے۔
مگر آجکل اُس کی قیمت ہندی روپیہ کے قریب شمار ہوتی ہے) کے چاول
سیام سے خارج ہوئے۔

اب دوسرے درجہ پر ساگوان کی پیداوار ہے کہ جس سے سیامیوں
کو اچھی آمدنی ہوتی ہے۔ میں اوپر بتا چکا ہوں۔ کہ شمالی سیام کے جنگلات

ساگوان کے درختوں سے پُر ہیں۔ جو درخت کہ کاٹے جاتے ہیں۔ اُن کے تنے یا کٹھے (گیلیاں) جنگلوں سے ہاتھیوں کی امداد سے دھکیل کر دریا کے کنارے پر لاتے جاتے ہیں۔ جہاںکہ اُن کے ٹلے باندھ کر دریائی راستہ سے بنگ کوک کے کناروں پر جمع کئے جاتے ہیں اور خاص بنگ کوک کے ولائیتی کارخانوں میں مشینوں کے ذریعہ اُن کو چیر پھاڑ کر ممالک غیر کو روانہ کر دیا جاتا ہے۔ چوب ساگوان بہت مہنگی (گراں) بکتی ہے۔ یوروپ کی مختلف منڈیوں میں فروخت ہو کر جہازی ساخت (جہازوں کی بناوٹ) میں بہت خرچ ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں قریباً ایک کروڑ ٹکل کی قیمت کی چوب ساگوان سیام سے برامد ہوئی۔

تیسرے درجہ پر کالی مرچ کی پیداوار ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں قریباً تیرہ لاکھ ٹکل کی مالیت مرچ سیام سے خارج ہوئی۔

شمالی سیام اور لاؤ سٹیٹس میں ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہیں۔ اور اُن سے ریشم نکالکر کئی اقسام کے ریشمی پارچات تیار کرتے ہیں سنہ ۱۹۰۵ء میں قریباً چار لاکھ ٹکل کا کچا ریشم سیام دیش سے غیر ممالک کو روانہ کیا گیا۔

شمالی سیام کے مختلف علاقوں میں بانس کے نہایت عمدہ و نفیس برتن یعنے چھوٹے چھوٹے ڈبے۔ گلاس۔ پیالے۔ تھالیاں۔ ڈول اور کئی اقسام کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ جن پر نہایت ہوشیاری سے وارنش۔ پالش یا رنگ کا استعمال کیا جاتا ہے (یعنے چڑھایا جاتا ہے) یہ چیزیں وزن میں بہت ہلکی مگر دیکھنے

ہیں نہایت ہی خوبصورت ہوتی ہیں۔ بلکہ نیا یا اجنبی آدمی تو یہی خیال کرتا ہے۔ کہ کسی میشن کے سانچہ سے ڈھل کر یا بن کر نکلی ہیں۔ ورا دبل :: ایک نہایت ہی اعلےٰ ہنر ہے۔ جس کو اہل سیام و برہمیوں میں عام طور پر رائج دیکھا جاتا ہے۔ رنگون اور مانڈلے میں اس قسم کے بانس کے برتن اور کئی پھلوں (میوہ جات) کے نمونہ یا شکل کے کھلونے عام برہمی دوکانات پر برائے فروخت سجائے ہوئے پائے جاتے ہیں ان ہی علاقوں میں دھاتی (پیتل۔ لوہا۔ وغیرہ کے بنے ہوئے) بُت و گھنٹے ڈھالے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ مانڈلے (اپر برہما) کے علاقجات میں کئی بُدھی مندروں (پگوڈوں) میں بڑے بڑے گھڑیال یعنے گھنٹے (جن کا وزن کئی من تک ہوتا ہے) زمانۂ قدیم کے بنے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی علاقوں (شامی سیام۔ اپر برہما وغیرہ) میں تیار ہوئے ::

سیامی مستورات بڑی محنتی ہوتی ہیں۔ عموماً سبزی فروشی و دیگر معمولی کاروبار تجارت بھی مستورات کے ہاتھ سے سرانجام ہوتے ہیں اپر برہما یعنے مانڈلے وغیرہ کی مارکیٹوں میں جاکر دیکھنے سے ایک عجیب نظارہ معلوم ہوتا ہے۔ گو رنگون میں بھی یہی حال ہے مگر اپر برہما اس نظارے کا سنٹر ہے ::

سیام ولیش میں بڑھئی۔ لوہار۔ درزی۔ دھوبی۔ موچی وغیرہ کے سب پیشے (پیشہ) اہل چین کے ہاتھ میں ہیں۔ دودھ و دہی فروخت کرنے اور مال مویشی رکھنے کا کام اہل مدراس (یعنے تامل لوگوں

کے قبضہ میں ہے۔ بساطی اور جواہرات فروشی کا پیشہ برہمی لوگوں میں محدود ہے۔ زرگر کا کام سیلونی لوگ (اہل لنکا) کرتے ہیں - اور دیگر بڑے بڑے تجارتی کام اہل یوروپ۔ پارسی اور دیگر بمبئی کے مرضنوؤں کے ہاتھ میں ہیں۔ گروی خانے۔ جوآخانے اور چنڈوخانے اہل چین کے ہاتھوں میں ہیں۔ دربانی یا داچمین کا کام پنجابی اور ہندوستانی لوگوں کے دائرہ قوت (طاقت) میں محدود ہے۔ کئی لوگ پولیس میں بھی ہیں ؛

گورنمنٹی دفاتر کی ملازمت اہل سیام۔ چاینز و یوروپین کے لئے مخصوص ہے ؛

ساماں یا ذرائع شغل

سب سے بڑا ذریعہ شغل جوآ ہے۔ سیامیوں نے عادت بد اہل چین سے نقل کی۔ جوآ کھیلنا کوئی جرم تصور نہیں ہوتا۔ مرد۔ عورت و بچے سب کے سب اس قبیح عادت کے عادی پائے جاتے ہیں۔ مگر تاہم شکر ہے۔ کہ موجودہ شاہ سیام کی تدابیر عملی سے اس شغل میں دن بدن کمی آرہی ہے۔ کیونکہ جیسا اوپر ذکر ہوا جوآخانے بند کئے جارہے ہیں۔ علاوہ بریں دیگر ذرائع شغل بہت کچھ ہندی شغلوں سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی قسم کے کھیل۔ ناچ۔ تماشے۔ مداری کے کرتب۔ نٹ بازی۔ کنکوا بازی۔ گیند بازی۔ کرکٹ بازی۔ شرط بدنا یا لنگا نا۔ مرغوں کی لڑائی دیکھنا۔ شرط باندھ کر دریا میں کشتیاں چلانا وغیرہ وغیرہ ؛

سیامی مستورات بھی کشتی چلانے میں اچھی خاصی مہارت رکھتی ہیں۔

ان شغلوں سے بڑھ کر ایک اور شغل جو تفریح طبع کے لئے قدرتی اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ایٹر یا استریوں کا ناچ ہے رات کو کئی جگہوں میں بڑے بڑے ناچ دیکھے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے رامائن و مہابھارت کے بہت سے واقعات کی بھی لیلا کیجاتی ہے۔

"Many of the parts are performed from the Ramayan and Mahabharta"

اردو مطلب اوپر آچکا ہے۔ یعنی مہابھارت و رامائن کی کئی واقعات یا حصوں (پارٹ) کی لیلا کی جاتی ہے۔ کیونکہ سیامی لوگ ان واقعات سے خاص اُنس و دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ لیلائیں دو دو ہفتہ تک بدستور کی جاتی ہیں۔ یعنے جب تک کہ وہ واقعات پورے طور پر لیلا میں ختم نہ ہولیں لیلا بند نہیں کیجاتی۔

سیامی گورنمنٹ

سیام کا راج خودمختار ہے۔ اوپر کی جگہ اس کا واضح طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کل سیامی انتظام تین حصوں پر منقسم خیال کیا جاتا ہے یعنے (۱) وہ صوبجات جن کا انتظام حکام بنگ کوک کے تحت میں ہے۔ اور یہ صوبجات عموماً بڑے بڑے قصبجات سے مراد ہے۔

(۲) سرحدی صوبجات واقع برحدود برہما۔ لاؤ۔ اور ملایا سٹیٹس۔ یہ وہ صوبے ہیں جن کا انتظام کئی سیامی گورنمنٹ کے تحت میں ہے۔

(۳) وہ صوبجات جو اصل میں سیام کے ماتحت ہیں۔ مگر اُن کا انتظام

ملائی یا لاؤ راجوں کے تحت میں ہے۔ یا وہ صوبے قریباً خود مختار ہیں
مگر اُن کا ماتحتی تعلق سیام سے پیوستہ ہے اور جن کو سالانہ کچھ تحائف بطور
باجگذاری تخت سیام کے پیش کرنے پڑتے ہیں۔

کل صوبجات کے نام اوپر درج کئے جا چکے ہیں۔ ان صوبجات
کے گورنروں کو دیوانی و فوجداری کے محدود اختیارات حاصل ہیں۔
قتل و ڈکیتی۔ اور ان جرائم جن کے مرتکب مجرم قابل سزائے موت
سمجھے جاتے ہیں۔ کے مقدمات بنگ کوک کی عدالت عالیہ میں منتقل ہو کر
فیصلہ کئے جاتے ہیں یا فیصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ سزائے موت کے احکام
سوائے عدالت عالیہ و فرمانروائے سیام کے متفقہ صلاح کے صادر نہیں
ہو سکتے۔

قوانین

سیام کے قدیم مجموعہ قوانین جس میں ضابطہ دیوانی
و فوجداری اور نیز امورات متعلقہ دھرم یا مذہب
شامل ہیں۔ میں اسوقت بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ کچھ زمانہ یا عرصہ
ہوا۔ کہ مجرم کے علاوہ اسکے دیگر اقارب و ہمسائیگاں کو بھی مجرم کے ارتکاب
جرم کے عوض میں بہت بے جا سختی برداشت کرنی پڑتی تھی۔ مگر موجود
وقت میں اُتنی سختی نہیں جتنی کہ پہلے تھی۔ مذہبی امورات کی پابندی لازمی
ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص مرجاوے۔ اور اُسکا جائز وارث اُس
متوفی کی رسوم مرتک پورے طور پر ادا کرنے میں پہلوتہی یا کوتاہی کرے
تو متوفی کی جائداد (منقولہ و غیر منقولہ) یعنے ترکہ و وراثت کا مالک بنے
کا مستحق نہ سمجھا جاوے۔ متوفی کی جائداد پر قابض ہونے کا وہی شخص

حقدار گردانا جاتا ہے۔ جو کہ متوفی کی مرگ کے بعد مذہبی قانون کے مطابق اُس
کی کریا کرم کرے ٭

اس دیش میں پھانسی کا رواج نہیں۔ بلکہ قابل سزائے موت (اموات)
مجرموں کا سر تلوار وغیرہ سے جدا کیا جاتا ہے۔ اس سزا کی تعمیل کے لئے ایک
خاص مندر یا دیول ہے۔ جس میں کہ مجرم کا سر مذہبی قواعد کے مطابق تن
سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور اُسکا گوشت گدھوں (گدھ پرند) و کتوں کے پیٹ
کی خوراک بنتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد باقی ماندہ استخوان یعنے پنجر وغیرہ
کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق دیگر باتوں کا بیان زیر
عنوان "موت اور متک سنسکار" درج کیا جا چکا ہے ٭

اُمرا و وزراء لوگوں کی سزائے موت کے لئے ایک اور طریقہ ہے
وہ یہ کہ جب کسی امیر یا وزیر کو یہ سزا دینی منظور ہو تو اُسکو زندہ ہی کسی
گنی یا ٹاٹ کی مضبوط بوری میں ڈالکر اوپر سے گنی (گونی) کا مُنہ سی
دیا جاتا ہے۔ اور پھر اُسکو ایک خاص پبلک جگہ (عام گذر گاہ) میں
رکھ کر اوپر سے ہتھوڑے یا مضبوط ڈنڈے وغیرہ مارنے شروع کر دئے
جاتے ہیں جس سے وہ شخص گونی کے اندر ہی ختم ہو جاتا ہے اس
سزا سے زیادہ تر مطلب یہ ہے کہ مجرم کا خون زمین پر نہ گرے ٭

اگر کہیں قتل کی واردات ہو جاوے تو جائے (مقام) قتل یا جہاں کہ
مقتول کی لاش پڑی ہوئی ہے کے ایکسو بیس (۱۲۰) گز حلقہ کے اندر جتنے گھر
واقع ہوں۔ اُن سب گھروں کے مالکوں کو اُس قتل کا ذمہ وار گردانا جاتا
ہے۔ اور اس واردات کے وقوع کے لئے اُن سب لوگوں پر سنگین

(بھاری) جرمانے کئے جاتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے قتل کی واردا تیں بہت کم ہوتی ہیں ۞

سیام میں کھوٹے سکہ (قلب ضرب کے ٹکل وغیرہ) پر چلت ہونے کی عام شکایت رہتی ہے جب کوئی جھوٹے روپیہ سازی کا مقدمہ پیش ہوتا ہے تو بعد دریافت اُن تمام اشخاص کو جن کا ذرا بھی تعلق اس معاملہ سے ہوتا ہے۔ عبرت ناک سزائیں دیجاتی ہیں۔ مثلاً دھونکنی کش یا دھونکنی پھونکنے والے کے بجے (راست) ہاتھ کی تمام انگلیاں (پنجہ) لوٹگے (ہتھیار) سے کاٹ دیجاتی ہیں۔ روپیہ ساز (یعنے وہ شخص جو سانچہ ڈالتا ہے) کا دہنا ہاتھ الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس شخص کا جو سانچہ یا ٹکڑا دھات پر شاہی مورت (صورت) کا نقش جماتا ہے۔ سارے کا سارا دہنا بازو کاٹ دیاجاتا ہے۔ اس قسم کی سخت سزاؤں پر بھی لوگ باز نہیں آتے۔ بعض معمولی مقدمات میں مجرم کو پیٹ بھر کچے (خام) چاول چبانے پڑتے تھے۔ اور بعض میں مجرم کو دریا میں اتنے غوطے دئے جاتے تھے کہ جس سے وہ بالکل بیمار ہو جاتا تھا ۞

دیوانی مقدمات کے مدعا علیہم کو حسب درخواست مدعیان (یعنے جب مدعیان چاہیں) قید کیا جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ کے پاؤں میں جولان (آہنی بیڑیاں) ڈالی جاتی ہیں۔ اور جیلخانہ میں اُن کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے۔ نامذہب طور پر دشا بھوگ کرنے والے (زناکار) مجرم کے رخساروں (گالوں) پر گرم لوہے سے داغ لگائے جاتے ہیں۔ اور

کسی ایک دیگر اسی قسم کے جرائم کے پاداش میں مجرم کی پیشانی (ماتھا) کو داغ دیا جاتا ہے *

اگر کوئی سیامی سادھو (پھرا) دشے بھنگ (زنا) کی علت میں ماخوذ ہو جاوے - تو ایک پبلک (عام) جگہ میں اُسکا سادھوانہ زرد لباس اُتار لیا جاتا ہے - اور اُسکو اتنی سزائے بید (تازیانہ) دی جاتی ہے - کہ جس سے اُس کا خون اچھی طرح سے بہنا شروع ہو جاتا ہے اور اُس کے بعد اُسکو اپنی بقیہ زندگی شاہی ہاتھیوں کے لئے روزمرہ گھاس کاٹ کر لانے کے کام میں گذارنی پڑتی ہے *

اگر اتفاقیہ طور پر ہی کسی کے گھر کو آگ لگ جاوے تو اُس گھر کے مالک کو گرفتار کر کے تین دن تک کل قصبہ میں پھرایا جاتا ہے - اور اس چکر میں اُسکو بہ آواز بلند اپنی زبان سے متواتر اس قسم کے الفاظ بولنے پڑتے ہیں "میرے گھر کو آگ لگ گئی - تم ہوشیار رہو اور مجھ سے (یعنے میرے اس حال سے) نصیحت پذیر ہو جاؤ یا عبرت حاصل کرو" - اس کے بعد اُس شخص کو جیلخانہ میں ڈالا جاتا ہے - اگر غریب ہو تو مدت تک جیل کی ہوا خوری کرے - اور متمول ہونے کی صورت میں بھاری جرمانہ ادا کر کے قید سے خلاصی یا رہائی حاصل کرے - اس قسم کی سختی سے خلقت نہایت ہی خبردار رہتی ہے *

نوٹ - یاد رہے کہ موجودہ شاہ سیام کے عہد حکومت میں مذکورہ بالا سزاؤں میں بہت ہی کمی ہو گئی ہے - اور بہت کچھ انگریزی قوانین کی طرز پر سیامی قوانین میں ردو بدل کیا گیا ہے - مگر اس پر بھی بعض علاقجات

میں زیادہ تر سختی ضروری و واجبی خیال کی جاتی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ سخت سلوک کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے۔

۱۸۹۷ء میں ایک لا کالج (قانونی تعلیم کے لیے کالج) بھی جاری کیا گیا ہے۔ جس میں سے اسوقت تک کئی سیامی صاحبان وکالت کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اس قانونی امتحان کا اعلیٰ ممتحن "ہز رائیل ہائی نس دی منسٹر آف جسٹس" ہوتا ہے۔ اور تین دیگر ممتحن ہوتے ہیں۔

انصاف یا عدل

عدالت میں مظہر کو سب سے پہلے ایک نادر طرح کی قسم دیجاتی ہے۔ جس کا عام مطلب اس طرح پر بتایا جاتا ہے۔ "اگر میں جھوٹ بولوں یا کہ میں نے اس مقدمہ میں اظہار دینے کی غرض یا لالچ سے کسی فریق سے رشوت لی ہو تو مجھے ہمیشہ کے لیے جہاں کہ میں رہوں یا کہ جہاں میں جاؤں مصیبت کی زندگی گذارنی پڑے۔ بلکہ میرے ہر ایک مسام اور ہر ایک جوڑ جسمانی سے خون کی دھاریں بہ نکلیں۔ اگر میں سچ کے سوائے کسی طرح کا جھوٹ بولوں تو (۱) مجھ پر بجلی گرے (۲) میں کسی متعدی علالت مثلاً ہیضہ یا چیچک وغیرہ میں مبتلا ہو کر مروں۔ (۳) میں ہمیشہ کے لیے نرک (دوزخ) میں رکھا جاؤں وغیرہ وغیرہ" باوجود اس قسم کی حلف (قسم) دیئے جانے کے بھی پچھلے زمانہ میں گواہوں و چپراسیوں سے لیکر عدالت کرنے والوں تک کو رشوت ستانی کا انتہا مزا پڑا ہوا تھا کہ کوئی معمولی سے معمولی کام متعلقہ عدل و انصاف بغیر رشوت لیئے کے سرانجام نہ کیا جاتا تھا۔ مگر

مبارک ہے۔ موجودہ شاہ سیام کا زمانہ کہ آنحضور کے رعب سے رشوت ستانی
کی بُری عادت (علت) سیامی عدالتوں سے معدوم ہو رہی ہے +

کچھ عرصہ ہوا کہ عدالت کے مجسٹریٹ یا حاکم ہمارے پرانے ہندی
ملاؤں یا مسلموں کی طرح فرش پر ہی تکیہ لگائے تماکو (حقہ وغیرہ) چاء
اور پان بیڑی کا سیون کرتے ہوئے (نوش کرتے ہوئے) مقدمات فیصلہ
کرتے تھے۔ صرف مجسٹریٹ ہی نہیں بلکہ چپڑاسی۔ گواہ۔ وکیل و دیگر حاضرین
عدالت بازاری تماکو وچاء نوشی اور پان خوری کمرۂ عدالت میں کرتے
تھے۔ کوئی ممانعت نہ تھی۔ ایک ایک مقدمہ کئی ماہ تک فیصلہ نہ کیا جاتا
تھا۔ جس سے مجرموں کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ اور کبھی بیچارے بے گناہوں
کو مدتوں تک فیصلہ کی انتظاری میں جیل خانہ کی سیر کرنی پڑتی تھی۔ آخر کار
وہ وقت آیا جبکہ موجودہ شاہ نے عدالتوں کے حالات پڑتال کرتے ہوئے
کئی ضروری اصلاحوں کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ شاہی حکم
سے چند یوروپین قانون دان یعنے وکلاء (وکیل) اور چند سیامی وکیل
جنہوں نے یوروپ میں تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ اس ڈیوٹی کے لیے
منتخب ہوئے کہ وے تمام سیامی عدالتوں کی پڑتال کر کے ضروری اصلاحوں
کا مسودہ شاہی حضور میں پیش کریں۔ ان وکیلوں کی کوشش سے کئی
بیگناہ جو مدتوں سے قید تھے۔ یک لخت رہا کر دئے گئے اور وہ تمام
پرانے مقدمات جو عرصہ سے ملتوار میں پڑے ہوئے تھے فوراً فیصلہ
کر دئے گئے۔ اور اس کے بعد عدالتوں کی کارروائی قریب یوروپین
سسٹم پر ہونی شروع ہو گئی۔ اور جب سے کہ انصاف کی بنا ڈالی گئی۔ موجودہ

منسٹری اوف جسٹس کے اعلےٰ منسٹر پرنس راج بوری (از شاہی خاندان) ہیں ؀

ٹیکس پیداوار اراضی پر ٹیکس قریباً آٹھ فیصدی ہے۔ مگر اس میں بھی بعض بعض علاقجات میں فرق ہے۔ اراضی کا اصلی مالک وہ شخص قرار دیا جاتا ہے۔ جس نے کہ پہلی دفعہ جنگلی زمین کو صاف کر کے قابل زراعت بنایا ہو۔ میوہ جات پر ٹیکس بہت زیادہ ہے۔ بعض علاقوں میں کشتیوں۔ مال مویشی اور مختلف قسم کے اوزار پر بھی ٹیکس لیا جاتا ہے۔ افیون۔ شراب۔ جوآ۔ اور ماہی گیری کے ٹھیکے دئے جاتے ہیں ؀

پہلے زمانہ میں دستور تھا۔ کہ تمام رعایا یا کہ ساکنین سیام کو سال میں چار ماہ اور بعض دفعہ دو ماہ تک خاص خاص شاہی (سرکاری) خدمات (فوجی۔ بحری خدمات وغیرہ) ادا کرنی یا بجا لانی پڑتی تھیں مگر سیامی سادھو اور خاص خاص وزراء اس فرض یا دستور کی تعمیل سے مستثنےٰ یا کہ آزاد تھے۔ اب اس دستور میں کمی معلوم ہوتی ہے۔ اہل چین کو اس دستور سے آزاد رہنے کے لیئے قریباً دو ٹکل یا کہ ایک ڈالر فی کس سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ خاص خاص حالتوں میں اہل سیام بھی اسی قسم کے سالانہ ٹیکس (فیس) کی ادائیگی پر خدمت مذکورہ بالا سے بری سمجھے جاتے ہیں۔ علاوہ بریں ہر ایک قسم کے نئے تماشہ ناٹک اور کئی ایک کھیلوں پر بھی ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ کوئی شے (چیز) جو بہ راستہ خشکی بنگ کوک سے کسی دوسرے مقام کو برائے فروخت

روانہ کی جاوے - اُس پر تین فیصدی محصول یا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے +

ریوینیو یا آمدنی مالیہ

سال ۱۹۵۵-۵۶ء (سمت ۲۰۱۲ بکرمی) میں کل ریوینیو یا آمدنی مالیہ پانچ کروڑ چھتیس لاکھ انتیس ہزار پانچسو انہتر (۵،۳۶،۲۹،۵۶۹) ٹکل ہوئی - ذریعہ آمدنی اور تفصیلات مدات سے ہوئی جن کی تفصیل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - مگر ہاں صرف سات یا آٹھ مدات جن سے زیادہ آمدنی ہوئی ذیل میں درج ہیں -

(1) سب سے زیادہ آمدنی افیون کے ٹھیکہ سے ہوئی یعنی 11275858

(2) جوا خانوں کے ٹھیکہ سے + - - - - 6726080

اس مد میں دن بدن کمی ہو رہی ہے کیونکہ کل جوا خانوں کے بند ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے +

(3) شراب کے ٹھیکہ جات سے - - - - 4407999

(4) مالیہ از پیداوار اراضی و ٹیکس ماہی گیری + - - 5658230

(5) کسٹم چنگی یا محصول مال و سامان + - - [illegible]78595

(6) ریلوے ٹریفک کی آمدنی + - - - - 2397500

(7) سر شماری محصول از رعایا + - - - - - - 3764106

(8) آمدنی محکمہ جنگلات + - - - - - - 1254015

(9) آمدنی از پیداوار معدنی + - - - - - - - 1160,148

فوج اور فوجی انتظام

اوپر زیر ٹیکس بیان کیا جاچکا ہے کہ سال بھر میں کچھ خاص عرصہ عام رعیت کو شاہی خدمات (فوجی بحری وغیرہ) بجالانی ضروری ہیں۔ اس لئے مدت سے کئی لوگ تو اس خدمت سے آزاد ہونے کے لئے سالانہ یا سہ سالہ ٹیکس ادا کرتے رہے ہیں۔ اور جس عمل سے اُن کے خاندان پشتوں سے اس ڈیوٹی (فرض) سے آزاد رہے۔ اور جن سے ممالک کی حفاظت کے لئے خاص خاص مواقع پر کسی قسم کی فوجی خدمت یا امداد کی امید نہ رہی۔ یا کہ نہ ہو سکتی تھی۔ اور دوسری جانب کئی لوگ ایسے تھے جو پشتوں سے بدستور ہر ایک سال اس قسم کی خدمت کو بخوشی خود یا کہ بوجہ نہ ادا کر سکنے ٹیکس پورا کرتے چلے آئے۔ جس سے وہ لوگ ایک قسم کی فوجی سپاہ بن گئے۔ علاوہ اس کے ایک ایسا امیر اگر وہ بھی موجود تھا جو نہ تو ٹیکس ادا کرتا۔ اور نہ ہی شاہی خدمت بجالاتا۔ اس لئے ایسی حالت میں کوئی الگ لشکر یا کہ باقاعدہ فوجی محکمہ نظر نہ آتا تھا۔ اور اسی باعث سے ضرورت کے وقت فوج کے مہیا کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی تھی۔ پس اس نقص کے دور کرنے کے لئے موجودہ شاہ سیام کو فوجی انتظام میں خاص اصلاح کر کے باقاعدہ فوج تیار کرنے کی عملی تجویز سوجھی۔ اور ۱۹۰۵ء کے قریب ایک نیا فوجی دستور عمل میں لایا گیا۔ جس سے ہر ایک تندرست شخص کو جو مستقل سیام و نیشی کا ساکن ہو۔ اور جس کی عمر ۱۸ سے چالیس برس کے درمیان ہو فوجی سروس کو لازمی قرار دیا

گیا۔ پہلے دو برس تو ایک خاص فوجی افسر کے ماتحت عام سپاہ کے ساتھ ملکر بدستور قواعد پریڈ سیکھنا اور دو برس کے بعد اپنے معمولی خانگی کاروبار یا پیشہ میں بطور "ریزرو" (Reserve) رہنا اور بحالت ریزرو پانچ سال تک بحساب دو ماہ فی سال فوجی خدمت سرانجام دینا اور جب بحالت ریزرو (ری زرو) دس سال کی میعاد پوری ہو جاوے تو اُس کے بعد سال میں دس یا پندرہ دن (ایام) فوجی خدمت ادا کرنا جب کسی شخص کی عمر چالیس سال ختم ہو جاوے تو بعد اُس کے وہ فوجی خدمت سے آزاد سمجھا جاوے۔ اس فوجی سروس کے سرانجام دینے کے لئے قریباً ہر ایک صوبہ میں انتظام موجود کیا جا رہا ہے۔ جس سے ریکروٹوں (رنگ روٹوں) کو بہت کم تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:۔ سامی سادھو یعنے اپدیشک یا واعظ۔ عہدہ داران یا ملازمین سول۔ طالب علم۔ یتیم۔ اہل چین اور کئی جنگلی اقوام اس فوجی دستور سے مستثنےٰ ہیں ۔

اس دستور سے زیادہ تر یہ منشا ہے کہ خلقت کے عام کاروبار اور سول ڈیپارٹمنٹ کے کاموں میں کسی طرح کا ہرج نہ ہو۔ اور فوجی انتظام بھی خاطر خواہ رہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے۔ کہ سول اور فوجی محکمے الگ الگ باقاعدہ کام کریں۔ قریباً ہر ایک صوبہ (مون کتوں۔ مون توں) جس طرح کہ ملکی یا سول انتظام کے لحاظ سے چیف سٹیشن سمجھا جاتا ہے۔ اُسی طرح وہ صوبہ فوجی انتظام کے لحاظ سے بھی بڑا انتظام تصور ہوتا ہے۔ مگر سب فوجی انتظام کا ہیڈ کوارٹر ٹنگ کوک

ہے ٭

مذکورہ بالا نیا دستور اسوقت تک سرکل ہائے کوراٹ - ناکون سوان
پت سانولوک - راٹ بوری - اور صوبہ ہائے ناکون چیسی - اور کرونگ گاؤ
میں رائج ہو چکا ہے - لیکن باقی صوبوں میں اسوقت تک پرانا دستور
رائج ہے - وہ یہ کہ ہر ایک تندرست شخص کو اٹھارہ برس سے لیکر
پچاس برس کی عمر تک کے درمیان پہلے تو تین برس عام سپاہیانہ
طور پر باقاعدہ فوجی سروس (جنگی ملازمت) کرنا - اور بحالت درجہ
ریزرو ملا پندرہ برس کے عرصہ میں فی سال تین ماہ فوجی خدمت ادا کرنا
اور درجہ ریزرو دوئم یعنے پچاس سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان جب
ضرورت یا جب شاہی حکم ہو - تب ہی فوجی خدمت میں کمربستہ ہو جانا
لیکن اب چونکہ نیا (جدید) دستور بہت ہی مفید و ہردل عزیز ثابت ہو چکا
ہے - اس لیئے دوسرے صوبہ ہائے میں بھی اُسکا رواج دینے کے لئے
کوشش کیجا رہی ہے - تمام سپاہ وغیرہ کی مشاہرہ (تنخواہ) ہیں وابھی
ترقی کی گئی ہے - اور ہر ایک صوبہ میں فوجی سکول کھولدیئے گئے ہیں
رائل انجنیرز بٹالین آرمی ٹرانسپورٹ - اور رائفلز بٹالین (رسالی عن
پلٹن) بھی ہر ایک صوبہ میں قایم کیئے جانے کی تجاویز درپیش ہیں ٭
صوبہ بنگ کوک فوجی ہیڈکوارٹر ہے - اور جہاں مفصلہ ذیل افواج یا
رجمنٹ مقیم ہیں ٭

(۱) رائل باڈی گارڈ ٭

(۲) فرسٹ انفنٹری رجمنٹ ٭

(3) سیکنڈ انفنٹری رجمنٹ +

(4) تھرڈ 〃

(5) فرسٹ کیولری رجمنٹ +

(6) آرٹلری ڈیوژن (توپ خانہ) +

(7) فرسٹ رائل انجنیرز بٹالین +

(8) بٹالین اوف ملٹری کیڈٹس +

دوسرے ملٹری یا فوجی صوبہ ہائے میں سے ہر ایک میں دو یا تین انفنٹری رجمنٹ۔ ایک آرٹلری رجمنٹ۔ ایک ٹرنسپورٹ ٹروپس (ترپ ہائے) بٹالین مقیم ہیں۔ علاوہ ان کے بعض بڑے صوبوں میں ایک کیولری رجمنٹ اور ایک رائل انجنیرز بٹالین زائد طور پر رہتی ہیں کل فوج کی تعداد اکیس ہزار کے قریب ہے۔ جس میں سے ایک ہزار کے قریب آفیسر اور باقی سپاہ۔ بحری فوج الگ ہز مجسٹی دی کنگ (شاہ سیام) اس کل فوج کے سوپریم آفیسر اور فیلڈ مارشل ہیں۔ ولیعہد صاحب کا فوجی رتبہ جنرل وچیف انسپکٹر اوف ہز مجسٹی ز (میجسٹیز) لینڈ فورسز (بری افواج) ہے۔ ایک اور رائل پرنس (شاہ سیام کے فرزند ارجمند) جنہوں نے یورپ میں فوجی تعلیم حاصل کی ہے۔ کمانڈر انچیف ہیں۔ تمام فوجی محکمہ جات میں کل اعلےٰ عہدوں پر ایسے سیامی اصحاب مامور ہیں۔ جنہوں نے یا تو یوروپ میں ملٹری تعلیم پائی ہے۔ یا رائل ملٹری کالج بنگ کوک میں۔ مگر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا اعلےٰ انتظام یوروپین کے تحت میں ہے +

رائل ملٹری کالج بنگ کوک نے فوجی آفیسر تیار کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ ہر سال قریباً چالیس پچاس آفیسر تعلیمی کورس ختم کر کے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ ایک نیا ملٹری کالج تعمیر کیا گیا۔ لیکن ابھی اُسکی تمام تعمیر ختم نہیں ہوئی۔ اس کالج میں چھ سو طلبار کی رہائش کے لئے انداز لگایا گیا ہے۔ قصہ کوتاہ سیام کا کُل موجودہ فوجی انتظام غاطر خواہ اور یوروپین انتظام کی تقلید معلوم ہوتا ہے۔ پہلے زمانہ میں لڑائی وغیرہ کے موقع پر سیامی سپاہ ہاتھیوں سے بہت کچھ کام لیتی تھی۔ مگر اب اُتنا کام ہاتھیوں سے نہیں لیا جاتا ۔

جنگی بحری طاقت

گو جنگی بحری طاقت تھوڑی ہے۔ مگر یہ طاقت ہر ایک لحاظ سے بہت ہی اعلےٰ اور تیز رو شمار ہوتی ہے۔ بائیس کے قریب جہاز ہیں۔ علاوہ ان کے کئی چھوٹے اگن بوٹ وغیرہ بھی ہیں۔ سب سے بڑے جہاز کا نام مہا چکری Maha Chakri ہے۔ اسکی لمبائی 287 فیٹ ہے۔ تین ہزار ٹن بوجھ اُٹھانے والا ۔

اس سے دوسرے درجہ والے جہاز کا نام "ماکٹ راجا کمار" ہے ۔ سات سو ٹن کا۔ لمبائی 175 فیٹ ۔

ایک بحری آرسنل ڈوک (گودی جہازان) ہے۔ اسکی لمبائی تین سو فیٹ کے قریب ہے، جس میں جہازوں کی مرمت وغیرہ ہو سکتی ہے ۔

سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک "رائل نیول اکیڈمی" (بحری سکول) ابھی کھولا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک انجنیرنگ سکول ہے۔ اس بحری سکول

میں سنہ 1905-06ء میں ڈیڑھ سو کے قریب سیامی طلباء موجود تھے ÷

بحری سروس کے لئے پانچ ہزار آدمی تو ہر وقت تیار رہتے ہیں قریباً بیس ہزار آدمی ریزرو میں ہیں۔ بحری انفنٹری اور آرٹلری میں پندرہ ہزار آدمی ہیں ÷

سیامی سکّہ یا ضرب۔

گو اس کے بارے میں آگے چلکر اسی کتاب میں مفصل فہرست دیجاوے گی۔ مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں سیام دیش میں ہند کی طرح کوڑیوں (کوڑیاں۔ سمندری کوڑی) کا چلن (رواج بھی تھا۔ مگر موجودہ شاہ سیام کے والد بزرگوار کے عہد میں کوڑیوں کا رواج بند کر دیا گیا تھا۔ اور اُن کی بجائے سیسہ (دھات) یا سکہ کی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بطور ضرب رائج کئے گئے تھے۔ مگر بعد میں وہ بھی متروک کئے گئے۔ اور سنہ 1875ء میں تانبے کا پیسہ جاری کیا گیا۔ بماہ ستمبر سنہ 1902ء پیپر کرنسی ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا۔ اور کاغذی نوٹ جاری کئے گئے سیامی نوٹ پانچ مختلف رقوم (قیمت) کے ہیں۔ یعنے پانچ۔ دس۔ بیس سو۔ اور ہزار ٹکل کے۔ ایک ٹکسال بھی ہے۔ پہلے کسی زمانہ میں سونے کی ضرب (طلائی ٹکل وغیرہ) بھی سیام میں چلت تھی۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا۔ بند کر دیگئی۔ مگر اب پھر سونے کی ضرب کو رواج دینے کے لئے تجویز ہو رہی ہے ÷

کل سیام دیش میں سرکاری طور پر اصلی ضرب یا سکّہ ٹکل مروج ہے

ڈالر (نگی) بھی عام بازاروں میں پرچلت ہے۔ اور عام دوکاندار لوگ منظور کرتے ہیں۔ شمالی سیام یعنے علاقہ چینگ مئی میں ہندی (ہندوستان) کا روپیہ جاری ہے۔ اور سیام کے جنوبی صوبوں میں جو جزیرہ نما ملایا سے ملحق ہیں۔ ڈالر (نگی) کا رواج ہے ؂

تجارت

قریباً کل سی کی کل تجارت یوروپین اور چینی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ممالک غیر کی تجارت کا سنٹر (وسط مرکز) بنگ کوک ہے۔ فارن ٹریڈ (غیر تجارت) سنگاپور۔ ہانگ کانگ اور بمبئی پورٹوں (بندرگاہوں) سے پیوستہ ہے۔ شمالی سیام کی تجارت برہما اور بعض چینی علاقوں مثلاً ین نان (ہن نان) وغیرہ سے ملی ہوئی ہے ؂

ساٹھ کے قریب رائیس ملز (چاول صاف کرنے کے کارخانے) خاص بنگ کوک اور اُس کے نواح میں واقع ہیں۔ کئی دفعہ کئی کارخانے آگ سے تباہ ہوئے ؂

سیامی تعلیم

پہلے زمانہ میں سیامی بچوں کی تعلیم مطلقاً سیامی سادھوؤں (بدھ لوگوں) کے سپرد تھی۔ آٹھ اور دس برس کے درمیان کے بچوں (لڑکوں) کو سیامی مندروں میں برائے حصول سکھشا (تعلیم) سادھوؤں کے حوالے کیا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں بچوں کا فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے گرو لوگوں کی ہر طرح پر خدمت و تعظیم کریں۔ اور علاوہ اسکے بچوں کے والدین بھی اپنے بچوں کے گروؤں (معلموں) کی خاطر۔ مدارات

میں کسی طرح کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی گرو کا بھی
فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے شش (اہل سیام سسیا کہتے ہیں) کو سیامی علم میں
ماہر کرتا ہوا۔ علم ادب سے بھی اُسکو بہرہ ور کردے۔ اس تعلیم کا منشاء یہاں
تک ہی ہوتا تھا۔ کہ طالبعلم ہر ایک طرح کی لکھت پڑھت سیامی زبان میں
کر سکے۔ اور مذہبی امورات میں بھی خبردار ہو جاوے۔ پڑھائی کی کتابوں کے
بڑے جزو پالی زبان کی قدیم پستکوں کے انتخابات ہوتے تھے۔ مگر اب کچھ
عرصہ سے ایک باقاعدہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (محکمہ یا سررشتہ تعلیم) جاری
کیا گیا ہے جس کی کوشش سے کئی ایک سکول یوروپین طرز پر جاری ہو گئے
ہیں۔ سنہ 1905-06ء میں خاص بنگ کوک کے علاقہ میں لوور گریڈ (چھوٹے یا کم
درجہ کے) کے سکول یا مدرسے ساٹھ کے قریب تھے۔ اور ان میں ساڑھے
سات سو کے قریب طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ ہائر گریڈ یعنے بڑے درجہ
کے سکول چھ اور طلباء قریباً آٹھ سو۔ سپیشل (خاص) سکول چھ جن میں طلباء
قریب پانچ سو کے۔ علاوہ ان کے چار گرلز سکولز (لڑکیوں کے مدرسے)
جن میں قریب ساڑھے تین سو کے لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی تھیں ؛

سنہ 1903ء میں ایک پراونشل ٹریننگ کالج قائم کیا گیا۔ علاوہ اس کے
ایک ٹریننگ کالج فار ٹیچرز بھی ہے۔ جس میں معلم یا ٹیچر اعلےٰ تعلیم حاصل کریں
اس میں انگریزی وغیرہ کی بھی تعلیم دیجاتی ہے ؛

ہر سال گورنمنٹ کئی طلباء کو گورنمنٹی اخراجات پر یوروپ کو برائے حصول
تعلیم بھیجتی ہے ؛

سنہ 1905-06ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیگر سترہ صوبوں کے

بدھی مندروں وغیرہ میں پرانے دستور کے مطابق بدھی مہنتوں کے زیرِ اہتمام
تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد مفصلہ ذیل تھی۔

تعداد

واٹ (یعنے مندر جن میں تعلیم دیجاتی ہے) دس ہزار۔

بدھی مہنت (پھرا)۔ گرو یا سادھو۔ ... اٹھاسی ہزار۔

مبتدی یا نوآموز طالب علم ... اڑتیس یا اکتیس ہزار۔

سیا۔ (مسس یا) ... اکھتر ہزار سات سو۔ 71700

سَسا۔ اُس طالب علم یا اُن طلباء کو کہتے ہیں۔ جو مندروں میں گرو یا مہنت
کے زیرِ نگرانی رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یعنے مندروں سے باہر نہیں جاتے
اور وہیں رہ کر گرو کی سیوا کرتے ہوئے پڑھائی میں مشغول رہتے ہیں۔ کئی
سیامی سادھو سنسکرت اچھی جانتے ہیں۔ کیونکہ پالی زبان سنسکرت کا
ہی تو بگاڑ ہے۔

عام مبتدیوں وسیوں کو بحالتِ حصول تعلیم زرد لباس مانند سادھوؤں
کے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

سنہ 1897ء سے بنگ کوک میں ایک قانونی کالج قائم ہے۔ علاوہ
اسکے ایک رائل میڈیکل کالج بھی ہے۔ جس کے سپرنٹنڈنٹ ایک انگریز
صاحب ہیں۔

خاص بنگ کوک میں پانچ رومن کیتھلک چرچ (گرجا۔ گرجے) ہیں
ان گرجوں کے ساتھ سکول بھی ہیں۔ اور امریکن مشن کے تین چرچ
ان کے ساتھ بھی سکول اور ہسپتال موجود ہیں۔ امریکن مشن کا "بنگ کوک
کرسچن ہائی سکول" جس میں لڑکے (مرد) تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بڑا

مشہور ہے۔ ایک اور گرلز سکول بھی ہے۔ جس کا نام "ہیبرٹ مشن ہوس سکول" ہے۔ اس میں لڑکیاں پڑھتی ہیں ۔

تعلیم نسواں

کئی سیامی مستورات (عورتیں) لکھنا و پڑھنا جانتی ہیں۔ ابتداء میں ان کو لڑکوں کی نسبت بہت کم تعلیم دیجاتی تھی۔ اور یہ تعلیم بھی زیادہ تر گھروں ہی میں لڑکیوں کو حاصل کرنی پڑتی تھی۔ کیونکہ اُن کو مندروں میں بہت کم بھیجا جاتا تھا۔ بلکہ ایک لحاظ سے تو اُن کو مندروں میں تعلیم حاصل کرنا منع تھا۔ اب سیامی گورنمنٹ کیطرف سے بھی زنانہ تعلیم کے لئے خاص پربندھ کیا گیا ہے۔ اور اُن کے لیے الگ بورڈنگ ہوس بھی تیار کیے گئے ہیں۔ علاوہ بریں مشن کے گرلز سکول بھی اس کام کے لئے مفید ثابت ہوئے ہیں۔ مختصراً یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ دن بدن ہر ایک قسم کی علمی ترقی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے ۔

میڈیکل سائنس یا علم طب۔

علم طب کی سیامی کتابیں پالی کتب کا ترجمہ ہیں۔ اوپر کئی جگہ کہا جا چکا ہے۔ کہ پالی علم سنسکرت کا بگاڑ ہے پس ان کا تعلق قدرتی ہے۔ ان طبی کتب میں سے سیامی خیال متعلقہ علم طب اس طرح پر ظاہر ہوتا ہے کہ یعنے تمام سلسلۂ قدرت (کائینات۔ موجودات) چار عنصروں (اربعہ عناصر) کا مرکب یا جوڑ ہے۔ یعنی مٹی (خاک)۔ پانی (آب)۔ ہوا (باد) اور آگ (آتش) کا۔ تمام انسانی اور حیوانی اجسام (بناوٹ) کا مدار یا بنیاد ان

ہی چار عنصروں کی باہم ملاوٹ (اخلاط) پر منحصر ہے یہ کہو۔ کہ جانوروں کے جسم ان ہی اربعہ عناصر سے بنتے ہیں۔ خاک اور پانی کا وجود یا کہ موجودگی تو گوشت۔ خون اور استخوان سے صاف ظاہر ہے یا یہ کہ ماس۔ لہو اور ہڈیوں میں مٹی اور پانی کا جز صاف طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر مشاہدہ و تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ ان ہر دو عناصر کا بڑا بھاری جزو گوشت اور حرارت (حرارت عزیزی) میں برابر موجود ہے۔ اور کام کرتا ہے۔ دیکھا جاتا ہے۔ مٹی جس سے سب اجسام بنائے جاتے ہیں۔ چھبیس اقسام کی ہے پانی کی بارہ اقسام۔ ہوا (باد) کی چھ۔ اور آگ کی چار اقسام ؛

انسانی جسم (بدن۔ سریر) میں تو چھ قسم کی ہوا (باد) برابر موجود ہے۔ پہلی قسم کی ہوا۔ سر سے پاؤں تک دورہ کرتی ہے۔ اور دوسری پاؤں سے سر تک۔ تیسری معدہ یا پیٹ کے حلقہ میں گردش کرتی ہے۔ چوتھی نبض (ہاتھ کی نبض یا ناڑی) کے اندر کام کرتی ہے۔ پانچویں پھیپھڑوں میں موجود رہتی ہے۔ چھٹی (چھیویں) انتڑیوں میں کام کرتی ہے۔ چار اقسام کی ہواؤں میں سے دو (جز یادہ تر لطیف یا سوکشم ہیں) تو ہمیشہ انسانی جسم کی بناوٹ کو باقاعدہ (تندرست) رکھنے میں بڑی ضروری و مفید۔ بلکہ محد حیات سمجھی جاتی ہیں۔ اور ان ہی کے ذریعے جسم تندرست رہ کر سب کام کر سکتا ہے۔ ان سے ہاضمہ وغیرہ درست رہتا ہے۔ باقی دو مضر تصور کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ایک تو بخار (بیماری) کا گھر ہے اور دوسری بڑھاپے میں جسم کو گھٹانے والی یا کمزور کر دینے والی ہے۔ جسم (بدن) بتیس چیزوں (حصوں) سے مرکب ہے یا یہ کہ جسم

میں مختلف قسمیں سمجھتے ہیں - اور ہمارا جسم چھیانوے بیماریوں سے گھرا
رہتا ہے جس قسم کی بدپرہیزی وغیرہ کی جاوے - اُس سے اُسی بیماری
کے جزو میں بیشی ہو جاتی ہے کہ جس سے بدپرہیزی والا جزو (عنصر) تعلق
رکھتا ہے - آگ (حرارت غریزی) میں کسی قسم کی زیادتی بباعث بدپرہیزی
ہو جانے کے مختلف اقسام کا بخار ہو جاتا ہے - جسم میں پانی کی مقدار
زیادہ ہو جانے سے بیماری جالندھر (استسقاء - یعنے وہ بیماری جس
سے پیاس زیادہ لگتی ہے) اور اسی قسم کی دیگر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں -
باقی تمام ایسی بیماریاں جن کا باعث یا سبب معلوم نہیں ہو سکتا ہے -
ہوا کی زیادتی سے منسوب کی جاتی ہیں ؀

کئی بیماریوں سے شفایاب ہونے کے لئے جنتر منتر بھی کئے جاتے
ہیں - اور بعض دفعہ کئی لوگ بیماری ٹالنے کے لئے بیمار کا بُت - مٹی
یا کہ آٹے کا بنا کر اُس کے سامنے کئی عجیب عجیب جادو ٹونے کرکے
بہت سی اشیاء جلا دیتے ہیں - اور اس قسم کی رسومات ادا کرکے اُس
بُت کو جنگل وغیرہ میں گاڑ دیا جاتا ہے - خلاصہ مطلب یہ کہ اہل ہند کی
طرح بیماری سے شفایاب ہونے کے لئے دوائی وغیرہ استعمال کرنے کے
بجائے بہت سی فضول رسومات کو ادا کیا جاتا ہے جن سے بیماری ہرگز
دور نہیں ہو سکتی ؀

کئی سیامی حکیم جڑی بوٹیوں وغیرہ سے دوائیاں (ادویہ) تیار کرنے
کا اچھا علم رکھتے ہیں - ان میں سے بعض حکیم بہت ہوشیار اور تجربہ کار
ہوتے ہیں - کسی سخت بیمار کا علاج کرنے کے لئے حکیم اکثر بیمار یا اُس

کے لواحقین سے اپنی فیس یا اجرت کا پہلے ہی فیصلہ کر لینا ہے - اور بعض
اوقات یہ فیصلہ یا عہد و پیمان تحریری کیا جاتا ہے - جس میں یہ تحریر ہوتا ہے
کہ اگر بیمار شفایاب ہو جاوے - تو حکیم اجرت لینے کا مستحق ٹھیرے -
ورنہ نہیں - جب حکیم علاج معالجہ شروع کرنے لگتا ہے - تو سب سے
پہلے دو مومی بتیاں سیامی ساخت کی بیمار کے گھر والوں سے طلب کرتا
ہے - اور یہ بتیاں حکیم صاحب بدست خود "دوائی کے دیوتا" کو خوش
کرنے کے لیے جلا دیتا ہے - اور علاوہ اسکے دوائی کے اخراجات کے
لیئے حسب حیثیت پیشگی قیمت طلب کر لی جاتی ہے - حکیم دو چار روز
تک بدستور علاج معالجہ کے لیئے روزانہ بیمار کے پاس جاتا رہتا ہے -
اگر اسکو بیمار کی حالت رو بہ صحت معلوم ہو - تو جانا جاری رکھتا ہے ورنہ
بحالت دیگر یعنے جبکہ ثابت ہو جاوے - کہ بیمار کا تندرست ہونا محال ہے
تو اس کے پاس جانا چھوڑ دیتا ہے کہ شاید بیمار اسکی موجودگی میں ختم
ہو جاوے - اور جس سے ندامت اٹھانی پڑے + ان دیسی حکیموں کو جراحی
کا تجربہ بہت کم ہے - پہلے سیامی لوگ ٹیکہ (ویکسی نیشن) لگوانے سے
عار کرتے تھے - مگر اب عام لوگ بخوشی اپنے بچوں کو ٹیکا لگواتے ہیں +

اب کئی سیامی صاحبان ولایت سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے
ملک کی خدمت میں مشغول ہیں - اور علاوہ اسکے بنگ کوک کا میڈیکل کالج
بھی ہر سال کئی ڈاکٹر تیار کرتا ہے +

دو تین انگریزی کتب میں بعض سیامی نیم حکیموں کے ایک خاص نسخہ
کی بابت کہ جس سے اُن حکما کے خیال کے مطابق تپ دق و دیگر سخت

بخار وغیرہ دور ہو سکتے ہیں۔ کچھ لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ اور جس سے اُس
نسخہ کی تشریح اس طرح پر کی گئی ہے۔ یعنے ایک حصہ گینڈے کا سینگ
ایک حصہ ہاتھی دانت۔ اور ایک ایک حصہ چیتے۔ گھڑیال (نہنگ ایک
دریائی جانور ہے) اور ریچھ کے دانتوں کا۔ ایک حصہ جس میں گدھ۔ جنگلی
کوّے (زاغ دشتی) اور راج ہنس کی ہڈیاں (ہر سہ برابر وزن یا مقدار
میں ملی ہوئی ایک حصہ ہو۔) ایک حصہ جس میں تین برابر وزن کی جز
ہو۔ یعنے ایک جز جنگلی بھینسے (سانڈ) کے دانت کی۔ دوسری بارہ سنگے
کے دانت کی۔ اور تیسری چوب صندل یا چوب چندن کی جڑ۔ ان تمام
اشیاء کو ایک صاف پتھر کی سل پر باریک کوٹ کر بعد اُس کے تازے
وصاف پانی میں اُس سب پاوڈر (میدہ) یعنی پسی ہوئی دوائی کو
حل کر لیا جاوے۔ اُسکا نصف تو چاٹ جاوے۔ یعنے پیٹ کے
حوالے کرے۔ اور آدھا تمام جسم پر مَل (مالش کرنا) لیا جاوے۔ پس
اس عمل سے بخار بالکل دور ہو جاویگا۔ یہ ایک حکمی نسخہ ہے۔ اگر کوئی
ہندی حکیم چاہے تو آزمالیوے ؏

سیامی مذہب وعقائد۔

گو اس کتاب کے ورق ورق سے
اہل سیام کے مذہبی عقائد کی بو ٹپکتی
ہے۔ مگر یہاں بھی مختصراً اس کے
بارے میں کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا
ہے۔ اسلئے چند سطور تحریر کیجاتی ہیں ؏
سیام کا راج مت (شاہی مذہب) بدھ ہے۔ مگر عام لوگ اس

دھرم کے ٹھیک ٹھیک پابند نہیں۔ کیونکہ اوپر جگہ جگہ پہ بتلایا جاچکا ہے
کہ اہل سیام جنوں (جنات) بھوتوں۔ اور چڑیلوں کے پکے قائل (معتقد)
ہوتے ہوئے اُن کے سایہ سے محفوظ رہنے کے لیے کئی اقسام کی فضول
رسومات ادا کرنے میں پھنسے ہوتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ جنات انسانوں
پر ہر ایک قسم کا غلبہ و دباؤ رکھتے ہیں۔ اور انسانوں کو ہر ایک قسم کا کشٹ
دینا جنات (جن۔ بھوت) کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اسی لیے
گنڈے۔ تعویذ وغیرہ جسم میں لٹکاتے ہیں۔ کیونکہ سیامیوں کے خیال
میں گنڈے۔ تعویذ۔ منتر جنتر میں اتنی طاقت ہے۔ کہ جس سے آدمی
سے مکھی اور مکھی سے کیڑی (چیونٹی) اور کیڑی سے ہاتھی۔ اور ہاتھی
سے گوسفند (بیلا۔ دنبا) اور گوسفند سے شیر اور شیر سے شغال (گیدڑ)
بن سکتا ہے۔ قربان جائیے۔ اس تھیوری (خیال) پہ۔ یہی نہیں۔
بلکہ جس شخص نے کوئی تعویذ یا گنڈا (دھاگا۔ گٹ وغیرہ) باندھا ہو۔
شیر۔ بھیڑیا۔ سانپ وغیرہ اُس شخص کے نزدیک نہیں آسکتے۔
بلکہ تلوار یا کہ بندوق کی گولی تک اُس شخص کے جسم پہ کارگر نہیں ہو
سکتی۔ اسی پہ اکتفا نہیں۔ بلکہ بخار اور دیگر بیماریاں اُسکو ستا نہیں سکتی
محض اسی خیال سے بعض اہل سیام گنڈے۔ تعویذ وغیرہ زیب تن (گلے
بازو یا کہ کمر کے گرد لٹکانا) نہیں کرتے۔ کیونکہ گرجانیکا خطرہ ہے پس
ان تعویذوں کے اصلی منتروں جنتروں کو اپنے جسم پر گودوا لیتے ہیں
کہ جس عمل سے وہ منتر جنتر ہمیشہ اُن کے ساتھ رہیں۔ اور وے لوگ
ہر ایک طرح کی آفات سے بری رہیں ❖

اسی پر خاتمہ نہیں۔ بلکہ ستاروں اور گرہوں کا منحوس سایہ اور راہو و کیتو کا خوف بھی اہل سیام کے دلوں پر خاص جذبہ رکھتے ہیں۔ پس ایسی صورت میں ان کی مدد کرے تو کون۔ ہاں۔ رملی لوگ (فال گو) اور بعض بدھی مہنت و براہمن صاحبان ایسی حالت میں خاص مددگار و رفیق تصور کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی صلاح و مہورت سے ضعیف الاعتقادوں کا خوف کم ہو جاتا ہے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ یار لوگوں (رملی لوگ یا نجومی لوگ وغیرہ) کی چاندی ہو جاتی ہے۔ زمین میں ہل جتنا اور تخم ریزی کرنا بھی بغیر مہورت سدھائے کے شروع نہیں کئے جاتے۔ سفر میں جانے کے لئے بھی شگن منانا وغیرہ ضروری ہے ؂

القصہ ہر ایک کام ست کے لئے مہورت کا سدھانا لازمی خیال کیا جاتا ہے آہ! کہاں وہ کرم (عمل یا فعل) کی فضیلت کا اعلےٰ خیال جو زمانۂ قدیم میں

نوٹ :۔ جن و بھوت کو سیامی زبان میں "نات" کہتے ہیں۔ یوروپین محققین اس لفظ کو سنسکرت کے لفظ ناتھ (بمعنے ناک = بزرگ وغیرہ) کا بگاڑ بتلاتے ہیں۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ سنسکرت سے پالی میں بدلکر تھ کی جگہ ت مشہور ہوا +

ہائے شوق! قریباً تمام آریا ورشٹ بھی اسی ضعیف الاعتقادی کا شکار ہو گیا۔ وہ سچے براہمن اب کہاں گئے۔ جو مکاری۔ ریاکاری۔ اور دیگر اس قسم کے اندھکار کو صفحہ ہستی سے معدوم کرنا اپنا پرم دھرم اعلےٰ فرض سمجھتے تھے ؂

بدھ ازم اور ہندو ازم کی جان سمجھا جاتا تھا۔ نہیں نہیں۔ بلکہ ابھی تک یہی
پکا اور نہ چھوٹنے والا یعنے دائمی خیال ہر دو فریقین کے دلوں پر کام کر رہا ہے
اور کہاں یہ موجودہ ضعیف الاعتقادی۔ گرہ پرستی۔ عنصر پرستی۔ اور جنات
پرستی کہ جس واہیات اور فضول خیال نے صرف اہل سیام یا اہل ہندہی کو
نہیں بلکہ تمام صفحہ ہستی کے ساکنین کو کسی نہ کسی پیرایہ میں اپنا غلام بنا
رکھا ہے ٭

برہمن ازم یا کہ سیام کا قدیم دھرم

اس کتاب کے شروع میں اور دیگر
مواقع پر بتایا گیا ہے۔ کہ کمبوڈیا یا سیام
اور ان کے تعلقات مثلاً جزیرہ نماء
ملایا وغیرہ کا اصلی اور قدیم دھرم یا بالفاظ
دیگر راج دھرم۔ برہمن ازم تھا ٭ چنانچہ موجودہ شاہ سیام گو بدھ دھرم
سے پیوستہ ہیں۔ مگر دراصل ان کا جنم برہمن نسب (خاندان) سے تعلق رکھتا
ہے۔ موجودہ دم تک سیام کے تمام قومی تیوہاروں اور دیگر رسومات (مثلاً
تخم ریزی۔ فصلوں کی پیداوار اور کاٹ وغیرہ وغیرہ) کی ادائیگی رسم صرف
مہنتوں کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے۔ اس سے بڑھ کر قابل وقعت
بات یہ ہے کہ تمام شاہی وعدالتی رسومات (شاہی خاندان کے بچوں کے
مونڈن سنسکار۔ راج تلک براہ سنسکار وغیرہ وغیرہ) برہمن لوگ ہی
ادا کرواتے ہیں۔ بدھی مہنتوں کا ان میں کچھ دخل نہیں ہوتا ٭

اہل سیام بھی ہندوؤں کی طرح کل یگ (جگ) کے قائل ہیں۔ اور
ان کا بڑا پکا اعتقاد ہے کہ اس یگ میں مہنتوں (بنی نوع انسان) کے قد

اور آیو (عمر) دن بدن کم ہوتے جاوینگے - اور ایک وقت ایسا آویگا - جبکہ انسان کا قد چوہے (موش) کے برابر ہو جاوے گا - اور ایسا ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد پرلے (قیامت) آجاویگی ؛

پس ان واقعات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک برہمن ازم کا سلیہ سپاہیوں کے دلوں پر کام کر رہا ہے ؛

بدھ ازم

ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں - کہ بدھ ازم (بدھی دھرم) کمبوڈیا اور اُس کے تعلقات (سیام وغیرہ) میں کب داخل یا رائج ہوا - مگر انگریزی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاید سنہ ۴۳۵ء کے قریب ایسا ہوا - مگر بدھ ازم کا زیادہ تر غلبہ ان علاقہ جات میں سنہ ۱۱۵۰ء اور سنہ ۱۲۵۰ء کے مابین ہوا - بدھ ازم اور اُس کے بانی مہاتما بدھ دیو کی نسبت پبلک بخوبی واقف ہے - مگر تاہم اتنا جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ بدھ دیو کا جنم (پیدائش) قصبہ کپلا واستو میں ہوا تھا - یہ مقام اُسوقت شہر بنارس (کاشی) کے جانب شمال ۱۰۰ میل کے فاصلے پر واقع تھا - بدھ دیو کے پتا (والد ماجد) شریمان راجہ سدھودانا فرقہ ساکیا کے حاکم تھے - مہاتما بدھ دیو کا اصلی نام گوتما یا گوتم تھا - مگر بعد میں سدہارتھا مشہور ہوا - اور بلحاظ خاندان ساکیا کے آپ کا اسم مبارک ساکیا منی بھی مشہور ہے - آنجناب کی ولادت کا ٹھیک ٹھیک سن معلوم نہیں ہو سکتا مگر اغلباً سنہ عیسوی سے پانچسو ۵۰۰ برس پہلے آپ کا جنم ہوا مانا جاتا ہے آپ نے راج چھوڑ کر فقیری کیوں اختیار کی - اسکی وجہ ویراگ بتلایا جاتا ہے جسکی بابت یہاں مفصل لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا - مگر صرف اتنا

کہا جاویگا۔ کہ بحالت وراگ اور لگاتار چنتن (چن تن۔ دھیان۔ سوچ غور و خوض) کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ

(۱) ہستی (زندگی) مصیبت یا دُکھ ہے ✣

(2) ہستی کی خواہش (ترشنا) دُکھ کا مول (بنا۔ اصل۔ جڑ) ہے ✣

(3) ہستی کی خواہش کا عدم (دُور کرنا۔ نیست کرنا) دُکھ کا عدم ہے۔

(4) دُکھ کے عدم یا نیست کرنے کا اوپائے (ذریعہ۔ مارگ) صرف ان آٹھ خوبیوں کو عملی طور پر جیون (زندگی) میں دھارنا ہی ہے ✣ یعنے ان خوبیوں کو تکمیل تک پہنچانے میں زندگی صرف کر دینی چاہئے۔ بغیر ان کی تکمیل کے دُکھ کا ناش ہونا ناممکن ہے۔ وہ خوبیاں یہ ہیں ✣

(۱) سچّا یا راست اعتقاد (بشواس۔ ایمان) ✣

(2) سچا یا راست مضبوط ارادہ۔ (استقلال) ✣

(3) راست یا سچ گفتاری۔ (بانی سے سچ بولنا) ✣

(4) راست یا سچا کرم (عمل۔ فعل۔ کام) ✣

(5) ٹھیک یا سچی گذران (معاش وغیرہ یا وہ مناسب طریقہ جس سے زندگی کی قدرتی ضروریات رفع کرنی ضروری ہیں) ✣

(6) سچّا یا راست یتن (کوشش) ✣

(7) سچّا یا راست خیال (سوچ۔ فکر) ✣

(8) راست تصور۔ (دھیان) ✣

مہاتما بدھ کے آخری الفاظ یا جو کچھ کہ آپ نے اس دنیا سے کوچ کرتے سمے (وقت) زبان مبارک سے اپنے ششوں (مریدوں) کو فرمایا۔

پہنچے " اپنا اندھکار یا اگیان دور کرنے کے لئے خود سچی روشنی یا گیان کے
متلاشی بنتے ہوئے اُس سچی روشنی یا گیان کو اپنے قبضہ میں لانا اپنا فرض
سمجھو۔ کسی دوسرے کی شفاعت یا سفارش کی پرواہ مت کرو۔ مگر اپنی
ہمت پر پورا اعتماد رکھو" ۔ اوہو۔ یہ کیا عجیب اُپدیش ہے کرم (عمل)
کی فضیلت کے بارے میں۔ مگر کئی کم سمجھ لوگ ان الفاظ سے یہ مطلب
نکالتے ہیں۔ کہ یہ اُپدیش دہریہ پن (ناستک پن) کیطرف لے جانے والا
ہے۔ مگر اس قسم کے لوگوں کا یہ خیال محض فضول و وہمی خیال ہے۔ بزور
کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان الفاظ میں وہ بے قیاس طاقت و کشش بھرے ہوئے
ہیں۔ کہ جس سے ایک بے تعصب و منصف مزاج شخص اپنی زندگی کو
اعلےٰ بنانے کے لئے اپنی ہمت پر کافی بھروسہ رکھتا ہوا شبھ خیالات
راست اقوال اور نیک افعال کا سہارا لیتا ہوا تمام بنی نوع انسان کے
واسطے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اگر خدائی ہستی سے منکر
ہو۔ تو ایشور کی سرو ویاپکتا کا دل و جان سے قائل ہو سکتا ہے۔ جب سے
دنیا کے بعض فرقوں کے اندر مختلف ثالثوں یا شافیوں کے موہوم سفارش
و شفاعت کا خیال کام کرنے لگا۔ تب سے دہریہ پن کے خیالات کا آغاز
ہوا۔ کیونکہ خدا کے منصف ہونیکا خیال کم ہوتا گیا۔ اور شفاعت کے
میزان کا پلڑا بھاری ہوتا گیا۔ اور انصاف کی جگہ بے انصافی کا قدم جما
ہمارے خیال میں جو شخص کرم کی فضیلت سے منکر ہے۔ وہ خدا کی ہستی
سے ضرور منکر ہے۔ شیخ سعدی صاحب نے سچ کہا ہے۔ شعر

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است   رفتن بپائے مردیٔ ہمسایہ در بہشت

اس شعر سے بھی تو کرم (اعلےٰ افعال کرنے کی عادت) کی فضیلت کی خوشبو ٹپکتی ہے ❖

بُدھ دھرم کے پند و نصائح یا عام ہدایات

(۱) کسی جان کا ہنن مت کرو۔ یعنے کسی جاندار کو بھی مت مارو۔ (مت کاٹو وغیرہ)

(2) چوری مت کرو ❖

(3) بے جا وشا بھوگ (زنا کاری) مت کرو ❖

(4) جھوٹھ مت بولو ❖

(5) مدھ یعنے کسی قسم کا نشہ بھی مت استعمال کرو ❖

(6) ناچ۔ ناٹک اور نا واجب تماشوں میں مت جاؤ ❖

(7) عطر۔ پھلیل اور فضول خوشبویات استعمال مت کرو ❖

(8) ہمیشہ نیچے دیکھ کر چلو ❖

بدھی سادھوؤں کے لئے علاوہ مندرجہ بالا ہدایات کے مفصلہ ذیل ہدائتیں بھی ضروری ہیں ❖

(9) حتے المقدور ایک وقت کھانا (خوراک) کھاؤ ❖

(۱۰) رنگین اور شاندار چارپائیوں یا پلنگوں اور نرم نرم بستروں یا گدیلوں پر مت لیٹو۔ (مراد سونے یا نیند کرنے سے ہے) ❖

(۱۱) سونے اور چاندی (مراد نقدی) کو مت چھوؤ ❖

(12) تنگ راستہ میں مت چلو ❖

(13) گھاس وغیرہ پر مت پھرو یا مت چلو ❖

یہی ذرائع نروانہ پد (مکتی) کو پانے کے لئے کافی ہیں ؛

نوٹ :- اگر انسان ان ہدایات پر بدل وجان عمل درآمد کرے - تو دنیا میں اتنی اشانتی کیوں پھیلے - افسوس! بدھی اصول تو کچھ کہتے ہیں - اور آجکل کے بدھی مُریدہ بالکل اُن کے برعکس چلتے ہیں - پس اصولوں کا قصور نہیں - اگر قصور ہے - تو اُن کا - جو ان اصولوں کو زبان سے مانتے ہیں مگر عملی طور پر اُن کے پابند نہیں - آہ ؛ بدھی ہدایت صاف حکم صادر فرما رہی ہے - کہ "کسی جان کو مت مارو" - لیکن آج بدھی مریدوں کا بے قصور و بے زبان جانوروں کے مارنے (کاٹنے) بغیر پیٹ تک بھی نہیں بھرتا - حیف صد حیف ؛

بدھی سادھو فقیر یا پھرا

بدھی دھرم ذات پات کا لحاظ دور کرنا بتلاتا ہے - چنانچہ ایک شخص بنام اُپالی جو ذات کا حجام ہوا ہے بڑا اعلےٰ بدھی مہنت ہو گذرا ہے - علاوہ اسکے کئی اور نیچ قوم کے اشخاص بھی بدھی مہنت ہو گذرے ہیں - اوپر بتلایا گیا ہے - کہ داٹوں (اسامی درس گاہ یا مندر) کے مبتدی شِسیا (طالب علم یا برہم چاری) ہر ایک کو بحالت حصول تعلیم زرد ساوھو آنا لباس پہننا پڑتا ہے - خواہ کسی عرصہ تک ہو - (یاد رہے کہ یہ اوستھا برہم چریہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے) - اور یہ لباس اِس خیال سے دھارن کرنا پڑتا ہے - کہ بغیر ایسا کرنے کے منش دوسرے جنم میں کسی حیوان مطلق کی یونی (جونی یا جنم) میں جا پڑے گا ؛ ان ہی طالب علموں (سِسیا) میں سے

جن کو نرواَنہ پد (مکتی) حاصل کرنے کی خواہش دامنگیر ہوجاتی ہے
وے سادھو ہوجاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سادھو ہوجانا چاہیئے۔ تو
اُس کے لیئے آٹھ چیزیں ضروری ہیں۔ اور یہ چیزیں اُس کے احباب یا
اقارب میں سے کوئی نہ کوئی اُس (سادھو ہونے والا) کے نذر یا پیش
کرتا ہے۔ تین ٹکڑے (پارچات) زرد کپڑے کے برائے لباس +
ایک بید یا بانس کا بنا ہُوا ڈول یا کھپرا برائے ڈالنے خوراک۔ اور یہ
ڈول سادھو کو گلے میں ڈالکر بھکشا مانگنی پڑتی ہے۔ ایک سوتی ہلکا سا کمر بند
ایک اُسترا برائے حجامت۔ کیونکہ سادھو لوگ سر ڈاڑھی۔ وغیرہ سب
چٹ کر کے رکھتے ہیں۔ ایک سوئی آہنی برائے ٹانکنے لباس کے + ایک
پانی صاف کرنے یا چھاننے کی چیز۔ سادھوؤں کو بغیر چھاننے کے پانی پینا
درست نہیں سمجھا جاتا۔ اسلیئے کہ کوئی پانی کا جرم (کیڑا) وغیرہ اُس کے
اندر موجود ہوتا ہو۔ سادھو کی غفلت سے مر نہ جاوے۔ ہر ایک سادھو کے
پاس ایک بڑا مگر ہلکا سا کھجور کے پتوں کا گول پنکھا موجود رہنا ضروری ہے۔
اسکے رکھنے کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ کہیں چلتے پھرتے سادھو کے خیالات
منتشر نہ ہوجاویں۔ بلکہ جوں ہی اُس کے خیالات کہیں ادھر اُدھر ہوئے۔
اور پنکھا ہاتھ سے گر پڑا۔ تو پنکھے کو اٹھانے پر جھٹ وہی خیالات پھر آموجود
ہوئے۔ سادھو کو اپنی نگاہ ہمیشہ زمین کیطرف رکھنی ضروری ہے۔ اور اپنے
سامنے دور تک نظر دوڑانی منع ہے۔ بلکہ قریب پانچ گز کی دوری (فاصلہ)
تک نظر کو محدود رکھے کسی شخص یا طالب علم کے سادھو ہونے سے پیشتر
اُس واٹ (مندر) کے سب سے بڑے مہنت کو اطلاع دیجاتی ہے۔ اور وہ

مہنت اُسکو سادھو بنانے کے لیئے ایک خاص دن مقرر کرتا ہے۔ اُس روز شخص مذکور کے سب سمبندھی (مرد و عورات) مندر میں آ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن مندر میں داخل ہونے سے پیشتر تین دفعہ اُس مندر کے ارد گرد پردکھنا دینا ضروری ہے۔ اور اس پردکھنا کے بعد وہ لوگ مندر میں بیٹھ جاتے ہیں۔ مرد الگ اور استریاں الگ ❊ اور کچھ دیر تک پان و سپاری چباتے اور چاء نوش کرتے رہتے ہیں۔ مندر کے سادھوؤں کی پنگت بھی ایک دوسرے کے بالمقابل قطاروں میں جم کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور بڑا مہنت اُن کے درمیان میں یا ایک سرے پر آسن جما کر براجمان ہو جاتا ہے ❊

ایک سادھو جو اُمیدوار (جس نے سادھو بننا ہوتا ہے) کا واقف ہوتا ہے۔ امیدوار کو بڑے مہنت کے حضور میں پیش کرتا ہوا گذارش ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص سادھو ہونیکا خواہشمند ہے۔ اتنا کہنے پر اُمیدوار ہاتھ جوڑ کر تین بار پیشانی کے بل بڑے مہنت کے آگے ڈنڈوت (پرنام) کرتا ہوا زبان سے بولتا یا گویا ہوتا ہے۔ "کہ اے صاحب کرامات میں آپ کو اپنا ہادی سمجھتا ہوں"۔ اس پر بڑا مہنت کئی ایک سوال اُس سے کرتا ہے۔ یعنے (۱) کیا تم بالکل اروگیہ (اروگ۔ تندرست یا بغیر بیماری کے) ہو۔ (۲) کیا تم کسی کے قرضدار ہو۔ (۳) کیا تم کسی کے غلام ہو۔ (۴) کیا تم اپنے والدین کی رضامندی سے سادھو ہوتے ہو۔ (5) کیا تمہاری آیو (عمر) بیس ۲۰ برس سے زائد ہے۔ (۶) کیا تمہارے پاس سادھو آنہ لباس اور دیگر ضروری سامان موجود ہیں۔ اس پر امیدوار پھر پرنام کرتا ہوا تین بار مہنت کے سامنے سر

جھکتا ہے - اور سوالات مذکورہ صدر کا واجبی جواب دیتا ہے - اگر اُس کی عرض منظور ہو جاوے تو اُسکا نام سادھوؤں کی فہرست میں درج کرلیا جاتا ہے - اور اُسکو نیا سادھو آنہ لباس پہنا کر بھکشا مانگنے والا ڈول اُس کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے - اور پنکھا اُس کے ہاتھ میں اس حالت میں وہ نیا سادھو پھر ایک دفعہ اپنے گرو (مہنت) کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہوا زبان سے یہ جملے بولتا ہے (۱) میں بدھ دیو کی شرن لیتا ہوں (۲) میں بدھ دھرم کا آشرا (سہارا) لیتا ہوں (۳) میں بدھی سادھوں کے حلقہ میں داخل ہو کر پناہ گزین ہوتا ہوں اُس کے بعد وہ یعنے نیا سادھو قسم (خلف) کھاتا ہے - کہ وہ زندگی بھر مذکورہ بالا بدھ دھرم کی ہدایات کے مطابق ہر ایک عمل کریگا - اس پر بڑا مہنت اُسکو آشیرباد دیتا ہوا کئی ایک ضروری حالات سے اُسکو آگاہ کرتا ہے - اس کارروائی کے خاتمہ پر نئے سادھو کے اقارب و احباب اُس (نئے سادھو) کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہوئے کئی اقسام کے پھول پھل وغیرہ بطور نذرانہ (چڑھاوا) اُس کے پیش کرتے ہیں - اور اُسکا ادب آداب بجالاتے ہوئے گھروں کو واپس ہوتے ہیں -

سادھو لوگوں کو دوپہر کے بعد کثیف غذا (چاول - سبزی وغیرہ) کھانا منع ہے - لیکن وے لوگ چائے نوش کرسکتے ہیں - و پان سپاری چبا سکتے ہیں - اور علاوہ اسکے تمباکو وغیرہ کا بھی حسب ضرورت دم لگا سکتے

نوٹ :- پوترا کے معنے پاک - پوتر - مقدس - بزرگ - عظیم وغیرہ ہیں +

ہیں۔ مگر یاد رہے کہ بہت سادھو تمباکو یا چرٹ (سیگرٹ) کو چھوتے تک بھی نہیں ٭

صبح کیوقت سادھو لوگ گرہستیوں کے گھروں پر بھکشا مانگنے جاتے ہیں۔ دروازے کے باہر جاکر چپ چاپ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اگر کوئی کچھ دیدیوے تو آشیرباد کہکر چل دیتے ہیں۔ اگر کچھ نہ ملے تو بغیر کسی شکایت یا حرف بولنے کے دوسرے دروازے پر جا حاضر ہوتے ہیں۔ خاص ہنگ کوک وغیرہ میں سادھو لوگ کشتیوں پر بیٹھکر خود کشتی چلاتے ہوئے دریا کے آرپار ہوکر دریا پر تیرنے والے گھروں سے بھکشا مانگ لاتے ہیں ٭

کئی طالب علم جب واٹ سے تعلیم حاصل کرکے گرہست (آشرم) میں داخل ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنا سادھوآنہ زرد لباس سندر ہی میں کسی کے حوالے کرتے ہیں ٭

اگر کسی سادھو کا دیہانت ہونے کو ہوتا ہے تو اُسکا معمولی سادھوآنہ لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ اور اُسکو اور لباس پہنایا جاتا ہے۔ کئی اشخاص کچھ مدت تک سادھو رہکر پھر گرہست میں داخل ہوجاتے ہیں۔ ایسے اشخاص دوبارہ سادھو ہوسکتے ہیں۔ مگر ان کو پھر وہی رسومات از سرِ نو ادا کرنی پڑتی ہیں۔ کئی سیامی سادھو علم طب میں بھی اچھی قابلیت رکھتے ہیں ٭

سیام میں کئی عمر رسیدہ بیوہ عورتیں بھی سادھنیاں (ابھدھوتنیاں) بن جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو سر کے بال منڈوا دینے پڑتے ہیں۔

اور سفید لباس رکھنا پڑتا ہے۔ سر ہمیشہ روڈا رکھتی ہیں۔ یہ سادھنیاں اُپدیش وغیرہ کا کچھ کام نہیں کرتیں۔ بلکہ مندروں سے اپنا پیٹ پالتی ہیں ٭

برہما اور ملک چین میں بھی کئی سادھنیاں نظر پڑتی ہیں۔ بعض سیامی سادھو اسوقت تک اپنے ہاتھوں سے پالی کی کتابیں لکھ کر پبلک کے حوالے کرتے ہیں ٭

نوٹ:۔ افسوس! لوگ بدھی اصولوں کی پیروی کی بجائے بدھی مورتیوں کو پوجنے لگ گئے جو بدھ دیو کے حکم کے بالکل خلاف ہے ٭

بدھی مسجد یا مندر

سیام اور برہما (بلکہ سیلون۔ چین وغیرہ) بدھی مندروں کا گھر ہیں۔ جگہ بہ جگہ عالیشان مندر غرور سے بڑھ کر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن صاحبان نے رنگون (دار الخلافہ برہما) کا بڑا اچھا (بدھی مندر) دیکھا ہے اُن کو اُسکی لاگت و سجاوٹ کا حال بخوبی معلوم ہے۔ سیام میں اور خصوصاً بنگ کوک میں بھی کئی ایسے عالیشان مندر دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ جن پر کسی زمانہ میں زر کثیر صرف کیا گیا تھا۔ بدھی لوگوں کا عام خیال رہا ہے۔ کہ زیادہ تر (بہت) مندر بنانے سے مکتی مل جاتی ہے۔ اور منش دوسرے جنم میں نہیں آتا۔ لیکن اب دن بدن اس خیال میں کمی آ رہی ہے، مگر پرانے مندروں کی مرمت میں اس وقت تک خاص توجہ دی جاتی ہے بعض بعض مندر بڑے وسیع موقعوں پر بنے ہوتے ہیں۔ جن کے ارد گرد پرانے بڑ کے درخت عجیب بہار دکھلاتے ہیں۔ کئی مندروں کے باہر پختہ اینٹوں

کی دیواریں بطور فصیل کے چُنی ہوئی نظر آتی ہیں - ان مندروں کے دریائی
حصے عموماً مستطیل شکل کے ہوتے ہیں - جن کے چوبی اور پختہ (سنگین)
کام سے نہایت ہی عمدہ کاریگری کی شان نظر آتی ہے - بیرونی حصوں میں
بڑے بڑے دالان (برامدے) بنے ہوئے ہوتے ہیں - ان برامدوں میں
سے کئی ایک کی چھتیں (سقف ہائے) تو پختہ ستونوں کے سہارے قائم
ہوتی ہیں - اور کئی ایک میں چوبِ ساگوان کے نہایت ہی مضبوط - طویل
اور بڑے لپیٹ (گولائی) کے ایسے سہارے (ستون) دیکھے جاتے
ہیں کہ جن کی پائداری اور خوبصورتی کا اندازہ لگانا نہایت مشکل ہوتا ہے
ان مندروں کے اندرونی دروازے دریچے اور دیواریں مختلف طرح
کی خوبصورت چیزوں (مثلاً چونیاں - معمولی قیمت کے پتھر یعنے یاقوت
وغیرہ اور زریں یا طلائی پتریاں) سے ایسے آراستہ نظر آتے ہیں
کہ گویا آج اُن کو مزین کیا گیا ہے - ان مندروں کے عین وسطی مقام
میں بدھ دیو کی ایک بڑی مورتی دھیان اوستھا میں آسن جمائے استھاپت
کی ہوتی ہے - کہ جس کا رخ ٹھیک مندر کے بڑے دروازے کے سامنے
ہوتا ہے - جس سے کہ باہر سے درشن ہو سکتے ہیں - اور اس بڑی مورتی
کے آس پاس اور بہت سی مختلف دیوتاؤں کی مورتیاں دھری ہوئی
دیکھی جاتی ہیں - مقام آیوتھیا (سیام کا قدیم پایہ تخت) کے ایک قدیم
مندر میں قریب بتیس ہزار کے مورتیاں رکھی ہوتی ہیں - ان مورتیوں
کی بیرونی ساخت میں بے انداز طلائی پتریاں خرچ ہوئی ہوئی معلوم
ہوتی ہیں - بعض کی آنکھوں میں نہایت ہی آبدار موتی جڑے ہوئے ہیں؛

بعض مندروں میں بدھ دیو کے سئین اوستھا (خوابیدہ - یا سوئی ہوئی حالت) کی مورتیاں دیکھی جاتی ہیں - سیامی مندروں کی ان مورتیوں سے ایک مورتی کی لمبائی ساٹھ گز کے قریب بتائی جاتی ہے - پاؤں پانچ گز لمبے - میں نے پہلے پہل اس قسم کی ایک مورتی رنگون کے بڑے پھیا (پگوڈا) میں دیکھی تھی - جسکو دیکھ کر میں حیران تھا - کہ اتنی لمبی مورتی - مگر وہ مورتی تو صرف بیس گز کے قریب لمبی تھی - یہ مورتیاں گیا ہیں - گویا اینٹوں کے بت چنے ہیں - پہلے اینٹوں کی چنائی کرکے بت (مورتی) کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے - اس کے بعد اس پر سیمنٹ یا چونے وسرخی کا پلستر کرکے وارنش یا پالش کر دیا جاتا ہے - یہ پالش اس صفائی اور حکمت سے لگایا جاتا ہے - کہ دیکھنے والے کی عقل دنگ رہ جاتی ہے - اور پھر اس پالش شدہ مورتی (بت) کو طلائی پتروں سے ڈھانپ دیتے ہیں - خاص بنگ کوک میں کئی قسم کی دھاتی اور پتھر کے بت تیار کرنے کی خاص دوکانیں یا کارخانے ہیں - جب تک کہ بت کے چہرہ (نقش) پر آنکھیں نہیں جما دیجاتی - تب تک وہ بت مقدس اور قابل پرستش نہیں سمجھا جاتا - ان بدھی مندروں میں علاوہ مہاتما بدھ کی مورتیوں کے ہزاروں قسم کی دیگر چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی ہوتی ہیں - ان میں سے کئی مورتیوں کے ہاتھوں میں تیر و کمان پکڑائے ہوتے ہیں - اور کئی ایک کے ہاتھ میں سنکھ اور چکر وغیرہ - ان مندروں میں نقدی - برتن - پھول - پھل اور خوراک تک چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے - جس سے بدھی مہنتوں کے پیٹ پلتے ہیں -

اور چھت کو مندروں کی ضروری مرمت میں لگایا جاتا ہے ؞

بڑے بڑے بدھی مندروں کے آس پاس بدھی سادھوؤں کے اکھاڑے[1] (رہائش کے مکان) نظر آتے ہیں۔ یہ مکان چوبی اور سطحِ زمین سے چھ فیٹ اونچے پختہ برجیوں یا کہ چوبی پوستوں پر بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ رطوبت سے محفوظ رہیں۔ اور علاوہ اس کے یہ مکان یک منزلہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ بدھی سادھوؤں کا خیال ہے۔ کہ دوسری یا کہ تیسری چھت پر رہنے والوں کے پاؤں نچلے فرش پر نواس کرنے والوں کے سر کی طرف ہوتے ہیں۔ امراد اونچائی یا کہ بلندی سے ہے اور اس قسم کا عمل سادھوؤں کے لئے ناواجب ہے۔ اس لئے مکان عموماً بارکوں کیطرح ایک چھت والے ہی بنائے جاتے ہیں۔ ہر ایک اکھاڑے کے متعلق ایک گھنٹہ گھر یا گھنٹہ برج ضروری ہے۔ یہ برج چوبی اور شش منزلہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک منزل میں ایک گھڑیال (گھنٹہ آہنی جو بہت وزنی ہوتا ہے) لٹکا رہتا ہے۔ اور جب سادھوؤں کی پوجا کا وقت قریب آتا ہے۔ گھڑیالوں کو زور سے بجوانا (ٹھکوانا) شروع کیا جاتا ہے۔ تاکہ سب سادھو پوجا کے لئے حاضر ہو جاویں۔ ان گھڑیالوں

---

[1] برہمی زبان میں اس قسم کے اکھاڑوں (مکانات) کو "پنگی چاؤ" کہتے ہیں۔ پنگی بمعنے سادھو۔ اور چاؤ (چو) کے معنے جائے آرام یا رہائش۔ سیامی زبان میں ان مکانوں کو واٹ کہا جاتا ہے۔ اور کئی لوگ رونگ پھرا بولتے ہیں ؞

کو آسمانی رنگ (ہلکا نیلا) سے رنگدار کر کے اُن پر طلائی بند چڑھائے جاتے ہیں ؞

پھراچادی داگا باس یا بدھی مینار

تمام سیام برہما اور سیلون (لنکا) میں جگہ بجگہ یہ مینار جن کو داگا باس کہتے ہیں۔ نظر آتے ہیں۔ داگا باس سنسکرت کے الفاظ "دھاتو گر بھا" سے لیے گئے ہیں داگا باس صرف اُن میناروں۔ لاٹوں یا کہ مزاروں کو کہتے ہیں۔ کہ جو زمانۂ قدیم میں بدھ دیو کی یادگار میں بنائے گئے تھے۔ بعض بعض میناروں کی نسبت عجیب عجیب روایات سُننے میں آتی ہیں۔ کہ فلانی مینار یا کہ لاٹ کے نیچے بدھ دیو کے سر کا بال گاڑا ہوا ہے۔ اور فلانے کی نیچے مہاتما ممدوح کا دانت مدفون ہے (جیسا کہ علاقہ سیلون (لنکا) کے مقام کانڈی میں ایک اسی قسم کی یادگار قائم ہے) - اور فلانی لاٹ بدھ دیو کے نقش پا پر نصب کی گئی تھی۔ یہ درگا باس اینٹوں یا پتھروں کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی بنیاد (کرسی) بڑی وسیع مدور (گول) شکل میں ہوتی ہوئی درجہ بدرجہ بلندی پر پہنچتی ہوئی کم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ان کی چوٹی بہت ہی کم پیٹ میں بشکل گاؤدُم رہ جاتی ہے۔ بعض کے درمیانی حصوں میں نہایت ہی عمدہ قسم کی چھوٹی چھوٹی اینٹوں کی سیڑھیاں یا پٹڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ جو کہ ان درگا باسیوں کو پلستر کرنے کے وقت کام دیتی ہیں۔ کل درگا باسوں کی چوٹیوں پر

میں لگائے جاتے ہیں - عموماً ہر سال بڑے بڑے داگا باسوں پر میلہ ہوا کرتا ہے - میں نے پہلی دفعہ اپر برہما کے مقام یاوالٹانگ (لوٹانگ) میں اپنے ایک عزیز دوست کے ہمراہ ایک بہت ہی بڑے داگا باس کا درشن کیا تھا - اُسوقت اُسکا درشن مجھے اچھا معلوم ہوا مگر دوسرے مقامات میں اسی قسم کے داگا باس دیکھنے پر میری پہلی حیرانی جاتی رہی - بنک کوک کے شاہی مندر کا درمیانی داگا باس بھی قابل دید ہے - لفظ داگا باس علاقہ سیلون یعنے لنکا (بدھی گوردوارہ) میں استعمال ہوتا ہے - سیام میں پھراچادی بولتے ہیں - غیرزبانوں میں پگوڈا یا پگوڈا کہتے ہیں ؎

مقام ایوتھیا سے چودہ میل کے فاصلے پر کوہ پھرابات زمیامی میں پھرا کے معنے مقدس - بات یابت کے معنے پاؤں یا کہ پاؤں کا نشان جو پادیا پد کا بگاڑ ہے) پر ایک بڑی بھاری بدھی زیارتگاہ یا مقام تیرتھ واقع ہے - اہل سیام کا عقیدہ ہے - کہ اس پہاڑ (کوہ) پر بدھ دیو کے پاؤں کا نشان (نقش پا) موجود ہے - اس مقام پر ایک عالیشان عمارت اور ایک بدھی داگا باس موجود ہیں - دور دور سے بیشمار لوگ (خلقت) اپیدل چلکر ننگے پاؤں اس پہاڑ پر چڑھ کر تیرتھ یاترا کرنا نہایت اوتم (اُتم) خیال کرتے ہیں - چڑھاوے کا اندازہ لگانا مشکل ہے یہ مقام قابل دید ہے - شمالی سیام کے دارالخلافہ شہر چنگ مئی کے نزدیک بھی ایک اسی قسم کا مقام تیرتھ پایا جاتا ہے ؎

سیام میں عام لوگ سفید ہاتھی کی بھی پرستش کرتے ہیں سفید

ہاتھی کو مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ مگر دن بدن اس رسم میں کمی ہو رہی
ہے۔ پہلے برہما میں بھی یہی حال تھا +

مسافر خانے

سیام کے گاؤں گاؤں میں مسافروں کے
آرام کے لئے مسافر خانے موجود ہیں۔

سیامی زبان میں ان کو سالا (سالا - شالہ) کہتے ہیں۔ سالوں کا بنانا
بڑا پُن (ثواب) تصور ہوتا ہے۔ یہ مکان بھی سطح زمین سے اونچے
اور چوبی ہوتے ہیں۔ بعض تو چاروں طرف سے کھلے [illegible] بعض دو طرف
سے بند اور دو طرف سے کھلے ہوتے ہیں۔ ان مسافر خانوں میں پینے
کے واسطے پانی کے دو گھڑے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور کئی مسافر
خانوں کے ساتھ ہی کھوئی (کنواں - چاہ) بھی ہوتی ہے۔ کسی زمانہ
میں دھرماتما لوگ مسافروں کو چاول بھی کھانے کے لئے دیتے تھے
مگر آجکل ایسا حال نہیں۔ کیونکہ کئی مسافروں کی خرابی [illegible] اس پاک رسم کی
بندش کے واسطے کافی ثابت ہوئی +

اپر برہما میں بھی بجنسہٖ یہی حال ہے۔ بلکہ مسافروں کی پیاس بجھانے
کے لئے ہر ایک گلی۔ کوچہ۔ یا کہ سڑک کے موڑوں اور ناکوں پر درختوں
کے سہارے پانی کے دو گھڑے ہر وقت پڑے رہتے ہیں۔ جو آوے
پیوے۔ آرام کرے۔ اور چلا جاوے۔ ملک چین کے بڑے بڑے
شہروں میں بھی اسی طرح چاء کے مٹ بھرے (سرد) ہوئے سڑکوں
کے موڑوں پر مسافروں کی پیاس بجھانے کے لئے پڑے ہوئے اپنی
آنکھ سے دیکھے۔ نہایت ہی عمدہ رسم ہے +

ہند کے بعض مقامات میں مسافروں "کو ناگنے پر بھی پانی نہیں ملتا۔
ہائے کھوڑ پن اور چھوت چھات تمہارا ستیاناس ہو ٭

سیامی کُتب مقدّس

اہل سیام کی کُتب مقدس بھی وہی ہیں۔ جن کو تمام بُدھی علقہ (بدھی کے پیرو) اپنا دھرم شاستر قرار دیتا ہے۔ وہ کتب مقدس تری پٹاکا (اصل پٹنیکا) کہلاتی ہیں۔ جن کے نام ونیا پٹاکا (ونی یا پٹاکا)۔ سوترا پٹاکا۔ ابھی دھرما پٹاکا ہیں۔ جو کہ پالی زبان میں تحریر ہیں۔ علاوہ ان کے کئی سیامی سادھورا ائن کو بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں۔ اب سے قریباً پچاس برس پہلے کل سیامی کتابیں دستی لکھی جاتی تھیں۔ کیونکہ چھاپہ (پریس) موجود نہ تھا گو اس وقت تک کئی سادھو لوگ دستی لکھی ہوئی کتابوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر عام خلقت چھاپہ کو ترجیح دیتی ہے ٭

پہلے زمانہ میں تحریری کام میں کاغذ کی نسبت بھوج پتر۔ تاڑ کے پتر اور کئی قسم کے درختوں کی چھال کو ترجیح دیجاتی تھی۔ کیونکہ آخر الذکر کاغذ کی نسبت زیادہ دیرپا ہوتے ہیں۔ اور اُن کو گھن یا دیمک نہیں لگتے ٭

خاص سوہاٹ تیوہار سیامی

(۱) ٹھیب چنگٹ چا۔ یا۔ لوچینگ چا جس کے اُردو معنے "جھولا" یا "ہنڈولا" ہیں۔ یہ رسم اُس موقع پر ادا کی جاتی ہے۔ جب کہ چاولوں

کا فصل کاٹ کر انبار دن پاکر غلہ منافون .. بر بھرنے کی تیاری ہوتی ہے -
اس کا مطلب اُس مہان شکتی کا شکریہ (دھن یاد) ادا کرنیکا ہوتا ہے
کہ جس کی عنایت سے غلہ صحیح و سلامت تیار ہوا - یہ رسم برہمنوں کے
ذریعے ادا کیجاتی ہے - یعنے شاہی محل کے نزدیک شاہی مندر میں برہمن
لوگ ایک قسم کا جھولا (جھولنے کی چیز یا ہنڈولا) تیار کرتے ہیں - اور
خاص مقررہ دن کو محکمہ زراعت یا کہ مالیہ کے افسر اعلےٰ (سیاسی وزیر)
کو اُس جھولے میں جھلاکر خاص رسوم ادا کی جاتی ہیں - چند روز تک
بدستور جاری رہتی ہیں - اور اس میں کل شاہی خاندان کے لوگ اور
وزرا شامل ہوتے ہیں - یہ رسم سال بھر میں دو دفعہ پوری کرنی ضروری
ہوتی ہے - سنہ ۱۹۰۵ء میں یکم اور تیسری جنوری اور اکتیس اور تیئیس دسمبر
کو یہ رسومات ادا ہوئیں ❊

کھاؤ واسا اور عوک واسا

لفظ واسا پالی ہے - اور سنسکرت کے لفظ
ورشا (یعنے برسات - بارش - سال - برس)
کا بگاڑ ہے چونکہ بُدھی حکم کے بموجب بدھی
سادھوؤں کو برسات کے مہینے میں باہر
دوسرے مقامات میں پھرنا منع ہے - اور اپنے مندروں میں رہنا واجب
اسلئے یہ دستور یا رسم بُدھی روزہ یا برت کہلاتا ہے - یہ برت تمام قوم
سیام اور نیز بڑے بڑے شاہی حکام کو بھی رکھنا ضروری ہوتا ہے -
اس عرصہ برت یا روزہ میں کئی اقسام کی نفس کشی کے سادھن کئے
جاتے ہیں - اوپر کہیں ذکر کیا گیا ہے - کہ موجودہ ولیعہد تخت سیام جب

ولایت سے واپس آ گئے - تو ماہ اگست میں اس برت کے پورا کرنے میں
مشغول ہوئے - یہ برت عموماً ماہ اگست اور ستمبر کے درمیان واقع ہوتا
ہے - کہا جاتا ہے - کہ اس برت کی ٹھیک ٹھیک پابندی دوسرے جنم
میں خوشحالی کا باعث ہوتی ہے - اس برت کا آغاز کھاؤ واسا کہلاتا ہے
اور آخیر عوک واسا - ۱۹۵۵ء میں یہ برت چھبیس جولائی کو شروع ہوا - اور
تین اکتوبر کو ختم ۞

(۳) لوی کراتھونگ
یا لوئی کاتھونگ

اس تہوار کا سرکاری نام کرن لوئی
پھرا پرا تیپ ہے - لوئی کے
معنے "تیرانا" - "پانی میں بہانا"
وغیرہ وغیرہ ہیں - اور کاتھونگ
یا کراتھونگ کے معنے روشنی - چراغ - وغیرہ - پرا تیپ یا پا دیپو
پالی زبان کے الفاظ - اور سنسکرت کے لفظ دیپ (معنے چراغ
لیمپ وغیرہ) کا بگاڑ ہیں - ۱۹۵۵ء میں یہ رسم پہلی - دوسری تیسری
اکتوبر - تیئیس و اکتیس اکتوبر اور پچیس نومبر کو پوری کی گئی - اس تہوار
کو دریائی روشنی کا تہوار یا دیپ مالا کہنا چاہئے - کیونکہ اس تہوار
پر رات کے وقت عام سیامی لوگ قسم قسم کے کاغذی چراغ - بتیاں
اور کاغذی کشتیاں بنا کر اور دھوپ (لوبان) جلا کر دریا میں بہاتے
ہیں - دریا کے کنارے پر پٹاخے بھی چھوڑتے ہیں - اس کا مطلب دریائی دیوتا

۵ مجھے خیال آتا ہے - کہ یہ رسم پنجاب کے بہت سے حصوں اور خاص کر

(جند پیر) کو خوش کرنیکا ہوتا ہے۔ کیونکہ دریا کے ذریعے اُن کے فصلات کو پانی ملتا۔ اُن کی اپنی پیاس بجھتی (بُجھتی) اور کل تجارت کشتیوں و اگن بوٹوں بر دریا ہی کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ بھی مطلب ہوتا ہے۔ کہ دریا کی طغیانی سے بے خطر رہیں۔ شاہی خاندان کے لوگ اس رسم کی ادائیگی میں خاص حصّہ لیتے ہیں۔ یعنے اگن بوٹوں کو جھنڈیوں اور چراغوں (لمپوں) سے مزین کر کے دریا میں سیر کرتے اور کئی اقسام کے پھل۔ پھُول وغیرہ دریا میں بہاتے ہیں +

(۴) **پھرابات** } اس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنے یہ وہی تیوہار ہے۔ جو کہ کوہ پھرابات (آیوتھیا سے چودہ[14] میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کی یاترا سے تعلق رکھتا ہے۔ اٹھ آٹھ۔ و نو فروری ۱۹۵۵ء کو یہ تیوہار منایا گیا +

(۵) "تُو نام"۔ یا "تُو نام پھر اچھی پھٹ سچا (ستیا)"۔

(پانی۔ آب) { پانی پیدا دھا یعنے انبا لمتد ری + } (راست سچا) +

یہ رسم سال میں دو دفعہ ادا کیجاتی ہے۔ ۱۹۵۵ء میں ستائیس مارچ اور پندرہ ستمبر کو ادا کی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام سیاسی مدبران

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۷) + ڈیرہ جات و سندھ کے علاقوں میں بھی بڑی شان سے پوری کی جاتی ہے۔ اور ناریل وغیرہ دریا میں بہائے جاتے ہیں۔ تاکہ جند پیر خوش رہیں +

(حاکمان - وزرا - و دیگر ذی اقتدار لوگ) و اہل کاران [illegible]
کی خیر خواہی و روز افزوں ترقی یا کہ عظمت کے ثبوت میں خاص رسومات
ادا کر کے وفاداری کا چرنامت (جل) بھی پڑتا ہے - یہ رسم [illegible] ہی خوش
[illegible] خاص [illegible] وشوکت سے منائی جاتی ہے - اُس روز سب سیامی
سادھو بھی مندروں میں بلکہ خاص مذہبی پوجا وغیرہ کرتے ہیں ؏

(۶) **ریک ناہ** } یہ رسم اراضیات [illegible] میں چاول (غلہ) کی تخم
ریزی کرنے سے تعلق رکھتی ہے - اسکا مہور
وغیرہ براہمن لوگ ہی سودھتے ہیں - کیونکہ یہ رسم ادا کئے بغیر بیج نہیں
بوتے - ایک خاص جگہ میں محکمہ زراعت کا اعلے آفیسر سیامی اپنے
دستِ مبارک سے ایک گھنٹہ کے لئے معمولی طور پر براہمن پوجاریوں
(پجاری لوگ) کے حکم کے بموجب ہل کو تھامے رکھتا ہے - اور دو
بیل اُس ہل کو اُس خاص جگہ پر کھینچتے ہیں - ان بیلوں کو براہمن لوگ
اچھی طرح سے سجاتے ہیں - اور ہل بھی خوبصورت ہوتا ہے - (ملک چین
میں بھی یہی رواج ہے) ماہ اپریل کے قریب یہ رسم انجام دی جاتی
ہے ؏

(7) **گروٹ تھائی** } عام سیامی نیا سمت - یہ تیوہار عموماً
مارچ کے آخیر میں بڑی کروفر سے
منایا جاتا ہے - کل سیامی باشندے خاص طور پر اس تیوہار کو مناتے
ہیں - اس تیوہار پر سرکاری توپیں بھی چھوڑی (داغی) جاتی ہیں -
یہ تیوہار تین روز تک بدستور جاری رکھا جاتا ہے ؏

سلاکئی لوگ اسکو گروٹ تھائی کہتے ہیں - اور بعض لوگ تروٹ تھائی اسلئے گروٹ : تروٹ [illegible]

(8) **کروٹ چین** } اہل چین کا (چینی) نیا سمت۔ اس پر بھی
عام سیامی لوگ خوشی مناتے ہیں۔ یہ سمت
عموماً ماہ فروری میں شروع ہوتا ہے ؛

(۹) سیامی سرکاری سال ہمیشہ یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے
آغاز پر بھی خاص جلسے منائے جاتے ہیں ؛

(۱۰) **سونگ کران** } یہ تیوہار اُن دنوں (ایام) میں منایا جاتا
ہے۔ جبکہ سورج (آفتاب) راسی مین
(راس) کے گھر سے راسی میت (میش) میں داخل ہوتا ہے۔ اصل
میں یہ تیوہار سیام کا جوتشی یا سدھانتی نیا سمت سمجھا جاتا ہے سنہ 1956ء
میں یہ تیوہار تیرہ (13) سے سولہ (16) اپریل تک منایا گیا ؛

(۱۱) **کان وساکھا پوجا** } لفظ پوجا بگاڑ ہے "پوجا" کا
یہ ایک قسم کی سالانہ پوجا ہے۔
جس کو وساکھا (وی ساکھا) کہتے ہیں ؛ اور یہ پوجا مہاتما بدھ
کے جنم دن کے متعلق ہے۔ یہ پوجا عموماً اُن ایام میں کیجاتی ہے
جبکہ چاند وساکھا (وشاکھا) نکشتر میں داخل ہوتا ہے۔ اس تیوہار
پر سیامی لوگ اپنے گھروں کو اچھی طرح منور کرتے اور عام پُن دان
(خیرات) کرتے ہوئے خوب آنند مناتے ہیں۔ یہ تیوہار عموماً ماہ
مئی کے شروع میں منایا جاتا ہے ؛

(12) **کھوٹ کاٹھین** } یہ سالانہ رسم (تیوہار) یا فرض
بھی برابر ایک ماہ تک بڑے

کروڑ سے تمام سیام دیش اور خاصکر بنگ کوک میں منایا جاتا ہے۔
یہ وہ رسم یا فرض ہے۔جس کے پورن کرنے کے لئے شاہ سیام کو اپنے
دست مبارک سے سیامی سادھوؤں کو سالانہ لباس (پوشاکیں) پیش
کرنی پڑتی ہیں۔گو کل سیام میں بیشمار بدھی مندر ہیں۔لیکن بڑے بڑے
مندروں میں شاہ سیام خود تشریف لے جاکر اس فرض کو خوشی سے
نبھاتے ہیں۔اور باقی مندروں میں شاہی خاندان کے ممبر اور خاص
وزرا اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔اس فرض کے ادا کرنے کی غرض
سے بعض مقامات کو جو دریائی کناروں پر واقع ہیں۔شاہ ممدوح
بذریعہ اگن بوٹ تشریف لے جاتے ہیں۔ایسے مواقع پر شاہی اگن
بوٹ کے سجانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا جاتا۔اور اس شاہی
اگن بوٹ کے پیچھے پچاس ساٹھ اور بوٹ دکشتیاں جن میں شاہی
عملہ اور دیگر خلقت سوار ہوتے ہیں۔دریا پر چلتے ہوئے ایک عجیب
بہار دکھاتے ہیں۔کئی مقامات کو پہنچنے کے لئے شاہ سیام خشکی کے
راستے تشریف لے جاتے ہیں۔سب سے بڑے مندر کے دروازہ پر
جب آنحضور پہنچتے ہیں تو باہر سے سادھو آنہ لباس کا ایک جوڑا اچھی
طرح سے سجا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھ کر مندر میں داخل ہوکر
ایک میز (ٹیبل) پر جو خاص اُسی مطلب کے لئے رکھا ہوتا ہے۔دھر
دیتے ہیں۔اور باقی سب جوڑے (لباس) الگ دھرد ئے جاتے
ہیں۔یہ لباس زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔اُس میز پر پھولوں سے
سجائی ہوئی سونے کی (طلائی) پانچ صراحیاں۔پانچ طلائی تھالیاں

رکابیاں (بھوسنے ہوئے چاولوں سے پُر - پانچ طلائی بتی دان جن
میں موٹی بتیاں رکھی ہوتی ہیں - اور پانچ دھوپ دان (کی بتیاں
بھی موجود ہوتی ہیں - شاہ موصوف اپنے ہاتھ سے موٹی اور لوبانی بتیوں
کو روشن کرتے ہیں - اور اسکے بعد بدھ دیو کی مورتی کے آگے نمسکار
کرتے ہوئے کتب مقدّس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے سادھوؤں
کی منڈلی کو پرنام کرتے ہیں - اس پہ بڑا مہنت شاہ پانچ بدھی احکام
کی سپورکال (ہمیشہ) پالن کرنے کا وعدہ لیتا یا کراتا ہے - (۱) کہ وہ
(شاہ) بلا وجہ کسی جاندار کی جان نہ لیویگا - (۲) وہ کسی پر ظلم نہ کریگا
(۳) کسی عورت کے ساتھ بلا اُس (عورت) کی اور اُسکے متعلقین
کی مرضی (رضامندی) اور اجازت کے تعلق پیدا نہ کریگا - (۴) جھوٹ
نہ بولیگا - کسی انسان کے ساتھ دھوکا (دھوکا) نہ کریگا - بدزبان نہ دیگا
(۵) نشہ وغیرہ سے پرہیز کریگا - خاص خاص حالتوں میں دو تین اور
شرائط بھی کیجاتی ہیں - لیکن مذکورہ بالا پانچ لازمی ہیں - اسکے بعد شاہ
سیام اپنے ہاتھ سے چڑھاوا وغیرہ چڑھاتے ہوئے سادھوؤں کو
لباس تقسیم کرنے میں مشغول ہوجاتے ہیں - اس پر پھر لوگ (سادھو
پالی زبان میں "سادھو"... سادھو" بولتے ہیں - پالی میں "سادھو"
کے معنے شاباش - مبارک وغیرہ کے ہیں - اس کے بعد بڑا مہنت
شاہ کی تشریف آوری اور تقسیم لباس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہے -
اس رسم (فرض) کے خاتمہ پر شاہ سیام مندر سے واپس آجاتے
ہیں - اور اُن کے باہر آنے پر بدھی سادھو اُن کی (یعنے شاہ کی)

عمر درازی اور اقبال کے لئے بُدھ دیو کی مورتی کے سامنے دست بدُعا ہوتے ہیں۔ موجودہ شاہ کے والد بزرگوار شہنشاہ مہاموٗنگ کٹ اُن سادھوؤں کو جو پالی زبان میں خاص مہارت رکھتے ہوتے تھے زائد لباس وغیرہ عطا کرتے تھے۔ یہ رسم (فرض) عموماً ماہ اکتوبر میں ادا کیجاتی ہے ٭ نیز ماہ اکتوبر کے آخیر میں پھُوکھاؤ کھونگ یعنے مہاتما بدھ کی ایک یادگار کا تیوہار بھی منایا جاتا ہے۔ کشتیوں کی دوڑ بھی اسی مہینے میں کیجاتی ہے۔

شاہ سیام کا جنم دن بیس واکیس ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ اور آپ کی تخت نشینی کا تیوہار نومبر میں ٭

علاوہ مذکورہ بالا رسومات وتیوہاروں کے سورج گرہن وچاند گرہن کے موقعوں پر بھی کئی قسم کی پوجا کیجاتی ہے ٭

بنگ کوک

بنگ کوک کے معنے تجارتی وسط یا درمیانی حصّہ (سنٹر) کے ہیں۔ یعنے بنگ (شنج) کے معنے بیوپار یا تجارت۔ کوک بمعنے وسط درمیان یا پیٹ۔ بنگ اور کوک کے الفاظ سے سنسکرتی خوشبو ٹپکتی ہے بنگ کوک وہی مقام ہے جو ۱۷۶۷ء سے پایہ تخت سیام کہلاتا ہے۔ یہ عالیشان شہر دریائے مینام کے دہانے سے تیس میل کے فاصلے پر دریائے مذکور کے دونوں کناروں پر میلوں تک آباد نظر آتا ہے۔ ۱۷۶۷ء سے پیشتر

یہ مقام ایک معمولی گاؤں تھا ۔ اوّل ہی اول جب بنگ کوک صدر مقام
مقرر ہُوا ۔ تو اُسوقت زیادہ تر آبادی موجودہ شہر کے غربی جانب دریائی
کنارے پر قایم ہوئی ۔ مگر سنہ ۱۷۸۲ء میں دریا کے شرقی کنارے پر
بنگ کوک کی بِنا ڈالی گئی ۔ اور تب سے اس شہر نے تجارتی اُمور وغیرہ
میں نمایاں ترقی کی ۔ دریائے مینام کے دہانہ کے قریب بجانب جنوب
ایک ریتلا اور کیچڑ کا حلقہ (سخت رُک) میل دو میل تک پھیلا ہُوا
ہے ۔ اور ایک خاص موقع پر اس میں ایک ٹیلہ (چٹان) سا نظر
آتا ہے ۔ لہر کے آنے پر تو اُس حلقہ کا کوئی نشان معلوم نہیں ہوتا ۔ مگر
لہر کے اُترنے پر کئی جگہ پر اُس کے نشان معلوم ہوتے ہیں ۔ غرضیکہ بھاری
جہازوں کو اس مقام کے قریب دریا میں داخل ہونے کی بڑی سی تکلیف
ہوتی ہے ۔ مگر سنہ ۱۹۵۱ء سے اُس موقع کی حالت کو بہت کچھ درست کیا گیا
ہے ۔ اور یہاں لائٹ ہوس (وہ مقام جہاں کہ روشنی کی بتی نصب ہوتی
ہے) بھی بنا دئے گئے ہیں ۔ تاکہ اندھیرے میں جہازوں کو اُس مقام
کا پتہ رہے ۔ اس تنگ حلقہ سے گذر کر جہاز کے سواروں کو دریا کے
دونوں کناروں پر گھنے سرسبز جنگل نظر آتے ہیں ۔ شہر بنگ کوک کے نزدیک
پہنچنے سے کئی مندروں کے سنہری کلس نظر آنے سے جہاز کے سفر
کی تکلیف بھول جاتی ہے ۔ شہر میں داخل ہو کر کئی عالیشان عمارتیں
دیکھنے میں آتی ہیں ۔ کسی وقت یہ شہر فصیلوں سے گھرا ہُوا تھا ۔ اور
ان فصیلوں میں بڑے بڑے گیٹ (دروازے) قایم تھے ۔ مگر اب
کچھ حصّہ فصیلوں کا اور کئی ایک دروازے مثلاً پتومسام یوٹ اور

پتو بھی گرا دیے گئے ہیں۔ (پتو[۱] کے معنے بڑے دروازے یا گیٹ کے
ہیں)۔ شاہی محلات و عمارات۔ سرکاری دفترات اور فوجی بارکیں بھی
ایک پختہ فصیل سے محیط ہیں۔ جس کا احاطہ قریباً ایک میل ہے ٭
سینکڑوں نئی اور ولایتی فیشن کی عمارتیں دن بدن بنتی جاتی
ہیں۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں بجلی کی روشنی رات کے اندھیرے
کو دور کرتی ہے۔ شہر کے درمیان میں کئی جگہ دریائی نالے بہتے ہیں
جن کے دونوں کناروں پر پرانے فیشن کے اور نئی طرز کے سینکڑوں
مکانات دیکھے جاتے ہیں۔ تمام غلاظت وغیرہ ان ہی نالوں میں بہا دی
جاتی ہے۔ دریا کے شرقی کنارے پر بڑی بڑی تجارتی کوٹھیاں۔ مال گودام
اور مال اتارنے کے گھاٹ۔ نیز چاولوں کے صاف کرنے اور لکڑی چیرنے
کی فیکٹریاں (کارخانے) واقع ہیں۔ ممالک غیر کی کونسلوں کے عمارات
کسٹم ہوس (محصول خانہ) اور چارٹرڈ بنک بھی اسی کنارے پر بہار دکھاتے ہیں
دریا پر تیرنے والے مکانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شہر کے دو تین حصوں
میں بجلی کی طاقت سے چلنے والی ٹرام وے (گاڑی) بھی ہیں۔ ان میں سے
ایک تو مقام بنگ کولم سے لے کر بڑے بازار سے ہوتی ہوئی شہر کے شاہی
محلات تک دن بھر چلتی رہتی ہے۔ یہ فاصلہ قریباً چھ میل ہے۔ اور شہر
بنگ کوک کا طول بھی قریباً اتنا ہی بتایا جاتا ہے۔ مگر دریا کے شرقی کنارے
کی آبادی کا رقبہ بارہ مربع میل کے قریب ظاہر کیا جاتا ہے۔ اہل سیام

[۱] اصل لفظ پراتو ہے ٭

ذات پات یا کچی۔ پکی کا فضول وہم نہیں رکھتے۔ اس لئے تمام شہر میں جگہ بجگہ کھانے پینے کا سامان بافراط نظر آتا ہے ✣

آب وہوا دریا کا پانی عموماً میلا کچیلا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے کناروں پر جائے ضرورت وغیرہ بنائی ہوئی ہیں۔ اور تمام شہر کی غلاظت بھی اسی میں بُرد کیجاتی ہے۔ اس لیئے بغیر صاف یا فلٹر کرنے کے پینے کے کام میں بہت کم آسکتا ہے۔ بہت لوگ مٹوں۔ پیپوں وغیرہ میں پانی بھر کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور پھٹکری وغیرہ سے صاف کر کے پینے کے استعمال میں لاتے ہیں۔ مگر بہت سی آبادی بارانی پانی کو پینے کے کام میں لاتی ہے۔ برسات عموماً پڑتی رہتی ہے۔ پس لوگ بڑے بڑے پیپے (بیرل) برساتی پانی سے بھر رکھتے ہیں۔ بعض بعض جگہ کنوئیں (چاہ) بھی ہیں۔ مگر اب اس وقت تکلیف کو بہت کچھ دور کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں میں آرٹیزن ویلز بنا دئے گئے ہیں۔ اور جن سے مقطر پانی شہر میں بھی بہم پہنچایا جاتا ہے۔ ہوا خوشگوار ہے ✣

قابل دید مقامات شاہی عمارات۔ شاہی باغات۔ شاہی عجائب خانہ شاہی مندر اور کئی دوسرے پرانے مندر جن میں پرانے زمانے کی مورتیاں اور دیگر سیامی دستکاری کے عجائبات دیکھنے میں آتے ہیں۔ کئی یوروپین کوٹھیاں بھی قابل دید ہیں ✣

بنک:۔ (۱) ہانگ کانگ شنگھائی بینکنگ کارپوریشن ✣

(2) چارٹرڈ بنک اوف انڈیا - آسٹریلیا اینڈ چائینا + (3) بنک ڈی ایل انڈو چائین - Bangenedeh Im do China.

ان تین بینکوں کے نوٹ بھی چلتے ہیں - (4) مرکنٹائل بنک اوف انڈیا لمیٹڈ کی شاخ جس کے ایجنٹ میسرز وند سور اینڈ کمپنی ہیں + (5) نیشنل بنک اوف چائینا لمیٹڈ کی شاخ جس کی ایجنسی میسرز کلارک اینڈ کمپنی کے زیر اہتمام ہے + (6) دی انٹرنیشنل بنکنگ کارپوریشن جسکی ایجنسی دی اراکان کمپنی لمٹیڈ کے متعلق ہے - یہ سب بنک بنگ کوک میں ہیں +

اخبارات

(1) دی بنگ کوک ٹائمز	انگریزی و سیامی +	- -	روزانہ +
(2) دی " ویکلی میل +	انگریزی +	- -	ہفتہ وار
(3) سیام فری پریس +	انگریزی و فرینچ +	- -	"
(4) سیام آبزرور +	" وسیامی +	- -	روزانہ
(5) سیام ویکلی میل +	انگریزی +	- -	ہفتہ وار
(6) بنگ کوک سمے + (Sman) +	سیامی +	- -	"
(7) سیام مینزی + (hainkon)	" +		"

بنگ کوک کی موجودہ آبادی چار لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے جس میں ایک لاکھ چینی آبادی ہے +

خاص بنگ کوک میں ہر ایک ولایت کا آدمی دیکھا جاسکتا ہے۔
بنگ کوک کی بندرگاہ میں آسٹرین۔ برٹش۔ دانش۔ ڈچ۔ فرنیچ
جرمن۔ ناروے گی عن۔ سویڈش جہازان برائے تجارت موجود دیکھے
جاسکتے ہیں +

بنگ کوک سے ساٹھ میل۔ یاکہ مذکورہ بالا ریٹ اور کیپرٹ کے تنگ
حلقہ سے بیس میل کے فاصلے پر جزیرہ و بندرگاہ۔ کوہ سی چانگ بھی
قابل دید ہے +

سیام کا قومی یا شاہی جھنڈا (نیشنل فلیگ) بنگ کوک میں
نصب ہے۔ اس فلیگ کا رنگ سُرخ اور اس پر سفید ہاتھی کی مورت
(نقش) ہے +

آیوتھیا۔

اصل لفظ آیودھیا ہے۔ اور اُسکا پالی بگاڑ آیوُتھیا ہے۔ یہ مقام
قدیم آریاؤں نے مہاراجہ رامچندر جی کی یادگار میں قائم یا آباد کیا
تھا۔ مدت دراز تک آرین سایہ میں رہا۔ کسی وقت یہ شہر خوشحالی
کا گھر ہوگذرا ہے + 1767ء کے آغاز تک یہ شہر کل سیام۔ کمبودیا
ملایا۔ کا دارالخلافہ تھا + مگر اسی سال میں برہمی لوگوں نے یورش کرکے
اس کے قدرتی نظارے کو برباد کردیا۔ اور تب سے بنگ کوک پایۂ تخت
سیام بنا۔ سولھویں صدی (1600ء) میں اس شہر کا گردا محیط

زمین کے قریب تھا۔ شہر آیوتھیا دریائے مینام پر واقع اور بنگ کوک سے جانب شمال ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ فاصلہ اب ریل گاڑی کے ذریعے طے ہوتا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے یہ شہر اب بھی مشہور ہے ہر سال ماہ اپریل کے قریب آیوتھیا میں ہاتھیوں کا ایک باڑا بنایا جاتا ہے۔ اور نزدیک کے جنگلوں سے جنگلی ہاتھی گھیر کر اس باڑے میں بند کئے جاتے ہیں۔ ایک خاص مقررہ دن کو شاہ سیام معہ تمام عملہ اور دیگر بے شمار خلقت کے اس باڑے کے ہاتھیوں کا تماشہ دیکھنے کے لئے جا موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ جو تماشبیں باڑے کے زیادہ نزدیک جا کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ اُن کو مقررہ فیس دے کر ٹکٹ لینا پڑتا ہے۔ اس موقع پر جو جو ہاتھی شاہ سیام شاہی خدمت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اُن کو تو باڑے میں بند رکھا جاتا ہے۔ اور باقی تمام ہاتھیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو پھر جنگلوں میں بھاگ جاتے ہیں۔ جو ہاتھی بند رکھے جاتے ہیں۔ اُن کو سدھا کر فوجی کام وغیرہ میں لایا جاتا ہے۔ یہ تماشہ قابل دید ہوتا ہے۔ آیوتھیا کی قدیم عمارات میں سے ایک خاص مندر جس کا سنہری کلس زمین سے ڈیڑھ سو گز کے قریب اونچا ہے دیکھنے کے لائق ہے۔ کئی قدیم عالیشان عمارتوں کے کھنڈرات بھی انسانی عقل کو چکر دلاتے ہیں ؂

چانتابون

چانتابون بھی شرقی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے۔ اور بلحاظ تجارت

بنگ کوک سے دوسرے نمبر پر شمار ہوتا ہے۔ یہاں جہاز بنانے کا کارخانہ
اگودی ہے۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی چینی و برہمی ہے۔ اس کے نواحی
پہاڑیوں میں جواہرات و سونا پایا جاتا ہے۔ اس مقام کی نکالی مرچ اور
کوفی (قہوہ) بہت ہی مشہور و اجناس نکاس (برآمد) ہیں۔ مدت تک
یہ شہر فرنیچ تحت میں رہا۔ مگر آٹھ جنوری ۱۹۰۵ء سے شاہ سیام کے
تحت میں ہوگیا۔

چنگ مئی

چنگ مئی شمالی سیام کا دار الخلافہ اور پہاڑی علاقہ میں واقع ہے۔ اس
کے نواح میں اس وقت تک بڑے گھنے جنگل موجود ہیں جن میں ساگوان
کے درخت بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ جگہ بڑی سرسبز ہے۔ کئی بدھی پگوڈے
اس علاقہ میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنگ مئی بڑی بھاری تجارتی
منڈی ہے۔ جہانکہ سیامی۔ برہمی اور چینی پیداوار کا تبادلہ ہوتا ہے۔
بنگ کوک سے چنگ مئی تک ریل پہنچ جانے سے تجارتی سلسلہ بہت
بڑھ جاویگا۔ کیونکہ چنگ مئی برہما کے حدود پر واقع ہے۔ یہاں کی
آبادی باون ہزار کے قریب تبلائی جاتی ہے۔ یہاں ہندی روپیہ
چلتا ہے۔

کوراٹ

یہ مقام بنگ کوک سے ۱۶۷ میل کے فاصلے پر بجانب شمال مشرق واقع ہے۔ کوراٹ ایک تجارتی مقام ہے۔ کیونکہ شمالی لاؤس اور کمبودیا کے جنوب مشرقی علاقوں کی تجارت زیادہ تر کوراٹ سے تعلق رکھتی ہے کوراٹ اور بنگ کوک کے درمیان ریلوے جاری ہے ؎

پیچاپوری

یہ شہر بنگ کوک سے بجانب جنوب مغرب پہاڑیوں کے درمیان میں واقع ہے۔ اور کسی وقت شاہی رہائش کا مقام ہو گذرا ہے۔ بنگ کوک اور پیچاپوری کے درمیان ریلوے کا کام جاری ہے۔ یہاں ایک عالیشان بدھی مندر ہے۔ جس میں بدھ دیو کی ایک ایسی مورتی موجود ہے۔ جس کی لمبائی پچاس گز کے قریب ہے۔ علاوہ اسکے یہاں پہاڑ کے کھوہ (گپھا۔ غار) میں ایک مندر ہے۔ جس میں بیشمار بدھی مورتیاں رکھی ہیں۔ اور اسی لئے یوروپین لوگ اُس مندر کو مورتیوں (بتوں) کی گپھا (غار) کہتے ہیں +

سنگورا

سنگورا جزیرہ نماء ملایا کے شرقی ساحل پر واقع اور ایک مشہور شہر ہے۔ گو یہ مقام حدود ملایا میں ہے۔ مگر سیامی راج کے تحت میں ہے۔ ایک سیامی

حاکم یہاں کا ناظم مقرر ہے ۔ یہ علاقہ ٹین کی کانوں سے پُر اور سیام کے صُوبہ
کڈا (کڈا یا گڈ انرزد پنانگ) سے ملحق ہے ۔

کمبودیا

گو اس کتاب کے شروع ہی میں کمبودیا (جس کو کمبوج بھی کہتے ہیں) کے متعلق
کچھ حال بیان ہو چکا ہے ۔ مگر یہاں تھوڑا سا زائد حال لکھنا ضروری معلوم
ہوتا ہے ۔ اور وہ اس طرح پر شروع کیا جاتا ہے ۔

کمبودیا (کمبوج) ۔ یہ ریاست جزیرہ نماء ہند چینی میں سیام دیش کے
جنوب مشرق میں واقع ہے ۔ زمانہ سابق میں اسکو سلطنت کھمر کے نام
سے پکارا جاتا ہے ۔ آریا لوگوں نے اسکو آباد کیا تھا ۔ مدت تک آرین تحت
میں رہا ۔ بعد میں بدھ لوگوں کے زیر حکومت ہوا ۔ سنہ 1866ء کے قریب سے
گورنمنٹ فرنیچ کی حفاظت میں ہے ۔ اسکا رقبہ قریباً 62000 مربع میل
ہے ۔ ریاست کا بڑا حصہ بالکل خوشگوار اور میدان کی صورت میں نظر
پڑتا ہے ۔ ایک بڑا دریا بنام می کونگ اس ریاست کی سرسبزی و شادابی
کے لئے اتنا ہی مشہور ہے ۔ جتنا کہ دریائے نیل ملک مصر اور اُس کے علاقجات
کے لئے ۔ اس ریاست میں چاول ۔ لوبیا ۔ کالی مرچ ۔ الائچی ۔ گلاب
نیل ۔ کپاس ۔ مکی ۔ گنا (جس کی کھانڈ یا شکر تیار ہوتی ہے) تمباکو ۔ چوب
آبنوس وصنوبر بکثرت پیدا ہوتے ہیں ۔ سیسہ ۔ لوہا ۔ چاندی ۔ سونا
وغیرہ بھی اس دھرتی میں عام ملتے ہیں ۔ یہاں ایک بڑی جھیل جس کا
اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ بنام تالے سپ یا تامے سب (اصل لفظ تلے ہے)

تھلے

بجانب غرب واقع ہے۔ خشک موسم میں سینکڑوں جنگلی ہاتھی اس کے کناروں پر منگلا چار مناتے نظر آتے ہیں۔ پہاڑیوں کے دامن میں گینڈے بھی عام پائے جاتے ہیں۔ کمبودیا کے یابو (چھوٹے گھوڑے) نہایت خوبصورت و طاقتور ہوتے ہیں۔ اور سیام دیش کے عام علاقوں میں بڑی قدر سے فروخت ہوتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی شکل وشباہت قدرتی طور پر یہ جتلاتی ہے۔ کہ وے کسی بہادر اور ایماندار قوم کی نسل سے ہیں۔ مگران کے موجودہ طریقہ زندگی سے ایسے ایسے آثار پستی نمایاں ہیں جو کہ کسی عروج سے گری ہوئی قوم کی حالت میں پائے جانے لازمی ہیں۔ سر کے بال چھوٹے مگر چوٹی دار۔ عموماً دھوتی پہنتے ہیں ٭

اس علاقہ کو خاندان کوروؤں کے لوگوں نے آباد کیا تھا۔ یوروپین تحقیقات بتاتی ہے۔ کہ وادی گنگا سے نقل مکان کردہ لوگوں نے اسکو آباد کیا تھا کسی وقت یہ سلطنت نہایت زبردست اور دانائی حکمت و شائستگی کے جواہرات سے مالا مال ہو گذری ہے۔ برہما۔ سیام و ملایا اس کے ماتحت تھے۔ انگریزی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بارھویں صدی (۱۱۵۵ء) کے قریب سیلون (لنکا) کے راجہ بنام پراکرماباہو نے پانچ سو جہازوں کا بیڑا اور بے انداز فوج راجہ کمبودیا کے ساتھ لڑائی کرنے کو روانہ کئے اور اس جنگ عظیم میں راجہ کمبودیا کام آیا۔ اور اُسکو شکست ہوئی اس جنگ کا سبب یہ تبلایا جاتا ہے۔ کہ راجہ کمبودیا نے راجہ لنکا کے ایلچی کی ہتک کی تھی اس زمانہ سے بدھ ازم کا عروج اس ملک میں شروع ہوا ٭

قدیمی کھنڈرات :۔ اس ریاست کے از کم چالیس مقامات

ہیں جو اسوقت اُجڑے پڑے ہیں۔ راج محلوں ۔ قلعوں ۔ مندروں اور ستونوں
کی فصیلوں کے کھنڈرات موجود پائے جاتے ہیں۔ جن کی بناوٹ سے اُن کے
معماروں کی اعلےٰ دسترس تعمیر کے نشانات از خود دیکھ پڑتے ہیں۔ کئی جگہ
نہایت عمدہ مصنوعی جھیلیں اور پتھر کے پختہ پُل و سیڑھیاں بھی نظر پڑتی
ہیں۔ مذکورہ بالا بڑی جھیل کے اُتر (شمال) کیطرف پندرہ میل کے فاصلہ
پر اس ریاست کا قدیمی دارالخلافہ شہر انگ کور واقع ہے۔ انگ بمعنے
حصہ۔ اور کور مخفف کورُوں کا۔ یعنے کورُوں کا حصہ۔ جس کے نواح
ہیں عجیب عجیب کھنڈرات ملتے ہیں۔ شہر انگ کور کا قدیمی نام اِندر پرستھا پوری
ہے اس شہر کی چوگوشہ (مُربع) شکل بنائی گئی تھی۔ یعنے اس کے
چاروں طرف دس گز بلندی کی سیدھی فصیلیں تھیں۔ جن کا احاطہ نو میل
کے قریب تھا ان فصیلوں میں پانچ عالیشان دروازے (گیٹ) رکھے تھے۔
فصیلوں کی حدود کے باہر ایک بڑی کشادہ خندق تھی۔ شہر انگ کور
سے پانچ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک بڑا مندر نظر آتا ہے۔
جو دنیا کے عجائبات میں سے شمار ہوتا ہے۔ اس مندر میں 532 پتھر
کے پختہ ستون ہیں۔ ان ستونوں اور فرش کے پتھروں میں جوڑ تک بھی
معلوم نہیں پڑتے۔ اس مندر کی تعمیر دیکھنے والے کی عقل کو حیرانی
میں ڈالتی ہے۔ کہ کس کاریگری سے اس کو بنایا گیا تھا۔ اس میں کئی ایک
ہندو دیوتاؤں (خاصکر وشنو) و بدھی مہاتماؤں کی مورتیاں (بُت)
بھی ملتے ہیں۔ یہ مندر بھی ایک چوکونہ فصیل سے محیط ہے۔ جس کا
احاطہ دو میل کے قریب ہے۔ فصیل کے چاروں طرف ایک کشادہ خندق

ہے۔ اس ریاست کے موجودہ راجہ کا اسم مبارک ہز مجسٹی سوم دت
پریہ نہاعوب باراچ ہے۔ پایہ تخت مقام چنوم پنہ میں واقع ہے۔
آبادی ریاست پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ سلسلہ تار برقی نے
اس علاقہ کو مقام تاوانی ([illegible]) علاقہ برہما سے ملایا ہوا ہے
کمبودیا کا موجودہ مذہب بدھ ہے ؂

فرنچ کوچین چائنا

کمبودیا کے ساتھ لگا ہوا علاقہ کوچین چائنا کہلاتا ہے۔ اور یہ علاقہ
کمبودیا کی جانب جنوب واقع ہے۔ کوچین چائنا کا رقبہ قریباً ۲۳۰۰۰
مربع میل ہے۔ اور کل آبادی بیس لاکھ کے قریب۔ یہ کل علاقہ دریائے
میکونگ سے سیراب ہوتا ہے۔ اور تجارت کے لئے مشہور ہے۔
دارالخلافہ کا نام شہر سیگون Saigon ہے جو دریائے سیگون (جو دریائے
میکونگ کی شاخ ہے) پر سمندر سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
یہ مقام نہایت خوبصورت۔ صاف ستھرا اور قابل دید ہے۔ کئی عالیشان
عمارات دیکھنے میں آتی ہیں۔ یہاں کا حاکم اعلےٰ ایک فرانسیسی لفٹنٹ گورنر
ہے۔ سیگون کی آبادی 35000 کے قریب ہے۔ جس میں زیادہ تر انامی
لوگ ہیں۔ سیگون میں ایک بڑا جہازی کارخانہ (ڈوک یا گودی جہازاں)
بھی ہے فرنچ اخبار موسومہ Journal officiel
جورنل اوفی شی ایل سیگون سے ہفتہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے ؂
ایک بنک بنام Banque de l'Indo Chine

مشہور ہے - علاقہ کوچین چائنا سنہ 1869ء سے اہل فرانس کے تحت میں ہے جنہوں نے سنہ مذکور میں شاہ انام سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لیا - یہاں کی اجناس برامد چاول - کالی مرچ - تیل ناریل - سپاری روئی تمباکو - جوار - گنا - شہتوت - نیل - زعفران - سنکونا اور کئی ایک دیگر اشیاء وغیرہ ہیں *

فرنیچ انڈو چائنا

ٹانکن - ہانوئی - ہائی پھونگ - صوبہ ہائے ڈوٹانکن - انام - ہیو اور صوبہ ہائے ڈی لا انام کے مجموعے کا نام فرنیچ انڈو چائنا ہے *

اہل انام کے مذہبی عقائد - چینی و کمبودین مذہبی عقاید کی کھچڑی ہیں انامی لوگ بھی جن بھوت وغیرہ کے قائل ہیں *

پچیس 25 ہزار کے قریب فرنیچ سپاہ ان علاقجات میں مقیم ہے - آبادی کا ٹھیک حساب نہیں - صرف انام ہی کی کل آبادی قریباً دو کروڑ بتائی جاتی ہے - لیکن سب انام فرنیچ تحت میں نہیں ہے - فرنیچ کے ماتحتی حصہ انام کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے - ان سب علاقجات کی فرانسیسی تحت کی آبادی ایک کروڑ پچھتر 75 لاکھ کے قریب ہے *

آر - ڈی - ایس

باب دوئم

جزء پہلی نمبر ۱

آغازِ حالاتِ زبانِ سیامی

باب دوئم

(۱) پہلے باب میں کہیں ذکر کیا گیا تھا۔ کہ کمبودیا کے زوال کے بعد انڈوچائنا وسیام کی زبان ایسی مقرر ہوئی۔ جس میں سنسکرت و پالی کے بگاڑ میں تھائی کا بگاڑ بھی شامل کردیا گیا۔ اور جس سے کہ سیامی زبان ایک عجیب قسم کی کھچڑی بن گئی ہے پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل ہند کی واقفیت کے لیئے سیامی زبان کے چند الفاظ بھی اُردو زبان میں درج کیئے جاویں۔ تاکہ مذکورہ بالا بیان کی تائید کے علاوہ پڑھنے والے کا شک بھی مٹ جاوے۔ خاص محنت وخاص ذرائع سے اس زبان کے تھوڑے سے حصّے کو قلم بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس زبان میں کوئی اعلےٰ وخاص دسترس نہیں

(۲) اگرچہ لغات کا بہت سا حصّہ یا کہ قریباً کُل کے کُل وہ الفاظ جو کہ لغات میں درج کیئے گئے ہیں۔ اس بابِ دوئم کے پہلے حصّہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ اور جس وجہ سے کہ کتاب کی ضخامت بھی کسیقدر بڑھ گئی ہے۔ مگر ایسا ہونا لازمی خیال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر کسی غیر زبان کے الفاظ کے اظہار یا تحریر میں کہیں زیر زبر یا پیش وغیرہ رہ جاوے۔ جو کہ انسانی لکھائی میں ضروری ہے۔ تو مطلب بالکل غرق ہوجاتا ہے۔ محض اس نقص کو دور کرنے کے لیئے الفاظ دوہرائے گئے ہیں۔ کہ اگر پڑھنے والے کو اسی لغات کے کسی

لفظ میں شک ہو۔ تو پہلے حصّہ میں دیکھ لے۔ اور پہلے حصّہ کا شک لغات سے دور کرے ❖

(۳) بول چال کے فقرات میں عام اور موٹی زبان کے الفاظ درج ہیں ❖

خادم

آر۔ ڈی۔ ایس۔

چند الفاظ و فقرات جو متواتر روزانہ بول چال میں آتے ہیں

اُردو	سیامی
نہیں ٭	نَکِلاؤ ٭ مے چائی ٭ میمی ٭
ہاں ٭	چا ٭ یا ٭ کھوراپ ٭
یہ ٭	نِی ٭ عی ٭
وُہ ٭	نُون ٭ کھونگ نُون ٭ لُو ٭
یہاں آؤ ٭	مانِی ٭ مانِی سِی ٭
جلدی آؤ ٭	ما ریو ریو ٭ (مارسے عوسے عو)
چلے جاؤ ٭	پائے ٭ پائے سیاتو ٭ ڈول پلسیئے ٭
فوراً چلے جاؤ ٭ فوراً جاؤ ٭	ریپ پائے ٭
جلدی کرو ٭ جلد ہو ٭	تقام ریو ٭ گرلوبہ لہما و سِیں ٭ (رسّے عو) ٭
اس کو اُٹھاؤ ٭ (یہ اُٹھاؤ)	ھتوک لِی ٭
اسکو لیجاؤ ٭ (یہ لیجاؤ) ٭	عاؤن پلسے نِی ٭ عاؤن لِی پاسے سبیاسی ٭
اُسکو لے آؤ ٭ (وہ لے آؤ)	عاؤن ناما ٭ عاؤن ناما نِی سی ٭
پرواہ نہیں ٭ (مضائقہ نہیں)	پَین رائے ٭ مے پن رائے ٭ مے پن رہ کے ڈوک نا ٭
مجھے دو ٭	ہایَں کو ٭ ہایَں چن ٭ ہایَں چھن ٭
مجھے کچھ اور دو ٭	ہایَں کو عیک ٭ ہایَں چن ایک ٭ ہایَں چھن عیک ٭
میں نہیں مانگتا ٭ (میں نہیں چاہتا)	کومیاؤن ٭ چن می عاؤن ٭ چھن می آؤن ٭

اُردو	سیامی
میں اور نہیں مانگتا، (میں اور نہیں چاہتا)	کرمی عاؤں عیک ٭ چن می عاؤں عیک ٭ چھن می عاؤں عیک ٭
آپ کیا چاہتے ہیں	کے آؤں راسے ٭ کے عاؤں پراسے ؟ عاؤں ارا ٭ تن چا عاؤں آراسے ؟
کچھ نہیں ٭	پلاؤ ٭
بس یہ کافی ہے ٭	کھوپیو ڈی لیولا ٭ چاہی ڈاے لا ٭ (نحیہ عو) ٭
میں وہ پسند کرتا ہوں ٭	کھونگ شن چھن چھوپ ٭ کھونگ سن چن چوپ ٭
میں وہ پسند نہیں کرتا ٭	چن سے چوپ ٭ چھم سے چھوپ ٭
گاڑی بلاؤ ٭	ریک روٹ ٭
گاڑی چلاؤ ٭	ہاے ڈون روٹ ٭ پاے روٹ ٭
خبردار ہو ٭ (ہوشیار ہو) ٭	روانگ ڈیڈی ٭ روانگ ڈی) ڈی) ٭ روانگ سی ٭
ٹھہر جاؤ ٭ ٹھیرو ٭	پڑھی عو ٭ لوپٹ ٭ لوٹ لوسے ٭ (لوعے)
ذرا صبر کرو ٭ ذرا ٹھیرو ٭	ڈی عو چائی ٭ گھوی کون ٭ کھوعی کون ٭
آپکی مہربانی ٭	کھوپ چاے ٭
بہت جلدی بناؤ ٭	تھام ریو ریو ٭ (رے عو) ٭

٭ نوٹ "می عاؤں" ایک ہی آواز میں پڑھنا چاہیے ٭

نوٹ ٭ چینی زبان میں مانگنے اور چاہنے کو "عاعین" یا "آں عین" کہتے اور نہ مانگنے یا نہ چاہنے کو "نائین" یا "یا ماں عین" بولتے ہیں ۔ پس عاں عوں اور عاں عین اور ماں عاؤں یا مائی عاؤ وغیرہ سب ملتے ہیں ٭

اُردو	سیامی
جواب کا انتظار کرو ٭	پڑی عوہلمئے رُو ٭ کھوئی راپ توپ ٭
جواب نہیں ہے ٭	مے ہائے رُو ٭ ہائے رُو ٭ مے رمی توپ ڈوک ٭
واپس جاؤ ٭	کلپ پائے ٭ کلاپ پائے ٭
اُسکو میرا سلام کہو ٭	ہائیش کم نپ کھون ٭ ہائیش کم نپ کھون نن ٭
سلام ٭ بندگی ٭ رام رام ٭ گڈ بائی	کم نپ ٭ آوائے ٭
کیا حال ہے ؟ کیا خبر ہے ؟	عِنگائے کن ؟ عِنگ آئے کن ؟
کیا معاملہ ہے ؟ کیا بات ہے ؟	پین آرائے ؟ پین عارائے ؟
یہ کیا ہے ؟	آرائے نی ؟ نی عارائے ؟
وہ کیا ہے ؟	آرائے نن ؟ نن عارائے ؟
کون ہے ؟ وہ کون ہے ؟	کھرائے یُو تِی نن ؟
سیامی میں اس کا کیا نام ہے ٭	پھسا* تھائے نِی چھو آرائے ؟ پھاتھائے نِی ریک عارائے ؟
آپ انگریزی جانتے ہو ؟	کے رُو پھسا انگ کرت ؟ تن پھوٹ انگرِس ہین رُد ؟
بہت تھوڑی ٭ (کچھ کچھ)	سکِھیت ٭ لیک نوئے ٭ پھوٹ پین بانگ لیک نوئی ٭
چراغ میں تیل ڈالدو ٭	تمن سلئے تکی غنگ ٭
چراغ جلدو ٭	چُت تکی غنگ ٭
چراغ بجھادو ٭	ڈاپ تکی غنگ ٭

* پالی میں سنسکرت کے لفظ "بھاسا" یا "بھاشا" کا بگاڑ "پھسا" پر چلت ہوا ٭ تھائے کی بجائے عام لوگ تھائی بولتے ہیں۔ پھسا تھائی نِی چھو آرائے ٭

سیامی	اُردو
کوفائی ۔ نت فائی ۔	آگ جلادو ۔
ڈُرپ فائی ۔	آگ بجھادو ۔
ریک روٹ چیک ۔	ایک رِکشا بلاؤ ۔
کپھاماں نام ۔	پانی بھرلاؤ ۔
کھونام ۔ ہائیں نام ۔	پانی پینے کے لئے دو ۔
کِن نام ۔	پانی پیو ۔
کِن کھاؤ ۔ کِن آہان ۔	کھاناکھاؤ ۔
پائے باؤباؤ ۔ ڈون چھا ۔	آہستہ آہستہ جاؤ ۔
نون سِی ۔	سو جاؤ ۔
ٹُک کھون ۔ لُک کھن ۔	اُٹھو ۔
یُوٹ کان تو ۔ یُوٹ نگان تو ۔	کام بند کرو
پے تھام کان ۔ پے تھام نگان ۔	کام کرو ۔
چنگ رُونا ؟	کیا یہ سچ ہے ؟ کیا وہ سچ ہے
چنگ سی ۔ چنگ ہی ۔ پین نا ع ۔	یہ سچ ہے ۔ وہ سچ ہے ۔
مے چنگ ۔ مے ع ۔	یہ جھوٹھ ہے ۔ وہ جھوٹ ہے
تُک لارُد ۔ تھوک لارُد ۔	کیا یہ ٹھیک ہے ۔ کیا وہ ٹھیک ہے

رک شا بمعنے رتھ ۔ مگر پورا لفظ جن رکشا ہے ۔ جن بمعنے آدمی اور رکشا کے معنے رتھ یعنے آدمی کے کھینچنے والی گاڑی یا رتھ ۔

چینی زبان میں اس گاڑی یا رتھ کو لانگ چھا کہتے ہیں ۔ لانگ بمعنے آدمی ۔ اور چھا بمعنے گاڑی ۔

اُردُو	سیامی
یہ غلط ہے وہ غلط ہے ٭	مَے تُک ٭ مے تھُوک ٭
یہ ٹھیک ہے وہ ٹھیک ہے ٭	تھُم لیولا ٭ تھُوک لے عولا ٭

گنتی

اُردُو	سیامی
ایک ۱ (اکائی)	نِنگ ٭ نُونگ ٭ نُنگ ٭
دو ۲	سونگ ٭
تین ۳	سام ٭
چار ۴	سِی ٭
پانچ ۵	ہان ٭ ہا ٭
چھ ۶	ہک ٭ ہوک ٭
سات ۷	جیت ٭ چیٹ ٭
آٹھ ۸	پیٹ ٭ پَیت ٭
نو ۹	کاوٗ ٭
دس ۱۰	سِپ ٭ سِیب ٭
۱۱	سِپ ہَیٹ ٭ سِپ اَیٹ ٭
۱۲	سِپ سونگ ٭
۱۳	سِپ سام ٭
۱۴	سِپ سِی ٭
۱۵	سِپ ہان ٭

اُردو	سیامی	اُردو	سیامی
۱۶	سِپ ہُک ٭	۲۳	جی سِپ سام ٭
۱۷	سِپ چیت ٭	۲۴	جی سِپ سی ٭
۱۸	سِپ پیٹ ٭	۲۵	جی سِپ ہاں ٭
۱۹	سِپ کاؤ ٭	۲۶	جی سِپ ہُک ٭
۲۰	جی سِپ ٭ ژی سِپ ٭	۲۷	جی سِپ چیت ٭
۲۱	جی سِپ ہیٹ ٭ جی سِپ ایٹ ٭	۲۸	جی سِپ پیٹ ٭
	ژی سِپ ہیٹ ٭ ژی سِپ ایٹ ٭	۲۹	جی سِپ کاؤ ٭
۲۲	جی سِپ سونگ ٭	۳۰	سام سِپ ٭

باقی اسی طرح پر یعنے سی سِپ ۴۰ (40) ہاں سِپ ۵۰ (50) ہُک سِپ ۶۰ (60) چیت سِپ ۷۰ (70) پیٹ سِپ ۸۰ (80) کاؤ سِپ ۹۰ (90) سب کے آگے نِنگ ٭ سونگ ٭ سام ٭ سی ٭ ہاں ٭ ہُک ٭ چیت ٭ پیٹ ٭ کاؤ ٭ زیادہ کرکے کاؤ سِپ کاؤ ۹۹ (99) پر پہنچو ٭

نوٹ :- سیامی گنتی یا شمار چینی گنتی سے بہت کچھ مِلتی ہے ٭ اس کی وجہ اِن دونوں ملکوں کی قرابت ہے ٭ سیام دلیش کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) کا ایک حصہ تھا ٭ لیکن آجکل کی جاگیرفیکل تقسیم کے لحاظ سے سیام ایک غیر ملک شمار ہوتا ہے۔ مگر وہ ملکی حصہ کہ جس کی حدود میں سیام دلیش واقع ہے۔ اس وقت تک اِنڈوچائینا کہلاتا ہے۔ خیر اس سے کچھ زیادہ مطلب نہیں ہے ٭

(ہندؤں کی جگہ یا انڈیا کا علاقہ) چین

چینی گنتی دس تک درج کرتا ہوں ٭

اُردو	چینی	اُردو	چینی
۱	چت - اِت - یت ٭	۶	لک - لک ٭
۲	ننگ - جی ٭	۷	رچیت ٭
۳	سام ٭	۸	پ - پو ہے ٭
۴	سی ٭	۹	کاؤ ٭
۵	گو ٭	۱۰	سپ ٭

اس سے سیامی و چینی گنتی کا مِلاپ صاف عیاں ہے ٭

اُردو	سیامی
۱۰۰ (100) سینکڑہ	روئے ننگ ٭ روئے ننگ ٭
۲۰۰ (200)	سونگ روئے ٭
۳۰۰ (300)	سام روئے ٭
۴۰۰ (400)	سی روئے ٭
۵۰۰ (500)	ہاں روئے ٭
۶۰۰ (600)	ہک روئے ٭
۷۰۰ (700)	چیت روئے ٭
۸۰۰ (800)	پیٹ روئے ٭
۹۰۰ (900)	کاؤ روئے ٭
۱۰۰۰ (1000) ہزار	پن ننگ ٭ پن ننگ ٭ * نوٹ پان ننگ بان ننگ ٭ (دنٹ انکا صفر یہ)

اُردو	سیامی
۱۰۰۰۰ (10000)	مُون مُنگ ۔ مُون ہینگ ۔ *خوٹ مُن نُنگ مُن ہینگ ۔

اُردو	سیامی	اُردو	سیامی
پہلا ۔	تی نُنگ ۔ تی نِنگ ۔	بارھواں	تی سِپ سونگ ۔
دوسرا ۔	تی سونگ ۔	تیرھواں	تی سِپ سام ۔
تیسرا ۔	تی سام ۔	چودھواں	تی سِپ سی ۔
چوتھا ۔	تی سی ۔	پندرھواں	تی سِپ ہاں ۔
پانچواں ۔	تی ہاں ۔	سولھواں	تی سِپ ہک ۔
چھٹا ۔	تی ہک ۔	ستارھواں	تی سِپ چیت ۔
ساتواں	تی چیت ۔	اٹھارھواں	تی سِپ پیٹ ۔
آٹھواں	تی پیت ۔ تی پیٹ ۔	اُنیسواں	تی سِپ کاؤ ۔
نواں	تی کاؤ ۔	بیسواں	تی جی سِپ ۔ تی ژی سِپ ۔
دسواں	تی سِپ ۔	اکیسواں	تی جی سِپ بیٹ ۔ تی جی سِپ آیٹ ۔ تی ژی سِپ بیٹ ۔ تی ژی سِپ آیٹ ۔
گیارھواں	تی سِپ بیٹ ۔ تی سِپ آیٹ ۔ *	تیسواں	تی سام سِپ ۔
*	عیٹ ۔		

* نوٹ:- اصل میں یہ لفظ پن ہینگ ہے۔ مگر نئے شخص کو بجائے پن کے پان استعمال کرنا چاہئے کیونکہ پن کی تلفظ پوری پوری ظاہر نہیں ہو سکتی ۔ لہٰذا مبتدی کو موان بولنا نہایت بہتر ہوگا ۔

اُردو	سیامی
چالیسواں ٭	تی سی سِپ ٭
پچاسواں ٭	تی ہاں سِپ ٭

باقی اِسی طرح پر سمجھنا چاہیئے ٭

سیامی دِن

آیتوار ٭	دَن آتِت ٭ دَن آتھِت ٭	ا
سوموار ٭	وَن چَن ٭ ون چان ٭	ب
منگلوار ٭	وَن عانگ کہان ٭ وَن انگ کعن ٭ دن عانگ کان ٭	
بدھوار ٭	دَن پھوٹ ٭ دن پُت ٭ ون پُوٹ ٭	پ
ویرعار (جمعرات)	دَن پراہت ٭ وَن براہت ٭	ت
شکروار (جمعہ) ٭	وَن سُک ٭ وَن سُوک ٭	ٹ
سینچروار ٭	وَن ساؤ ٭ دَن سا ٭	ث

نوٹ:-

ا ٭ یہ سنسکرت کے لفظ تِتھ یا تِت کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے

ب ٭ چن اختصار چندرمان کا ہے ٭

پ ٭ پُت لفظ بدھ کا بگاڑ ہے ٭

ت ٭ برہسپت سے پراہت بنایا ہوا ہے ٭

ٹ ث } سُک اور ساؤ - شکر و سینچر کا بگاڑ ہیں ٭

سارے دنوں کے نام سنسکرت سے ماخوذ ہیں ٭

ہفتہ (Week) کے نئے سیامی زبان میں لفظ آتھت یا آرتت استعمال ہوتا ہے ؛

انگریزی مہینوں کے سیامی نام

اُردو	سیامی	تعداد ایام	راسیں
جنوری ؛	مکہ کھوم ؛ ماکاراکھوم ؛	۳۱	مکر
فروری ؛	کم ُبھاکھن ؛ کُمباپن - کمْ باپن ؛	۲۸	کمبھ
مارچ ؛	مِناکھوم ؛ مِیناکھوم ؛	۳۱	مین
اپریل ؛	مے سایون ؛ مِسایون ؛	۳۰	میکھ
مئی ؛	پھریساباکھوم ؛ پرِس پاکھوم ؛ پرِسبھ پاکھوم ؛	۳۱	ورِش
جون ؛	مِتھُونایون ؛ مِتُونایون ؛ می تُونایون ؛	۳۰	مِتھن
جولائی ؛	کاراکاداکھوم ؛ کرک آداکھوم ؛	۳۱	کرک
اگست ؛	سِنگھا کھوم ؛	۳۱	سنگھ
ستمبر ؛	کنیایون ؛ کنَ یایون ؛	۳۰	کنیا
اکتوبر ؛	تُلاکھوم ؛	۳۱	تلاُ
نومبر ؛	پرِس چکیایون - پھرِس چکیایون ؛	۳۰	برِسچک
دسمبر	تن داکھوم ؛ تنو اکھوم ؛ تھن ماکھوم دھَن داکھوم ؛	۳۱	دھن

مذکورہ بالا مہینوں کے نام بادہ راسول (چکروں) کے لگار ہیں۔
جن مہینوں کے نام کا آخری لفظ کھوم ہے۔ انہیں سے ہر ایک کی تعداد
۳۱ دن اور جن کا آخری لفظ یون ہے۔ اُن کی تعداد فی ماہ ۳۰ دن ہے
چونکہ فروری ۲۸ دن کا ہے۔ اسلئے اس ماہ کا نام کھوم اور یون سے بالکل
نرالا ہے۔ یہ مہینے عام طور پر عوام میں بہت کم پرچلت ہیں۔ مگر سرکاری
کارروائی میں یہی مہینے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چونکہ سیامی سال و مہینے
چاند کے حساب پر (قمری) شمار ہوتے تھے۔ اور اب بھی عام خلقت میں
ویسے ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ لہذا مہینوں و سالوں کی شمار میں بڑا
فرق پڑنے کی وجہ سے مہینوں و سال کے ایام کی تعداد مقرر کی جانی ضروری
معلوم ہوئی۔ پس یکم اپریل ۱۸۸۹ء سے مندرجہ بالا مہینوں کی ترتیب
انگریزی۔ مہینوں کے مطابق قرار دیگئی۔ اور سرکاری کاغذات میں عام
طور پر عمل میں لانی شروع ہوگئی۔ ہر ایک سیامی سرکاری سال کا آغاز یکم اپریل
(پہلی سایون) سے ہوتا ہے اور خاتمہ ۳۱۔ مارچ (مینا کھوم) کو۔

نام اُن قمری مہینوں کے ذیل میں درج ہیں

جو عام طور پر کل سیام دیس میں مروج ہیں

دُوعَن آئے	ڈوعَن آئے	پہلا مہینہ
دُوعَن ژِی	ڈوعَن جی	دوسرا ״

ڈوحمن سام ÷	ڈوحسن سہم ÷	تیسرا - مہینہ ÷
ڈوعن سی ÷		چوتھا "
ڈوعن ہان ÷	ڈوعن ہان ÷	پانچواں "
ڈوعن ہک ÷		چھٹا "
ڈوعن چیت ÷		ساتواں "
ڈوعن پٹ ÷	ڈوعن پیت ÷	آٹھواں "
ڈوعن کاؤ ÷		نانواں "
ڈوعن سپ ÷		دسواں "
ڈوعن سیٹ ÷	ڈوعن سپ عیٹ ÷	گیارھواں "
ڈوعن سپ سونگ ÷		بارھواں "

نوٹ :- ڈوعن یعنے مہینا - ماہ ÷

چونکہ قمری مہینہ تقریباً ½ ۲۹ دن کا ہوتا ہے - اس لئے سیامی لوگ چھ مہینے جو طاق یا مفرد ہوتے ہیں یعنے (پہلا - تیسرا - پانچواں ساتواں - نانواں و گیارھواں) اُنتیس ۲۹ اُنتیس دن کے خیال کرتے ہیں اور باقی چھ یعنے جفت تیس ۳۰ تیس دن کے ۔ اس طرح سے سال 354 دن کا ہوتا ہے ÷ پس سیامی لوگ اس کمی کو پورا کرنے یا کہ سال کو 365 دن کا بنانے کے لئے اُنیس سال کے عرصہ میں سات ماہ ایزاد کرتے ہیں - یہ ایزادی عموماً کسی ایک خاص سال میں خاص شمار کے ذریعہ ایک ماہ کا زیادہ کیا جانا ہوتا ہے ÷ یہ آٹھواں قمری ماہ ہوتا ہے - اسی سبب سے اُس سال کا آٹھواں مہینہ ڈبل (دگنا) ہوتا ہے ÷ یعنے اُس سال میں آٹھویں مہینے

دو ہوتے ہیں۔ اور وہ سال تیرہ ماس کا کہلاتا ہے { چینی سالوں میں بھی عموماً ایسا ہی حال واقع ہوتا ہے) ۔ انمیں سے پہلا آٹھواں مہینہ "پورب آہ سہت" (پورب آہ سہت) یا اُپت او ماسہت" کہلاتا ہے۔ اور دوسرا آٹھواں "اُتارہ سہت" یا تت یا سہت" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سیامی لوگوں کے مہینے سال و موسم وغیرہ بلحاظ سالانہ گردش (حرکت) زمین (سورج کے گرد) وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ تاریخ وغیرہ کے ظاہر کرنے کے لئے اُس دن کے ساتھ لفظ بدی (کاہنگ کاعن) وسُدی (کاہنگ راعام) استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور تاریخوں کے شمار میں بجائے دن کے "کہام" (کیہم) کا عام استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مہینے کے دنوں کی تعداد مسلسل (سلسلہ وار) ایسے 29 یا 30 تک شمار نہیں کیجاتی۔ بلکہ مہینہ کا نصف (پہلا پکش یا پکھ) ایسے ۱۵ تک شمار کرکے دوسرا نصف پھر ایسے چودہ یا پندرہ تک (دوسرا پکش) گنا جاتا ہے۔ یعنے ایک مہینے کے دو پکشوں کی الگ الگ گنتی کیجاتی ہے۔

یاد رہے کہ اہل سیام انگریزی طریق پر دن کا شمار آدھی رات یعنے ۱۲ بجے (12 P. M.) کے بعد (1 A. M.) سے نہیں کرتے۔ بلکہ طلوع آفتاب سے دن کو شمار کرتے ہیں۔ اس لئے طلوع و غروب آفتاب کا درمیانی عرصہ دن کہلاتا ہے۔ اور اُسکو سیامی زبان میں دن วน کہتے ہیں ۔ دن یعنے دن wan کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو سیامی میں مونگ۔ โมง (mong) کہا جاتا ہے۔ اسلئے بارہ مونگ کا ایک دن کہلاتا ہے ۔ بعض لوگ مونگ کے بجائے تی بھی استعمال کرتے ہیں ۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ طلوع آفتاب سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک جو درمیانی وقت یا کہ 12 گھنٹے

کے قریب ہوتے ہیں۔ اس کے بھی مختلف تقسیم و مختلف نام ہوتے ہیں جو ذیل کے نقشہ سے معلوم ہونگے ؛

وقت دن	سیامی نام
طلوعِ آفتاب سے 1/2 11 بجے تک	چاؤ ؛
1/2 11 بجے سے قریباً 1/2 12 بجے تک	تی عینگ ؛ تی عنگ ؛ بعض لوگ صرف تی بھی بولتے ہیں ؛
1/2 12 بجے سے 4 بجے تک ؛	بائے ؛
4 بجے سے چھ 6 بجے تک ؛	ین ؛ ژن ؛

کئی لوگ ۱ بجے سے 6 بجے تک لفظ بائے ہی بولتے ہیں ؛

غروبِ آفتاب سے لیکر طلوعِ آفتاب کے درمیانی عرصہ کو کعام یا کاعام یا کیم لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے ؛ رات کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو تُوم یا تھُوم پکارا جاتا ہے۔ اور بارہ تھُوم کا ایک کاعام (کیم) ہوتا ہے ؛ کعام یا کاعام یعنے رات کا وقت بھی چار حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ اس فی حصہ کو یہم ؛ یام (جو یم کا بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے) کہتے ہیں ؛ یہم بمعنے پہر ؛ یہ یہم تین گھنٹہ کا ہوتا ہے اور 12 گھنٹوں کے چار یہم (یام) اس طرح پر فرض کئے جاتے ہیں ؛

غروبِ آفتاب سے 9 بجے رات تک ؛ . . . . . پہلا یہم ؛ (یام)

9 بجے سے 12 بجے تک ؛ . . . . . دوسرا " ؛

12 بجے سے 3 بجے تک ؛ . . . . . تیسرا " ؛

3 بجے رات سے لیکر 6 بجے صبح تک ؛ . . . . . چوتھا " ؛ (یام)

اس ملک میں سورج عموماً چھ بجے نکلتا ہے - اور چھ بجے کے قریب غروب ہوتا ہے ÷

بموجب حکم تاریخی ۹ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء سرکاری کارروائی میں وقت کی تقسیم اس طرح پر کی گئی تھی - جو نقشہ ذیل میں درج ہے ÷

وقت		سیامی نام
۶ بجے صبح	6 - A.m.	یُم رُو نگ ÷ یوم رُونگ ÷
۷ "	7 -	مونگ چاؤ ÷ چاؤ مونگ نونگ ÷ *
۸ "	8 -	سونگ مونگ چاؤ ÷
۹ "	9 -	سام مونگ چاؤ ÷
۱۰ "	10 -	سی مونگ چاؤ ÷
۱۱ "	11 - A. M.	ہان مونگ چاؤ ÷
۱۲ " دوپہر	12 - Noon	تی عینگ ÷ یُم تی عینگ ÷ یم تی عِنگ ÷
۱ بجے	1 - P. M.	بائے مونگ ÷ بائے مونگ نونگ * ÷
۲ "	2 -	بائے سونگ مونگ ÷
۳ "	3 -	بائے سام مونگ ÷
۴ "	4 -	بائے سی مونگ ÷
۵	5 -	بائے ہان مونگ ÷
۶ " شام	6	یم کنام ÷ یُم یم ÷

* نونگ کی جگہ نمگ بھی آسکتا ہے ÷

وقت	سیامی نام
۷ بجے شام 7-	توم تُونگ ÷ کھتوم نِنگ ÷
۸ " 8-	سونگ توم ÷ سونگ کھتوم ÷
۹ " 9-	یام تُونگ ÷ یہم نِنگ ÷
۱۰ " 10-	سی کھتوم ÷
۱۱ " (رات) 11- P. m.	ہاں تھوم ÷
۱۲ " آدھی رات 12 ÷	سونگ یام ÷ سونگ یہم ÷
۱ بجے 1 A. m.	چیت کتوم ÷
۲ " 2- " -	پیٹ کتوم ÷
۳ " 3- " -	سام یہم ÷ سام یام ÷
۴ " 4- " -	سپ کھتوم ÷
۵ " 5- " -	سپ ایٹ کھتوم ÷ تی سپ ایٹ ÷
۶ " 6- " -	یم رُونگ ÷ یوم رونگ ÷

ایک گھنٹہ برابر دس باہت کو باٹ بھی بولا جاتا ہے ÷ ایک باہت برابر چھ ناتی ÷ {ناتی برابر ۔ ٹ کے ہے ÷}

موسم

سیامی لوگ موسم کو راڈوڈو Ruadoo کہتے ہیں - اور وہ سال میں تین موسم قرار دیتے ہیں - فی موسم چار مہینے کا ÷ نام تین موسموں کے

یہ ہیں:-

راڈوُ رون ÷ } موسم گرما ÷
یا
راڈوُ کیم ہن ÷

راڈوُ فون ÷ } موسم برسات ÷
یا
راڈوُ وسن ÷

راڈوُ ناؤ - } موسم سرما ÷
یا
راڈوُ ہیمن ÷

بعض جگہوں میں ایک خشک موسم بھی قرار دیتے ہیں - جسکو راڈوُ لاغنگ یا راڈوُ لینگ بولتے ہیں ÷

نوٹ :- لفظ راڈوُ یا رڈوُ سنسکرت کے لفظ رِتو کا بگاڑ ہے ÷

نام نشانات سمتی

اُردو	سیامی
شمال ÷	تتت نوآ ÷ تتت نوُعا ÷
جنوب ÷	تتت تائے ÷ تتت تے ÷
مشرق ÷	تتت تاوَن عوک ÷ تتت تاوُن عوک ÷

اُردو	سیامی
مغرب ؛	تِننت تاوان توک ؛ تِنت تاوَن عوک ؛
شمال مشرق ؛	تِننت تاوان عوک چی عینگ نُوعا ؛ تننت تاوَن عوک چی عینگ نُوعا ؛
جنوب مشرق ؛	تِننت تاوان عوک چی عینگ تائے ؛ تِننت تاوَن عوک چی عینگ تائے ؛
شمال مغرب	تِننت تاوان توک چی عینگ نُوعا ؛ تِننت تاوَن توک چی عینگ نُوعا ؛
جنوب مغرب	تِننت تاوان توک چی عینگ تائے ؛ تِنت تاوَن توک چی عینگ تائے ؛

مخلوقات

تعلقات حیوانات ناطق

اُردو	سیامی
آدمی ؛ (منش ۔ اِنسان)	کھون ؛ کُھن ؛ منُوٹ ؛ (بگاڑ ہے منش کا) ؛
مرد ؛ (مذکر)	کھون پوچاۓ ؛ کھُن پھُوچاۓ ؛ پھوچاۓ ؛
عورت (مونث)	کھون پُوژینگ ؛ کھُن پُوچینگ ؛ پھُوچینگ ؛
لڑکا ؛	ڈیک پُوچاۓ ؛ لُک کُھوچاۓ ؛ (کئی لوگ لُک کو لُوک بولتے ہیں) ؛

اُردو	سیامی
لڑکی ۔	ڈیک پُوژِینگ ۔ ڈیک پھُوچِینگ ۔ لُک پھُوچینگ ۔
بیٹا ۔	بُوت چائے ۔ بُوٹ چائے ۔ (اصل پُوت چائے ہے) ۔ لُوک چھائے[1]
بیٹی ۔	بُوت ژِینگ ۔ بُوت چِینگ ۔ لُوک جینگ٭ ۔
بچہ (درمیانی عمر کا)	ڈیک پُولُونگ (اُنگ) ۔ (واحد، ایک)
بچے (جمع) ۔	ڈیک لائے کھون[2] ۔
بچہ (شیر خوار) ۔	ڈیک عون ۔
جوڑا بچوں کا (توام)	بُوت فیت ۔ بُوت فاعدت ۔
متبنّٰی ۔	لُوک لینگ ۔ لُوک[4] لی عینگ ۔
باپ ۔	بیڈا ۔ بڈا ۔ پُو ۔ پھُو[3] (پِتا کے بگاڑ ہیں) ۔
باپ سوتیلا ۔	بیڈالینگ ۔
ماں ۔ (مائی) ۔	ما ۔ مندا ۔ منڈا ۔
ماں سوتیلی ۔	منڈالینگ ۔
بھائی بڑا ۔	پی چائے ۔ پھی چائے ۔ فی چائے ۔
بھائی چھوٹا ۔	نونگ چائے ۔ نونگ چھائے ۔

نوٹ ۱ :- تذکیر انسانی کی عام علامت چائے یا چھائے ہے ۔
٭ تانیث ،، ،، ،، ژینگ یا چینگ ہے ۔

نوٹ ۲ :- کئی لوگ کھون اور کبھی کھُن بولتے ہیں ۔ یہ الفاظ علامتِ انسانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں ۔ ۳ سیامی لوگ پو کو عموماً پھو بولتے ہیں ۔ مگر خواندہ لوگ ضرور پُو کہتے ہیں ۔ ۴ لُک یا لُوک کے معنے پھل (فروٹ) ہیں ۔

اُردو	سیامی
بہن بڑی ٭	پی ساؤ ٭ پھی جبینگ ٭ پھی ژینگ ٭
بہن چھوٹی ٭	نونگ ساؤ ٭ نونگ جبینگ ٭ نونگ ژینگ ٭
جوائی (داماد) ٭	بُوت کھوئے ٭ بُوٹ کھوئے ٭
نوں ٭ (بہو) ٭	بُونٹ ساپائے ٭
بہنوئی ٭ (وسالہ وغیرہ)	لونگ کھوئے ٭
سالی ٭	نونگ ساپائے ٭
بھیرے ٭ (چچا تایازاد بھائی وغیرہ)	لُوک پی لُوک نُونگ کن ٭ نگ پی لُوک نُونگ کن ٭
تایا ٭	لُنگ ٭ لونگ ٭
چچا ٭	آہ ٭ آ ٭
پھوپھی ٭ (باپ وغیرہ کی بڑی بہن کیلیے)	پا ٭
پھوپھی ٭ (،، چھوٹی ،،)	نا ٭
بھتیجا ٭	لان چائے ٭ لَن چائے ٭ (چائے کو چھائے بھی کہتے ہیں) (بلکہ چھائے کا استعمال بہتر ہے)
بھتیجی ٭	لان ساؤ ٭ لان پیو جینگ ٭
خاوند یا شوہر ٭	پُوآ ٭ پُوعا ٭ سامی ٭ (بگاڑ ہے سوامی کا) ٭
پوتا ٭ (پوترا) ٭	لان ٭
پڑپوتا ٭	لانے ٭ لین ٭
دادا ٭	پُو ٭
نانا ٭	تا ٭

اُردو	سیاچی
دادی ؛	یا ؛
نانی ؛	یائے ؛
شادی ؛	کن وِواہ موٗنگ کھون ؛
دُولہا ؛	چاؤ لَو ؛ چاؤ باؤ ؛
دُلہن	چاؤ ساؤ ؛
شادی شُدہ (بیاہا ہوا مرد)	چائے می میار لیاؤ ؛
شادی شُدہ (بیاہی ہوئی عورت)	ینگ پُومی سامی لیاؤ ؛ (ژنگ پُومی سامی لیاؤ) ؛
کنوارا ؛	چائے تی ینگ نائے می ین رایا ؛
کنواری ؛	ژِنگ ینگ نائے می سامی ؛
یتیم ؛ (لاوارث) ؛	بُوت کمپرا پُوتنکم پَرا ؛
جناب ؛ صاحب ؛ مسٹر ؛ (شریف اشخاص کیلئے) ؛	نائے ؛ عام معزز اشخاص کیلئے نائے بولتے ہیں۔ کھوراپ ؛ عام زبان میں کھراب بولتے ہیں جسکے معنے حضور انور وغیرہ کے ہیں ؛
جنابہ - صاحبہ - میم ؛ (شریف مستورات کیلئے) ؛	میم ؛
ینگ (ضمیر واحد متکلم) مجھے ؛ مجھکو	چَن ؛ کھاپاجاؤ ؛ عام زبان میں چھن بولتے ہیں ؛
میرا ؛ میرے ؛ میری ؛	کھونگ چَن ؛ کھوکھاپاچاؤ ؛
ہم ؛ (ضمیر جمع متکلم) ہمیں ؛ ہمکو	راؤ ؛ راؤتنگ لائے ؛
ہمارا ؛ ہمارے ؛ ہماری ؛	کھونگ راؤتنگ لائے ؛

اردو	سیامی
تم ٭ آپ - تمہارا - آپکا - تمہارے - آپکے - تمہاری ٭	تان ٭ تن ٭ چاؤ ٭ عینگ ٭
وہ مرد (ضمیر واحد غائب) اُس مرد کو ٭ یا کہ مذکر کے لیئے یا کہ دیگر مذکر جانداروں کے لئے ٭	کھاؤ پُوچایے - کھاؤ پُوچھلے ٭
اُسکا ٭ (مذکر کیلئے)	کھونگ کھاؤ پُوچایے ٭
وہ عورت (ضمیر واحد غائب)	کھاؤ پُونِینگ* ٭ کھاؤ پُوڑِینگ ٭ (کھاؤ پُوڑینگ اور کھاؤ پُوجِینگ یکساں ہیں) ٭
اُس عورت کو (یا کہ دیگر مونث جانداروں کے لئے ٭	کھاؤ پُوجِینگ ٭
اُسکا ٭ (مونث کے لیئے)	کھونگ کھاؤ پُونِینگ ٭ کھونگ کھاؤ پُوڑینگ ٭
وہ ٭ (ضمیر جمع غائب) اُنکو اُنہیں ٭ وے ٭	کھاؤ تنگ لایے ٭
اُنکا ٭	کھونگ کھاؤ ٭
بوڑھا شخص (عمر رسیدہ آدمی)	کھون چارا ٭ کھون کے ٭
لمبا آدمی (دراز قد) ٭	کھون شُونگ ٭
پست قد آدمی ٭	کھون تیا ٭ کھون تام ٭
گنجا شخص ٭ (جسکی سر میں بیماری گنج ہو)	کھون سیسالن ٭ کھن سسالن ٭

* عام زبان میں بجائے پُو کے پھُو کا زیادہ استعمال ہوتا ہے - جیسے کھاؤ پھُوجِینگ ٭

اُردو	سیامی
بہرہ شخص (ڈورہ آدمی) ٭	کھون ہُونُوعِک ٭
گُنگا شخص (جسکی زبان میں لکنت ہو یا تھتھلاتی ہو) ٭	کھون بائے ٭
موٹا شخص ٭	کھون یُوعِن ٭ کھون پُوان ٭

مخلوقات

حیوانات منطلق

اُردو	سیامی
حیوان مُطلق (جانور۔ پشُو) ٭	تو آ ٭ تُوعا ٭ عام طور پر جانور یا پشُو کے لئے لفظ تُوآ بولا جاتا ہے ٭
شیر (ببر) ٭	سِنگ تو ٭ سنگھ تو ٭
چیتا ٭	٭ سُوآ ٭ سُوآ کھرونگ ٭ ٭ سُوآ کا آخری الف حلق میں بولو۔ اور سُو پر زور دو ٭

عام طور پر سور (خوک) کو مُوں یا مُو بولتے ہیں ٭

٭ تُوآ بمعنے جانور ٭ پُوَ (مذکر کیلئے) اور اکثر اسکو پھو بھی بولتے ہیں ٭

٭ میا (مونث کے لئے)۔ میا کی جگہ میاں بھی بولتے ہیں ٭ بلکہ میاں کا استعمال بہتر ہے ٭

اُردو	سیامی
ہاتھی ٭	چھانگ ٭ چانگ ٭
ہاتھی کا سونڈ ٭	گوُعِنگ چھانگ ٭ نگوُعِنگ چھانگ ٭
ہاتھی دانت ٭	اَنگا چھانگ ٭ فن چھانگ ٭
ریچھ ٭	می ٭ مے ٭
اونٹ ٭	عُوٹ ٭ اونٹ ٭
سُور جنگلی ٭ (خُوک) ٭	مُوںْ توعَن تو آپوُ ٭
سُور (پالتو) ٭	مُون تُو آپوُ ٭
سورنی ٭	مْون تُو آمیا ٭
گینڈا ٭	راعَت ٭ رَعت ٭
ہرن ٭	نُو آتو آپوُ ٭
ہرنی ٭	نُو آتُو آمیا ٭
بھینس ٭ گاؤمیش ٭	کھوعائے مِیان ٭ کھوآئے مِیا ٭
بھینسا ٭	کھوعائے پوُ ٭ کرابُو ٭ کرُبوُ ٭
گائے ٭	وُعاتو آمیا ٭ دُآمِتیاںْ ٭
(گاؤ مادہ) ٭	نگوُ آتُو آمِیاںْ ٭ (مرکب توآ اور میاں کا)
گائے کا سینگ ٭	کھاؤ وُآ ٭
سانڈ (گاؤ نر) ٭	وُعاتوآپوُ ٭ نگوُآتوآپھو ٭ وُآتوآپھوُ ٭
بیل ٭	وُآتوآپوُتُم ٭
بچھڑا (گائے کا) ٭	لُوک وُآ ٭ لُک نگوُآ ٭

سیامی	اُردو
ما ÷ ماں ÷ ماتیت ÷	گھوڑا ÷
کِپ ما ÷	گھوڑے کا سُم ÷ (کھُر)
ماتُو آمیا ÷ ماں تو آمیاں ÷ *	گھوڑی ÷
* کئی لوگ ما کہتے ہیں اور کئی ماں ÷	
ماں تھائے ÷ ماتھائی ÷	یابُو ÷
لا ÷ *	گدھا ÷
لُو ÷ بلکہ لُو استعمال کرنا بہتر ہوگا۔ کیونکہ لا کے معنے گدھی ہیں۔	
کا ÷ کاع ÷ پھیے ÷	بھیڑ (دُنبی ÷ بھیڑی) ÷
پا ÷ پاں ÷ پھیے میاں ÷	بکری ÷
لُوک پا ÷ لُوک پاں ÷	بکروٹہ ÷
ماہاؤں ÷ سُونک ÷	کُتا ÷
لُوک ماہاوِن ÷ لُوک سُونک ÷	کُتے کا بچہ ÷
میاؤں ÷ میون ÷ ×	بِلّی ÷ (گُربہ) ÷
لُوک میاؤں لُوک میاؤ	بلونگڑا ÷ بلی کا بچہ ÷
لُو - لُون - لُوک - لُون	چوہا - چوہے کا بچہ ÷
کاروک ÷ کارو ÷	گلہری ÷
نگوں ÷ نگو ÷	سانپ ÷

نوٹ:- انسانی اور حیوانی خورد سال بچوں کے لیئے لُوک یا لُک آتا ہے ÷

* چینی زبان کی شاخ ہوگی جن میں گدھے کو لُو کہتے ہیں ÷ چینی زبان میں گدھے کو لُو اور لُوا کہتے ہیں ÷
مخلوط ہونے کا بڑا ثبوت ہے ÷ × بلی (گربہ) کو چینی میں میاؤں کہتے ہیں ÷

اُردو	سیامی
سانپ زہریلہ ٭	نگوُن پِت ٭ نگوپیت ٭
سانپ پھنیر (چھجلی دار)	نگوُن ہاو ٭
سانپ سبز ٭	نگوُن کھی او ٭ نگو کِھیو ٭
چھپکلی (گھر یا مکان کے اندر رہنے والی)	چِنگ چوک ٭
چھپکلی (گھاس وغیرہ کے اندر رہائیشی ٭	چِنگ لان۔چِنگ لین ٭
گرگٹ ٭	کِنگ کا ٭
کن کھجورا ٭	تاکھپ ٭ تاکھاپ ٭
بچھو ٭	مالینگ پونگ ٭ مالِونگ پونگ ٭
گھڑیال (مگرمچھ) ٭	چورلکھے ٭

مخلوقات

پرند وغیرہ

اُردو	سیامی
پرند ٭	نوک ٭
چڑیا ٭	نوک کراچوک ٭

اُردو	سیامی
مور (طاؤس) ٭	نُوک یُنگ ٭ نوک یُونگ ٭
کوا ٭	کا ٭ کاؤ ٭
کوے کی آواز ٭	کھَن ٭ کھاں ٭
کبوتر ٭ (پالتُو) ٭	نوک پراپ چُوعانگ ٭ نوک پیراپ چوُعنگ ٭
کبوتر ٭ (جنگلی) ٭	نوک پراپ پا ٭ نوک پیراپ پا ٭
طوطا ٭	نوک کے عو ٭ نوک کاوَ ٭
مُرغ ٭	کائے تُوآپُو ٭ کائے تُو آپھُو ٭
مُرغی ٭	معاکائے ٭ ماع کائے ٭ ماکائے ٭
مُرغی کے بچّے (چوزے)	کائے ٭ کاعے ٭
اُلو ٭	نوک ہُوک ٭
عُقاب ٭	نوک اِنسی ٭ نوک عن سی ٭
فاختہ ٭	نوک کو ٭ نوک کعو ٭
چمگادڑ ٭	کنگ کھاؤ ٭ کانگ کھاؤ ٭
مرغابی ٭	بیٹ نام ٭ پیت نام ٭
نیل مرغ (پیرو) ٭	کائے نگوُعنگ ۔ کائے گوُعینگ ٭
راج ہنس ٭ (نر) ٭	ہَن تُو آپُو ٭ ہاں تُو آپھُو ٭
راج ہنسنی ٭ (مادہ)	ہَن تو آمیا ٭ ہان تُو آمیاں ٭
ہنس کے بچّے ٭	لُک ہان ٭ لُک ہَن ٭
بطخ (مادہ) ٭	بیٹ تامیا ٭ پیت تامیاں ٭

اُردو	سیامی
بطخا ؛ (بڑ) ؛	پیٹ تُوآپُو ؛ پیت تُوآپھُو ؛
پرندوں کے بازو (پرکلان)	پک نوک ؛ پیک نوک ؛
کھمب (چھوٹے بال پر وغیرہ)	کھون نوک ؛
گھونسلہ پرندوں کا ؛	رنگ نوک ؛ رانگ نوک ؛
پنجرا ؛	کرونگ نونگ ؛
جال پرندوں کے پکڑنے کا ؛	تاکھائے ؛ تاکھے ؛
اُڑنا ؛ (پرند وغیرہ کا) ؛	بین ؛ ڈین ؛
گانا ؛ (پرند وغیرہ کا) ؛	ردنگ ؛

مخلوقات

کیڑے مکوڑے

اُردو	سیامی
مکھی ؛	مالینگ وَن ؛ مالِنگ وان ؛
مکھی (شہد کی) ؛	تُوآپُونگ ؛ تُوآپُنگ ؛
مکھی شہد کا ڈنگ ؛	لیک نائے تُوآپُونگ ؛
چیونٹی (کیڑی) ؛	موٹ ؛ مُٹ ؛
چیونٹی لال رنگ کی ؛	موٹ تانوی ؛
چیونٹی سفید (دیمک)	پلوُعک ؛ موٹ کھاو ؛
عنکبوت ؛ (مکڑی جالا تننے والی)	مینگ مُم ؛ ماعِنگ مُوم ؛

سیامی	اردو
یائے مینگ مُم ۔ ژائے ما عِنگ مُوم ۔	عنکبوت کا جالا ۔
چِک کا چَن ۔ چاک کا چان ۔	مکڑی (ٹڈی دَل پٹیرا)
پی سُوآ ۔ پے سُوآ ۔	تیتری ۔
یُونگ ۔ ژُونگ ۔ جونگ ۔	مچھر ۔
تُوآ لُوعَت ۔	کھٹمل ۔
تُوآرائے ۔ تُوآرے ۔	جُوں جو سر میں پڑتی ہے
تُوآمت ۔ تُوآمات ۔	پسو ۔
تُوآ لَون ۔ لَون ۔	کیڑا مکوڑا (کرم) ۔
تُوآمائے ۔ تُوآمے ۔	کیڑا ریشم کا ۔
ہنگ ہوئی ۔ ہینگ ہوئی ۔	جگنو ۔ (کرمک شب تاب)
تُوآ ڈُومُعنگ ۔ تُوآ ڈُوعانگ ۔	گھن (جو غلہ وغیرہ میں پڑ جاتا ہے)
پَلینگ ۔ پَلین ۔	جونک ۔ (جلم)

اعضائے جسمانی (حیوانات ناطق و مطلق)

سیامی	اردو
رانگ کائے ۔ (رنگ کائے ۔ تُوعا ۔)	جسم (شریر ۔ بدن)
تُوآ ۔ منگ سانگ ۔ سنگ سنگ ۔ تُوعا ۔	گوشت ۔
یُوعِن ۔ یُواِن ۔	چربی ۔
پیونانگ ۔ تاچہ ۔	چمڑا ۔ (کھال ۔ پوست)

اُردو	سیاحی
پٹھے ٭	کلام کلیو لوُ آ ٭
شاہ رگ ٭	سین لوہت ڈُعانگ ٭ سین لوہت ڈینگ ٭
نس ٭	این ٭ عین ٭ ناہارو ٭
ناڑی ٭	سین لوہت دَم ٭ سین لوہت دَم ٭
سِر ٭	سِسا ٭ ہُوآ ٭
بال (سِر کے) ٭	پلوم ٭ کیسا ٭
بال ٭ (جسم کے) ٭	لوما ٭ کھون ہیگ توُ آ ٭
چوٹی ٭ (فرق - چاند) ٭	کرا موم سِسا ٭
کھوپڑی ٭ (سِر کی)	سِسا کرالوک ٭
مغز ٭ (سر کا بھیجا)	ساموُنگ ٭
پیشانی ٭ (ماتھا) ٭	ناپک ٭ ناپا ٭
کنپٹی ٭ (کان پٹی شقیقہ)	کھامسپ ٭
ناک ٭	چاموُک ٭ چائنگ ٭ عام زبان میں تانگ اور تلوگ بھی بولتے ہیں ٭
ناک کے سوراخ ٭ (منخنے) ٭	رُدچاموُک ٭ رُدتاموُک ٭
مُنہ ٭ (دہان) ٭	پک ٭ پاک ٭ پا ٭ (پاک عام طور پر سمجھ میں آتا ہے) ٭
تھوک ٭ (لعابِ دہن) ٭	نام لائے ٭ کھیلو ٭
ہونٹھ ٭	رَم فی پک ٭ رم فی پاک ٭
خال ، ٭	ڈُدعِنگ نا ٭ ڈُدعینگ نا ٭

اُردو	سیامی
چہرہ ٭ (رُخ) ٭	نا ٭ ناں ٭
آنکھ ٭	چک سُو ٭ (چکسُو) ٭ تا ٭
آنکھ کا گولا ٭ (آنکھ کا آئینہ) (یا ڈھیلا)	لُوک تا ٭ ٹُک تا ٭
آنکھ کی تپلی ٭	لُوک تادَم ٭
بھوں ٭ (ابرو) ٭	کِھیو ٭
پلک ٭	نانگ تا ٭ ننگ تا ٭
پلک کے بال ٭	کھون تا ٭
آنسو ٭ (اشک) ٭	نام تا ٭ آسُو ٭ (اصل آنسو) ٭
رُخسار ٭	کاعم ٭ کیم ٭
کان ٭ (گوش) ٭	ہُو ٭
آواز ٭	سام نی عنگ پُوٹ ٭ سی عِنگ ٭ (عام موٹی زبان میں پوت کی جگہ پھوٹ بولنا بہتر ہے جیسے سام نِنگ پھوٹ)
دانت ٭	کھو ھان فن ٭ کھو عاَن ٭ تان تا ٭ (تان تا یا تتسا- (دانت کا بگاڑ ہے)
تالُو ٭	پیڈان نائے پاک ٭
زبان ٭ (جیبھ) ٭	لِین ٭
جبڑا ٭	کھاکن کرائے ٭
مسوڑے ٭	نگوعک ٭ نگو عاک ٭ (بعض دفعہ آخری ک بولنے میں حذف ہوتا ہے)
گلا ٭ (حلق) ٭	نائے لام کھو ٭

اردو	سیامی
سانس ٭	لوم ہائے چائے ٭
ٹھوڈی ٭ (زنخدان) ٭	ٹوک کھانگ ٭
گردن ٭	کھو ٭
داڑھی ٭ (ریش) ٭	نُوعت کھانگ ٭ نوٹ ٭
مُوچھ ٭	نُوعت رِم فی پاک بون ٭ نوعت رِم فی پاک بون ٭
پسینہ ٭	نُوعا ٭ سائے تو ٭
خون ٭ (لہو) ٭	لُوعِت ٭ لُوہِت ٭
ہڈی ٭	کراڈُوک ٭ کراڈُوک ٭
پیٹھ ٭	لانگ ٭ کھنگ لانگ ٭
پیٹھ کی ہڈی ٭	کراڈُوک سَن لانگ ٭ کراڈُوک سان لانگ ٭
چھاتی (سینہ) ٭	سوعانگ عوک ٭
پھیپھڑا ٭	پوت ٭ پوٹ ٭ پاپ پا سانگ ٭
بلغم ٭	سلمے ہا .. سمیہا ٭
تھن ٭ (استھن ٭ پستان)	لوم ٭
پیٹ ٭ (شکم) ٭	تھونگ ٭ تونگ ٭ ناپی ٭ (اصل ناکھی ٭)
ناف ٭ (ڈھنی پیٹ کی)	ساڈو ٭ سادُو ٭
دل ٭	ہُوا چائی ٭ ہُوا چائے ٭ چائی کھدن ٭
کلیجہ ٭	تاپ ٭ تپ ٭
معدہ ٭	کرالیِو آہان ٭

اُردو	سیامی
تلی +	واکانگ + مَم +
جوڑ + (اعضا وغیرہ کے)	کھوکراڈوک +
کندھا + (مونڈھا + باہو)	با + باہُو +
بازو +	کھین +
ہاتھ +	مُو +
ہتھیلی + (ہاتھ کی) +	فامُو + تاے مُو +
اُنگلی +	نِیُو مُو +
اُنگلی کا جوڑ +	کھونِیُو مُو +
انگوٹھا (ہاتھ کا) +	معامُو + (مَ آمُو) + میمو +
انگوٹھا پاؤں کا +	ہُوآمعاتاؤ + ہُوآمے تاؤ +
ناخن (ہاتھ کی اُنگلیوں کے)	لیپ مُو +
ناخن (پاؤں کی اُنگلیوں کے)	لیپ تاؤ +
ناخن + (عام طور پر)	لیپ +
بغل +	راک را + رَک رعا +
کُہنی +	کھوسوک +
کلائی +	کھوڈُو +
نبض +	تاپے پاچون + تپے پاچون +
مُٹھی + (گھونسا) +	کام مت + کام مات +
اُلاٹِش + (فضلہ غلاظت پاخانہ وغیرہ) +	عُت چارا + عُوت چارا +

سیامی	اُردو
پاس ساوا ٭ پس ساوا ٭ جی عو ٭	پیشاب ٭
جی عو ٭ تاے پس ساوا ٭	پیشاب کرنا ٭
تاپوک ٭	ران ٭ (جانگھ) ٭
کھا ٭	ٹانگ ٭
سی کھرونگ ٭	پسلی ٭
ہُوا کھاؤ ٭	گوڈا ٭ (گھٹنا) ٭
کھوناؤ ٭ کھوتین ٭	ٹخنا ٭ (گٹا) ٭
تین ٭ تاؤ ٭ تو ٭ کھا ٭	پاؤں ٭
فاتین ٭ فاتاؤ ٭ تلے تین ٭ تاے تاؤ ٭	پاؤں کا تلا ٭
سون تین ٭ سون تاؤ ٭	پاؤں کی ایڑی ٭

حرکات اعضائے جسمانی

سیامی	اُردو
پھوٹ ٭ پوٹ ٭ بوک ٭	بولنا ٭
ڈو ٭ یے ٭	دیکھنا ٭
ڈون تاؤ ٭ ڈون ٭	چلنا ٭ (پھرنا) ٭
ونگ ٭ وینگ ٭	دوڑنا ٭ (بھاگنا) ٭
نانگ ٭	بیٹھنا ٭
یون ٭ جون ٭	کھڑا ہونا ٭

اُردو	سیانی
کھڑا کرنا ✤	ہائے جُوکھُون ✤
لیٹنا ✤	نُون لُونگ ✤ نُون ✤
اُٹھنا ✤	ٹک کھُن ✤ جوکھُن ✤ جوک کھُن ✤
اُٹھانا ✤	جوک ✤
اُٹھاکر لیجانا ✤ (کندھے پر) ✤	باعک ✤ بعک ✤ باعا ✤
اٹھاکر لیجانا ✤ (ہاتھوں پر یا بازوؤں پر ✤	اُم ✤ عُم ✤ عُوم ✤
سونا ✤ (خواب کرنا) ✤	نُون ✤
کھانا ✤	رکن آہان ✤
کھانا کھلانا ✤ (خوراک دینا)	ہائیں رکن آہان ✤
پینا ✤	رکن نام ✤
بلانا ✤	ریک ✤
چیخنا ✤ (چلانا) ✤	رونگ ہائی ✤
آنکھ کھولنا ✤	لُم تا ✤ لُوم تا ✤ (پوٹ تا ✤)
آنکھ بند کرنا ✤	لپ تا ✤ لاپ تا ✤ پٹ تا ✤
جُھکنا ✤ (سر وغیرہ جُھکانا)	کوم توُ آلونگ ✤
چھلانگ مارنا ✤ (کودنا)	کراڈوٹ لیں ✤
رینگنا ✤ (رینگ کر چلنا) ✤	کھلاق ✤ (ڈُون) ✤
تیرنا ✤	وائے نام ✤

اُردو	سیامی
تیرنا ٭ (کشتی وغیرہ کا پانی پر)	لوئی نام ٭
دھکیلنا ٭	پالاک آؤ ٭ ڈان ٭ پلک عو ٭
کھینچنا ٭	ٹاک پائے ٭ لاک مُنی ٭
سُوجنا ٭ (اُبھرنا ٭ سوزش ہونا)	پلونگ کھُن ٭ بے اُم کھُن ٭
انگڑائی لینا ٭	ہاؤلون ٭
بغل گیر ہونا ٭ (گلے لگانا)	کوٹ ٭ کوت ٭
چومنا ٭ (بوسہ لینا) ٭	چُوپ ٭ چُپ ٭
اُترنا ٭	لونگ پائی ٭ لونگ ٭
چڑھنا ٭ (درخت وغیرہ پر)	پین ٭ پن ٭ کھُون تن مائے ٭
چڑھنا ٭ (جہاز پر) ٭	کھی رُو عا فائی ٭
چڑھنا ٭ (کشتی پر) ٭	کھی رُو عا ٭
چڑھنا ٭ (گھوڑے پر سوار ہونا)	کھی ما ٭
چڑھنا یا سوار ہونا عام طور پر	کھی ٭
چڑھنا ٭ چھت پہاڑ یا درخت پر	کھُون ٭
غوطہ لگانا ٭	ڈُم نام ٭ ڈام نام ٭
اڑنا ٭	توسُو ٭ تھلوکن ٭
ٹیکنا ٭ سہارا لگانا ٭ تکیہ لگانا ٭ آرام کرنا ٭	پینگ ٭ پنگ ٭
آرام کرنا ٭ (سر کے نیچے ہاتھ کا سہارا دیکر)	تاؤ کھین ٭ تاؤ کھاعن ٭

اردو	سیامی
آرام کرنا یا آرام پانا (عام طور پر) ٭	جوسک سبائے ٭ جوسوک سبائے ٭ (اصل سکھ سوک کا)
محسوس کرنا ٭ (حس کرنا)	کھلام ٭
ناچنا ٭	لکھون ٭ تین رام ٭ تن رم ٭
کانپنا ٭ تھرتھرانا ٭	توعاسن ٭ تواسن ٭
سانس لینا ٭	ہائے چائے ٭ ہائی چائے ٭ لوم ٭
خراٹے مارنا ٭	لون کرون ٭
کھنگارنا یا کھانسنا زور سے	ایم ٭ عیم ٭ آعم ٭
کھانسنا ٭ کھانسی ٭	آئے ٭ عائے ٭
چھینکنا ٭ (چھینک مارنا) ٭	چام ٭
ڈکارنا ٭	لوم ٭ رو ٭
ہچکی لینا ٭	ساعک ٭ ساعوک ٭
سسکنا ٭ (سسکی لینا)	ساعن ٭ ساعون ٭
تالی بجانا ٭	توپ مو ٭ اپ مو ٭
چوسنا ٭	ڈوت ٭ ڈوٹ ٭
پھونکنا ٭ (پھونک مارنا منہ سے ٭)	پاؤ ٭

وہ تمام اشیاء یا سامان جو جسم ڈھانپنے یا اُسکو سجانے یا محفوظ رکھنے کے کام میں آتے ہیں ۔ یعنے لباس ۔ پوشش زیور وغیرہ

اُردو	سیامی
کُرتا ۔	سُوآ ۔ سُوعا ۔
قمیض ۔	سُوآ چوٹ ۔ سُوآ کھو ۔
کوٹ ۔	سُوآ کھوٹ ۔
کُرتا ۔ قمیض یا کوٹ ہلکا (سفید) ۔	سُوآ کھاؤ ۔
واسکٹ ۔	سُوآ کاک ۔
پائجامہ ۔	کونگ کین ۔ کانگ کانگے ۔
جراب ۔	ٹنگ تاؤسن ۔ تُونگ تاؤسان ۔
رومال ۔ (دستمال)	پاچیت نا ۔ پھاچیت نا ۔ پھاچیت مُو ۔
دستانہ ۔	ٹنگ مُو ۔ تُونگ مُو ۔
ٹوپی ۔	مُوعک ۔
جُوتا ۔ (جوتی ۔ پاپوش)	رونگ تاؤ ۔ کُوعک ۔
ایک جوڑہ جوتا ۔	رونگ تاؤ کھُونگ ۔

سیامی	اُردو
رونگ تاؤ سونگ *	بُوٹ * (ولایتی جوتا) *
ڈوم سوآ * ٹک ڈوم * ڈوم سوآ *	بٹن * (بتام) *
رانگ ڈوم کھوا *	چھید * (سوراخ) جسمیں بٹن لگایا جاتا ہے *
سارونگ *	دھوتی * (مہیلا - لنگ بند)
کھم کھاٹ * کھیم کھات *	کمربند * (پیٹی) *
سوآ کانگ کانگے پاکھاؤ *	سفید لباس (پوشاک) *
سوآ بیٹھم لوٹ ویلاژین * تینگ توآ *	لباس * (پوشاک) *
سوعیم سوآ * تینگ توآ *	لباس پہننا * (کپڑے پہننا)
لُوٹ سوآ * تھوٹ سوآ * تھوٹ کپھا *	لباس یا کپڑے اُتارنا *
پھا * فا *	کپڑا *
پلین پھا *	کپڑے بدلنا *
روم *	چھاتہ * (چھتری) *
ماےتاؤ * ماےتو *	چھڑی * (لاٹھی ہاتھ کی)
نالیکا پوک * نرکا نوے *	گھڑی * (جیبی) *
سائے نالیکا پوک * سونر کا *	گھڑی کا زنجیر *
لک کنجی نالیکا پوک * لک چے نرکا *	گھڑی کی چابی *
کاپاؤ سوآ * کباؤ سوآ *	شیشہ *
دین تا * وعن تا * کچوک تا *	عینک *

اردو	سیامی
بالی ❖ (کان کی مُرکی) ❖	تُم ہُو ❖ کُم ہُو ❖ تُوم ہُو ❖
چھاپ ❖ (چھلا۔ مُندری) ❖	وین ❖
کڑا ❖ (کنگن۔ چوڑی وغیرہ)	کام لائے مُو ❖ کم لائے مُو ❖
شیشہ ❖ (آئینہ) ❖	کراچوک سونگ نا ❖ کچوک ❖
کنگھی ❖ (شانہ) ❖	وی ❖ وسے ❖
برش ❖ (بالوں وغیرہ کو صاف کرنے والا)	پراعنگ پوم ❖ پرانگ پوم ❖ پرینگ پوم ❖
برش ❖ (دانتوں کو صاف کرنے والا)	پراعنگ تفونان۔ پرینگ توفان ❖
اُسترا ❖	مِیت کون لِم ❖ مِیت کون یِیم ❖
حجامت کرنا ❖	کون ❖
بال کاٹنا ❖	ٹاٹ پوم ❖ ٹٹ پوم ❖ تاٹ پوم ❖ عام طور پر تاٹ پوم استعمال کرتے ہیں ❖

❖ ت و ٹ کا فرق زیادہ تر گفتگو سے معلوم ہوتا ہے ❖

کھانے پکانے کے متعلق سامان

گڑا ❖ (گھڑا پانی ڈالنے والا)	پھتی کن نام ❖ پکتی تنگ نام ❖
ہانڈی۔ دیگچی (دھات کی)	موکھاؤ ❖
ہانڈی (مٹی کی) ❖	موڈین ❖

اُردو	سیامی
کیتلی چاء پکانے والی ÷	کاڑا ئے توم نام رون ÷ کا یا ئے تھام نام رون ÷
چمچہ ÷	چھون ÷ چون ژنگ ژا ئے ÷ چونگ یا ئے ÷
تھالی ÷ (دھات کی) ÷	تھاٹ ÷
رکابی ÷	چھام ÷ جام ÷
بالٹی ÷	ٹھونگ توُنگ ÷
ٹوکری ÷ (ٹوکرا) ÷	کراچھٹ ÷ کراچیت ÷
کڑاہی ÷	گرانا ÷
چولہا ÷ (آہنی) ÷	تاؤ ÷
چولہا ÷ (تنور) مٹی کا ÷	تھی ہُن کھاؤ ÷
لکڑی ÷ (سوختنی) ÷ جلانیکی	فُن ÷ ملئے فُون ÷
کوئلہ ÷ (لکڑی کا) ÷	تھان فائی ÷ تان ÷
کوئلہ ÷ (پتھر کا) ÷	تھان ہین
آگ ÷ (آتش) ÷	فائی ÷ پیائی ÷
آگ جلاؤ ÷	کو فائی ÷
توا ÷ (تابہ) ÷	لیک ریت پا ÷
روٹی ÷	کھنوم پانگ ÷
روٹی پکانا ÷	تھام کھنوم پانگ ÷

(نوٹ) سیامی لوگوں کے حلق سے کچھ موٹی بات نکلتی ہے۔ اسلیئے عموماً بولتے وقت ت کی بجائے تھ ۔ پ کی جگہ پھ اور ج کی جگہ چھ سمجھ میں آتے ہیں مگر اسمیں کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا ÷

سیامی	اردو
ملسئے کھیت فائی ؎	ماچس ؎ (دیا سلائی) ؎
تکی عنگ ؎ تاکی عنگ ؎	لمپ ؎ (چراغ) ؎
سائے تکی عنگ ؎	بتی چراغ کی ؎ (فتیلہ) ؎
نمن سائے تکی عنگ ؎ نامن سائے تکی عنگ ؎	چراغ میں تیل ڈالنا یا ڈالو
چُت تکی عنگ ؎	چراغ جلا دینا۔ یا جلادو ؎
ڈاپ تکی عنگ ؎	چراغ بجھادو۔ یا بجھا دینا ؎

نوش کرنے یا پینے والی چیزوں کے نام

سیامی	اردو
راہئے نام ؎ جاک نام ؎ کراہاں ؎	پیاس ؎
کھن راہئے نام ؎ کھن (کھون) جاک نام ؎ کراہان نام ؎	پیاسا ؎
نام ؎	پانی ؎
نام جُوٹ ؎ نام چیوٹ ؎	پانی تازہ ؎ پانی اچھا ؎
نام کھُون ؎ نام میڈی ؎	پانی گندھلا ؎ (میلا) ؎
نام کھیم ؎	پانی نمکین ؎
نام پو ؎	پانی چشمہ کا ؎
نام فون ؎ نام پھون ؎	پانی بارانی ؎ (برساتی) ؎
نام بو ؎	پانی کنوئیں کا ؎
نام رون ؎	پانی گرم ؎

اُردو	سیامی
پانی سرد ؞	نام جبین ؞ نام ژین ؞
دوُدھ ؞	نام نوم ؞
ناریل کا دُودھ ؞	نام کاتی ؞ نام کینی ؞
ناریل کا پانی	نام مُھپراڈ عون ؞
چار ؞ (پانی) ؞	نام چائے ؞
چار کی پتی ؞	بے چار ؞ بائے چا ؞ بے چھا ؞
چار پینے کی پیالی ؞	تُوعے نام چار ؞ تُوئے نام چا ؞
قہوہ ؞	کافا ؞ کافح ؞ کوپی ؞
بوتل ؞	کھوٹ ؞ کھوعٹ ؞
بوتل چھوٹی ؞ (خورد) ؞	کھوٹ لیک ؞
بوتل بڑی ؞ (کلان) ؞	کھوٹ تو ؞
پیالہ ؞ (پیتل کا کٹورا) ؞	کھون تو نام ؞
پیالہ ؞ (مٹی کا) ؞	تھُوئی ؞
گلاس ؞	تھُوئی کاؤ ؞ تھُوئی کاؤ کرالوک ؞
پانی سوڈا ؞ (سوڈا واٹر) ؞	نام سوڈا ؞
پانی لمینڈ ؞ (لیمنیڈ واٹر) ؞	نام مانیت ؞ نام لمنیڈ ؞

تھام کے معنے بنانا - ہر ایک چیز کے بنانے کے واسطے آتا ہے ؞
جیسے تھام نام چار بنگ - چار بنانا ؞
کئی لوگ تھام کو تام بولتے ہیں ؞

اردو	سیامی
شربت ÷	نام وان ÷
شراب ÷	لاؤ ÷ سُورا ÷ سُرا

جسمانی بیماریاں یا مختلف روگ ÷ (حالات کے) ÷

اردو	سیامی
بیماری ÷	چیپ ÷ کھوام پوسے ÷
بیمار ÷	چیپ ÷ کھن چیپ ÷
بیمار ہونا ÷	سیے سبائے ÷ مائے سبائے ÷
دردآنکھ ÷	چیپ تا ÷ چیپ چکسُو ÷
دردِدانت ÷	پُوعت فان ÷ پُوعنت فن ÷ پوعت ہیان تا (زمنا) ÷
	چیپ کھوعان ÷
دردپیٹھ ÷	چیپ لانگ ÷
دردِسر ÷	پُوعت سیسا ÷
بیماری گنج ÷ (سر کی بیماری) ÷	سیالن ÷ سیالان ÷ (گنجے شخص کو ہوسالن کہتے ہیں)
دردپیٹ ÷	پُوعت تونگ ÷ پُوعت تھونگ ÷
دردِکان ÷	پُوعت ہُو ÷
بیماری قولنج ÷	چُک ÷ چوک ÷
بیماری دمہ ÷ (سانس کی بیماری)	ہُوٹ ÷ ہُٹ ÷
بیماری جگر ÷ (دِق سِل) ہال	دن نا روک ÷ رتیت سی لوُ ڈوعنگ ہا عنگ ÷ رت سی ڈوعنگ ہینگ ÷

اردو	سیامی
بخار +	چپ کھائے + کھائے چپ + اکھائے چپ +
سر کا چکرانا +	ڈِنگ وین سِسا + ونگ وِی عن سِسا +
غش + (بیہوشی) +	پین، لوم عون را ہُوعے +
چیچنگ غش طاری ہونا + (غشی ہونا)	نی ڈاٹ۔ چیپ فی ڈاٹ + پین لوم ستا لوپ پائے +
ہیضہ +	اہوا تاروک + (روک بگاڑ ہے روگ کا) +
قبض +	* تونگ پوک پین پان را ڈوت +
جریان شکم + (سنگرہنی) +	لونگ تونگ + لونگ تھونگ +
پیچش +	پین بیٹ +
کوڑھ + (جزام) +	کھی رُوعن + کھے رُوعن +
سمندری بیماری + جو جہاز وغیرہ میں ہو جاتی ہے	ماؤ کھلون +
لنگڑا +	کھون سِیا کھا + کھا کھے یک +
اندھا +	تاموت۔ بوت + تاموٹ +
بہرہ (ڈورا) +	ہُو نوِعک +
گونگا +	پائے +
کھانسی +	آئے + عائے +
حاملہ۔ بچہ پیٹ میں +	می کھران +
چوٹ چپیٹ + (رگڑا گھسیٹ)	بوب چام + بوپ چم +

* تونگ کی بجائے تھونگ بھی بولتے ہیں +

اُردو	سیامی
چھالا (آبلہ) ÷	فی تان یائے ÷
پیپ (غلاظت جو زخم وغیرہ سے برآمد ہوتی ہے) ÷	لُونگ ÷
زخم ÷ (ہتھیار وغیرہ کا) ÷	*پلے تُک فن ÷ پلے تُوک نان ÷
زخم ÷ (پھٹ) پھوڑا - ناسور وغیرہ کا	پلاع چیپ پُوئت ÷ پلے چیپ پُوعت ÷
سُوج ÷ (سوزش ÷ اُبھراو) ÷	بُوعِم ئُن کون ÷
قے کرنا (اُبکائی ÷ الٹی) ÷	راک ÷
ہتھلانا ÷ (کفنفلانا) (ہکلانا) ÷	پین عینگ ÷ پین عنیگ ÷ پین عانگ ÷
مرنا ÷ مرگیا ÷ موت ÷	تائے ÷
بیماری آتشک ÷	روک سام رَپ بُروت ÷ روک سام راپ بو ہُوت ÷
دوائی ÷ (دوا) ÷	جا ÷ یا ÷
دوا کی گولی ÷	لُک جا ÷ لُک یا ÷ مِت جا ÷ مت یا ÷ (بعض لُک کی بجائے لُوک بولتے ہیں)
علاج بیماری وغیرہ کا ÷	رک تُو آ ÷
ہسپتال ÷	رونگ پھیابان ÷ رونگ پیابان ÷ رونگ کھائی جھا ÷

* بعض لوگ پلے اور بعض پلاع کہتے ہیں ÷

اُردو	سیامی
جُلاب ؛	جارائے تین ؛ یارائے تین ؛
پھٹکڑی ؛	سان سوم ؛
نشادر ؛	نام پراسان ڈمی کوک ژِ یواوُت ؛
سہاگا ؛	نام پراسان تونگ ؛
پارہ ؛ سیماب ؛	یاروٹ ؛ پاروت ؛ چاک روٹ ؛
افیم ؛ (افیون) ؛	یافِین ؛

خشک زمین کے تعلقات

اُردو	سیامی
روئے زمین ؛ (دنیا، جہان، عالم ؛)	بِھی بھُومی ؛ لوک ؛
زمین ؛ (خشکی) ؛	بوک ؛
سطح زمین ؛	پُن بین ڈِین ؛
مُلک ؛	پراتاتے ؛ پراتات ؛
علاقہ ؛ ( ) ؛	مُوعنگ ؛
پہاڑ ؛ (کوہ)	پُوکھاؤ سونگ ؛
پہاڑ آتش خیز (جوالا مکھی، کوہ آتش فشاں) ؛	لوکھاؤ فائی ؛
پہاڑی ؛	کھاؤنوئی ؛ کھوک ؛

اردو	سیامی
پٹان ٭	ہِن ٭ چین ٭ سِلا ٭ (سِل ٭ پتھر) ٭
پٹان ٭ (بحری یا سمندری) ٭	چین تائے نام ٭
میدان ٭	تُنگ راپ ٭ ٹُونگ راپ ٭
وادی ٭	ونگ کھاؤ ٭ وانگ کھاؤ ٭
دریا ٭	کھلونگ جائی ٭ بانام ٭
دریائی گذر ٭ (دریائی راستہ)	رونگ نام ٭
چھوٹی ندی ٭ (نالا) ٭	لم تن ٭ لام تن ٭
چشمہ ٭ (سوت) ٭	تانام ٭ نام پو ٭
جھیل ٭	تلے سپ ٭ تلے سپ ٭
نہر ٭	کھلونگ ٭
تالاب ٭ (کنڈ ٭ جوہڑ) ٭	سا ٭
دلدل ٭	نونگ ٭ بُونگ ٭
کنواں ٭	بونام ٭
پانی کا طوفان ٭ (پانی کی سیلاب یا چڑھاؤ) ٭	نام توعیم ٭
بھونچال ٭	پائن ڈین وائی ٭ پین ڈین وائی ٭
جاندار (عام جاندار چیزوں کیلئے)	ست ٭
پرند ٭	لوک ٭
مچھلی ٭	پلا ٭

اُردو	سیامی
کیچڑ ✤	کھلون ✤ توم ✤
گرد ✤ (دھول مٹی کی) ✤	لائیُنگ ✤ فُون ✤ بینگ ✤
ریت ✤	سے ✤ سائے ✤
غار ✤ (پہاڑ وغیرہ کی) ✤	تَم ✤ تام ✤
مٹی کا ڈھیلا ✤	کَرن ڈین ✤
کوئلہ ✤ (پتھر کا) ✤	تن ہیں ✤ تان ہین ✤
درخت ✤	تون مائے ✤ تون مائی ✤
گھاس ✤	جاثیا ✤ ژرا ✤
کھیت ✤	رائے نا ✤ رنا ✤ ابگاڑ ہے رن کا (سنسکرت)
باغ ✤	سُوعَن ✤ سُوعن ✤

سمندر

اُردو	سیامی
سمندر ✤ (بحر) ✤	مہاسمُوت ✤ مہا سامُوت ✤ (ابگاڑ ہے سمندر کا) ✤
سمندر ✤ (ساگر خورد) ✤	تَلے ✤ تالے ✤ تھیلے ✤
خلیج ✤	عَو ✤ اَو ✤
خاکنائے ✤	چونگ کھاعَپ تنگ نام ✤
آبنائے ✤	عَوتلے ✤ عَوتالے ✤
راس	لاعام ✤ لائم ✤ لیم ✤

اُردو	سیامی
جزیرہ ∻	کو ∻
ساحِل ∻ (کِنارہ) ∻	فنگ ∻ تالِنگ ∻
ساحِل سمندری ∻	چلیے تایلے (تیلے) ∻ فنگ تالے ∻
لہر ∻ (پانی کی) ∻	کھلُون ∻ کراساعانم لائے ∻
ہوا ∻ (باد) ∻	لوم ∻
ہوائی طوفان ∻	پائیُو کلا ∻
ہوائی گرداب ∻ (باد بگولہ)	لوم کوُعن ∻
بحری ڈاکو ∻	چوسے پوراسئے ∻ سالت ∻
ٹلّا ∻ (گھرنائی ∻ بیڑا) ∻	پاعا ∻
گھر ∻ (گہرائی) ∻	لِک ∻
پانی کا چڑھاؤ ∻	نام کھُون ∻ نام کھُن ∻
پانی کا اُتار ∻	نام لونگ ∻
قلعہ ∻	پوم ∻ وِی چاپوم کھائے ∻ وِچاپوم کھائے ∻
جنگی خانہ ∻	رونگ ٹیسی ∻ رونگ باسی ∻ (عام زبان میں رونگ پھسی کہتے ہیں) ∻
گھونگا ∻	ہُوئی تالے ∻ ہوئی تلے ∻
مُونگا ∻	جین کارانگ ∻ حین کارنگ ∻
جھاگ سمندری ∻	فونگ نام ∻
جال ∻ (دام)	ہے ∻ ہا ∻ ہآ ∻ ہاعا ∻

اُردو	سیامی
کِشتی ٭	رُوعا ٭ رُوآ ٭
کشتی چلانا (بذریعہ بادبان) ٭	چالاعنَ باسے رُوعا ٭
کشتی چلانا ٭ (بذریعہ چپا) ٭	تی کَن چی عیگ ٭ چاعاؤ رُوعا ٭
کشتی میں سوار ہونا ٭	چالونگ رُوعا ٭
جہاز دُخانی ٭	رُوعا کون فائی ٭ رُوآ فائی ٭
جہاز چوبی ٭ (پنکھے والا) ٭	روعا کم پَن باسے ٭ رُوعا باسے ٭
جہاز جنگی ٭	رُوعا رَپ ٭ رُوآ روپ ٭
جہاز چلانا ٭ (جہاز رانی کرنا) ٭	لاعنَ باسے ٭ لین باسے ٭
ملاح ٭	کالاسی (اصل خلاصی) ٭ لُوک رُوعا ٭ ٹک رُوعا ٭
کمپاس ٭	کھیم ڈُون رُوعا ٭
دُھوآں ٭	کھوان ٭ قوعان ٭
بجاپ	آئے نام رون ٭ آئے نام رون ٭
رسی ٭	چُوعِک ٭ چُوعیک ٭ چھی عک ٭
مستول جہاز کا ٭	ساؤ کرا ڈونگ ٭
لنگر جہاز وغیرہ کا ٭	سامو ٭ سمو ٭
لنگر ڈالنا (گرانا) ٭	توت سامو ٭ توت سمو ٭
لنگر اُٹھانا ٭	تون سامو ٭ تون سمو ٭
بادبان ٭	باسے رُوعا ٭
چپا ٭ (کشتی وغیرہ کا) ٭	کان چی عِنگ ٭ چاآعو ٭ چاعاعو ٭

اُردو	سیامی
بندرگاہ ⁂	کھانگ سائے لام رُوعا ⁂
ڈولنا ⁂ اِدھر لڑھکنا جیسے جہاز یا کشتی	رُوعا کھونگ ⁂ رُوعا کلوک کھلاعنگ ⁂ رُوعا کھلینگ
جہاز میں سوار ہونا جہاز پر بیٹھنا ⁂	کھُون بون کم پَن ⁂ کھن بون کم پن ⁂
کنارے لگنا ⁂ کنارے پر جانا ⁂	کھُون پائے بون بُوک ⁂ کھُن پائے بون بوک ⁂
سمندر میں نہانا ⁂ (غسل کرنا) ⁂	عیپ نام تلے ⁂ عیپ نام تلے ⁂
پانی میں پایاب چلنا ⁂	چالُوعا نام ⁂

آکاش اُسکے تعلقات

اُردو	سیامی
آسمان ⁂	فا ⁂ تونگ فا ⁂ بُن ⁂
سورج ⁂	پرا آتت ⁂ پھرا آتھت ⁂
سُورج گرہن ⁂	سُوریا کھاٹ ۔ سُوریا کھٹ ⁂
سورج کا چڑھنا ⁂ طلوع آفتاب	پرا آتت کھُون ⁂ پھرا آتت کھُون ⁂
سورج کی کرنیں ⁂	ساعنگ پرا آتت ⁂ سینگ پھرا آتت ⁂ (بعض لوگ سائنگ پھرا آتت بولتے ہیں)
سورج کا غروب ہونا ⁂	پرا آتت توک ⁂ پھرا آتت توک ⁂
چاند ⁂	پرا چان ⁂ پھرا چان ⁂

اُردو	سیامی
چاند آدھا ۞ انصف چاند)	گھرُنگ ڈُعِنگ* ۞ کھرنگ دُوعن ۞
چاند پورا ۞	تیم ڈِوُعنگ ۞ تیم ڈُوعینگ ۞
چاند کی روشنی ۞	ساعِنگ پرَاچان ۞ ڈُوعِن گاسے ۞
	سینگ پھراچان ۞
چاند گرہن	چاتنا کھٹ ۞ چاتنا کھاٹ ۞
ستارہ (ستارہ) ۞	ڈاؤ ڈُوعِنگ ۞
ستارا دُمدار ۞ (سیارہ دُمدار) ۞	ڈاؤ ہانگ ۞
قوس قزح ۞	رُوڈنگ کِن نام ۞ رُنگ کِن نام ۞
بادل ۞	ماک ۞ فا ۞
دھُندلاپن ۞	موک ۞
بجلی ۞ (برق) ۞	فالیپ ۞ فاسے فا ۞
بجلی کی کڑک ۞ (گرج) ۞	فارونگ ۞
شکر (زُہرہ ستارہ ۞ گرہ) ۞	ڈاوپراسوک ۞ ڈاؤ پھرا سُوک ۞
برہسپت ۞ (مُشتری) ۞	ڈاؤ پرا پروہت ۞ ڈاؤ پرا براہت ۞ ڈاؤ پھرا پروہت ۞
بُدھ ۞	ڈاؤ پرا پُوت ۞ ڈاؤ پرا بُوت ۞ ڈاؤ پھرا بُوت ۞
منگل ۞ (مریخ) ۞	ڈاؤ پرا عنگ کھن ۞ ڈاؤ پرا عانگ کھان ۞
سنیچر ۞ (زُحل) ۞	ڈاؤ پرا ساؤ ۞ ڈاؤ پھرا ساؤ ۞

*: ڈھنگ بھی بولتے ہیں ۞ کھرنگ کی جگہ خزنگ بھی استعمال کرتے ہیں۔

اُردو	سیامی
کہکشاں * (آسمانی ستاروں کی راہ)	تنگ چنگ پوعک * تانگ چانگ پوک *

اجناس یا اشیاء برامد (نکاس)

اُردو	سیامی
چاول *	کھاؤسان * کھاؤ *
چاول چھلکا دار (دھان * پادّی) *	کھاؤ پلوعک *
ساگوان * (لکڑی)	مائے ساک - مائے سک * مائے لونگ *
گوند بن جامن *	کم ین * کم ژن *
گمبوج *	رونگ *
الائچی *	پون کرادان * پون کراون * لُک دان تقیت *
ہاتھی دانت *	نگا چانگ * نگا چھانگ *
ریشم *	ڈائی مائے * مائے *
ریشم کچا *	مائے لا *
کپاس (روئی) *	فائے * فائی * سمبلی *
سن *	پن * ہان *
سن (ہندوستانی) *	کن چا * کان چا *
تمباکو *	یاسوپ * جاسوپ *

اُردو	سیامی
افیم ؂ افیون ؂	فِین ؂ یا فِین ؂
تِل ؂	نگاش لُم ؂ نگا دُام ؂
نیل ؂	کھرام تون ؂ کھرام ؂
ادھرک ؂	کِھنگ ؂ کھنگ ؂ ہوآ کھینگ ؂
اِملی ؂ (تمر ہندی) ؂	مکھام ؂ ماکھام ؂
لونگ ؂	ڈوک کن پلُو ؂ ڈوک کان پلُو ؂
مرچ سیاہ - کالی مرچ ؂	پریک تھائی ؂ پھریک تھائی ؂
سُپاری ؂	ماک ؂ ماکھ ؂
ہلدی ؂	ہُوآ کھامِین ؂ کھمین ؂
پیاز ؂ (بصل - گنڈھا) ؂	ہوآ ہوم ؂
لہسن (ثوم) ؂	ہُوآ کِھتی عم ؂
سابُودانہ ؂	ساکُھو ؂ سابُو ؂
شورا ؂	ڈِین پراسیو ؂
موم ؂	کھی یُونگ ؂ کھی پھُونگ ؂ کِھی فونگ ؂
پیپرمنٹ ؂	سارا نارع ؂ سارانے ؂
تیل ناریل ؂	نمن ماپراوُ ؂ نمن فراوُ ؂ نام من پھراوُ ؂

اشیاءِ خوردنی یا کہ خوراک کے متعلّق چیزوں کے نام یعنے غلہ سبزی وغیرہ

اُردو	سیامی
خوراک ❖	آہان ❖ کھونگ کن ❖ کپ کھاؤ ❖
چاول ❖	کھاؤ سان ❖
چاول اُبلے ہوئے ❖	کھاؤ سُک ❖ کھاؤ سُوءے ❖
آٹا گندم کا (میدہ) ❖	پین سلی ❖
دال ❖	کھُوآ ❖
دال چنہ ❖ (چھولا) ❖	کھُوآ مان ❖
دال مونگ ❖	تھوآ کھےعو ❖
روٹی ❖	کھنوم پانگ ❖ کھانوم پانگ ❖
بھُوکھ ❖	ہیُو ❖
بھُوکا ❖ بھُوکھا ❖	کھون جاک کھاؤ ❖
پیاس ❖	راہائے نام ❖ جاک نام ❖ رہائے نام ❖
پیاسا ❖	✽ کھون جاک نام ❖ کھُن راہائے نام ❖
دُودھ (تازہ) ❖	نوم نگوآ ❖ نام نوم ❖ نوم ❖

✽ بعض لوگ کھُن اور بعض کھون کہتے ہیں ❖

اُردو	سیامی
دودھ (انجمد یعنے ٹین والہ) *	نام نوم کا پونگ کھون *
ملائی *	ہُوا نوم نگوا *
مکھن *	نوئے * نوعے *
گھی *	نمن نوعے * نام من نوعے *
تیل *	نمن * نام من *
پنیر *	نوئے کھاعنگ * نوئے کھینگ *
مصالح *	کھرونگ کینگ *
نمک *	کلُوا *
نمکین *	کھیم *
ہلدی *	ہُوا کھمین * کھامین *
مرچ سُرخ *	پھرِیک * پرِیک *
مرچ کالی *	پرِیک تھائی * پھرِیک تھائی *
سابودانہ *	ساگو * ساکھو *
شکر { سُرخ چینی / سرخ کھانڈ }	نمتان ڈینگ * نم تان ڈینگ *
شکر * (کھانڈ * سفید چینی) *	نم تان * نم تان سائے * نم تان کھاو *
شہد * (ماکھو) *	نام پُونگ * نام فُونگ *
میٹھا *	وان *
مٹھائی *	کھنوم * کھانوم *

اُردو	سیامی
اچار ٭	پِک ڈونگ ٭
کھٹا ٭ (کھٹائی) ٭	پری عو ٭
کھانا ٭ خوراک (فعل مصدر وغیرہ)	آہان کِن ٭ کھونگ کِن ٭
کھانا کھلانا ٭	ہائیں کِن ٭ آہان ہائیں کِن ٭
پینا ٭	کِن نام ٭ کن ٭
پلانا ٭	نام ہائیں کِن لہا ٭
خوشبو ٭ (خوراک وغیرہ کی) ٭	روٹ ٭ روت ٭
ذائقہ دار ٭ (مزیدار) ٭	آرو ئی ٭
بے ذائقہ ٭	چوُنت ٭ چُت ٭
کڑوا ٭ (کوڑا ٭ تلخ) ٭	کھوم ٭ پھیت ٭
گرمی ٭ گرم ٭ (آگ - دھوپ وغیرہ کی) ٭ گرمی ٭ (حرارت عزیزی)	رون ٭ رون تھے ٭
گرم ٭ گرمی کپڑے کی ٭	عُن ٭ اُون ٭
گرم کرنا ٭	تھم رون ٭ تھام رون ٭
برف ٭ (مصنوعی) ٭	نام کھینگ ٭
سرد ٭ (سردی) ٭	جین ٭ ژین ٭ ناؤن ٭
سرد کرنا ٭	تھم جین ٭ تھام جین ٭
شربت ٭	نام وان ٭
سِرکہ ٭ (سرکہ) ٭	نام سوم ٭ نم سوم ٭

اُردو	سیامی
چائے ٭ چا ٭	بے چھا ٭
قہوہ ٭ (کوفی) ٭	کوپی ٭
پان ٭	پھلوُ ٭ پلوُ ٭
چونا ٭ (پان کیساتھ کھانیوالا)	پوُن ٭
سُپاری ٭	ماکھہ ٭
الائچی ٭	تک وان تھیت ٭ پون کراوان ٭
لونگ ٭	کن کھلوُ ٭ ڈوک کن پلوُ ٭
عام سبزی ٭ (ترکاری) ٭	پک ٭ پھک ٭
آلوُ ٭	ہُوآ مان فرانگ ٭ مان تائے ٭
دھنیا ٭	فک چھی ٭
ہلدی ٭	ہُوآ کھمین ٭
مٹر ٭	کھوُآ کھاوُ ٭
لوبیا ٭	تھُوآ لن تاوُ ٭ کھوآلان تاوُ ٭
بینگن ٭	لُوکھُوآ ٭ ماکھُوآ کھاوُ ٭
شلغم ٭ (گونگلو ٭ ٹھپر) ٭	ہُوآ پک کٹ ٭ ہُوآ پھک کاٹ ٭
مولی ٭	پھکات ہُوآ ٭
کھیرا ٭	تینگ ٭ تینگ کوُا ٭
ادھرک ٭	ہُوآ کھینگ ٭
خربوزہ (خرپُزا) ٭	تینگ تائے ٭

اُردو	سیامی
تربوز ٭	تینگ مو ٭
کدو ٭ (لوکی) ٭	نم تاؤ ٭
گوبھی ٭	کیلم پلی ٭ کائے لم پلی ٭
پیاز ٭	ہوآ ہوم ٭
لہسن ٭	ہوآ کھتی عم ٭ کاکھتی ام ٭
عام میوہ ٭	ٹک مائے ٭
آم ٭	مموعنگ ٭ مامُوعنگ ٭
انار ٭	ٹک کھپ تھیم ٭ لوکھاپ تھیم ٭
شریفہ (سیتا پھل) ٭	نوہی نا ٭
کٹار ٭	کھنون ٭ کھانون ٭
امرود ٭	پون فرانگ ٭ لوجمو ٭ لوپھرانگ ٭
دُریاں ٭ (ملائی پھل) ٭	دُرین ٭ تری عن ٭
نیبو ٭ (لیموں) ٭	مناؤن ٭ سوم مناؤن ٭ سم مناؤن ٭
مانگنی ٭ (منگستین) ٭ (ملائی پھل)	منگ کھت ٭ منگستین ٭
نارنگی ٭	سوم ٭ سم ٭
کیلا ٭	کلوئے ٭ کلوئی ٭
اناس ٭	سم پاروٹ ٭ سم پروٹ ٭ کئی لوگ سب پروٹ کہتے ہیں ٭
ناریل ٭ (کھوپرا) ٭	ماپراؤ ٭ مپھراؤ - مافراؤ ٭

سیامی	اُردو
پون نگو ؛	رمبوتن ؛ (ملائی پھل) ؛
مالاکو ؛ کلماکو ؛	پپیا ؛
لِن چی ؛	لیچی ؛
پون تا پالم ؛ پون عِن تا پالم ؛	کھجور (خرما) ؛
پون آہمن ؛ پون آہ من ؛	بادام ؛
ماپرانگ ؛ مپرانگ ؛	بیر ؛
ماڈوعیت ؛ ماڈو آعیت ؛	اِنجیر ؛
لُک چن ہنگ ؛ لُوک چان ہاعِنگ ؛	جائفل ؛
ماکھام ؛ نکھام ؛	اِملی (تمر ہندی) ؛
پون آہن گن ہنگ ؛ پون آہن گن ہاعِنگ ؛	کِشمش (میوہ سائگی) ؛
عوے ؛ اوئے ؛	گنا (نیشکر) ؛
تینگ مو ؛	تربوز ؛
ڈِیپ ؛	کچا ؛ (پھل۔ خوراک وغیرہ) ؛
سُک ؛ سُوک ؛	پکا (ایضاً) ؛
کیپ ؛	توڑنا (پھل۔ پھول وغیرہ) ؛
لی عَت ؛ لی عٹ ؛ لیٹ ؛	تخم ؛ (بیج) ؛

کاریگران پیشہ وران مزدور وغیرہ

اُردو	سیامی
نانبائی (نانوائی) ؛	کھون تھام کھنوم پانگ ؛ چانگ پنگ کھنوم ؛
حجام ؛	کھون کُن ہُوآ ؛ چانگ تاٹ پوم کون تُوعت ؛ (اٹ ٹ م)
لوہار ؛	چانگ لیک ؛ کھون تھام لیک ؛
جولاہا ؛	کھون تھام پھا ؛ چانگ تھام پھا ؛
ترکھان (بڑھئی) ؛	چانگ مائے ؛
درزی ؛	چانگ ٹریپ ؛ چانگ جپ ؛ کھون جپ سُوآ ؛
حلوائی ؛	کھون تھام کھونگ دان ؛ کھون تھام کھنوم ؛
بہشتی (ماشکی - سقا) ؛	کھون پھاباں نام ؛
ڈاکٹر ؛ (طبیب حکیم) ؛	مو ؛ پیت (اصل بید یا وید) ؛ مورکسا کھون ؛
سُنار ؛ (زرگر) ؛	چانگ تونگ ؛ چانگ تھم نگ ؛
سنار (چاندی کا کام کرنیوالا)	چانگ نگن ؛
معمار ؛ (راج ؛ اینٹ بنانیوالا)	کھون تھام رونگ ؛ چانگ ایٹ پون ؛ چانگ کھیٹ پُن ؛
گوالا ؛ (شیر فروش) ؛	کھون کھائے نوم نگو آ ؛

نوٹ :- کھون بمعنے شخص یا جو شخص ؛ بعض لوگ کھون اور بعض کھُن بولتے ہیں ؛ یہ الفاظ مذکر و مونث ہردو کے لئے آتا ہے ؛

اُردو	سیامی
رنگ ساز ÷	چانگ تاسی ÷ کھون تھاسی ÷
مشین یا انجن بنانیوالا ÷	کھون تھا اِنجن ÷ چانگ تھا اِنجن ÷
کمہار (مٹی کے برتن بنانیوالا)	چانگ موڈِین ÷ کھون تھام موڈِین ÷
گاڑی ساز ÷	چانگ روٹ ÷
موچی ÷	کھون تھام کُھو عک ÷ چانگ تھام رونگ تاو ÷ (رُوعک)
دھوبی ÷	کھون سک پھا ÷ چانگ سک فوک ÷ کھون سک سوا
گھڑی ساز ÷	چانگ نالیکا ÷ (چانگ نالی کا) ÷ کھون تھام رکا ÷
چھاپنے والا ÷	چانگ پِم ÷ کھون پِھم ÷ چانگ پِھم ÷
کتب فروش ÷	کھون کھائے ننگ سُو پِھم ÷
مالی - باغبان - زمیندار ÷	کھون تھام سُوعن ÷ کھون تام سُوعن ÷ کھون رکسا سُوعن
خزانچی ÷	پُو تھام کن بنگ ÷ *
ٹھیکہ دار	پُو رب پاؤ تھام کن ÷ پُوپ پاؤ تام کن ÷
دوکاندار ÷	کھون کھائے کھونگ ÷ کھون کھائے کھونگ
باورچی ÷	کھون تھام کھُروا ÷ کھون تام کھُروعا ÷
گاڑی بان ÷	کھون کھپ روٹ ÷
سائیس ÷	کھون لی عِنگ ما
خدمتگار ÷ (گھر کا ٹہلیا وغیرہ)	کھون چاسے ناسے ین ÷ کھون چاپی نائی بان ÷
دایہ ÷ (خدمتگارنی) ÷	کھون لی عِنگ ڈیک ÷

* نوٹ: اس کو بنگ بھی بولتے ہیں ÷

اردو	سیامی
دایہ ÷ (دودھ پلانیوالی) ÷	باآن نوم ÷ ماعانوم ÷
نوکر ÷ (عام طور پر) ÷	کھون چانگ ÷ کھن چنگ ÷
محرر ÷ (کلرک - کرانی - بابو) ÷	سمی ھَن ÷
داروغہ ÷ مہتمم ÷ نگہبان اور سپیر	چاؤ پانگ نگن کام کاپ ÷ جاؤ پاناک گن کم کپ ÷
دربان ÷ (وہ ہمیں چوکیدار - پاسبان)	کھن جام ÷ کھون جام ÷
قلی ÷ (مزدور جو کسی جگہ میں ملازم ہو)	کھن گن تو ÷ کھون گن تو ÷ قلی ÷
قلی ÷ (عام)	کھون گن ترہی ÷ کھون نگن تری ÷
مزدوری ÷ (تنخواہ وغیرہ) ÷	کھا چانگ ÷ نگون ڈوھن ÷ گنڈھمن ÷ کھا چنگ ÷

محکمہ جات کے نام

اردو	سیامی
اعلیٰ یا انتظامیہ لوکل گورنمنٹ	کراسوعنگ ناکھون بن ÷ کراسوعنگ ناکھون بان ÷
اعلیٰ یا انتظامیہ محکمہ انصاف ÷	کراسوعنگ یوتی تام ÷ کراسونگ یوتی تھام ÷
" " محکمہ پبلک ورکس ÷ (تعمیرات)	کراسوعینگ یوتا یخفی کن ÷
" " " مالگذاری ÷	کراسوعنگ پر اکھلانگ ÷
" " " جنگ ÷	کراسوعنگ کلاہوم ÷
" " سررشتہ تعلیم ÷	کراسوعنگ تنک ساتی کن ÷
" " پیمائش ÷ سروے ÷	(شوک) کروم پین تنی ÷ کروم پاعن بخفی ÷
" " جہاز رانی ÷ (جہازی)	کروم تھاہان رودا ÷

اُردو	سیامی
اعلیٰ یا انتظامیہ محکمہ ہسپتال ٭	کروم پھَیا بان ٭
" " " ڈاک و تار ٭	کروم پرائے سانی لاتھور الیک ٭
	کروم پرائے سانی لاتھو لالیک ٭
" " " ریلوے ٭	کروم روٹ فائی ٭
" " " حفظانِ صحت سینٹری ڈیپارٹمنٹ	کروم سُک کھاپی بان ٭ (سُکھ)
" " " تشخیص جمادات زمین کان وغیرہ	کروم راع لو ہاکِت ٭ کروم رے لوہاکت ٭
مجسٹریٹی عدالت یا کچہری ٭	سان بورِیس ساپا ٭
عدالت فوجداری ٭	سان پرارات آیا ٭ سان پرارت آیا ٭ سان پرااتیا ٭
عدالت دیوانی ٭	سان ہینگ ٭
عدالت اعلیٰ ٭ (سوپریم کورٹ)	سان ڈِیکا ٭

دھات ہائے

اُردو	سیامی
سونا ٭	تونگ کھام ٭ تھونگ کھام ٭ تھونگ ٭
چاندی ٭	گن ٭ گوَن ٭
تانبا ٭	تونگ ڈینگ ٭ تھونگ ڈینگ ٭
پیتل ٭	تونگ اُونگ ٭ تھونگ اُونگ ٭
لوہا ٭	یک ٭

اُردو	سیامی
سیسہ ٭ سکّہ ٭	ٹاکوآ ٭ ٹاکوعا ٭
فولاد ٭	لیک کلا ٭
ٹین ٭	لیک ویلیت ٭ لیک وِلات ٭
ٹین کی کچّی دھات ٭	ڈِی بک ٭ ڈِی بُوک ٭
جست ٭	سنگ کاسِی ٭

طولانی پیمائش

چار[4] کابیت ٭ (کابی ات) = (برابر) ا رنیو ٭

بارہ[12] رنیو ٭ = اکاعُپ (کھُپ) ٭

دو[2] کاعُپ یا کھُپ ٭ = ا سوک ٭

چار[4] سوک ٭ = ا داہ ٭

بیس[20] داہ ٭ = ا سین ٭

چار سو[400] سین ٭ = ا یوٹ ٭

بیس[20] مربع واہ ٭ = ا رائے ٭ رے ٭

نوٹ :-

ا کابی ات (کابیت) ٭ = (برابر) $\frac{13}{64}$ انچ انگریزی ٭

ا نیو ٭ = $\frac{13}{16}$ انچ ٭

ا کاعُپ ٭ = $9\frac{3}{4}$ انچ ٭

اسوک ٭	=	$7\frac{1}{2}$ انچ — 1 فٹ ٭
اواہ ٭	=	$6\frac{1}{2}$ فیٹ ٭
اسین ٭	=	130 فیٹ ٭
ایوٹ ٭	=	قریباً دس میل انگریزی ٭

خشک چیزوں کے ماپ (پیمانے)

آتانن - (تتنن) یا ناریل کا کھوکھا ٭ وزن قریباً $\frac{1}{2}$ ۱ پونڈ ٭ ($\frac{2}{3}$ ۲ چھٹانک)

بیس 20 تانن ٭ = (برابر) اتنگ (تانگ) ٭

سَو 100 تانگ ٭ = اکیان یا کویان ٭

ایک کیان = بیس 20 پکل ٭

ایک پکل = $\frac{1}{3}$ 133 پونڈ وزن انگریزی ٭ پکل ماپ نہیں بلکہ وزنی چیز ہے ٭

عام تول یا وزن کرنے کی چیز کاٹی ہے - جس کو سیامی میں چانگ یا چھانگ کہتے ہیں - جس کا وزن 80 ٹکل (باٹ یعنی سیامی روپیہ) یا $\frac{2}{3}$ 2 پونڈ انگریزی ہوتا ہے ٭ افیون (چنڈو) یا سونا وغیرہ کے تول یا وزن کرنے کے لئے باٹ (ٹکل) استعمال کیا جاتا ہے ٭ ہُن ادرچی بھی سونے کے تولنے میں استعمال کئے جاتے ہیں - مگر یہ (ہن ادرچی) چینی وزن ہیں ٭

سنہ ۱۹۰۶ء سے اس بات کی کوشش درپیش ہے کہ سیام میں یورپین تول (پونڈ) وغیرہ رائج کر دئے جاویں کیونکہ موجودہ سیامی تول قابل اطمینان شمار نہیں ہوتے۔ مگر ابھی تک اس معاملہ میں کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔

جواہرات

اردو	سیامی
ہیرا	پیٹ، پیت
نیلم، (یاقوت)	نین، نن
لعل	تپ تیم، تاپ تیم، ہم ڈی، نام ڈی
زمرد	موراکوٹ، موراکوت، مراکٹ
پکھراج	بوسار اکھم، بسار اکھام
موتی	مک ڈا، موک ڈا

رنگ (کلر)

اردو	سیامی
رنگ، (کلر)	سی
سبز	سی کھوعو، کھی عو، کھیو
سرخ، (لال)	سی ڈینگ، ڈینگ

سیامی	اُردو
چُوم پُو ٭	گلابی رنگ ٭
نم نگون ٭ نام نگون ٭	نیلا ٭ (رنگ) ٭
کھرام ٭	نیلا (نیل ٭)
سی لوعنگ ٭ سی لُوعانگ ٭	زرد ٭ (پیلا) ٭
سی ڈرام ٭ ڈرام ٭	سیاہ (کالا) ٭
سی کھاؤ ٭ کھاؤ ٭	سفید (چٹا) ٭
پَن کھاؤ ٭ پان کھاؤ ٭	ابلق رنگ ٭
ڈرام ڈینگ ٭	بھُوسلا ٭

تول یا وزن کرنے کے باٹ وغیرہ

سیامی	اُردو
چھانگ ٭ جانگ ٭	اکاٹی ٭ (دس چھٹانک وزن)
سام سکو چھانگ ٭	ایک $\frac{3}{4}$ کاٹی ٭ (اپونی کاٹی) ٭
خُرنگ چانگ ٭ خُرُنگ چھانگ ٭ کھرنگ چھانگ ٭	$\frac{1}{2}$ کاٹی ٭ (آدھی کاٹی) ٭
سکو چھانگ ٭	$\frac{1}{4}$ کاٹی ٭ (چوتھائی کاٹی) ٭
نم نک ٭ نک ٭	وزن ٭ (بوجھ) ٭
کھُرنگ عون ٭	نصف اونس ٭ ($\frac{1}{2}$ اونس) وزن سوا $\frac{1}{4}$ تولہ ٭ $\frac{1}{4}$ چھٹانک
نُونگ پون ٭ نِنگ پون ٭	ایک لونڈ ٭ (آدھ سیر یا آٹھ چھٹانک)

اُردو	سیامی
ایک پکل ۔ (ایکسو کاٹی یا $33\frac{1}{3}$ پونڈ وزن)	ہاپ ۔

عرضیکہ اسی طرح دو پکل سونگ۔ ہاپ ۔ تین ۳ پکل سام ہاپ وغیرہ وغیرہ سمجھو ۔

نقدی وغیرہ

اُردو	سیامی
نقدی ۔ (زر) ۔	نگوں ۔ گن ۔ نگوں سوت ۔
ڈالر ۔ رنگی ۔ (چاندی کا) ۔	گن ری عن ۔ نگوں ری عن ۔
ڈالر ۔ (سونے کا طلائی) ۔	ری عن تتھونگ کھام ۔ نگوں تتھونگ کھام ۔
پونڈ ۔ اسٹرلنگ طلائی قیمتی ۱۵ روپیہ ہندوستان ۔	نگوں پون انگ کرت ۔ گن پون انگرس ۔
ٹکل ۔ اگول سکہ چاندی کا یا نقرئی	نگوں باٹ کلوم ۔ گن باٹ کلوم ۔
ٹکل ۔ اچپٹا یعنے چوڑا چاندی کا	نگوں ری عن ۔
ٹکل کھوٹا ۔ (قلب) ۔	نگوں ڈینگ ۔ گن میڈی ۔ گن مے ڈی ۔
ٹکل کھرا ۔	نگوں ڈی ۔ گن ڈی ۔
ٹکل ۔ (عام طور پر) ۔	نگوں باٹ ۔
چار ٹکل کا ایک سکہ	تم لنگ ۔ تم لونگ ۔
پیسہ تانبا کا ۔	آت ۔ عات ۔
سینٹ ۔	سین ۔

اُردو	سیامی
بھنان ۔ (ریزہ نقدی کا پیسہ وغیرہ کا ۔	ننگوں پلیک ۔ گن پلیک ۔
ہنڈوی ۔	ڈیکا لیک پلی عن ننگوں ۔
چیک ۔ (بنک وغیرہ کا)	بائے سانگ چلئے ۔ بے سنگ چائے ۔

نوٹ ۔ ڈی بمعنے اچھا ۔ مے ڈی (نہیں اچھا) اینڈی) خراب ۔

اُردو	سیامی
روپیہ سیامی (سیلم کا روپیہ)	باٹ ۔ ٹِکل ۔
روپیہ ہندوستان کا ۔	روپیہ ۔ روپیہ باٹ ۔
مولن ۔ (اصل رقم) ۔	ننگوں توں تنُ ۔
بیاج ۔ (سود) ۔	ڈوک بیا ۔
قرضہ ۔ (نقدی) ۔	نی ۔ کوُگن ۔
اودھار ۔ (سامان وغیرہ اودھار پر لینا یا دینا ۔	ننگوں تیت ۔ چوُآ ۔

سیامی روپیہ کو باٹ یا ٹکل کہتے ہیں ۔ یہ بھی 64 پیسے کا ہوتا ہے ۔

اُردو	سیامی
1 ۔ پیسہ ۔	ننگ اَت (اعات) ۔ (تانبے کا سکہ) ۔
2 ۔ 〃 ۔	سونگ آت ۔ 〃 ۔
3 ۔ 〃 ۔	سام اَت ۔ 〃 ۔
4 ۔ 〃 ۔	سی اَت ۔ 〃 ۔
5 ۔ 〃 ۔	ہاں آت ۔ 〃 ۔
6 ۔ 〃 ۔	ہک اَت ۔ سام پھائی ۔ سام فائی ۔

اُردو	سیامی
7 ÷ پیسہ ÷	چیت آت ÷ (تانبے کا سکہ) ÷
8 ÷ " ÷	فونگ ننگ ÷ (فوعنگ ننگ) ÷ چاندی کا سکہ
9 ÷ " ÷	کاؤ آت ÷
10 ÷ " ÷	فونگ فائی ÷ ہاں فائی ÷
11 ÷ " ÷	فونگ سام آت ÷
12 ÷ " ÷	فونگ سونگ فائی ÷
13 ÷ " ÷	فونگ سونگ فائی آت ÷
14 ÷ " ÷	فونگ سونگ فائی سونگ آت ÷
15 ÷ " ÷	فونگ سونگ فائی سام آت ÷
16 ÷ " ÷	سلنگ ننگ ÷ (قریباً چار آنہ) ÷
17 ÷ " ÷	سلنگ آت ÷
18 ÷ " ÷	سلنگ سونگ آت ÷
19 ÷ " ÷	سلنگ سام آت ÷
20 ÷ " ÷	سلنگ سونگ فائی ÷
21 ÷ " ÷	سلنگ ہان آت ÷
22 ÷ " ÷	سلنگ ہُک آت ÷
23 ÷ " ÷	سلنگ چیت آت ÷
24 ÷ " ÷	سلنگ فونگ ÷ سلنگ فوعنگ ÷
25 ÷ " ÷	سلنگ فونگ آت ÷

سیامی	اُردو
سِلنگ فونگ فائی	26 پیسہ
سِلنگ فونگ سام آت	27 ″
سِلنگ فونگ سونگ فائی	28 ″
سِلنگ فونگ ہاں آت	29 ″
سِلنگ فونگ ہک آت	30 ″
سِلنگ فونگ چیت آت	31 ″
سونگ سِلنگ	32 ″
سونگ سِلنگ آت	33 ″
سونگ سلنگ فائی	34 ″
سونگ سِلنگ سام آت	35 ″
سونگ سِلنگ سونگ فائی	36 ″
سونگ سِلنگ ہاں آت	37 ″
سونگ سِلنگ ہک آت	38 ″
سونگ سِلنگ چیت آت	39 ″
سونگ سِلنگ فونگ	40 ″
سونگ سلنگ فونگ آت	41 ″
سونگ سلنگ فونگ فائی	42 ″
سونگ سِلنگ فونگ سام آت	43 ″
سونگ سلنگ فونگ سونگ فائی	44 ″

سیامی	اُردو
سونگ سانگ فونگ ہاں آت ؛	45 ؛ پیسہ ؛
سونگ سِلنگ فونگ ہک آت ؛	46 ؛ 〃 ؛
سونگ سِلنگ فونگ چیت آت ؛	47 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ ؛	48 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ آت ؛	49 ؛ 〃 ؛
سام سلنگ فائی ؛	50 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ سام آت ؛	51 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ سونگ فائی ؛	52 ؛ 〃 ؛
سام سلنگ ہاں آت ؛	53 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ ہک آت ؛	54 ؛ 〃 ؛
سام سلنگ چیت آت ؛	55 ؛ 〃 ؛
سام سلنگ فونگ ؛	56 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ آت ؛	57 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ فائی ؛	58 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ سام آت ؛	59 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ سونگ فائی ؛	60 ؛ 〃 ؛
سام سلنگ فونگ ہاں آت ؛	61 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ ہک آت ؛	62 ؛ 〃 ؛
سام سِلنگ فونگ چیت آت ؛	63 ؛ 〃 ؛

سیامی	اُردو
باٹ ننگ ÷ روپیہ ایک چاندی کا سکہ ہے ÷	64 ÷ پیسہ ÷

غیر ممالک کے لوگ اور خاص کر اہل یورپین اس سیامی روپیہ کو (جسکو سیامی زبان میں باٹ کہتے ہیں) ٹکل کہتے ہیں - اس کا وزن ہندوستان کے ایک روپیہ چھ آنے کے قریب ہوتا ہے - مگر اس کا موجودہ نرخ قریباً ہندوستان کے روپیہ کے برابر ہے ÷

سیامی	اُردو
باٹ فونگ ÷	18 آنہ ÷ (اٹھارہ) ÷
ہاں سلنگ ÷	20 آنہ ÷
ٹک سلنگ ÷	ڈیڑھ روپیہ ÷ $1\frac{1}{2}$ ÷
چیت سلنگ ÷	پونے دو روپیہ $1\frac{3}{4}$ ÷
سونگ باٹ ÷	دو روپیہ 2 ÷
کاؤ سلنگ ÷	سوا دو روپیہ $2\frac{1}{4}$ ÷
سب سلنگ ÷	اڑھائی روپیہ $2\frac{1}{2}$ ÷
سیٹ سلنگ ÷	پونے تین روپیہ $2\frac{3}{4}$ ÷
سام باٹ ÷	تین روپیہ 3 ÷

باقی ایسا ہی سمجھو ÷

آٹھ آنے کا چاندی سکہ نہیں ہے ÷

اہل سیام غیر ممالک کے سکہ (ضرب) کو گن کھیکھ یا نگون کھیکھ کے نام سے نامزد کرتے ہیں - اور اپنے دیسی یعنے سیام کے راج سکہ کو گن تھائی یا نگون تھائی کہتے ہیں ÷

یادداشت دربارہ ضرب یا سکہ مروّج در سیام

ڈُوآت = برابر ایک پائی ٭ (عام زبان میں پائی کی جگہ فائی بولتے ہیں ٭)
چار پائی = " ۱ فونگ ٭ فونگ پ ٭
دو فونگ (فائی) = " ۱ سلُنگ یا سلِنگ ٭
چار سلنگ = " ۱ باٹ (ٹِکل) ٭
چار باٹ (ٹکل) = " ۱ تام لُنگ ٭ تملُنگ ٭
بیس تام لُنگ = " ۱ چانگ یا چھانگ ٭
چانگ یا چھانگ جس کو کاٹی بھی کہتے ہیں۔ اور جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ٭ اس کا وزن قریباً $2\frac{2}{3}$ پونڈ یا کہ ۸۵ ٹکل ہوتا ہے ٭

سیامی ہتھیار وغیرہ

اُردو	سیامی
ہتھیار ٭	آوُٹ ٭ عاوٹ ٭ (Awoot)
بندوق ٭	پوُن ٭
بندوق وغیرہ چلانا ٭	جینگ پُون ٭ ژینگ پُون ٭
گولی بندوق کی ٭	لُک ڈوٹ ٭ لُک پون ٭ کراسن پُون ٭ کراسو پون
کارتوس ٭	کراسن پٹ ساتن ٭ کراسون پٹ ساتان ٭
بارود ٭	ڈِین پُون ٭ ڈِین ڈام ٭

سیامی	اُردو
پُون جائی ٭ توپ ٭	توپ ٭
کراسُون تیک ٭	توپ کا گولہ ٭
سَیلُوپ پُون ٭ سے تُوپ پُون ٭ پراچُو پُون ٭ تی مائے ٭	بندوق وغیرہ بھرنا ٭
	نشانہ ٭
لینگ ٭ جبینگ ٹھوک ٭	نشانہ باندھنا (شِست)
بیت ڈاپ ٭ ڈاپ ٭	تلوار ٭
فاک کرابی ٭	تلوار کا میان ٭ (نیام) ٭
پلائی ڈاپ ٭	سنگین ٭
ہوک ٭ لاؤ ٭	برچھا ٭ (نیزہ ٭ بھالا)
لُک سون ٭	تیر ٭
سون ٭ تانو ٭ ٹانُو ٭	کمان ٭
کن سُوک ٭ کن یُوٹا سونگ کھرام ٭ (ابگاڑ یدُھ سنسکرت لفظ کا ٭)	جنگ ٭ (جو میدان میں لڑائی وغیرہ ہو ٭)
کن روپ کن ٭ روپ کن ٭	لڑائی ٭ (معمولی) ٭
پے روپ ٭	جنگ یا لڑائی کرنا ٭
سُوآ تاہان ٭ سُوآ تاہن ٭	وردی ٭ (سپاہیانہ لباس) ٭
کھِم کھاٹ ٭ کھم کھات ٭	کمربند ٭ (پیٹی) ٭

سیامی وقت (زمانہ)

اُردو	سیامی
اب +	ڈِلونی + ڈِی عونی + باٹ نی +
اب تک + (تاحال) +	تھنگ ڈی عونی + تھنگ ڈیلونی +
اب تک نہیں +	جانگ +
ابھی + (عین اسی وقت) +	میت کی + مُوآتاکی + مُوآکی +
فوراً + (یک لخت) +	تی ڈے عو + تی ڈلیو +
کب + (کس وقت) + جب +	مُرایے + مُوآرایے +
کب تک + (کتنا عرصہ) +	ویلاکیم نیے + نن تاؤ ڈوایے +
تب +	مُوآنن + مُعانن + ویلانن +
پہلے + (پیشتر) +	مُوآکون نی +
پہلے پہل + (اوّل اوّل) +	تی ریک + تکون +
کسی زمانہ میں +	تاکھرانگ کون نی +
ٹھیک اُس وقت + اُس زمانہ میں +	نائے ویلانن + نے ویلانن + کھرانگ نن +
ایک دفعہ +	ہون نِنگ + نِنگ ہون + کون نِنگ +
ایک دفعہ پہلے + (پیشتر) +	کون نی ماکھرانگ نونگ + (ننگ و نونگ یا ننگ میں کچھ فرق نہیں) +

اُردو	سیامی
دو دفعہ ٭	سونگ ہون ٭ سونگ کون ٭
کبھی کبھی ٭ (بعض اوقات) ٭	بانگ وِیلا ٭ بانگ تی ٭ مُراسے مُرائے ٭ بوئی بوئی ٭ (بنگ)
کبھی نہیں ٭ (ہرگز نہیں) ٭	ماسے لوئے ٭ ماسے لوئی ٭ ہیں چِنگ ٭
بہت عرصہ ٭ (زمانہ دراز) ٭	چانن ٭ چِنن ٭
بہت ہی عرصہ دراز ٭	چانن نک ٭
اسی دفعہ ٭ (ایک بار) ٭	کمرانگ نی ٭
دوسری دفعہ ٭	کمرا اُو نا ٭
جلدی ٭	ریو ٭ رِعو ٭
جلدی جلدی ٭	رِعو رِعو ٭ ریو ریو ٭
ہمیشہ ٭	ساھو یائے ٭ تھک ویلا ٭ سمو پے ٭
ایک گھنٹہ ٭	چُوآ مونگ نُنگ ٭ مونگ نِنگ ٭ ٭٭
آدھا ½ نصف گھنٹہ ٭	کھُر نگ چُوآ مونگ ٭ خرنگ چُوآ مونگ ٭
چوتھائی گھنٹہ ٭ (15 منٹ)	سِپ ہاں منیٹ ٭ سِپ ہاں پھِنت ٭
پونا گھنٹہ (¾) ٭	سی سِپ ہال منیٹ ٭ (منٹ کو عام زبان میں پھنت بولتے ہیں)
ایک دن ٭	دن نِنگ ٭ وَن نُونگ ٭
ایک ہفتہ ٭	آتِت نِنگ ٭ آتھِت نُونگ ٭
اس ہفتہ ٭	آتت نی ٭ آتھِت نی ٭

٭ کئی لوگ نُنگ ۔ اکثر نُونگ اور بعض نِنگ بولتے ہیں ٭

اِن سب کے معنے ایک ہیں ٭

سیامی	اُردو
آتِت نا ✤ آتھِت نا ✤	دوسرے ہفتہ ✤
سونگ آتِت ✤ سونگ آتھِت ✤	دو ہفتہ ✤
ڈُوسن نیگ ✤ ڈُوعن نونگ ✤	ایک مہینہ ✤ (ماہ) ✤
پی نِنگ ✤ پی نُونگ ✤	ایک سال ✤ (برس) ✤
روئے پی ✤	ایک صدی (سو برس) ✤
تُگ وَن ✤ تُوک وَن ✤ اعام طور پہ تھکک وَن ✤	ہر روز ✤ (ہر دن۔ روزانہ) ✤
یم رُنگ ✤ یام رُونگ ✤	پو پھٹنی ✤ (صبح ہونا) (روزمرہ) ✤
رُونگ چاؤ ✤ رُنگ ✤ پاؤ ✤	علی الصباح ✤ (صبح صادق)
ویلا کلانگ وَن ✤ ویلا کنگ وَن ✤	دن کے وقت ✤
چاؤ تُون تی عِنگ ✤	دوپہر سے پیشتر کا وقت یعنے چھ بجے صبح سے لیکر بارہ بجے دن تک ✤
ویلا تی عِنگ ✤ ویلا تیننگ ✤	دوپہر ✤
ویلا بئے ✤ ویلا بئے ✤	دوپہر کے بعد شام تک ✤
تنگ وَن ✤ وَن ینگ کھم ✤ وَن ژنگ کھام ✤	تمام دن ✤ (سارا دن) ✤
وَن نی ✤	آج ✤ (آج کا دن ✤ امروز) ✤
پرُونگ نی ✤ پتھرُو ✤	کل آنیوالا ✤ (فردا) ✤
تیو تے وا ✤ تے وا تے وا ✤	کل گذرا ہوا ✤ (دیروز) ✤
چاؤ وَن نی ✤	کل گذری ہوئی صبح ✤

اُردو	سیامی
پرسوں آنیوالا ۔ (آئندہ) ۔	مرُوتی ۔ مارُدنی ۔
پرسوں گذرا ہوا ۔ (گذشتہ) ۔	وَن سُون نی ۔ ون سَن نی ۔ تے سُو ۔
شام ۔	ویلا ژین ۔ ویلا جین ۔ وَن ژین ۔ ون جین ۔
آج شام ۔	ژین وَن نی ۔ جین وَن نی ۔
کل شام ۔ (آنیوالی) ۔	ژین پرُونگ نی ۔ جین پرُونگ نی ۔
کل شام (گذری ہوئی) ۔	ژین وَن نی ۔ جین ون نی ۔
رات ۔	کنگ کھُون ۔ کلانگ کھُون ۔ کلنگ کھُون ۔
رات کیوقت ۔	ویلا کنگ کھُون ۔ ویلا کلانگ کھُون ۔
آدھی رات ۔ (نصف رات)	ویلاتی عنگ کھُون ۔ ویلا ٹینگ کھُون ۔
بہت رات گئی ہوئی / گذری ہوئی ۔	ویلا ڈوک ۔ ویلا ڈوک ۔ *
ساری رات ۔ (رات بھر)	کھُون ینگ رُونگ ۔
سنیچر آئندہ ۔ (آنیوالا) ۔	وَن سادُنا ۔
سوموار گذشتہ ۔ (گذرا ہوا) ۔	وَن چان کون نی ۔

شہر کا چکر

بازار	تلاٹ ۔ نی تالاٹ ۔

* نوٹ :- ڈوک لفظ دُکھ کا بگاڑ ہے ۔

اُردو	سیامی
سڑک *	تانون * تنوں * ※
سڑک بڑی *	تنون ثرائے * تانون یائے *
سڑک سیدھی *	تنون تردنگ *
سڑک صاف و اچھی *	تنون راب ڈمی *
سڑک کیچڑ والی *	تنون پہنو *
گلی * (کوچہ) *	تروک * کروک *
پُل *	سپان * ساپان * پُتھان *
پُل بڑا *	پُتھان جائی * سپان جائی *
پُل چھوٹا *	پُتھان نوئے * سپان نوئے *
بڑا دروازہ * (گیٹ) *	براتو * پَیتو * (عام طور پر پَیتو بولتے ہیں) *
فصیل *	کام پینگ * کم پینگ *
کیچڑ *	کھلون * لبن *
دھول * (گرد) *	پُونگ * فُون *
بجلی کی بتی * (لمپ) *	کھوم فائی فا *
بجلی کی بتی کا کھمبا *	ساؤ کھوم فائی فا *
تار برقی *	سائے تورالیک * سائے تھلالیک *
تار برقی کا کھمبا *	ساؤ تورالیک *
چھٹی ڈالنے کا صندوق (لیٹر بکس)	تُوپرائے سانی * تو پریسانی * لیٹر بکس *

※ نوٹ :- بعض لوگ تانون اور بعض لوگ تنون بولتے ہیں *

اُردو	سیامی
ڈاک خانہ ٭ (پوسٹ آفس)	آفت پرائے سانی ٭ اوفت پرائے سانی ادپس پراسانی ٭
تارگھر ٭ (ٹیلیگراف آفس)	اوفت تورالیک ٭ آفت تھنالیک ٭ (علم طور کردیں)
سائن بورڈ ٭	کراڈان پائے ٭ کراڈن پائے ٭
دوکان ٭	ران ٭
گودام ٭ (سٹور) ٭	ہانگ کھائے کھونگ ٭ گوڈانگ ٭ گڈان ٭
سکول ٭ (مدرسہ) ٭	رونگ ری عن ٭
مندر ٭ (بدھی لوگونکا) ٭	واٹ ٭
مندر ٭ (اہل چین کا) ٭	سان چاؤ ٭ سن چاؤ ٭
مندر ٭ (اہل ہنود کا) ٭	واٹ کھیکھ ٭
مارکیٹ ٭	تی تالاٹ ٭ تلاٹ ٭
پولیس کا سپاہی ٭	کھن پولت ٭ کھون پولیت ٭ پون ترادین ٭
پولیس سارجنٹ ٭	نائے موعت پون ترادین ٭ پولت سارجنٹ ٭
پولیس کا تھانہ ٭	تی پک پون ترادین ٭ تی پاک پون سترادین ٭
فوجی سپاہی ٭ (سولجر) ٭	تاہان ٭ تھاہان ٭ سولجر ٭ تاہن ٭
گاڑی ٭	روٹ ٭ روٹ کوپ ٭
گاڑی میں سوار ہونا یا چلانا ٭	تبیو روٹ ٭ تی عوروٹ ٭
بیل گاڑی ٭	روٹ نگو آ ٭
رکشا خوجن رکشا ٭ (آدمی کے کھینچنے والی گاڑی رتھ بدل)	روٹ چیک ٭ روٹ چیک لا ٭

اُردو	سیامی
ٹرامویے گاڑی ÷	روٹ رانگ ÷ روٹ رنگ ÷
ٹرامویے گاڑی چلانیوالا ڈرائیور ÷	کھُون کھاب روٹ رانگ ÷
کرایہ گاڑی وغیرہ کا ÷	کھاڈوی سان ÷ چھاؤ ÷
دُگنا کرایہ ÷ (ڈبل) ÷	کھاڈوئی سان سونگ تاؤ ÷
جائے رہائش (گھر وغیرہ)	بان رُوعن ÷ بن رُوعن ÷
درزی کی دُکان ÷	ران چانگ جپ سُوآپھا ÷
حجام کی دُکان ÷	ران ٹاٹ پوم ÷ ران تات پوم ÷
کھانے کی دُکان ÷	رُونگ کھاؤ کینگ ÷ ران کھاؤ کینگ ÷
بڑھئی (ترکھان) کی دُکان ÷	رونگ چانگ مائے ÷
گاڑی بنانیوالے کی دُکان ÷	چانگ تام روٹ ÷ چانگ تھام روٹ ÷
لوہار کی دُکان ÷	رُونگ تی لیک ÷
موچی کی دُکان ÷	رونگ تام رونگ تاؤ ÷ رونگ تھام رونگ تاؤ
جوآخانہ ÷ (جہاں جوآ کھیلا جاتا ہے)	رونگ بون ÷

ضمیروں کا استعمال

مَیں ÷ ضمیر واحد متکلم ÷

(۱) مَیں ÷	چن چھن ÷ کھا ÷ کو ÷	اپنے سے کم رتبہ شخص کیساتھ تحریر و تقریر میں استعمال کئے جاتے ہیں

اُردو	سیامی	
(2) مَیں ٭	راؤ چن ٭ چھن ٹڈی چن - کھاپاچاؤ ٭ کھپا چاؤ ٭	برابر کی حیثیت رکھنے والے کے ساتھ تحریر و تقریر میں مستعمل ہوتے ہیں ٭
(3) مَیں ٭	کھاپاچاؤ ٭ کرا پوم کلاؤ کرا پوم ٭	اپنے سے بزرگ و بلند پایہ کے لیئے ٭
(4) مَیں	موم چن ٭ موم چھن کراموم چن ٭ کراموم چھن ٭	عام شاہزادہ یا راج پتر کہیئے
(5) مَیں	کلاؤ کراموم ٭ کھاپت تاچاؤ ٭ کھاپوت تاچاؤ ٭	ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ رائل پرنس یا دیس کے راج پتر سے تحریر و تقریر میں استعمال ہوتے ہیں ٭
(6) مَیں	کھاپرابت تاچاؤ ٭ (پوت)	ہزمجسٹی دی کنگ ٭ (مہاراجہ ادھیراج) سے القاب کے اظہار میں ٭

عام زبان میں الفاظ چن ٭ چھن ٭ کو ٭ راؤ ٭ کا استعمال ہونا چاہیئے ٭

تُو ٭ تم ٭ آپ ٭ (واحد حاضر و جمع حاضر) کیلئے ذیل کے الفاظ عام بول چال میں استعمال کرنے چاہیئے ٭

(1) کاع ٭ تو ٭ چاؤ ٭ عینگ ٭ } کم رتبہ شخص کے لیئے ٭

(2) تلئے ٭ تان ٭ تو ٭ برابر والے کے لیئے ٭

(3) تان ٭ تلئے تو ٭ تے تو ٭ کھون ٭ چاؤ کھون ٭ تلئے تاد کر نا چاؤ ٭ } بزرگ و بلند رتبہ کے لیئے ٭

(4) فاپرابت ÷ مہادیت تال ÷	عام شاہزادہ ÷ راج پُتر کے لئے ÷
(5) فاپرابت ÷ پرادیت پراکھون ÷	ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ یاراج پُتر کے لئے ÷
تنے فلاعونگ تلی پرابت ÷	ہز میجسٹی دی کنگ ÷
(6) تاسے فلاعونگ تولی پرابت ÷	(مہاراجہ ادھیراج) ÷ کے لئے ÷

عام گفتگو میں الفاظ کلع ÷ کا ÷ تو آ ÷ چاؤ ÷ یینگ آتے ہیں ÷

اُردو	سیامی

(ہ ÷ ضمیر واحد غائب انسانی مذکر کے لئے عام گفتگو میں مفصلہ ذیل الفاظ کام میں لاؤ ÷

اُردو	سیامی
(1) کھاؤ ÷ من ÷ مان ÷	کم رُتبہ شخص کے لئے ÷
(2) کھاؤ ÷ تان ÷	برابر کے لئے ÷
(3) تان ÷ چاؤ کھون ÷	بزرگ وعالی مرتبہ کے لئے ÷
(4) تان ÷ نائے کردم ÷ تان پرا عونگ ÷	مُلکی یا ولیسی شاہزادہ یاراج پُتر کے لئے ÷
(5) تان ÷ تو ÷	عام شاہزادہ وراج پُتر کے لئے ÷
پراچاؤ یوہوا ÷ (6) پرابت سوم دیت پراچاؤ یوہوا ÷ چاؤ چی وت ÷ نائے لوعانگ ÷ پراچاؤ پین ڈین ÷	ہز میجسٹی - دی کنگ ÷ (مہاراجہ ادھیراج) کے لئے ÷

عام طور پر الفاظ کھاؤ ÷ تان ÷ آن ÷ استعمال ہوتے ہیں ÷

لفظ ہاں کسی امر - حکم سوال یا دریافت کا مثبت جوابی لفظ) کا استعمال اس طرح پر ہونا چاہیے ۔

(1) عوہ او ۔ ہُو ۔ ہو ۔ — کم رُتبہ کے لئے ۔

(2) جا ۔ کھا ۔ — برابر کے لئے ۔

(3) کھوبلپ ۔ کھورپ ۔ کھوراپلوم ۔ کھوراپ کرالوم ۔ چاؤ کھا ۔ — بزرگ عالی رُتبہ کے لئے ۔

(4) کھوراپ کراموم ۔ کھوراپ کراموم ۔ — عام شاہزادہ یا راج پُتر کے لئے ۔

(5) چاؤ کھا کھوراپ ۔ پنا چاؤ کھا کھوراپ ۔ بلُوتا چاؤ کھا کھراپ ۔ — دیسی یا مُلکی شاہزادہ یا راج پُتر کیلئے ۔

(6) پرا پُوتا چاؤ کھا کھوراپ ۔ پرا پُتا چاؤ کھا کھراپ ۔ پرا پُوتا چاؤ کھا کھوراپ سائے کلاؤ سائے کراموم ۔ — ہز میجسٹی دی کینگ کے لئے ۔

عام ا رموتی زبان میں کھوراپ کو کھراپ ذکھرب کہتے ہیں ۔

لفظ نہیں - نہ ۔ (کسی آمر ۔ حکم ۔ سوال یا دریافت کا نفی جوابی لفظ) ۔ کا استعمال ۔

مثال	استعمال
(۱) پلاؤ ۔ مے چائی (ہائے ہائے) ۔ مے چائے ۔	کم رتبہ کے لیئے ۔
(۲) پلاؤ چا ۔ مے چائی چا ۔ مے چائے چا ۔	برابر کے لئے ۔
پلاؤ کھوراپ ۔ ہامی ڈائے (۳) کھوراپ ۔ ۔ مے می کھوراپ می ڈائے کھوراپ ۔	بزرگ و بلند پایہ کے لئے ۔
می ڈائے کھوراپ موم ۔ (۴) مے می کھوراپ موم ۔ مے چائی کراموم ۔	عام شاہزادہ یا راج پتر کے لئے ۔
ہامی ڈھائے پوتا چاؤ کھاراپ ۔ (۵) مے می چاؤ کھاراپ ۔ مے چائی مے ڈھائے پوتا چاؤ کھاراپ ۔	دیسی یا ملکی شاہزادہ یا راج پتر کے لئے ۔
مے ڈائے پرا پوتا چاؤ کھا (۶) کھوراپ مسائے گلاؤ سائے کراموم ۔	ہز میجسٹی دی کنگ کے لئے ۔

چند ملکوں کی فہرست اور اُنکے سیامی نام

ملک کا اصل نام	نام سیامی زبان میں
افریقیہ ٭	پراتات افرلقیہ ٭ پراتیت افریقہ ٭
امریکہ ٭ (پاتال دیش) ٭	پراتات اُمے رِیکا ٭ پراتیت اُمیریکا ٭
آسٹریلیا ٭	اوسٹریلیا ٭
انگلینڈ ٭ (انگلستان) ٭	٭٭ مونگ انگ کِرت ٭ موعنگ انگرس ٭
یوروپ ٭	پراتات یُوروپ ٭ پراتیت یوُروپ ٭
فرانس ٭	مونگ فرانگ ست ٭ موعنگ فرانس ٭
جرمنی ٭	مونگ یورامن ٭ مونگ جرمن ٭
ہالینڈ ٭ (ولندیز) ٭	مونگ ہلانڈا ٭ مونگ ہولانڈا ٭
اٹلی ٭	مونگ اٹالی ٭ مونگ اِٹلی ٭
پرتگال ٭	مونگ پوتوگیت ٭ مونگ پرتگال ٭
روس ٭	مونگ رُوسیا ٭
سپین ٭ ہسپانیہ ٭	مونگ سپین ٭
ٹرکی ٭	مونگ تورکی ٭ موُنگ ترکی ٭
مصر ٭	مونگ ای ژپ ٭ مونگ عی یپ ٭

٭٭ نوٹ: کئی لوگ مونگ کی بجائے موعنگ بھی بولتے ہیں ٭

ملک کا اصلی نام	نام سیامی زبان میں
بورنیو ٭	کو بونیو ٭
چین ٭	مونگ چن ٭ مونگ چین ٭
جاپان ٭	مونگ سازی پن ٭ موعنگ جی پن ٭
برہما ٭	مونگ پاما ٭ مونگ پما ٭
کمبودیا ٭	مونگ یوعن ٭ مونگ ژوان ٭
سیلون ٭ (لنکا) ٭	کو لنکا ٭
ہندوستان ٭ (انڈیا) ٭	مونگ انڈیا ٭
جاوا ٭	کو یاوا ٭ کو جاوا ٭
سماٹرا ٭	کو سماٹرا ٭ کو سُمِترا ٭
سیام ۔	مونگ تائی ٭ موہنگ تھائی ٭

چند ملکوں کے باشندوں کے نام

باشندہ امریکہ ٭ (امریکن) ٭	چاؤ میریکن ٭ چاؤ اے ری کن ٭
" انگلینڈ ٭ (انگلشمین)	چاؤ انگ کرت ٭ چاؤ اِنگرس ٭
" یوروپ ٭ (یوروپین) ٭	چاؤ یوروپ ٭
" جرمنی ٭ (جرمن) ٭	چاؤ جرمن ٭
" ہالینڈ ٭ (ولندیز، ڈچ مین)	چاؤ ہولانڈا ٭ چاؤ ہلانڈا ٭
" جاپان ٭ (جاپانی) ٭	چاؤ ژی پن ٭ چاؤ جی پن ٭

باشندۂ ہندوستان ÷ (ہندوستانی انڈین) مدراس ÷	کھیکھ بن کھول ÷ کھیکھ انڈیا ÷ کھیکھ بنگالہ ÷ کھیکھ مادرات ÷ کھیکھ مدرات ÷
" مدراس ÷ (تامل - تلنگ ÷ مدراسی)	
" برہما ÷ (برمی ÷ برہمی) ÷	چاوٗ پما ÷
" کمبودیا ÷ (کمبودین) ÷	یُوعن ژُواِن ÷
" چین ÷ (چینی) ÷	پُوک چِن ÷ پُوک چین ÷
" جاوا ÷ (جاوانی) ÷	چاوٗ یادا ÷ چاوٗ جاوا ÷
" ملایا ÷	کھیکھ ملایو ÷
" سیام ÷ (سیامی)	تائی ÷ تھائی ÷
ہندو ÷	کھیکھ ہندو ÷
مسلمان ÷	کھیکھ اِسلام ÷
یُوریشین ÷ }	کھُرنگ چات ÷ ※ خِرنگ چات ÷

※ کھُرنگ بمعنے نصف - آدھا ÷ چات لفظ جات یا جاتی کا بگاڑ ہے - یعنے نصف ذات والا ÷

※ بعض "کھُرنگ" بولتے ہیں اور بعض لوگ "خِرنگ" ÷

باب دوئم

جُزو دوسری نمبر ۲

لُغات

مختصر لغات

اُردو	سیامی
الف	
اب +	ڈلیونی + ڈے عونی +
اُبالنا +	کھُلنگ + پھُولنگ + تان +
آپ + آپکا + آپکے + آپکی +	کے + عینگ +
اپیل +	عُوت تون + عُت تون +
اُترنا +	لونگ پائی + لونگ +
اتفاق +	ہُین تُن +
اتنا + اتنے + اُتنا + اُتنے +	ہَتوتَن + ہاتوتَن +
اُٹھنا +	لُک کھُن + جوک کھُن + جوکھُن +
اُٹھانا +	جوک +
آج + (اِمروز) +	وَن نی + وَن عی +
اجازت +	لاجُبٹ + لاجُوٹ +
اجازت دینا +	ہائیمٔ لاجُبٹ +
اجازت لینا +	کھولاجُبٹ +
اچانک +	تی ڈیو + تی ڈے عو + تی ڈے او +
اچھا +	ڈِی +
اچھا جناب (حکم کے جواب مین)	ڈی عِناسے + ڈی اِناسے +

اردو	سیامی
احتیاط کرنا	رواناگ ؛ راوانگ ہی
احسان کرنا	چھو سے ئے ؛
احوال (حال)	نَنگسے چا* (اصل میں سے چھار ہے)
اخبار ۔	تا کی ۔ اُدکرتا ۔ تائیں
آدمی ۔ (انسان)	کھون ؛ کھَن ؛ مُنُوٹ (بگاڑ ہے منش کا)
ادنیٰ ؛ ادنے	مے سوڈی ؛ پیسوڈی ؛
آدھا (نصف)	کھُرُونگ ؛ خِرنگ ؛
اِدھر ؛	بَلاتِی ؛
اِدھر آؤ ؛	مانی ؛ مانی سی ؛
اُدھر	بَلا نو ؛
اُدھر جاؤ	پےَ نُو ؛
ارادہ ؛ ارادہ کرنا	نِک ؛
آرام پانا (بیماری وغیرہ سے)	سَباسئے ربیو ؛ سباسئے لعو ؛
آرام کرنا	جُھ ٹیک سباسئے ؛ (تسکین)
اُٹھنا ؛	رِبین ؛ رِدین ؛ وِنگ ؛
آزمایش کرنا ؛	لوتگ ڈو ؛
آسان ؛	مے لمپاق ؛ مے لم پاک ؛

*: لیکن اس کو بہت کم شخص سمجھتے ہیں ۔ عام طور پر چنگ آئے بولتے ہیں ؛

اردو	سیامی
اسباب (سامان)	کھرنگ
اُسترا	مِٹ کون ؛ مِیت کون ؛
اِستعفا دینا	پلوپ سئے ؛ پلو سئے ؛
استقلال کرنا	جھیا سئے ؛ ...
اِس طرح	چانگ نی ؛ چانگمی ؛
اُس طرح	چانگ نان ؛
آسمان	فا ؛ تونگ فا ؛ جن ؛
اسواسطے (اس لیئے)	چھپ نی ؛ چھپ نو ؛ (چھپ لگاٹ ہے سبب سے)
اِس وقت	دیلانی
اُس وقت	دیلانن ؛ دیلانن ؛
اِشتہار	مائے پرکاش ؛ پراکاس ؛ پرا کات ؛
اِشتہار (سرکاری نوٹس)	کن کھوٹ سانا ؛ کن کھوٹ سنا ؛
اِشتہار دینا	ہائے پراکاس ؛ ہائے پراکات ؛
اِصطبل گھوڑوں کا	بدونگ ما ؛
اصطبل مویشی	رونگ نوآ ؛
اصل	رچینگ ؛
اِطلاع دینا	ہائے رُو ؛
اطلاع ؛	رُو
اِعتبار / اعتبار کرنا	چُوآ ؛

اردو	سیامی
افسوس کرنا ؛	لمبائی چاق ؛ سیسے ہنت چائی ؛
اقرار نامہ ؛	ننگ سُوسن یا تانگ پرارت چانائے ترّی (نِنیا) سچا لیلاوُ ؛ (رسان یا لیلاوُ)
اقرار کرنا ؛	سنجا ؛ سن جا ؛ سن یا ؛
اکٹھا ؛	رُوم ؛
اکٹھا کرنا ؛	ہائے رُوم کن ؛
آگ ؛	فائی ؛ پھائی (چینی زبان میں آگ کو فو یا پھو کہتے ہیں)
آگ جلانا ؛	ہنت فائی ؛ کو فائی ؛
آگ بجھانا ؛	ڈاپ فائی ؛
امانت / امانت میں رکھنا	پاک عوائے ؛
امتحان کرنا ؛	پرکساکن ؛ پریک ساکن ؛
امید کرنا ؛	آسا ہی مونگ ؛ رہنڈائے ؛
آنا ؛	ما ؛ مان ؛
انتخاب کرنا (پسند کرنا چُننا)	چھوپ ؛
انتظاری کرنا ؛	کھوئی کموں ؛ پڈیو ؛ پڈی عو ؛
انتقام کرنا ؛	چیم چینیگب ؛
اندر (عرصہ وجگہ کیلئے)	کھنگ نائی ؛
اندر جانا ؛	پے کھنگ نائی ؛ کھاؤ کنگ نائی ؛
اندر جانے دینا ؛	ہائے پے کھنگ نائی

سیامی	اردو
عوائے کفنگ نائی ؛	اندر رکھنا ؛
تابوت ؛	اندھا ؛
لوم جیت ؛	آندھی ؛ (اندھیری)
مُوٹ ؛ مدُت	اندھیرا ؛
کھائی	انڈا ؛
چِرا ؛ چم را ؛	اِنصاف ؛
ہائے چم را ؛ ہائے چِرا ؛	انصاف کرنا ؛
رنگ وال ؛	انعام (عوض) ؛
کونگ نن ؛	اِن کا ؛ اُن کا ؛
مے یوم ؛ پاتی سیت ؛ پتی سایت ؛	اِنکار ؛
پتی سایت	اِنکار کرنا ؛
تا ؛	آنکھ ؛
پٹ تا ؛ پت تا ؛ لپ تا ؛	آنکھ بند کرنا ؛
پوٹ تا ؛ لم تا ؛	آنکھ کھولنا ؛
وین ؛	انگوٹھی
نام تا ؛	آنسو (اشک) ؛
کھون چُون ؛ کھن چُون ؛	آوارہ ؛
سی ینگ ؛	آواز ؛
بُن ؛	اوپر ؛

سیامی	اردو
کھُن بُن	اُوپر جاتا ؛
بَیسے نت چائی ؛ مے سے نت چائی ؛	اوداس (غمگین)
آرائے اِک ؛	اور کتنے - اَور کیا ؛
کھوتَگ	اوزار ؛
رِین گرُو ؛	اُستاد ؛
سُوتَگ ؛	اونچا ؛ اونچائی ؛
لے عو ؛ لیعو ؛	انجام ؛ اخیر ؛
ہاوٗ ؛	آہستہ ؛
باوٗ باوٗ ؛	آہستہ آہستہ ؛
مَن کَن ؛	ایسا ؛ ایسی ؛ ایسے
نَنگ ؛ نُنگ ؛	ایک ؛
ہون نِنگ ؛ ہون ؛	ایک دفعہ ؛
چھُوآ ؛ بسواس ؛	ایمان ؛ اِعتقاد ؛ بشواس
کھُنڈی	ایماندار ؛
اِیٹ ؛ عیٹ ؛	اینٹ ؛
تمام اِیٹ ؛ تام عیٹ ؛	اینٹ پیٹنا ؛

سیامی	اردو
	(ب)
رُوعنگ ؛	بابت ؛
پھُو ؛ پیاڑا ؛ پڈہ ؛	باپ ؛
پھُوٹ ؛	بات (معاملہ) ؛
پھُوٹ کرن ؛ لبوک ؛	بات کرنا ؛
یون آہمن ؛ یون آہمان ؛	بادام ؛
فُا ؛ ماک ؛	بادل ؛
چاؤ جھُوعت ؛ راجہ ؛	بادشاہ ؛
لُوک چاؤ جھُوعت ؛ لُک چاؤ جھوعت ؛ لُوک چکھُون ؛	بادشاہزادہ ؛
رمیال چاؤ جھُوعت ؛	بادشاہزادی ؛
گرُونگ تقیپ ؛	بادشاہی
بانگ ؛	باریک (مہین) ؛
کھین ؛	بازو ؛
کھونگ کاؤ ؛	باسی ؛
سُوعن ؛	باغ ؛
مائے پھائے ؛	بانس ؛
بینگ ؛ بینگ کن ؛ پان کن ؛	بانٹنا ؛
پھُوک ؛	باندھنا ؛
کھنگ نوک ؛	باہر ؛

اردو	سیامی
بانٹیاں (چپ، کھپا) ؛	ہوسا سے ؛
بتانا (ظاہر کرنا) ؛	چھیت نائیں ؛ سے تے نائیں ؛
بجھانا (آگ روشنی وغیرہ کا)	ڈاپ ؛
بجھانا (پیاس کا) ؛	کین نام ؛
بچانا (حمایت کرنا) ؛	پنی ؛
بچانا (بچت کرنا) ؛	کیپ آوا سے ؛
بچہ ؛	ڈیک ؛
بد بو ؛	مین ؛
بد خلق ؛	کھون میندی ؛ کھن سے ڈی ؛
بدکار (بدمعاش) ؛	کھون کو نگ ؛ کھن کو نگ ؛
بدلنا ؛	پلین ؛
بدلی (عوض) ؛	تچا سے ؛
بدن (جسم، شریر) ؛	توعا ۔ توآ ۔ راتگ کا سے ؛
برابر ؛	ستمو ؛ ساسو ؛
برسات (برسات ہونا ۔ بارش	پھن توک ؛
برف ؛ (مصنوعی) ؛	نام کھینگ ؛
بڑا ؛	جائی ؛ تو ؛
بس ؛	پھولیو ؛ پھو لے عو ؛
بنانا ؛	تھام ؛ تام ؛ (عام زبان میں تھام 'تا ہیں)

اردو	سیامی
بنانا (ایک منزلہ مکان)	تھام رونگ ؛
بنانا (دو منزلہ مکان)	تھام رُوعن ؛
بنانے والا ؛	تھام ہین ؛ چاتگ ؛
بندر (بوزنہ) ؛	لِنگ ؛
بندر (بن مانس) ؛	کھُون پا ؛ کھُن پا ؛
بند کرنا ؛	رپت ؛
بندگی (ملنے کیوقت)	کم نپ ؛
بندگی (روانہ یا جدا ہونے کیوقت)	لاتھی ؛ کھولا پائے کون ؛
بُننا (کپڑا وغیرہ) ؛	کچاٹھو ؛
بُو (گندھ) ؛	مِن ساپ ؛ مِن سپ ؛
بوتل ؛	کھوٹ ؛
بونا (بیج وغیرہ) ؛	پلُوک ؛ پالُوک ؛
بُوڑھا ؛	کھون کے ؛ کھُن کے ؛ کھون چارا ؛
بوجھ ؛	ہک ؛
بولنا ؛	بوک ؛
بھاپ ؛	اے نام روان ؛ آئے نام روان ؛
بھاری (وزنی) ؛	نک
بھاگنا ؛	وِنگ ؛ وِینگ ؛
بھائی بند (سمبندھی)	پھی نونگ کن ۔ پی نونگ کن ؛

اردو	سیامی
بھائی بڑا	پی ؛ پھی ؛ پی
	پھی چاۓ ؛ (چاۓ کو چھاۓ بھی بولتے ہیں)
بھائی چھوٹا	نونگ ؛ نونگ چاۓ ؛
بہت (زیادہ۔ بسیار)	ماک ؛ نک ؛
بہت اچھا (بہتر۔ زیادہ اچھا)	ڈی کو عاش ؛
بھتیجا	لان پھو چھاۓ ؛ لان چاۓ ؛
بھتیجی	لان پھو جینگ ؛ لان پھو ژنگ ؛
	لان ساؤ ؛
بھرنا ؛ (پُر کرنا)	تاک
بھرا ہوا ؛ (پُر)	تیم ؛
	ہونگ ؛ ہونو عک ؛
بہرہ ؛ (ڈورا)	کھون ہونو عک ؛
بھروسا رکھنا ؛	چھوآ ؛ چھوعا ؛
بہشت ؛ (سُرگ)	بُن ساوان ؛ بُن سوان ؛ سُرگا ؛
بہنا ؛ (جیسے پانی)	لائے ؛ لائے نام ؛
بھونکنا (بھونکا) ؛	جاک کھاؤ ؛
بھونکنا (کتے وغیرہ کا)	ہاؤش ؛ ہاش جوش ؛
بھول (غلطی۔ بھولنا)	لوم ؛
بھول گیا ؛	لوم سے عو ؛ لوم لیعو ؛

اردو	سیامی
مرت بھولو ؛	جا لُوم ؛ ژا لُوم ؛
نہ بھولونگا ؛	مَے لُوم ؛ مے لُوم ؛
بھیجنا ؛	سُونگ ؛
بھگونا (تر کرنا) ؛	ڈونگ ؛
بھیگا ہُوا (تر) ؛	پِی عک ؛
بہین بڑی (ہمشیرہ کلاں)	پھی جینگ ؛ پِی ژینگ ؛ پِی ساوٗ ؛
بہین چھوٹی (ہمشیرہ خورد)	نونگ جینگ ؛ نونگ ژینگ ؛ نونگ ساوٗ ؛
بے ادب ؛	کھون پا ماک ؛ کھُن پا ماک ؛
بیاج (سُود) ؛	ڈوک بیا ؛
بیٹا ؛	لُوک چھائے ۔ لُک چھائے بُوت چائے ؛ بُوت چھائے ؛
بیٹی ؛	لُوک جینگ ؛ لُک جینگ ؛ بُوت جینگ (جینگ کو ژینگ بھی بولتے ہیں ؛
بیٹھنا ؛	ناہنگ ؛
بیچنا (فروخت کرنا)	کھائے ؛
بیچنے والا ؛	کھُن کھائے کھونگ ؛
بیڑی (اجرلان)	سائے سو ؛
بے گناہ ؛	مائے پھیدت ؛
بے ذائقہ ؛	مے روئے ؛ میروے ؛

سیامی	اردو
کھُن میروچاک ؛ کھون میروچاک ؛	بے سلیقہ ؛
ماک ؛	بے شمار ؛
چھاےٗ میڈاےٗ ؛	بے فائدہ ؛
روٹ تگوآ ؛	بیل گاڑی
چھاےٗ روٹ ؛	بیل گاڑی ہانکنا وغیرہ ؛
کھون چیپ ؛ کھُن چیپ ؛	بیمار ؛
مے سَباےٗ ؛	بیمار رہونا ؛
چیپ ؛ کھوام پوےعے ؛	بیماری ؛
کھاکھاےٗ ؛	بیوپار کرنا ؛

(ردیف پ)

سیامی	اردو
کوٗنگ کھن ؛	پاجامہ ؛
پاروٹ ؛ پاروت ؛ جاکروٹ ؛	پارہ (سیماب) ؛
کھام ؛ کھوام کھونگ ؛	پار ہونا ؛
رمی ؛	پاس ہونا (قبضہ میں ہونا)
کھون با ؛ کھُن با ؛	پاگل (دیوانہ) ؛
نام ؛	پانی ؛
رتین ؛ کھا ؛	پاؤں ؛

اردو	سیامی
پتّا (برگ درخت)	بائے مائے ؛
پتّا (کاغذ کا ورق)	کڑاٹ ؛
پتہ (نشان) ؛	سم کھن ؛
پتھر (سنگ) ؛	ہین ؛ حین ؛
پست قد ؛	کھون تام ؛ کھن تام ؛ کھون تیا ؛
پسینہ	نوعا ؛ سائے تو ؛ سیتو ؛ ہُوآ ؛
پکانا (روٹی وغیرہ) ؛	ہُونگ کھاؤ ؛
پکڑنا ؛	جاپ ؛
پُل ؛	سایان ؛ سپان ؛ پھان ؛
پنجہ ؛	کام ؛
پنچ (ثالث) ؛	آنُویا تو تُلاکن ؛ انُوآیا تو تُولاکن ؛
پنکھا بڑا (چھت وغیرہ کا)	پَٹ کھواعن ؛ پٹ کھوین ؛ پھاٹ جائی ؛ کھون ؛
پنکھا چھوٹا ؛	پھاٹ لوم ؛ پَٹ لوم ؛
پُوچھنا (دریافت کرنا) ؛	تھام لے ؛ تھام ڈُو ؛
پُونچھنا (جھاڑنا)	کوعاٹ ؛ کوعات ؛
پونچنا	تھنگ ریو ؛ تھنگ لے عو ؛
پھاٹک (بڑا دروازہ)	پیتو ؛ پاتو ؛ پراتو ؛
پھاڑنا ؛	چھیک ؛

اردو	سیامی
پھانسی - پھانسی دینا ؎	پھِاک کھاؤ ؎ پھِاک کھوَ ؎
پہچاننا ؎	چام ؎
پچھر	رِعیاب ؎
پہلا - پہلی ؎	تھی ننگ ؎ تھی نُنگ ؎
پہلو (بغل) ؎	کھنگ ؎
پہلے ؎	مُو آکون نِی ؎ تکون ؎
پہننا (جیسے کپڑا وغیرہ)	ٹینگ ٹُو آ ؎
پھوڑا (دُنبل)	رِفی ؎
پھونکنا - پھونک مارنا مُنہ سے	پاؤ ؎
پھول	ڈوک ؎
پھولنا ؎ (پھیلنا)	ڈوک لیو ؎ ڈوک لے عو ؎
پھینکنا ؎	ڈھنگ سی ؎
پیار کرنا ؎	رک ؎ رق ؎
پیاس ؎	جاک نام ؎ کراہان ؎
پیاسا	کھون جاکسا نام ؎ کھن جاک نام ؎
	کراہان نام ؎
	کھن نام ؎
پیالہ (پیتل کا)	

نوٹ۔ اس مُلک میں پھانسی کا رواج نہیں - خونی مجرموں کا سر تلوار سے جُدا کیا جاتا ہے ؎

سیامی	اردو
تھوئ ؛	پیالہ (مٹی کا) ؛
تھُونگ ؛ ٹھُوم ؛	پیپہ (لکڑی کا)
تھونگ	پیٹ ؛
عِم لیاؤ ؛ اِم ے عاؤ ؛	پیٹ بھر گیا (بھرا ہوا) (سیر ہوا)
لانگ ؛	(پیٹھ (پشت) ؛
کھیم کھاٹ ؛ کھیم کھات ؛	پیٹی (کمر بند) ؛
ہیپ ؛ ہیپ ؛	پیٹی (صندوق)
تھلانگ ؛ کھوئے ؛	پیچھے (بعد)
کھوئے مان ؛	پیچھے آنا ؛
تم لانگ ؛	پیچھے جانا ؛
ہاں رکن ؛	پیدا کرنا (کمانا)
مِی ؛ ہائے مِی ؛	پیدا کرنا (موجود کرنا) (ایجاد کرنا)
کیٹ ؛	پیدا ہونا ؛
ڈون تھانگ ؛	پیدل جانا یا چلنا ؛
	پینا ؛
جِی عو ؛ پس ساوا ؛ پسّاوا ؛	پیشاب ؛ پیشاب کرنا
چام آوا ئے ؛	پیشگی ؛
رکن ؛	رپینا ؛

اردو	سیامی
	ت
تار بھیجنا ؛	تی سائے ؛
تاریخ ؛	ون تھی ؛
تازہ ؛	کھونگ مائے ؛
تالہ (قفل) ؛	لک چے ؛
تالہ لگانا ؛	سائے لک چے ؛
تالہ کھولنا ؛	پَٹ لک چے ؛
تالی بجانا ؛	ٹھپ مُو ؛
تپ ؛	ویلا نن ؛ مُوآنن ؛
تحریر ؛	پریکا ڈو ؛ پریکاسا لے ؛
تختہ تختی ؛	کڈان کھین ؛
تخم ؛	لی عرط ؛ لی ارٹ ؛
تخم لگانا ؛	پَلوک ؛
ترازو (ترکڑی) ؛	تاچھو ؛
ترجمہ کرنا ؛	پَلے ؛ پلاع ؛ پلاآ ؛
ترجمہ کرنیوالا (مترجم)	سوئنگ پھسا ؛
تربوز ؛	تینگ مُو ؛
ترش	پَری عو ؛

اردو	سیامی
ترکاری (سبزی) ⁘	پھک ⁘
ترکہ (میراث)	موراڈوک ⁘ مراڈوک ⁘
تصویر ⁘	رُوپ ⁘
تصویر کھینچنا ⁘	چھاک رُوپ ⁘
تعداد ⁘	تھورائے ⁘ تورائے ⁘
تکرار ⁘ تکرار کرنا ⁘	تھلو بیاد ⁘ تھلو بواد ⁘
تکلیف دینا (تنگ کرنا)	ہائے لمباق ⁘ ہائیں لم باک ⁘
تِل ⁘ (کنجد - غلہ)	نگاث ⁘
تلا (تلوا پاؤں کا)	تائے یتین ⁘ تائے یتین ⁘ فایتین ⁘
تلائی (توشک - گدیلا)	تھی نون ⁘
تلنا (بھوننا کڑاہی وغیرہ میں)	پھٹ نمن ⁘
تُم ⁘ تُو ⁘ تمھارا ⁘ تمھاری تمھارے ⁘	عینگ ⁘ کے ⁘ تان ⁘
تماشہ - کھیل (نمایش)	لین ⁘
تمباکو ⁘	جاسوپ ⁘ ژراسوپ ⁘
تنخواہ ⁘	گنڈوعن ⁘
تنخواہ دینا ⁘	ہائے گنڈوعن ریئو (رہ ے عو)
تنخواہ لینا ⁘	کھوگنڈوعن ⁘
تندرست (تندرستی صحت)	سَبائے ڈی ⁘ سابائے ڈی ⁘

اردو	سیامی
تنگ (راہ۔ کپڑا وغیرہ)	کھیپ
تنور ؛	تھی ہن کھاؤ ؛
توڑنا (ٹکڑے ٹکڑے کرنا	ہک ؛ تق ؛
توڑنا (پھول یا میوہ وغیرہ)	کیپ ؛
تولنا (وزن کرنا) ؛	چھانگ ؛ چانگ ؛
تھن ؛ استھن (پستان)	نوم ؛
تہوار (عید) ؛	ون پھرا ؛
تھوڑا ؛	سکھیت ؛ نوئے ؛
تھوک (لعاب) ؛	بولن ؛
تھوکنا ؛	بون نام لاگھ ؛
تیار کرنا ؛	چیت پھینگ
تیرنا ؛	وائے نام ؛
تیز (مرچ تیلا) ؛	رینگ ؛
تیز (جیسے چاقو وغیرہ)	میت کھوم ؛
تیز کرنا ؛	لپ میت ؛
تیل	نمن
تیل تل	نمن نگا
تیل ناریل	نمن فراؤ ؛
تیل ارنڈ	نمن ہوم ؛

اردو	سیامی
تیل مٹی ÷	نمن کات ÷
تیل سرسوں ÷	نمن پھکاٹ ÷

(ٹ)

اردو	سیامی
ٹانگ ÷	کھا ÷
ٹپکنا (گرنا) ÷	پھلاٹ ÷
ٹوپی ÷	مُوعک ÷
ٹھگ	چھلات ÷
ٹھگی : ٹھگنا ÷	عُزُس ÷
ٹھیرنا (انتظاری کرنا)	پڈی عو ÷ پڈی او ÷
ٹھیرنا (رہنا) ÷	مجو ÷ یُو ÷ ٹُو ÷ یُوٹ ÷
ٹھونکنا ÷	پاک ÷
ٹھیک (درست)	چنگ ÷ ٹھوک ÷
ٹیڑھا	کعوٹ ÷
ٹیکا (ٹیکا لگانا یا گاڑنا)	چو ÷

÷

(ث)

اردو	سیامی
ثابت کرنا ÷	موپ ÷
ثبوت ÷	سم کھن ÷

(ج)

اردو	سیامی
جاپ تاپ کرنا یا پوجا کرنا بندگی کرنا ÷	وا سے پھرا ÷ تھم پوجا ÷
جاگنا ÷	می لیب ÷ روانگ ÷
جان (زندگی۔ حیات)	جون ÷ آئیو ÷ یون ÷
جانا ÷	پے ÷ پاسے ÷
جانب (طرف۔ رُخ)	کرنگ ÷
جاننا (معلوم کرنا)	رو پک ÷
جانشد (کسی شخص کو)	چام ÷
جانور (حیوان مطلق)	تو آ ÷ تو سما (عام جانداروں کے ست آتا ہے)
جائے ضرور (پاخانہ) سی	بقی کھی ÷ راسے ہین ÷

سیامی	اردو
پے کبھی ؛ رائے تمین ؛	بائے ضرور جانا ؛
مرسٔ ئے ؛ مُوراسئے ؛	جیب ؛
رِی عَن ؛	جتانا (رعایت کرنا)
ہے رَو چاک ؛ ہائے رو چاک ؛	جتانا (یاد دلانا)
تھورائے ؛ توَرائے ؛	جتنا ۔ جتنے ۔ جس قدر ؛
پِی نا ہے ؛ فِنائے ؛	جُرمانہ ؛
جوٹ ؛	جڑ ؛
ہائے ئگ کھُت ؛	جتگانا ؛
فاؤ ؛ بھاؤ ؛ کو ؛	جلانا ؛
ریو ؛ رِعو ؛ (ر ے عو) ؛	جلدی ؛
رِعو رِعو ؛ (رے او رے او) ؛	جلدی جلدی ؛
تھم رِعو ؛	جلدی کرنا ؛
رُو عَم ؛	جمع کرنا (جوڑنا ۔ ملانا ۔ اکٹھا کرنا)
رُو عَم کَن ؛	جمع ہونا ؛
پھی ؛ پریت ؛	جن (بھوت ۔ بلا) ؛
نائے ؛	جناب ؛
پہ تی دِن ؛	جنتری ؛
روپ کَن ؛ رُوپ ؛	جنگ ؛
پے رُوپ ؛	جنگ کرنا ؛

اردو	سیامی
جنگل ؞	؞
جو (حرف) ؞	آرائے ؞ کھرائے ؞
جواب ؞	ہائے رُد ؞
جواب دینا ؞	ہائے رد ؞
جُوآ ؞ جُوا کھیلنا ؞	لِین فائے ؞ لین پھائے ؞ لین سوئے
جوار (کی غلہ) ؞	کبھوٹ ؞ کاپھُوٹ ؞
جوان ؞ جوانی ؞	کھن نوم ؞ کھون نوم ؞
جوتا (جوتی - پاپوش)	کوُعک ؞
جوڑ (بند) ؞	کھو ؞ تیت ؞
جوڑ (اعضاء وغیرہ کے)	کھوکرادوک ؞
جوڑا ؞	کھوُنِنگ ؞ کھو ا (اصل میں کُھو ٹیکسا ہے) (کھونِنگ کے معنے ایک جوڑا ہے)
جوڑنا ؞	تیت ؞ تیت کن ؞
جُوں (جو سر میں پڑ جاتی ہے)	ہاوُں ؞ ہاعوں ؞
جونک ؞ (جلیم) ؞	پلیِن ؞ پالیِن ؞
جو کچھ ؞	کھونگ آرائے ؞
جھاڑ (درخت) ؞	تُن ؞ تون ؞
جھاڑنا (صاف کرنا)	کوطاٹ ؞ کوآٹ ؞

اردو	سیامی
جھاڑو ÷	کوعاٹ (کواٹ) ÷
جہاز (ریل) (پنکھے والا)	روآپائی ÷
جہاز (دُخانی)	رُوآ فائی ÷ رُوعافائی ÷
جہان (دُنیا) ÷	لوک ÷ بھومی ÷
جہان جہان ÷	تھی نائے تھی نا ے ÷
جھڑنا (جیسے میوہ - بال - پتے وغیرہ)	لون ÷
جھگڑنا ÷	تھلو ÷ تھلوہ کن ÷
جھوٹھ (جھوٹ)	کوہک ÷
جھوٹھا ÷	کھن کوہک ÷ کھون کر وک ÷
جھوٹ بولنا ÷	بوک کوہک ÷
جیب ÷	کاپاد سوآ ÷ کپاہ سوآ ÷
جیبھ (زبان) ÷	لیین ÷
جیتنا ÷	چھینا ÷ چھین نا ÷
جیتنے والا ÷	کھن جھین نا ÷ کھون چھین نا ÷
جیا ÷	من کن ÷
جیلخانہ ÷	کھوک ÷ ترانگ ÷
جینا ÷	جون ÷ آیو ÷ یون ÷
جی - (ہاں جی) ÷	پا ÷

چ

اردو	سیامی
چابک ؛	چم تی ؛ چمتی ؛ چاٹوک ؛ کین ؛ کمبن ؛
چابی ؛	لگ پچے ؛ لک ؛
چاچا (چچا)	آ ؛ آہ
چادر	پھاہوم ۔
چاروں ؛	ہتی نون ؛
چاقو ؛	میت ؛ میت بانگ ؛
چاند ؛	پھراچان ؛ دُوعَن ؛ پانتا ؛
چاند کی روشنی ؛	دُوعَن سوا ہاتاگ ؛ دُوعَن چینگ ؛ سینگ پھرچان ؛ دُوعَن سوپتاگ ؛ دُوعَن تگا سے ؛
چاند گرہن ؛	چیپ دُوعَن ؛ پانتاکتاٹ ؛ چانت کھٹ ؛
چاندی ؛	گن ؛ نگوئن ؛
چاول ؛	کھاؤسان ؛
چاول اُبلے ہوئے ؛	کھاؤ سُک ؛
چاہنا (خواہش کرنا)	عاؤن ؛ آن عوق ؛ آن آؤن ؛
چار (پائے) ؛	بے چیا ؛ چاء ؛

اردو	سیامی
چبانا چباکر کھانا	کیمی عو : کیمی اد :
چُپ چاپ	
چپ چاپ رہنا	ننگ سِی :
چُپ چاپ رہو	
چٹائی :	ساٹ سات :
چٹھی ۔ خط :	ننگ سو
چٹھی کا جواب دینا ۔	ہاپ رو ننگ سو
چراغ	تکی عنگ : تاکی عنگ :
چراغ کی بتی :	سائے تکی عنگ
چڑھنا :	کھون
چڑھنا جہاز پر :	کھی رُو آخای : رُوا فامی :
چڑھنا درخت پر :	کھون تن ماسے :
چڑھنا کشتی پر :	کھی رُو آ : کھی رُو عا :
چڑھنا گھوڑے پر :	کھی ما :
چڑیا (پرند) :	نوکھ :
چلنا :	ڈون :
چلانا :	اَے ڈون :
چمچہ (کرچھی) :	چیون :
چیڑا :	ناگم :

اردو	سیامی
چُننا (اکٹھا کرنا) ؛	کیپ ؛ کیپ کھونگ ؛
چُننا (انتخاب کرنا ۔ پسند کرنا)	تو عک عاؤں ؛
چنا (نخود ۔ چھولا) ؛	تھوا ماں ؛ تھوآ ماں ؛
چُنگی خانہ (محصول گھر)	رونگ بسی ؛ رونگ بھ ہی ؛
چوتھا ؛	تھی سی ؛
چھوٹی بہاڑ ۔ چھت وغیرہ کی	ھوا ؛ ھوکا ؛
چور ؛	پہور سے ؛
چوری ؛ چوری کرنا ؛	کھمہ بیٹے نک ؛
چوڑا ؛ چوری ؛	کو مانگ ؛ کو آنگ ؛
چوڑا کرنا ؛	تھام کو عانگ ؛
چوسار جیسے ٹمیا کو یا چنڈپیا	سرپ ؛
چوگوشہ (چوکونہ)	ستیا یم ؛
چوٹا ؛	ربوُن
چوہا (موش) ؛	نو ؛ نوق ؛
چھاپ (مہر)	کرا ؛
چھاپ لگانا (مہر لگانا)	تی کرا ؛
چھاپ (چھلا ۔ مُندری)	وین ؛
چھاپ چھاپہ میں ؛	پھم ؛ تی پھم ؛ تی ؛
چھاپہ خانہ ؛	کرنگ پھم ؛ تھاہ پھم ؛

اردو	سیامی
چٹائی ؛	ٹھوآچای ؛ ٹھوا چای ؛
چمٹنا ؛	کلن ؛ ترونگ ؛ کردنگ ؛ کلان ؛
چھپنا (غائب ہونا) ؛	ہنیں ؛ نی ؛
چھپنا (گھات میں)	کونگ سئم سون ؛ سئم حون ؛
چھت ؛	لنکھا ؛ لن کھا ؛
چھتری (چھاتہ) ؛	روم ؛
چہرہ ؛ کھڑا ؛	تا ؛ نان ؛ رُوپ ؛
چھلکا ؛ پوست چھلکا اتارنا (چھیلنا)	پلوعک ؛
چھوٹا (خورد)	ڈیک ؛
پیر چھوٹی ؛	لِک ایک (ایک ایک لفظ ہے)
چھوٹا (انسان وغیرہ)	ڈیم ؛ ڈیک ؛
چھوڑنا (آزاد یا رہا کرنا)	پاوسئے ؛
چھونا (مس کرنا)	جیم ؛ ریب ؛
چھید (سوراخ)	رو ؛
چھیدنا (سوراخ کرنا)	تھام رو ؛ تام رو
چھینکنا ؛	چام ؛ چم ؛
چیونٹی (بیری) ؛	موٹ ؛
چینی (شکر - کھانڈ)	نمتان ؛ نم تان

ح

اردو	سیامی
حاصل کرنا ؞	ڈاسئے ییو ؞ ڈاسئے سے جو ؞
حاکم ؞	ناسئے سان ؞ ناسئے سانگ ؞
حال (حالت)	نسے چپا ؞ عینگ آسئے ؞
حجام ؞	کھن کن ہلو آ ؞ کھون کن ہو آ ؞
حجامت کرنا ؞	کھن ہو آسے ؞
حد ؞	ڈین ؞
حساب ؞ حساب کرنا	کھت سئے ؞
حصہ ؞	پان ؞ ہون ؞
حصہ کرنا ؞	پان کن ؞
حق ؞	ہون ؞
حقارت ، حقیر جاننا ؞	لاموت ؞ لاموٹ ؞
حکمت ؞	ینجا ؞ پن جا ؞
حکم ؞	ساتاں ؞
حکم کرنا ؞	سانگ ہ سئے ؞
حکم عدولی کرنا ؞	ہیوٹ سے دیانگ ؞ ہیوپ سے فانگ ؞
حکومت ؞	سانگ لوعنگ ؞

بیامی	اردو
کھُن مو ÷ کھون مو ÷ پیَیتا ÷	حکیم (ڈاکٹر۔ طبیب) ÷
نالے لام کھو ÷	حلق ÷
ھُن وائے ÷	حملہ ÷ حملہ کرنا ÷
کھلام ÷ کھلام اِندریہ ÷	حواس ÷
پا آوات ÷	حوالہ کرنا ÷
کھُن آئین ÷ کھون عائیں ÷	حیادار ÷
تو آ ÷ تو عا ÷	حیوان مطلق (جانور پشو)
کھُن ÷ کھون ÷ منوٹ (منگاڑ منشیہ سکا) ÷	حیوان ناطق ÷ (انسان)

خ

بیامی	اردو
ریمو ÷ بعو ÷ موٹ سے عو ÷	خاتمہ (انجام)
کھُن تو آ ÷ کاؤ ÷	خارش (کھجلی)
اوعا نگ ÷ عوعا نگ ÷	خالی (جگہ۔ مکان۔ برتن یا کوئی چیز)
پَپ لاؤ ÷ پپ لاؤ ÷	خالی (حرف۔ فقط)
ہائے رُد چاک ۔ ہائے رُد چاک ÷	خبر دینا (خبر کرنا)
رواَنگ ڈیڈی ÷ رواَنگ ڈسے ڈی ÷	خبردار رہنا یا ہونا خبردار رہو

اردو	بیامی
ختم کرنا ؛	تمام ہاستے سے نو ؛
ختم شدہ ؛	موٹ سے عو ؛
خدا (پرمیشور) ؛	نھے ہڈا ؛ نھے عوڈا ؛
خراب (بدمعاش) ؛	کھٹن کونگ ؛ کھون کونگ ؛
خراب (گلا سڑا - بدبودار)	رسیا ؛ سی آ ؛
خراب حال ؛	لمباق چای ؛
خراب کرنا ؛	لمباق ؛
خرچ ؛ خرچ کرنا ؛	لونگ تھون ؛ لونگ ڈھون ؛
خریدار ؛	کھن سو کھونگ ؛ کھون سو کونگ ؛
خریدنا ؛	سوکھونگ ؛ سوکونگ ؛
خزانہ ؛	گن کوس ؛ تی وا ئے گن ؛
خصی (آختہ) ؛	تون ؛
خشک ؛	ہیدنگب ؛
خشک کرنا دھوپ میں ؛	تاک آوا ستے ؛
خشک کرنا ہوا میں ؛	ہے تھوک بوم ؛
خشکی ؛ زمین ؛	نہی ؛
خط (چٹھی) ؛	ننگ سو ؛
خطرہ ؛	ساکلو آ ؛ ساک اڈ عا ؛
خاق ؛	بھوٹ ڈہی ؛

اردو	سیامی
خلیق ؛	کھن ہپوٹ ڈی ؛ کھون ہپوٹ ڈی ؛
خندق ؛	کھُٹ لوم ؛
خواہش ؛	چھن چھوپ تھے ؛ جاک ڈاسے ؛
خواہش کرنا ؛	عاؤن ؛ عاث عوث ؛
خوبصورت ؛	سوئے تھے ؛
خودغرض ؛	کھن لوبا ؛ کھون میڈی ؛
خوروک (غذا) ؛	کھونگ کن ؛ آہان ؛
خوش ؛	چھوپ چائی ؛
خوش کرنا ؛	ہاسے چھوپ کن ؛
خوش ہونا ؛	چھوپ ؛
خوشبو و خوشبودار ؛ عمدہ بُو	ہوم ؛
خوشی ؛	چھوپ ؛
خون (لہو) ؛	لوعٹ ؛ لوہٹ ؛
خیال (خیالات)	نک ؛

(د)

اردو	سیای
داخل کرنا (اندر رکھنا)	کھاڈ ؛
داخل ہونا ؛	گھاد کنگ نامی ؛
داغ (نشان ۔ دھبہ) (زخم چوٹ یا چیچک)	رِی ؛ رِیپتی ؛
دال ؛	ٹھوآ ؛
دال چنہ (نخود)	ٹھوآمان ؛
دال مونگ ؛	تھوآ کھے عو ؛
دام (جال) ؛	ہئے ؛ ہے ؛ حے ؛
دام (قیمت) ؛	راکھا ؛ رکسا ؛
دام دینا یا ادا کرنا ؛	ہائیں راکھالیو ؛ (سے عو)
دانا (عقلمند) ؛	کھن رمی پنجا ؛ کھون رمی پنجا ؛ پن جا ؛
دانائی (عقلمندی)	پن جا ؛ پنجا ؛
دانت ؛	کھوعن ؛ کھوعان ؛
دانت کا درد ؛	چیپ کھو عان ؛
دائیاں (راست ۔ سیدھا)	ٹھوکو عا ؛
ڈیلا ؛	چھوم ؛ کچھوم
درخت ؛	تن ؛ تن ہائے ؛

اردو	سیامی
دربان (پاسبان ۔ چوکیدار)	کھون جام ؞ کھن جام ؞ کشن یام ؞ کھون یاما ریار ؞ جام بگا ۔ ہے یم کا ؞
درخت کا پتا ؞	بائے مائے ؞
درخواست (پٹیشن)	کھام خوتما ؞
درد ۔ پیڑ درد کرنا ۔ دُکھنا	چیپ ؞
درزی ؞	کھون جیب سُوعا ؞ کھن جیپ سُوعا ؞ (جیب کو ڑپ بھی بولتے ہیں)
درست	رچنگ ؞ تھوک ؞
درست کرنا ؞	تھام تھوک ؞
درمیان ؞	مدا ؞ کھنگ نائی ؞
دروازہ ؞	پرا ٹو ؞ پیٹو ؞ پا ٹو ؞
دریا ؞	مانام ؞ کھلونگ جائی ؞
دریا کا کنارہ ؞	رِم کھلونگ ؞ رم مانام ؞
دریافت کرنا ؞	پریکسا لے ؞ تھام لے ؞ تھام ڈو ؞
دستخط دستخط کرنا	ٹونگ چھو ؞ سین چھو ؞ سین چھو
دستور ؞	تھم نی یم ؞ تھم نی عم ؞
دشمن ؞ دشمنی	ست ترو ؞ ستر ڈو ؞ چیپ جائی ؞

اردو	سیامی
دُعا مانگنا (پرارتھنا وغیرہ)	وائے پھرا ؛ تھم پُوجا ؛
دعوےٰ (مقدمہ) ؛	کھوعام ؛ کھاڈی ؛ کھوام ؛
دعوےٰ کرنا (نالش کرنا)	فوناگ ؛ فوُغنگ ؛
دغا (دھوکا) دغا دینا (دھوکا کرنا)	عُوک ؛
دفعہ (بار، مرتبہ) ؛	ہون ؛
دفعہ (مقدمہ کی سیکشن)	ماترا ؛ مانرا ؛
دفن کرنا ؛	دفاک ڈین ؛ پچاک ڈین ؛
دکان ؛	ران ؛
دکاندار ؛	کھُن کھائے کھونگ ؛ کھون کھاسے کھونگ ؛
دِکھلانا ؛	رچھیت ؛ نے ہائیں ؛ نے ہائیں ؛
دِل ؛	جائی کھون ؛ ہُوآ چامیُ ؛
دِلاور ؛	قھُن کھینگ رینگ ؛
دلدل ؛	نونگ ؛ لونگ ؛
دِل لگی (شغل۔ دل لگی کرنا)	لین ؛
دلیل ؛	نرک ؛ درک ؛ (نرک سنسکرت ہے۔ عام لوگ کم سمجھتے ہیں)
دَم ؛ دم لینا (سانس)	لوم ؛
دُم (پُونچھ)	ہانگ ؛

اردو	سیامی
دِن ÷	وَن ÷ وان ÷
دِن کی روشنی ÷	وَن چینگ ÷
دُنبا (گوسفند)	پھے ÷
دنگہ (فساد)	تھلوکن ÷ تی کن ÷ عُن واسے ÷
دوا ÷ دوائی ÷	جا ÷ یا ÷ ثرا ÷
دوات ÷	ناموک ÷
دواخانہ ÷	رثونگ پھیا بان ÷ رونگ کھائی جا ÷
دودھ ÷	نوم ÷
دُودھ دُوہنا ÷	رِٹ نوم ÷ ریت نوم ÷
دُور ÷	کلائی ÷
دوزخ (نرک) جہنم ÷	نرک ÷ ثونگ نرک ÷
دوست ÷	فون ÷ فوعَن ÷
دوستی ÷	چھوپ ÷ فوعَن ÷
دوسرا ÷ (دوئم)	تھی سونگ ÷
دوسرا شخص ÷	کھن عُن ÷ کھون عُن ÷
دولت ÷	گن ÷ نگون ÷
دونوں ÷	سونگ ÷ (ایک لفظ ہے)
دھاگا ÷	ڈائی ÷
دھان (دھانج۔ چاول)	کھاؤ پلُوعک ÷

اردو	سیامی
دھکیلنا ؛	پالک آؤ ؛ ڈان ؛ پلک عو ؛
دھمکانا (دھمکی دینا)	ہائے کلوحا ؛
دھنک (قوس قزح)	رثونگ کن نام ؛ رُنگ کین نام ؛
دُھواں ؛	فوعان ؛ پھوعان ؛
دھوبی ؛	کھُن ٹسک بپا ؛ کھون سک بپا ؛
دُھوپ ؛	رون ؛ رون بھرا آلھقت ؛ رون شور ؛
دھونا ؛	سک ؛
دیاسلائی (دیاچس) ؛	کمعیت فائی ؛ لک فائی ؛ مے کھیت ؛
دیگ ؛	مرٹ کھاؤ ؛ موٹ کھاؤ ؛
دیوا (چراغ) ؛	تکی عنگ ؛
دیوا جلانا ؛	چُت تکی عنگ ؛
دیوا بجھانا ؛	ڈاپ تکی عنگ ؛
دیوا کی بتی ؛	سائے تکی عنگ ؛
دیوانی۔ (کارروائی)	پنگ ؛
دیری کرنا ؛	چھچا ؛
دیس ؛	مُوعنگ ؛ موتگ ؛
دیکھنا ؛	ڈو ؛ ے ؛ ہین ؛ ہین ؛
دینا ؛	ہائیں ؛
دیوار (پتھر یا اینٹ کی)	تک ؛
دیوار (چھتے کی یعنی چوبی)	تاک کڈان ؛

ڈ

اردو	سیامی
ڈاڑھی (ریش) ؛	نوٹ ؛ نوعٹ ؛ نوعت کھا نگ ؛ (لیکن عام زبان میں نوٹ بولتے ہیں) ؛
ڈاکو ؛	کھٹن ٹپھورائے ؛
ڈاکو (جبری)	چونئے پورائے ؛ سالت ؛ چھونے پھورائے ؛ ؛ کئی لوگ چون اور چھون بھی بولتے ہیں ؛
ڈالنا ؛ (رکھنا)	سائے ؛ سائے ؛
ڈامر (رال) ؛	تائی ؛
ڈرنا ؛	کلوعا ؛
ڈرانا (دہشت دینا)	ہائے کلوعا ؛
ڈکارنا ؛ (ڈکار لینا) ؛	لوم ؛ رو ؛
ڈنگ (کپڑے وغیرہ کا) ڈنگ مارنا	لیک نائے ؛
ڈوبنا ؛ ڈبونا ؛	چوم
ڈوری (رسی) ؛	چھی عاک ؛
ڈھال (بالٹی وغیرہ)	ڈھتونگ ؛ توئنگ ؛
ڈھونڈنا ؛	ہاں ؛ ہاں سے ؛

اردو	سیامی
ذات ؛ (قوم ؛ جنس)	جاتی ؛ جاتی پھی نونگ ؛
ذائقہ (سواد) } ذائقہ چکھنا ؛	روئے ؛ روعے ؛ رس ؛
ذریعہ (وسیلہ۔سبب)	چھبب ؛ (دیگار ہے سبب کا)
ذریعہ معاش (گذران)	چھبب ہاٹ کن ؛
ذریعہ (مال و اسباب جیاداد)	می کھرنگ ؛
ذکر کرنا (بیان کرنا)	پرکاٹ مائے ؛ پراکات مے ؛
ذہن (عقل)	پین جا ؛ پنجا ؛
ذہین ؛	کھن رو ماک ؛ کھن پنجا ؛

(ر)

اردو	سیامی
رات ؛	کنگ کھون ؛ کلنگ کھون ؛
رات آج کی ؛	کھون نی ؛
رات پچھلی۔گذشتہ۔کل رات	تکھون وا ؛
رات اور دن (شب و روز)	کنگ وان ؛ کنگ کھون ؛
راست (سیدھا)	کرونگ ؛
راست (دانیان)	ٹوکوعا ؛
راست (سچ، راستی)	رچنگ ؛ ٹھوک ؛

اردو	سیامی
راستہ (راہ) ؛	تھانگ ڈُون ؛
راضی کرنا (چنگا کرنا)	ہائے سبائے کون ؛
راضی کرنا (خوش کرنا)	چھوپ کن ؛
راضی (رضامند) ہونا ؛	تھام چھوپ ؛
ران (جانگھ) ؛	تاپوک ؛
ربڑ ؛	ربڑ ؛ گِتا ؛
رحم (ترس ؛ رحم کرنا)	چائی ڈی ؛ چھوسئے ؛
رخصت (چھٹی)	لاجُٹ ؛
رسم ؛ عادت ؛	کھم نی عم ؛ رنی یم)
رسوم مذہبی ؛	وائے پھرا ؛
رسوم مذہبی ادا کرنا	وائے پھرا ؛ تھم پوجا ؛
رسّی ؛	چھی عک ؛
رک جانا ؛ (رکنا) ؛	جُٹ ؛
رکھنا ؛	آوائے ؛ عادا سئے ؛
رنگ ؛ (نارڑی) ؛	سین ؛
رگڑنا ؛	ربیب ؛
رگڑنا (مالش کرنا تیل وغیرہ سے)	تھا ؛
رنگ (جانور یا چیز کا)	سی ؛

اردو	سیامی
رنگ ؛ (چیزوں کے رنگنے کا جیسے مکان یا لکڑی وغیرہ) رنگنا یا رنگ کرنا ؛	نمَن تھا ؛ نامن تھا ؛ تھا ؛
روانہ ہونا ؛ (چلنا) ؛	پائے ؛ پائے ؛
رُوپ ؛ (شکل)	نا ؛ ناں ؛ رُوپ ؛
روٹی ؛	کھنوم پانگ ؛ کھانوم پانگ ؛
روٹی والا (نانبائی) ؛	کھُن تھام کھنوم پانگ ؛
روح (جیو)	جیو ؛ آتما ؛ جیوا ؛
روشن کرنا ؛	کو ؛ تت ؛ چُت ؛
روشنی ؛	سینگ ؛ ساعنگ ؛ سایتگ ؛
روکنا (منع کرنا) ؛	ہام ؛
رومال (دستمال) ؛	بچا چھت مُو ؛
رونا ؛	رونگ ہائین ؛
روئی (کپاس)	سیمبلی ؛ سیم بلی ؛
روئی کا دھاگا ؛	ڈائی ؛ ڈائی
رہائی (آزادی) ؛	پلوئے ؛ کے ؛ پلوئے ؛
رہنا (بسنا) ؛	جُو ؛ یُو ؛
رہنا (ٹھہرنا) ؛	نا ٹنگ ؛
ریت ؛	ڈِن سائے ؛

اردو	سیامی
ریشم ؛ ریشم کا دھاگا ؛	ڈای ماے ؛ ماے ؛ ڈای ماے ؛
ریل گاڑی ؛	روٹ فای ؛
ریل کا انجن ؛	انجن ؛ روٹ فای انجن ؛
رینگنا (رینگ کر چلنا جیسے سانپ)	ڈون ؛ کھلان ؛

(ز)

اردو	سیامی
زاغ (کوا ؛ کاگ)	کا ؛ نوک کا ؛
زانو (گوڈا)	ہوآ کھاؤ ؛ کاؤ ؛ ہوآ کاؤ ؛
زانو کے بل بیٹھنا ؛	کھوک کھاؤ ؛ کھوک کاؤ ؛
زاویہ (گوشہ)	بیم ؛
زبان ؛ (جیبھ)	لین ؛
زبان (بولی) ؛	بھسا ؛ پھاسا ؛ (بگاڑ ہے بھاسا کا)
زخم ؛ زخمی ہونا ؛ زخمی کرنا	بلے تک فن ؛ بلے توک خان ایضاً ؛
زر (نقدی۔ روپیہ پیسہ وغیرہ)	گن ؛ نگون ؛
زر برباد کرنا ؛	تھنگ گن پلو ؛ سیا گن پلو ؛

اردو	سیامی
زکام (نزلہ) ؛	چیپ آئے ؛ چیپ عائے ؛
زمین ؛	بھم ؛ پُومی ؛
زنجیر ؛	سو ؛
زندہ ؛ زندہ رہنا ؛	جُرن ؛ آیُو ؛ یُون ؛
زور ؛	رینگ ؛
زورآور (طاقتور) ؛	کھُن کھینگ رینگ ؛ کھون کھینگ رینگ ؛
زہر ؛	بَیسا ؛ وِسا ؛
زیادتی (کثرت، بڑھتی) زیادہ ؛ زیادہ ہونا	ماک ؛

(س)

اردو	سیامی
ساگو دانہ ؛	ساگوُ ؛ ساکھُو ؛
ساتھ ؛	فرَوم ؛
ساتھ جانا ؛	پے فرَوم کن ؛
ساتھی	فون ؛
ساز (گھوڑے کا)	تینگ تُو آمان ؛ تینگ تُو آما
ساگ پات ؛	پچک ـ فک ؛

اردو	سیامی
ساگوان (لکڑی)	مائے یُونگ ؛
سال بستہ ۹ ۔ برس ؛	پی ؛
سامان ؛	کھونگ ؛
سامان باندھنا یا بند کرنا	بُورک کھونگ ؛
سامنے ؛	کھنگ ناں ؛
سانپ ؛	نگوں ؛ نگو ؛
سائیس ؛	کھُن کھپ روٹ ؛ کھون کھپ روٹ ؛ سائیس ؛
سایہ ؛	روم ؛
سب ؛	تھم پھیے ؛
سبب (باعث)	چھَبب ؛
سبز (ساوا) ؛	کھی عو ؛ کھی او ؛
سُپاری (چھالیا)	ماکھم ؛
سپاہی	کُھن پولت ؛ کھون پولیت ؛ ماتاں ؛
سپاہی (خفیہ پولیس)	فُن تو حیین ؛
سُپرد کرنا ؛	پاکوائے ؛ پاکوائے ؛
سپنا (خواب) ؛ } سُپنا دیکھنا ؛	فان ؛
ستارہ ؛	ڈاؤ ڈاو ڈوعنگ ؛
ستانا (تنگ کرنا) ؛	ہائے لمباق ؛ لم باق ؛

سیامی	اردو
ساعوٗ ؛	ستون پتھر یا اینٹ کا ؛
ساعوٗ ماے ؛	ستون چوبی ؛
رِچنگ ؛ ٹھوک ؛	سچ ؛ سچائی ؛
کھینگ ؛	سخت ؛
ہوآ ؛ ہوعا ؛ سِسا ؛ سِیسا ؛	سر ؛
ٹونگ ہوآ ؛	سر جھکانا ؛
ڈینگ ؛	سرخ ؛
پھوجائی ؛	سردار ؛ (نمبردار)
جین ؛ ناؤں ؛ ژین ؛	سرد ؛ سردی ؛
پھکاٹ ؛	سرسوں ؛ رائی ؛
سانگ لوعنگ ؛	سرکار ؛
پِری حو ؛	سرکہ ؛
مون ؛	سرہانہ ؛
تِت کھوک ؛ تِت نزانگ ؛	سزا۔ سزا دینا ؛
کھی کھران ؛	سست ؛
ڈھوک ؛	سستا (ارزاں)
پوت ؛ مّا پوت ؛	سطر (لکیر)
کھاؤ ؛	سفید (چٹا)
تھام واے ؛ چا ؛	سکنا (کر سکنا۔ چلنا)

اردو	سیامی
سِکڑ علانا ؛	سوُن ؛
سلام ؛ سلام کرنا ؛	کم نپ ؛ کمنپ ؛
سُلگانا (آگ وغیرہ)	فاوُ ؛ پَھاوُ ؛
سمجھنا ؛	رُوجاک ؛ کھاوُ جائے ؛
سمجھانا	تائیں کھاوُ جائے۔ تاے کھاوُ جائے ؛
سمن ؛	ہائے رِی عک ؛ ہاے رِی اک ؛
سمُندر ؛	تھلیے ؛
سمُندر کا کنارہ ؛	رِم تھلیے ؛
سنگِ مرمر ؛	رِاین کھاوُ ؛ ہِین کھاوُ ؛
سُننا ؛	ڈُائے ہِین ؛ ڈُائے ہِیں ؛
سُوت ؛	ڈُائی ؛
سُوت کاتنا ؛	رُتھم ڈُائی ؛
سوچنا ؛ (فکر کرنا)	فِکروے ؛ فکر ؛
سُود ؛ (بیاج)	ڈُوک بِیَ ؛
سوداگری، سوداگری کرنا، تجارت ؛	کھا کھائے ؛
سُور ؛ (خوک)	مُوٗ ؛
سُورج ؛	پھَرا آتھِت ؛ پھرا آرِت ؛ سُوریا ؛ سُوریہ ؛
سورج کی کرنیں ؛	سینگ پھرا آتھت ؛ سینگ سُوریا ؛

اردو	سیامی
سؤرج گرہن	چیپ پھرا آتھت ؛ چیپ پھرا آاثِت ؛ سؤریا کھاٹ ؛ سؤریہ کھٹ ؛
سؤرج غروب ہونا	ون توک لیو ؛ ون لوک لی عو ؛ پھرا آتھت توک ؛
سؤرج نکلنا ؛	وَن عوک ؛ پھرا آتھت کھوُن ؛
سُوکھا ؛	ہینگ ؛
سونا (دھات) ؛	تھوُنگ ؛
سونا (نیند کرنا) ؛	نون ؛
سوئی (سینے کی)	کھیم جیب بھا ؛ کھیم ژیپ بھا ؛ (چاک)
سے ؛	ڈام ؛
سیاہ ؛	کڈاٹ سوُپ ؛
سیاہی چوٹ کاغذ ؛	
سیاہی لکھنے کی ؛	ناموک ؛ نام عوک ؛
سیٹی ؛	ٹک ویٹ ؛ ویٹ ؛
سیٹی بجانا ؛	پاؤ ٹک ویٹ ؛
سیدھا ؛ سیدھا کرنا ؛	گروُنگ ؛
سیڑھی ؛	کڈای ؛
سینا ؛	جیپ ؛ ژیپ ؛ جیپ ؛
سینگ ؛	کھاھو ؛

ش

اردو	سیامی
شاباش (آفرین)	ڈی تھے ÷
شاخ (ٹہنی۔ ڈالی)	جرٹ مائے ÷
شادی ۔شادی کرنا ۔ بیاہ کرنا ÷	تینگ کن ÷ تینگ
شادی شدہ ÷ بیاہا ہوا ÷	ڈائے میاں لیو ÷ ڈائے میاں لیو ÷
شام ÷	ون جبین ÷ ون ژین ÷
شاہد (گواہ۔ ساکشی)	کھون پی جان ÷ کھون پھی جان ÷ کھون پایان
شراب ÷	لاؤ ÷ سورا ÷ سرا ÷
شراب خانہ ÷	رونگ لاؤ ÷
شرابی ÷	کھن کن لاؤ ÷ کھون کن لاؤ ÷
شراکت ÷	کون کن ÷ کن کعاؤ ہون سوعن ÷
شرط لگانا ÷	آدائے گان ÷ حادائے گان ÷
شرم ÷	عائیں ÷ عال عین ÷
شرمندہ ÷	کھن عاعیں تھے ÷ کھون آئیں تھے ÷
شروع ÷ شروع کرنا ÷	تونگ ÷
شریف ÷	کھن ڈی ÷ کھون ڈی ÷

اردو	سیامی
شک ؛ (شُبہ) ؛	سؤنگ سائ ؛
شک شُبہ کرنا ؛	سؤنگ سائی ؛
شکایت کرنا ؛	تی عنگ سُو ؛
شکر (کھانڈ) ؛	نم تان ؛ نمتان ؛
شُکر (شُکریہ) ؛	کھوپ چائ نھے ؛
شُکرگذار (مشکور) ؛ شکریہ ادا کرنا ؛	کھون کھوپ چائ تھے ؛ کھوپ چائ ؛
شکست ؛ شکست دینا	پھگے ریئو ؛ پچائے لی عو ؛
شکل ؛	رُوپ ؛ رانگ ؛
شور و غُل شور و غُل کرنا	سی عنگ ؛
شہد ؛	نام خونگ ؛
شہد کی مکھی ؛	موٹ نام قونگ ؛
شیخی مارنا ؛ شیخی بگھارنا ؛	پھوٹ ماک ؛
شیر ؛	سُوا ؛
شیشہ (کانچ) شیشہ منہ دیکھنے کا (آئینہ)	کچوک ؛ کاچوک ؛

نوٹ: سُو کے بعد الف حلق میں ڈوبو ؛

ص

اردو	سیامی
صابر ؛	کھُن پڈی عہ ؛
صُابن ؛	صبوُ ؛ سُبو ؛ سابُو ؛
صاحب (مالک - آقا) ؛	نائے ؛
صاحبہ (بیگم - بیوی) ؛	مے ؛ (لیکن مے کی بجائے نائے بولنا بہتر ہے کیونکہ مے بہت سے معنوں میں آتا ہے۔ اس لئے بخوبی سمجھا نہیں جاتا)
صاف (ستھرا ؛ اُجلا)	سوئے ؛ سوے ؛
صاف کرنا (آہنی چیز وغیرہ)	کھاٹ ؛
صاف کرنا (کپڑے وغیرہ)	سَاک نام ؛
صُبح ؛	وَن چھاؤ ؛
صبح سویرے (نُور کا تڑکا)	چھاؤ ؛ چھاؤ ؛
صبر ؛	پڈی عو ؛
صبر ؛ انتظار کرنا ؛	ڈی عو ؛
صحت (تندرستی) ؛	سُوک سبائے ڈائی ؛
صحیح ؛	چنگ ؛ ٹھوک ؛
صفر ؛ (نقطہ) ؛	بنڈ ؛ پنڈی ؛ پوڑی ؛

اردو	سیامی
صُلح کرنا ؛	پَرانی ؛ پرانوم ؛
صلاح کرنا ؛	
صندل ؛	چان ؛ مائے چان ؛ (چان بگاڑ ہے چندن کا)
صندوق ؛	رہیپ ؛ رِہیپ ؛
صُورت ؛	رُوپ ؛ رانگ ؛

ض

اردو	سیامی
ضمانت ؛	پَراکَن ؛
ضامن ؛	پَراکَن تو ؛ کھون پَراکن ؛
ضرور ؛	چا ؛ یا ؛
ضرورت ؛	جاک ؛
ضلع ؛	ناکون ؛ مون تون ؛ مون ٹھون ؛ کھونیگ ؛ کھاؤینگ ؛
ضیافت (دعوت) ؛	کن جائے ؛

(ط)

اردو	سیامی
طاقت (زور) ∴	مِی رینگ ∴
طاقتور ∴	کمھن مِی رینگ ∴ کھون مِی رینگ ∴
طبیعت ∴	چائی ∴
طرف ∴	تبننگ ∴ بلانی ∴ ینا ٹو (اس طرف، ذرا اس طرف)
طور (طریقہ) ∴	جنگ ∴ جانگ ∴
طوطا ∴	نوک کے عو ∴ نوک کاعو ∴
طوفان ∴	پائیو کلا ∴ پایو ∴
طول ∴	جاؤ ∴ جاعو ∴

(ظ)

اردو	سیامی
ظالم ∴	کھن کرنگ ∴ کھون کونگ ∴
ظلم ∴ ظلم کرنا ∴	کرنگ ∴

(ع)

اردو	سیامی
عادت ؞	کھوسئے سلے عو ؞ کھوسئے رجو ؞
عالم ؞ فاضل ؞	کفن می اِچھیاؤ ؞ کھون مِی اِچھ آؤ ؞ کھون مِی عجھ جاؤ ؞
عبور کرنا (پار ہونا)	کھام ؞
عجب ؞ عجیب ؞	اِدوعت ؞ ادھوعت ؞ اھوعت ؞ (ریگاڑ ہے ادھوت کا)
عداوت ؞	رچپ چای ؞ چیپ چای ؞
عدد (رقم ؞ انگ)	کھونگ ؞ انگا ؞ عنگا ؞
عُذر ؞	مے وا ؞ ہیت کاع تو آ ؞ ہیت کے تو آ ؞
عرصہ ؞	ویلا ؞ بیلا ؞
عرض کرنا ؞	کھو ؞ کھوآ ؞
عرضی (درخواست)	نَ سو ؞ پٹیشن ؞
عقل (سمجھ ؞ بُدھی)	پنجا ؞ پن جا ؞
عقل مند (عاقل)	کھن مِی پنجا ؞ کھوان مِی پن جا ؞
علاج (بیماری کا)	رکسا تو آ ؞ رک سا تو آ ؞ (رک سا تو آ) (رکسا تو آ) ؞

سیامی	اردو
سم کھن ؛	علامت ؛
وِچیا ؛ (وِچیا بگاڑ ہے وِدیا کا)	علم ؛
رونگ ؛	عمارت ؛
آیُو ؛	عمر ؛
تھم کان ؛ کان ؛ نگان ؛	عمل (فعل ؛ کرم)
پھو جینگ ؛ پوُ ژینگ ؛	عورت (عام انسانی مانیث کیلئے)
میاں ؛ می آں ؛	عورت (جورو، زوجہ، استری)
وَن پھرا ؛ ؛	عید (تہوار) ؛
کچھوک تا ؛ کاچرک تا ؛	عینک ؛

ن ب. صرف سیامی لوگوں کے تہوار کے لئے "وَن پھرا" بولا جاتا ہے ؛

وَن پھرا کھیکھ اسلام ؛ عید مسلمانوں کی (اہل اسلام کی) ؛

وَن پھرا کھیکھ ہندو ؛ تہوار اہل ہنود کا ؛

وَن پھرا کھیکھ کلنگ ؛ تہوار اہلِ تامل کا (اہل مدراس کا)

وَن پھرا فرانگ ؛ تہوار اہلِ فرنگ (فرنگیوں) کا ؛

غ

اردو	سیامی
غافل ؞	موُت ؞ کھون موُت ؞
غالب (فتحمند) ؞	کھَن چھنا ؞ کھون ریھین آ ؞
غائب ہونا ؞	ہائیں پئے ؞
غذا ؞	آہان ؞ کھنونگ کِن ؞
غرور (تکبر، آمیز کار)	چونگ ناں ہونگ ؞
غریب ؞	کھَن جوُن ؞ کھون جوُن ؞
غسل کرنا (نہانا) ؞	آپ نام ؞ عَپ نام ؞
غُسل خانہ ؞	رِنِھی آپ نام ؞
غصہ ؞ غصہ کرنا ؞	کرودھ ؞ کرد ؞
غفلت ؞ غفلت کرنا ؞	موُت ؞ مُوٹ ؞
غُل ؞ غُل مچانا ؞	ہبی عننگ ؞
غلاظت ؞	یون ؞ عُث چارا (عُث چارا عموماً فضلہ کیلئے آتا ہے)
غلام ؞	باوُ ؞ باعھ ؞
غلط ؞ غلطی ؞	مے ٹھوُک ؞
غلیظا ؞	پون ؞
غم کرنا ؞	بیا ؞ سیاچائی ؞

اردو	سیامی
غیر حاضر ؎	کھاٹ کان ؎ کھاٹ کن ؎ کھاٹ ؎
غیر ملک ؎	مُونگ عون ؎ مُوعنگ عُون ؎
غیر ملک کا آدمی ؎	کھُن تا نگ پرتھیت ؎ کھون تا نگ پرتھیت ؎
غیر ملک کی چیز ؎	کھونگ تانگ پرتھیت ؎

ف

اردو	سیامی
فارغ ؎	وانگ ؎
فالتو ؎	جُو پلاؤ ؎ جُو پلاجُو ؎
فایدہ ؎	کم لاے ؎ کم لاے ؎
فایدہ مند ؎	می کم لاے ؎
فتح کرنا ؎	چھنا ؎ چھن آ ؎
فتحمند ؎	کھُن چھن آ ؎ کھون چھن آ ؎
فتنہ (تہمت) ؎	سُونگ سائے ؎
فجر ؎	وُن چھاؤ ؎
فحش کلامی کرنا ؎	ڈا ؎
فرش ؎	ہونگ ؎
فریاد کرنا ؎	نوعنگ ؎
فریادی ؎	کھُن رین کھوعام ؎ کھون رین کھوعام ؎

اردو	سیامی
فساد (جھگڑا) ؛	تھلو ؛ تھلوہ ؛
فساد (بلوہ) ؛	تی کن ؛ تیکن ؛
فصیل ؛	کونگ مُن ڈین ؛ ٹیک ؛
فضول ؛	چھائے میڈائے ؛ چھائے میڈائے ؛ مے ڈائے
فعل (کام) ؛ فعل کرنا ؛	تھم کان ؛ کان ؛
فکر ؛ اندیشہ ؛ سوچ ؛	ریا چائی ؛
فلاں ؛	کھونان ؛ کھونن ؛
فوج (لشکر) ؛	تاہان ؛ تاہن ؛
فوجداری ؛ (کار روائی)	آیا ؛ عیا ؛
فوراً ؛	ریو ریو ؛ رے ؤ رے عو ؛
فیاض (سخی) ؛	کھُن چائی بُن ؛ کھون چائی بُن ؛
فیاضی (سخاوت)	چائی بُن ؛
فیصلہ کرنا ؛	چمرا ؛ چم را ؛ پرانی پرانوم ؛

ق

اردو	سیامی
قانون (قواعد - آئین)	کھونگ کھنب ؛
قانون (عدالتی)	کوٹ مائے ؛ کُٹ مائے ؛

اردو	سیامی
قایم کرنا }	بی تا ؛ ینیتا (بہت کم لوگ سمجھتے ہیں) ٹنگ ؛
قبض (بیماری)	چیپ کھونگ ؛ تھونگ پُوک پین پان راڈوت ؛
قبول کرنا ؛	جوم ؛
قد چھوٹا ؛	ٹُوآ لیاک ؛ ٹُوعالیاک ؛
قد بڑا ؛	ٹُوآ جای ؛
قدم ؛	لناگ کھا ؛
قدیم ؛	کاؤ ؛ کاعو ؛
قرض (قرضہ) ؛	کوُگن ؛
قرض ادا کرنا ؛	ہائیں گن ییو (لے عو)
قرضدار (مقروض)	کھُن تت گن جوُ ؛ کھون تت گن جوُ ؛
قرضدار ہوتا ؛	کوُگن ؛
قرض دینا ؛	ہائیں گن ؛
قرضہ کی چٹھی (تمسک) }	ٹوُآپت چای نگون ؛ ٹوُآپات چای نگون ؛ ٹوُآپت چای نگون ؛ ٹوُآپاٹ چای نگون
قریب (عنقریب، لگ بھگ)	کھے ؛ کھ ؛
قریب آنا ؛ قریب ہونا ؛	کھاوُ کھے ؛ کھاعو کھے ؛
قسم (نوع، جنس، طرح)	جانگ ؛
قسم (حلف، سوگند)	ساباں

اردو	سیامی
قسم کھانا ؞	سَبوٹ سابان ؞ سابوٹ سابان ؞
قسم جھوٹھی کھانا ؞	سابان کُوہنگ ؞ تون سابان ؞
قسم کھلانا (حلف دینا)	ہائیں سابان ؞
قصور (جُرم - گُناہ - خطا)	پھیت ؞
قطرہ (بوند) ؞	یوٹ ؞
قلعہ	وِیچا یوم کھائے ؞ وی چا یوم کھائے ؞ نائے وانگ ؞ مُن تھُو عَن ؞
قلم ؞	پکہ ؞ پیکا ؞
قمیض ؞	سُوآ کھو ؞ سُوآ فرانگ ؞
قمیض (نصف آستین والی جو عموماً سیامی لوگ استعمال کرتے ہیں)	شُوآ تھائی ؞ شُوآ کھو ؞
قہوہ ؞ (کافی) ؞	کھوفی ؞ کوفی ؞ کوپی ؞
قے قے کرنا (اُلٹی یا اُبکائی کرنا)	راک ؞ راک ؞
قید خانہ	ترانگ ؞ کھُوک ؞ کوُنگ ہائن تالوت ؞ کونگ ہاہان تاکھوت ؞ کونگ ہان تانغ کھ ؞
قید ؞	ترانگ ؞ کہ نگ لاہو ٹھوکھ ؞
قید کرنا ؞	تِت ترانگ ؞

سیامی	اردو
کھن تھوتھہ ؛ کھون تھوتھہ ؛	قیدی ؛
راکھا ؛	قیمت ؛
ٹک لونگ راکھا ؛	قیمت مقرر کرنا ؛
تک کرائی ؛	قینچی (مقراض)
تاٹ ؛ ٹاٹ ؛	قینچی سے کترنا یا کاٹنا ؛

ک

سیامی	اردو
چا ؛	کا ؛ کے ؛ کی ؛
تاٹ ؛ ٹاٹ ؛	کاٹنا ؛
کھن کھاؤ چائے تھام ؛ کھون کھاؤ چیائے تھام چانگ ؛	کاریگر
کڈاٹ ؛	کاغذ ؛
کڈاٹ سُوپ ؛	کاغذ سیاہی چوس (بلاٹنگ پیپر)
کربُن ؛ کربوُن ؛	کافور ؛
ڈام ؛	کالا ؛
نام کھیم ؛	کالا پانی ؛
کان ؛ ٹھورا ؛	کام ؛

اردو	سیامی
کام بند کرنا ۞	ہیٹا چاک تھم کان ۞
کام چلانا ۞	تھام پائے ۞
کام کا (مفید) ۞	رمی کم لائے ۞
کام کرنا ۞	تھام ہی ۞
کمال (کمال) کرنا ۞	تھی نائے ۞ تھی نائے ۞
کان (گوش) ۞	ہُو ۞
کانپنا (تھرتھرانا)	تُو آسن ۞ تُو حاسن ۞
کانٹا (خار) ۞	نام تام ۞ ۞
کب ۞	مُرائے ۞ مُورائے ۞
کب تک (کتنا عرصہ) ۞	ویلا کیم نوسے ۞
کبھی ۞	مُرائے ۞
کبھی کبھی ۞	مُرائے مُرائے ۞
کبھی نہیں ۞	ہائین جنگ ۞ ہائین چینگ ۞
کپڑا ۞	پھا ۞ فا ۞
کپڑے اُتارنا ۞	تھوٹ چا ۞
کوٹ یا قمیض اُتارنا ۞	تھوٹ سُوآ ۞

۞ **نوٹ:** (کانٹا) کانٹے کو صرف نام کہتے ہیں۔ مگر چونکہ یہی لفظ نام پانی کیلئے بھی آتا ہے۔
اسلئے نام کے بعد تام (بمعنی لگنا) زیادہ کرنے سے کانٹے کا مطلب ہوتا ہے ۞

اردو	سیامی
کپڑے پہننے کے (لباس)	پھا ٭ فا ٭
کپڑے بدلنا ٭	پلین پھا ٭
کپڑے سکھانا (خشک کرنا)	پہاے ھنگ ۔ سُوا کنگ کینگ ٭
کُتّے ٭	ماں تاؤں ٭ ماں ہال عوں ٭ ماں ٭
کتاب ٭	سمُوٹ ٭ نِنگ سُو ٭ ساموٹ ٭
کتنا ٭ کتنے ٭ کتنی ٭	تھورا ئے ٭ تَوْرا ے ٭
کتنی دفعہ ٭	کی ہون ٭
کتنی قیمت ٭	راکھا کیم توئے ٭ راکھا کی منوئے ٭
کُتیا (کُتی)	ماں تُمیاں ٭ ماں تُمی عاں ٭
کٹورا (پیتل کا) ٭	کھَن تام ٭
کٹورا (پیالہ مٹی کا) ٭	تھوئی ٭
کچا (میوہ۔ پھل۔ تورا کی وغیرہ)	ڈیپ ٭
کُچلنا ٭	تھاپ ٭ جیپ ٭
کچھ ٭	آر ا سے ٭
کچھ نہیں ٭	پلاد ٭
کدو (لوکی۔ سبزی) ٭	تینگ دو ٭
کدو (پیٹھہ۔ بانس کا پھل)	دمتا و ٭
[illegible] ٭	چپ نا ٭
کر ٭	کا ٭ نی ٭ کادی ٭

اردو	سیامی
کرنا ؛	تھام ؛ تام ؛
کڑا (زیور ہاتھ کا)	مُو ؛ مو ؛
کڑا (سخت)	کھینگ ؛
کڑ (زکوٹ) ؛	ٹُوآ ؛ سُوعا ؛
کڑوا (تلخ)	پھیت ؛
کشتی ؛	رُوآ ؛ رُوعا ؛
کُشتی - کُشتی کرنا ؛	توئے موئے ؛ توئے موئے ؛
کل (گذرا ہوا - دیروز)	تیوا تے وا ؛ تے وا تے وا ؛
کل (آنیوالا - فردا) ؛	پتھ رُو ؛ پتھرُو ؛ پھُلکنی ؛ پرڈنگ نی ؛
کُل (جملہ - بالکل) ؛	رُوعم ؛
کلائی ؛	ہُو ؛ کھوہُو ؛
کلہاڑی ؛	کھوعان ؛
کلیجہ ؛	ہُوآ پیائی ؛ تپ ؛ تاپ ؛
کم (کمتی - گھٹ)	کھاٹ ؛
کمرتا	کھاٹ ؛
کمان ؛	سون ؛
کمر	گگ ؛ کاک ؛
کمزور - کمزوری ؛	رینگ نوتے ؛ رینگ نوعے ؛ میمی رینگ
کم ہمتی ؛	کھن تگون ؛ کھون تگون ؛

سیامی	اردو
نگوڑ ؞	کم عقلی ؞
بھا ہوم ؞	کمل ؞
لون ؞	کملانا (مرجھانا) ؞
رم ؞	کنارہ ؞
لگ چے ؞ لگ ؞	کنجی (چابی) ؞
مے کھوم ؞ کھوم توے ؞ (نوعے)	کند (کھنڈ) ؞
با ؞	کندھا
واو ؞ واعو ؞	کنکوا ؞
لین واعو ؞	کنکوا اڑانا ؞
ہی ؞ وے ؞	کنگھی (شانہ) ؞
جوتے سوعن ؞	کنوارا (مجرد) ؞
کھنگ ؞	کو (کسی طرف یا کسی کو)
کا ؞ کاگ ؞	کوا ؞
کرا ڈوٹ لین ؞	کودنا ؞
نونگ لے ؞	کوشش کرنا ؞
کھرائے ؞	کون ؞
لیم ؞	کونہ (زاویہ - گوشہ)
ہوآ نون ؞	کونہ (کنارا، سرا)
پھوکھاؤ ؞	کوہ (پہاڑ) ؞

سیامی	اردو
تھان حین ؛ تھان ہین ؛ تان حین ؛	کوئلہ پتھر کا ؛
تھان نای ؛ تان ؛	کوئلہ (لکڑی کا)
نام کھیم ؛	کھارا پانی ؛
تھی نا ئے ؛	کہاں ؛
چاک نا ئے ؛	کہاں سے ؛
کن ؛ کن آہان ؛	کھاتا ؛
ہائیں کن ؛	کھانا کھلاتا ؛
حائے ؛ آئے ؛	کھانسی ؛
کھو ؛	کھائی ؛ کھاپی (خندق)
تُوا آ نوحت ؛ تُوا آ نوہت ؛	کھٹمل ؛
پہون تا پالم ؛	کھجور (خرما) ؛
ہائے یو کھڈون ؛ ہائے جون کھڈون ؛	کھڑا ہونا (اٹھانا) ؛
چون ؛ یون ؛	کھڑا ہوتا ؛
ٹاننگ ؛ پینو نوئے ؛ پینو نوعے ؛ پاننو نوئے	کھڑکی (دریچہ) ؛
بوک ؛	کہنا (بولنا)
بسا کرا لوک	کھوپری ؛
کٹوٹ ڈین ؛ کڈوٹے ؛	کھودنا ؛
یوبٹ ؛	کھنڈرا ؛
رتھی نان ؛	کھیت ؛ (زمینی الن)

سیامی	اردو
سُوعن ؛	کھیت (زراعت کی)
تینگ ؛	کھیرا (سبزی) ؛
بونام ؛	کوئی آں (کنواں) (کھوہ۔ کھوئی)
راک منی ؛ لاک منی ؛	کھینچنا ؛
آرائے ؛	کیا ؛
مُوٹ ؛	کیڑا (کیڑے۔ مکوڑے۔ کرم)
جنگ نائے ؛ جانگ تائے ؛ ینگ تائے ؛	کیسا ؛
تپئو ؛ تاپو ؛	کیل (میخ آہنی)
یک لک ؛	کیل (کھونٹی چوبی)
کلوئے ؛ کلوئے ؛	کیلا (پھل)
تھمائے ؛ تھام مائے ؛ تام ماے ؛	کیوں ؛
پہروا ؛	کیونکہ ؛
چیپ چائی ؛	کینہ ؛

گ

اردو	سیامی
گلاسڑ گی ؛	چیا ؛ چیاؤ ؛ چو ؛
گٹا ؛	رڈونگ رڈوا ؛
گاڑی ؛	روٹ ؛
گاڑی میں سواری کرنا ؛	[illegible] اِکھر عو روٹ ؛
گانی ؛	[illegible] ؛
گا[illegible] بیا ؛	ہمیٹن ڈا ؛
گانٹھ (گرہ) ؛	چپوک ؛
گانٹھنا (باندھنا) ؛	
گاؤں ؛	بان ؛ تشبل ؛
گاہ گاہ ؛	ہرا سئے ہرا سئے ؛
گائے (گاؤ مادہ) ؛	نگو آنگتیاں ؛ نگو آنگی آلی ؛
گٹھڑی (کپڑے یا مال وغیرہ کی)	ہو ؛
گٹھڑی (لکڑی کی)	مت ؛ پمت ؛
گدھا ؛	لا ؛ لو ؛
گدھی ؛	لاتمیاں ؛ لاتمی آن ؛ لوتمیاں ؛
گذرنا (وقت، عرصہ کا)	لوحے ویلا ؛

اردو	سیاحی
گندنا (شبهک یا پاس سے)	ڈون کھے ؛
گرانا (گرا دینا) ؛	پھلاٹ ؛
گرد (اردگرد)	رُوعم کن ؛ تلکوٹ ؛ تل عوٹ ؛
گرد (دھول۔ خاک) ؛	ڈِین سائے ؛
گردن ؛	کھو ؛
گرم (گرمی) ؛	ردن ؛ رون تھے ؛
گرم کرنا ؛	تھم رون ؛ تمام رون ؛ تمام رون ؛
گرنا ؛ (گر پڑنا) ؛	ٹہک ؛ پھلاٹ ؛
گِروی (رہن) ؛	چھَم نام ؛
گروی رکھنا یا کرنا ؛	ہا ٹیں چھَم نام لیو (سے عو) ؛
گروی سے نکالنا ؛	کے چھَم نام ؛
گرہن (گہن)، ؛	گرہنا ؛ (دیکھو فہرست "آکاش و اسکے تعلقات" کی)
گرگھا (گھڑا) ؛	لُوم ؛ لم ؛
گز ؛	لا ؛
گفتگو کرنا ؛	بوک ؛ پھوٹ ؛
گلا ؛ (حلق) ؛	نائے لام کھو ؛
گلاب ؛ }	گُلاب ؛ (گلاب کو ڈینگ بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ لفظ بہت کم سمجھا جاتا ہے)
گلاب کا پھول ؛	ڈوک گلاب ؛

اردو	سیامی
گلاب کا عرق ۞	نام گلاب ۞
گلاس، کانچ وغیرہ کا ۞	بِتھی کن نام ۞
گلہری (جانور)	کررَگ ۞ کارد ۞ کاروک ۞
گم کرنا ۞	ہاہیں لیو ۞ ہائیں لے عو ۞
گم ہونا ۞	ہائیں پلے ۞
گمراہ ہونا (راستہ بھولنا)	پھیت تھانگ ۞
گنا (پونڈا - نیشکر) ۞	اوعے ۞ ھوعے ۞
گناہ (پاپ - دوش)	باپ ۞ پاپ ۞
گناہ کرنا ۞	تھام باپ ۞
گنج (خزانہ) ۞	ہتی سائے گت ۞ گن کوس ۞
گنج (سرکی بیماری)	رسالن ۞ رسالان ۞
گنجا (آدمی - شخص)	کھون رسالن ۞ کھن رسالان ۞
گندم (کنک - غلہ) ۞	کھاوسلی ۞
گندھک ۞	کم ماتن ۞ کم ماتان ۞
گنگنا ۞	بائے ۞
گِننا ۞	ناپ ۞
گنہگار (پاپی) ۞	کھن تھوتھ ۞ کھون تھوتھ ۞
گواہ ۞	کھون پایان ۞ کھون پی جان ۞
گواہی ۞	پی جان ۞ پایان ۞ پاڈان ۞

اردو	سیامی
گواہی دینا ؛	ہائیں کپی جان ؛ ہائیں پایان ؛
گواہی کا سمن ؛	ہاے ری عک پایان ؛
گودام ؛	رونگ ہانگ ؛ گدال ؛
گوشت :	نوآ ؛
گول (مدور) ؛	کلوم ؛
گولا ؛	لگ ؛ لوک ؛
گولی (بندوق کی) ؛	لک پون ؛
گولی (دوائی کی) ؛	لگ جا ؛ میت جا ؛ لگ یا ؛ میت یا ؛
گھاٹ میں رہنا ؛	سُم سون ؛ کونگ سُم سوان ؛
گھاٹ (خشکی پر اترنے کی جگہ)	تھان ؛ تقان ؛
گھاٹا (خسارہ ۔ نقصان)	کھت تقوان ؛
گ[illegible] ؛	جا ؛
گھر (مکان) ؛	رونگ ؛ روعن ؛
گھر کو واپس ہونا یا جانا ؛	کلپ رونگ ؛ کلپ بان ؛
گھر میں یا گھر پر ؛	چاک رونگ ؛
گھر کا کرایہ ؛	چھاؤ رونگ ؛
گہرا (ڈونگھا عمیق) } گہرائی (عمق) }	لک ؛
گھڑا (صراحی وغیرہ)	رتھی کن نام ؛ رتھی تک نام ؛

اردو	سیامی
گھڑی کلاں (کلاک) جو دیوار وغیرہ کے ساتھ رکھی جاتی ہے ÷	نہ لکا چائی ÷ نالیکا چائی ÷ (زبانی کام)
گھڑی کا زنجیر	سوتر کا ÷
گھڑی کی چابی	اکّ جے نرکا ÷
گھڑی ساز	کھون تھام نرکا ÷
(لفظ نالیکا ڈنیکا ہے ÷ مگر عام و معمولی زبان میں نرکا استعمال ہوتا ہے ÷)	
گھڑی جیبی ÷	... ÷ نالیکا لوکیا ÷ (لوک لکا کے حلق میں پڑھنا بہتر ہے) ÷
گھسنا (اندر) ÷	کھاو مائی ÷
گھنڈی (گھنڈی یا گھنڈی) ÷	کلو ÷ کلاؤ ÷
گھنٹہ بجانا ÷	رنی کلو ÷
گھنٹہ (وقت ۱/۲۴ حصہ رات کا)	موئنگ نینگ ÷ رتی نانگ ÷
گھوڑا ÷	ماں ÷ ما ÷
گھوڑا گاڑی ÷	روٹ ماں ÷
گھوڑا گاڑی چلانا ÷	کھپ روٹ ماں ÷ پائے روٹ ماں ÷
گھوڑی ÷	ماں تمیاں ÷ ماں ٹی آں ÷
گھوڑے گاڑی کا ساتھ	تیانگ تو آ ماں ÷
گھوڑے کی سواری کرنا ÷	کھی ماں ÷ کھی ماں تیولین ÷
گھوڑا ابھیڑنا ÷ گھوڑا ٹہلانا ÷	چوم ماں ÷

سیامی	اردو
ژنگ نوک ؛ رانگ نوک ؛	گھونسلہ (پرندہ وغیرہ کا) ؛
نمن تو ے ؛ نمن نو عے ؛	گھی ؛
رؤنگ زُو آ ؛	گیت ؛
سگالہ ؛ ساگالا ؛	گیدڑ ؛ (شغال) ؛

ل

سیامی	اردو
کھا ؛	لذت (ٹامانگ) ؛
سوؤنگ کھا ؛	لات مارنا ؛
کھونگ نی مے سمو (سامو)	لاثانی ؛
تھک کہنگ ؛	لادنا :
تا ے ؛	لاش ؛
پیا ماؤ ؛ آؤ ؛ عاؤن ؛ (زیادہ تر استعمال ہیں آؤ یا آؤن آتا ہے جیسے پانی لاؤ۔ آؤ نام ۔ آؤن نام ؛	لانا ؛

نوٹ۔ لاش کیلئے عام طور پر لفظ "تاے" آتا ہے ؛ انسانی لاش کیلئے تاے کے پہلے لفظ کھن یا کھون لگانا چاہیئے جیسے کھون تاے بمعنی انسانی لاش ؛ حیوانوں کے لئے بھی اسی طرح مردہ حیوان کا اصلی لفظ تاے کے پہلے لگادو۔ جیسے تو آماش تاے ۔ گھوڑے کی لاش ؛

اردو	سیامی
لایق (قابل)	کھُن چی پنچا ؛ کھُن چی پَن جا ؛
لباس (پوشاک) ؛	تیینگ تُوآ ؛
لپٹینا ؛	پیاپ ؛
لٹانا ؛	آڈنگ ؛ آواگ ؛
لٹکانا ؛	کھواعُن ؛ کھوین ؛
لحظہ (پل ؛ دم بھر) ؛	ڈی عوچائی ؛ ڈلیو چائی ؛ ڈسے عوچاسے ؛
لذیذ ؛	روئے تھے ؛
لڑائی ؛	تھلو بِباد ؛
لڑائی کرنا ؛ لڑنا ؛	دتلوکَن ؛ تِی کَن ؛ توسُو ؛
لڑکا ؛	لُک پھوچھا سَے ؛ لُوک پُوچاسے ؛
لڑکی ؛	لُک پھُوجینگ ؛ لُک پُوژینگ ؛
لشکر ؛	تاہان ؛ تاہَن ؛
لفافہ ؛	کاور ؛
لفظ ؛	کھام ؛
لکڑی ؛	مائے ؛ تُن مائے ؛
لکڑی (مکان بنانیکی)	مائے رُوعن ؛
لکڑی (جلانے کی)	مائے فُوُن ؛
لکھنا (تحریر کرنا) ؛	چوُٹ ؛ کھین ؛
لکھنے والا (محرر) ؛	سِمی عَن ؛

اردو	سیامی
لکیر (سطر) ؛	پون ؛
لگام ؛	کھاک ماں ؛
لگانا (جیسے پودا یا درخت)	پلوک ؛
لگانا (جوڑنا) ؛	رتیت کن ؛
لگانا (چسپاں کرنا ۔ چھوڑنا)	رتیت ؛ ترت ؛
لگانا (کام یا روزگار پر)	تھم کان ؛
لمبا ۔ عرصہ و فاصلہ دونوں کیلئے	جاؤ ؛ ژاؤ ؛
لمبائی ؛	جاؤ ؛
لمبائی ناپنا (پیمایش طولانی)	ناپ ؛
لمپ (لیمپ) ؛	تکلی عنگ ؛
لمپ کی بتی ؛	سائے تکی عنگ ؛
لمپ کی چمنی ؛	کچوک تکی عنگ ؛
لنگر ؛	سامو ؛ سمو ؛
لنگر اٹھانا ؛	تون سامو ؛ تون سمو ؛
لنگر ڈالنا (گرانا)	توت سامو ؛ توت سمو ؛
لنگڑا ؛	کھون سیا کھا ؛ کھن سیا کھا ؛
	کھا کھیے یک ؛ کھا کھیے ھک ؛
لوبیا سرخ (از قسم دال)	تھوا ڈینگ ؛ تھوا ڈینگ ؛
لوبیا سفید ۔	تھوا کھاؤ ؛

اردو	سیامی
لوبیا (سیاہ)	ٹھوا ڈام ؛
لونگ ؛	کمنوٹ ؛
لوہا ؛	لیک ؛
لوہار ؛	کھون تھام لیک ؛ کھن تھم لیک ؛ چانگ لیک ؛
لہر (موج) ؛	کھلون ؛ کھلون ؛
لہرانا ؛	سن ؛ سان ؛
لہسن (سبزی) ؛	ٹھوا کھتی ئم ؛
لیاقت ؛	پن جا ؛ پنجا ؛
لیپ (دوائی کا) ؛	تھا ؛ تھا جا ؛ تھا ٹرا ؛
لیپ (پلستر گوبر یا سفیدی کا)	تھا ٹمن ؛ تھا گویا ؛
لیٹنا (لیٹ جانا) ؛	نون ؛
لے جانا ؛	آؤل پئے ؛ پھا پئے ؛
لیکن ؛	تیتی ؛ تاپی ؛
لینا ؛	آؤل ؛ عاؤل ؛

م

اردو	سیاحی
ما (ماں - مای یا والدہ ہور)	مے ؛ ما ؛
ماچس ؛	ماچیس ؛ ٹرک قامیٰ ؛ سے کیفت ؛
مادہ (انسانی تانیث)	چھوچینگ ؛ ٹوٗ ژینگ ؛
مادہ (حیوانوں کے لئے	تمیاں - تمی آن ؛
مار ڈالنا جان سے (قتل کرنا)	کھا ؛ کھاہ ؛
مارنا ؛	رتی ؛
مارنا (تھپڑ یا طمانچہ سے)	تھپ مو ؛ تھوپ مو ؛
مارنا (مکہ یا مٹھی سے)	تھینک مو ؛
مارنا (نشانہ کا)	جینگ کرونگ کن ؛
شل کرنا (تھکنا ؛	تھا ؛ بیب ؛
مک ؛	چپاؤ ؛ نا سے ؛
مانگنا ؛	کھو ؛
ماننا حکم کا ؛	جونگ ساناگ لوعناگ ؛
مت ؛ صیغہ نہی ؛	جا ؛
مت کرو ؛	جا تھام ؛
متبنیٰ (لیپالک) ؛	لگ لی عنگ ؛ لوگ لیٹنگ ؛

اردو	سیامی
متوالا (شرابی - نشئی)	ماؤں ؛
مُتوفی (مرحُوم)	تائے ؛
مٹی (خاک) ؛	رڈین ؛
مجبُور کرنا ؛	ہائیں تھام ؛
مجُرا لینا (وضع کرنا)	تات آؤں ؛
مجُرم ؛	پوتونگ ہا ؛ ہاپیتنگ ہا ؛
مچھّر ؛	جونگ ؛
مچھّر دانی ؛	موتنگ ؛
مچھلی ؛	پکا ؛ پلا ؛
محصول ؛	پھسی ؛ پھاسی ؛
محنت (کام مزدوری)	چانگ ؛
محنت کرنا ؛	رپ چانگ ؛
محنتی (ہوشیار) ؛	کھون تھام وائے ؛
محنتی (مزدور) ؛	کھون چانگ
مختیار ؛	تانائے ؛ پووا کھوام تنگ ؛
مدد ؛ مدد دینا یا کرنا ؛	چیوئے ؛ تچھوے ؛
مدعا علیہ (دیوانی)	چام لوئے ؛ چام لوئیے
مدعا علیہ (فوجداری مستغاث علیہ)	پوتونگ ہا ؛
مدّعی ؛	کھون پن کھوآم ؛ چوٹ - چوت ؛

اردو	سیامی
مذکر (نر) انسانوں کیلئے ؞	پھُوچھیا یے ؞ پُوچا یے ؞
ایضاً (حیوانوں کیلئے)	تیچھو ؞ توچُو ؞
مذہب ؞	پسا ؞ پاسا ؞
مرچ لال (سُرخ)	پِریک ؞ فریق ؞
مرچ سیاہ ؞	پِریک تھائی ؞ فریق تھائی ؞
مرد ؞	پھُوچھیا یے ؞
مرد (شوہر، خاوند)	پھُوآ ؞ پھُوعا ؞
مُردہ ؞	تا یے ؞
مرضی ؞	چیپ ؞
مرغ ؞ مرغا ؞	کائی ؞ کائی ؞
مرغی ؞	کائی تمیان ؞ کائی تمی آن ؞
مُرغی کا بچہ (چُوزہ)	لُک کائی ؞
مرمت کرنا ؞	تھام تینانگ ؞ تا یے تیناگ ؞
مرنا (مرگیا) ؞	تا یے ؞
مزدور ؞	کھون چانگ ؞
مسافر خانہ ؞	سالہ ؞ سالا ؞
مستول ؞	ساؤ ؞ ساؤ کراڈونگ ؞
مسجد ؞	واٹ کیکھد ؞ واٹ کیسکھہ اسلام ؞

اردو	سیامی
مستعد ؛ (مستقل) ؛	کھنگ رینگ ؛
مسلمان ؛	کینیکھو اسلام ؛
مشکل ؛ مصیبت ؛ تکلیف	لمباق ؛ لم باق رینگ ؛
مشکل (سخت) ؛	کھینگ ؛
مشہور ؛ مشہور کرنا ؛	ماسے پرکاس ؛ ماسے پر اکات ؛
مصالح ؛	کرؤنگ کھینگ ؛ کرؤنگ تھیت ؛
مضبوط کرنا ؛	کھینگ رینگ ؛
مطلب (مدعا، غرض، مقصود	تھورد ؛
مطلب ؛ (معنے) ؛	رُدو قو عانگ ؛
معاف کرنا ؛ معافی ؛	کھو ٹھوت ؛ کھو تھوتھد ؛
معتبر ؛	کھون ڈی ؛ کھن ڈی ؛
معلوم کرنا (محسوس کرنا) ؛	رُو چاک ؛
معلوم کرنا (جاننا، سمجھنا، بوجھنا)	رُو ؛
معلوم ہوتا ہے ؛	چھن رُو ؛
معمار (راج) ؛	کھون تھام توک ؛
مغرور ؛	چونگ ہونگ ؛
مغز (بھیجا) ؛	سا مونگ ؛
مقدس ؛	تنفات ؛ صفات ؛

سیامی	اردو
کھاڑی ؞ کھوعام ؞	مقدمہ ؞
فوڻنگ ؞	مقدمہ کرنا - (نالش کرنا)
یوک کھام ؞ جوک کھام ؞	مقدمہ خارج کرنا ؞
تون فومگ ؞	مقدمہ سے دست بردار ہونا ؞
سوُپ پاپان ؞	مقدمہ کی پیشی ؞
رِفی تا ؞ رِنیتا ؞ ٹمک ؞	مقرر کرنا ؞
روڻنگ ؞ رُوعَن ؞	مکان (عمارت) ؞
رڻونگ مائے ؞	مکان چوبی (لکڑی کا)
رودنگ چاک ؞	مکان پختہ. اینٹ یا پتھر کا
تھام رُوعن ؞	مکان بنانا ؞
سے یوم ؞	مکرنا (انکار کرنا) ؞
چک کاچن ؞ چاک کا چان ؞	مکڑی (ٹانڈی دل پٹیری) ؞
ہینگ مم ؞ ماعنگ موم ؞	مکڑی (عنکبوت) ؞
یائے ٹینگ مم ؞ ژائے ماعنگ موم ؞	مکڑی کا جالا ؞
تمن نوئے ؞ تمن تو سے ؞ تو سے ؞	مکھن ؞
موٹ ؞	مکھی ؞
موٹ نم پھون ؞ موٹ نام کپھون ؞	مکھی شہد کی ؞
ہاں کن تنگ رُوآ ؞ ہاں کنتاک رُوآ ؞	ملاح (کشتی بان)
کزدت ؞ کا رنٹ ؞	ملاحظہ (معاینہ کرنا)

اردو	سپاہی
ملانا (آمیختہ کرنا) ۔	پُن کن ۔
ملانا (جوڑنا) ۔	کھپوڈس ۔
ملانا (جوڑنا لوہے وغیرہ کا)	تپت بہاک ۔
ملتوی رکھنا ۔	ٹوعین ریٹ ۔ ٹوعین ریٹ چارنا ۔
ملکیت ۔	کھونگ ۔ مورا ڈوک ۔
مُلک ۔	ہموعنگ ۔
ملنا (پانا) ۔	ڈاسے ربیو ۔ ڈاسے سے عو ۔
ملنا (ملاقات ہونا یا کرنا)	کھوپ ۔ پوپ ۔
ملنا (مالش کرنا یا رگڑنا)	ریب ۔ نمقا ۔
ممکن ۔	ڈاسے ۔
مندر ۔	چات نمقائی ۔ وات ۔
مُناسب ۔	پچنگ ۔
منظور کرنا ۔	رب جوم ۔
منع کرنا ۔	ٹاہم ۔
مُنہ (دہان ۔ دہن)	پاک ۔ پیک ۔ پیا ۔
مُنہ (چہرہ)	ناک ۔ نا ۔
موٹا (انسان یا جانوروں کیلئے)	فی ۔ فی ستے ۔ یوعین ۔
موٹا (دیگر چیزوں کیلئے)	کنٹونگ ناک ۔

اردو	سیامی
موٹا کاغذ ؛	کڈاٹ نال ؛
مور (طاؤس) ؛	نوک جُونگ ؛ نوک جُونگ ؛
موچی ؛	کھون تھام کھو ٹک ؛
مُوچھ (مُوچھیں)	نوٹ ؛
موسم ؛	نا ؛ رادُو ؛
مُول لینا ؛	سُو ؛
مولی۔ (سبزی)	پَیدکات ہُوآ ؛
موم۔ (موم کی بتی)	رکھی فُونگ ؛
مہنگا (گراں) ؛	پھینگ ؛
مہین (باریک) ؛	بانگ ؛
مہینہ (ماہ)	دُوعَن ؛
مہینہ رواں (موجودہ)	دُوعَن نی ؛ دُوعَن عی ؛
مہینہ آیندہ (اگلا)	دُوعَن نا ؛ دُوعَن ما ؛
مہینہ گذشتہ (پچھلا)	دُوعَن ریبو ؛
میٹھا ؛	وان ؛
مٹھائی	کَنُشوم ؛
میخ آہنی ؛	ٹپو
میرا ؛ میرے ؛ میری ؛	چکُن ؛ رادُو ؛ چن ؛
میراث (ترکہ) ؛	مورا ڈوک ؛ مرا ڈوک ؛

فارسی	اردو
تو ٭	میز ٭
پوٗن ٭ پوعَن ٭	میلا (گندہ)
چن ٭ چھن ٭ کھا ٭ کو ٭ راو ٭	مین (ضمیر واحد متکلم)٭
کھننگ نائی ٭	میں (اندر۔ جگہ و عرصہ کیلئے)
نوک کن تھونگ٭ ٭	مینا (از قسم چڑیا) ٭
لُک مائے ٭ لُک (لیکن لُک ملئے استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صرف لُک کئی اور معنوں میں بھی آتا ہے جیسے اولاد۔ گینہ وغیرہ ٭)	میوہ ٭

ن

سیامی	اردو
ناپ ٭	ناپنا (پیمائش کرنا) ٭
واٹ تھی ٭	ناپنا (زمین کا) ٭
کھون تام ٭ کھون تیا ٭	ناٹا (پست قد) ٭
لکھون ٭	ناچنا ٭
لیپ	ناخن ٭

٭ (نوٹ) ضمیروں کے استعمال کے لئے الگ فہرست دیکھو ٭

اردو	سیامی
ناراض (ناراضگی) ؛	مِی چھوپ چائی ؛ مے چھوپ چائی ؛
نارنگی ؛	سوم ؛ سُم ؛
ناریل (کھوپرا)	مَزاؤ ؛ بپھراؤ ؛
نازک ؛	عوعن ؛ عون ؛
ناسُور ؛ (پھوڑا پھُنپنسی)	رِپن فی ؛
ناف (پیٹ کی ڈھنی)	ساڈو ؛ سڈو ؛
ناک (بینی) ؛	تامُک ؛ تاموک ؛ چامُوک ؛ چامُک ؛
ناک کی سولخ (نتھنیں)	رُوتاموک ؛ رُوچامُوک ؛
ناگہاں ۔ اچانک ؛	
نالش ؛ نالش کرنا ؛	فونگ ؛ فوعنگ ؛
نالش مفلسی ہیں کرنا ؛	فونگ آناتا ؛ فونگ اناتھا ؛
نالی (موری) ؛	لوُم ؛
نام ؛	چھُو ؛
ناممکن ؛	میڈاسے پنمے ڈاے ؛
نائی (حجام) ؛	کھون کُن ہُموآ ؛
نانبائی (روٹی والا)	کھون تھام کھنوم پانگ ؛
نبض ؛	سین ؛
ندی (دریا) ؛	مانام ؛ کھلونگ ؛
ندی چھوٹی (نالہ)	کھلونگ نوئے (نوئے) ؛

اردو	سیائی
نر (انسانوں کے لئے)	پھوچپلے ؛ پُوچپائے ؛
نر (حیوانوں کے لئے)	تیچھو ؛ توکچھو ؛
نراس (نا اُمید) ؛	جہنڈاسے ؛ ہاہن ڈائے ؛
نرم ؛	عودن ؛
نزدیک ؛	کھے ؛ کھ ؛
نشان ؛	سیم کھن ؛
نصیب (بخت) ؛	کھرد ؛
نصیحت ؛ نصیحت کرنا	سِکسا ؛
نظر (نگاہ) ؛	تا ؛
نظر کرنا (دیکھنا) ؛	ڈو ؛ سے ؛
نفاق ؛	چیپ چائی ؛ چیپ چائی ؛
نفرت کرنا (حقارت کرنا)	لاموت ؛ لاموٹ ؛
نقد ؛ نقدی	گن ؛
نقصان (خسارہ گھاٹا)	گک تھون ؛ ریساسیہ ؛
نقل کرنا ؛	تینگ ؛
نکالنا (اُکھاڑنا جیسے جڑ وغیرہ)	تھوسٹ ؛
نِکالنا (عام طور پہ) ؛	عوک ؛
نگلنا ؛	کاڈن ؛ ساڈن ؛
نمک ؛	کاڈا ؛

اردو	سیامی
نمکین ؞	کھیم ؞
نمونہ ؞	تُوَ آجانگ ؞
ننگا ؞	سکے پھا ؞ کھون سکے پھا ؞
نہایت (انتہا) ؞	جاک ؞
نہ ؞ نہیں ؞	پلاؤ نمے چای ؞ ماے جای ؞ میمی ؞ پئیں می ؞
نہ کر سکنا یا نہ ہو سکنا ؞	میڑاسئے ؞ مے ڈاسئے ؞
نہیں چاہتا ؞ نہیں مانگتا نہ چاہنا ؞ نہ مانگنا ؞	ییں آؤں ؞ میاؤں ؞
نہیں ہے ؞ نہیں ہیں ؞	میمی ؞ مے می ؞
نیا ؞ نو ؞ نئی ؞	کھو تنگ میی ؞
نیمبو ؞ (لیموں) ؞	سُم مناؤں ؞
نیچا (پست) ؞	تام ؞
نیچے ؞	کلھناگ لانگ ؞
نیچے اُترنا ؞	لونگ لام ؞
نیل ؞	کھرام تون ؞ کھرام ؞
نیلا ؞	کھیو ؞
نیلام ؞ نیلام کرنا ؞	لیلونگ ؞ کھاے توت تالاٹ ؞ کھاے توٹ تلاٹ
نیند ؞ نیند کرنا ؞	نون ؞
نیند گہری ؞	لیپ ؞

اردو	سیامی
واپس کرنا ؛	ہائے کھون ؛
واپس کرما نقدی کا ؛	ہ یئین گن ؛
وادی ؛	ونگ کھاؤ ؛ وانگ کھاؤ
وارث ؛	چاؤ کھونگ ؛
واسطے (لئے) ؛	رو عنگ نن ؛
واقف (ملاقاتی) ؛	کھوبیا سئے ؛
والدین ؛	سے پھو ؛
وحشی (ٹنڈر) ؛	کھون پا ؛ کھون پا ؛
وزیر (منتری) ؛	ڈنگ نال ؛ سپناپیتی ؛
وصول کرنا ؛	کیپ ؛
وعدہ ؛	سن یا ؛ سن جا ؛ سنجا ؛
وعدہ کرنا ؛	سن یا کن ؛ سنجا کن ؛ سن جا کن ؛
وفادار ؛	کھون چائی ٹون ؛
وقت (کال - زمانہ)	ویلا ؛ ؛ بیلا ؛
وہ (ضمیر واحد غائب و جمع غائب حیوان مطلق و دیگر بیزبان چیزوں کے لئے)	کھونگ من ؛
وہاں ؛	نون ؛ کھنگ نون ؛
وہاں سے ؛	جاک تن ؛

اردو	سیامی
وہ ؞ وے ؞ وہ آپ ؞ وہ خود ؞ وے آپ ؞ وہی (ضمیر واحد غائب جمع غائبہ) انسانوں کے لیئے	کھون نن عینگ ؞ کھون عینگ ؞

ھ

اردو	سیامی
ہاتھ ؞	موٗ ؞
ہاتھی ؞	چھانگ ؞
ہاتھی دانت ؞	فن چھانگ ؞ وان چھانگ ؞
ہاتھی کا سونڈ ؞	گوٗ عِنگ چھانگ ؞ نگوٗ عِنگ چھانگ ؞
ہارنا ؞	پھِے ؞
ہال ؞	چیا ؞ کھوراپ ؞ کھوَرَپ ؞
ہانڈی (دیگچہ دھات کا)	موکلماوٗ ؞
ہانڈی (مٹی کی) ؞	موڈِین ؞
ہانکنا ؞	رجیک لائے ؞
ہتھیار ؞	آوُت ؞ عاوُت ؞

سیامی	اردو
تا ئے مُو ؛	ہتھیلی ؛
سائعک ؛ سا عوک ؛	ہچکی ؛ ہچکی لینا ؛
کدُوک ؛ کدُوک پکرا ڈُوک ؛	ہڈی ؛
تُھم پیھے ؛	ہر ایک ؛
تُھک ہتی ؛	ہر جگہ ؛
سیا لیو ؛ گک ھقون ؛	ہرج مرج (ہرجہ) ؛
تُھک دن ؛	ہر روز ؛
پھان ؛ فان ؛	ہزار ؛
می ؛	ہستی (موجودگی) ؛
آتھِت ؛ آتِت ؛	ہفتہ (سات روز) ؛
سان ؛	ہلانا (حرکت دینا) ؛
لی عَن ؛	ہلانا (پالو کرتا جیسے کتا۔ بلی وغیرہ) ؛
با ؤ ؛	ہلکا (کم وزن) ؛
سان ؛	ہلنا (حرکت کرنا) ؛
راؤ ؛ راؤ تنگ لائے ؛	ہم۔ ہم کو۔ ہمیں ؛
گھو تنگ راؤ تنگ لائے ؛	ہمارا ؛
تُھک ویلا ؛	ہمیشہ ؛
انگا ؛ عنگا ؛ کھو تنگ ؛	ہندسہ ؛
کھیکھ ہندو ؛	ہندو ؛

سیامی	اردو
راج ہنس ؛	ہنس ؛
ہورو ؛	ہنسنا ؛
لوم ؛	ہوا (باد ؛ پون)
ہائے نفوک لوم ؛	ہوا کرنا (ہوا میں خشک کرنا)
ڈائے ؛ دائے ؛	ہوسکنا ؛
پن جا ؛ پنجا ؛	ہوش (عقل)
کھُن می پنجا ؛ کھون می پنجا ؛	ہوشیار ؛
سیت لیو ؛ موٹ لیو (ہے عو) ؛	ہوگیا ؛
می ؛	ہوتا (موجود یا واقع)
رم فی پک ؛	ہونٹھ ؛ (لب) ؛
می ؛	ہے ؛ ہوں ؛ ہیں ؛
آہِوا اتا روک (روگ بگاڑ ہے روگ کا) ؛	ہیضہ (بیماری) ؛

ی

سیامی	اردو
آتو ؛ اُتو ؛	یا ؛
ماں ؛ ماں توسئے ؛	یابو (ٹٹو)
جوئگم جام ؛ جام دائے سی ؛ چام وائے ؛	یاد رکھنا یا کرنا ؛

اردو	سیامی
یاد کرانا ؛	ہائیں رُو ؛
یتیم ؛	بُوت کمپرا ؛ بُوت کم پَرا ؛
یقین (اعتقاد۔ ایمان ۔ وشواس)	چھُوآ ؛ بسواس ؛ چونگ چھُو آ ؛
یقین کرنا (اعتبار کرنا) ؛	چھُو آ ؛ چُو آ ؛
بیقیناً ؛ (یقینی)	ہپن سے ؛
یقین نہیں یقیناً نہیں یقینی نہیں	مے کم نوت ٹے ؛
یکایک	تِی ڈِیو ؛ تِی ڈُسے نگ ؛ تِی ڈُسے او ؛
یکساں (شکل و صورت میں)	مَن کمَن ؛
یکساں (برابر۔ مساوی)	سَمو ؛ سامو ؛
یہہ ۔ یہ (واحد و جمع)	نِی ؛ عی ؛
یہاں ۔ یہیں ؛	کِھن نی ؛ کِھن عی ؛ کِھنی ؛
یہاں سے ؛	چاک نِی ؛
یہاں کو (اس طرف ؛ ادھر)	کھنگ نی ؛

لغات ختم شد

خادم

آر۔ ڈی۔ ایس۔

باب دوئم

جزٔ تیسری

بول چال

چند فقرے دربارہ بول چال درج کئے جاتے ہیں

اردو	سیامی
عام گفتگو	**پھوٹ کن**
(۱) تم کون ہو ؟ (آپ کون ہیں ؟)	عینگ کھاے ؟ نن کھاے ؟ تان کھراے[1] عینگ کھراے ؟ تان کھراے ؟
(۲) میں ہندوستانی ہوں ؛	کو کھیکود انڈیا ؛ چن کھیکود انڈیا چھن کسیکود انڈیا ؛
(۳) یہاں کدھر آئے ؟	اتھم ماے ؟ ماتھاے ؟ رنی رسی تھم ماے ڈاے ما ؟
(۴) نوکری چاہتا ہوں ؛ کام مانگتا ہوں ؛	ماہاں کن ؛ ماہاں کان ؛ ماہاں نگان ؛ چھن آئین کان ؛
(۵) کیسی نوکری چاہتے ہو ؟	رین کان آراے ؟
(۶) کوئی دربان کی جگہ ؛	رپن کھن جام ؛ رپن کھون جام
(۷) کوئی بابو (کرانی) کی جگہ ؛	رپن سمی عن ؛
(۸) ایک جگہ خالی ہے ؛	رمی جی وانگ ؛ رمی ہی عوعانگ ؛
(۹) کل بارہ بجے آنا ؛	پھک نی ماسپ سونگ مونگ ؛ پرونگ نی ماپ سونگ مونگ ؛

(۱) بعض لوگ عام زبان میں کھاے بولتے ہیں اور بعض کھراے ۔ کھراے ٹھیک ہے ۔

اردو	سیامی
(۱۰) یہان ماہواری تنخواہ کیا ہے ؛	ڈائے گن ڈوغن تھاؤدائے ؛ نی ناغ ڈائے گن ڈوغن تاوُرائے ؛
(۱۱) بہت تھوڑی ہے - گیارہ روپیہ ؛	سمے کیم نوئے ؛ سبیٹ باٹ ؛
(۱۲) مین نیا ہون - منظور کرونگا ؛	ماما ئے ؛ جوم آڈن ؛
(۱۳) یہ تنخواہ اچھی ہے ؛	ڈائے گن ڈوغن ڈی ؛
(۱۴) یہ نوکری کس کے اختیار مین ہے ؛	پیے ہان کھائے ڈائے کان[سلہ] ؛
(۱۵) ایک انگریز کے اختیار مین ہے ؛	پیے ہان کھون فرانگ ؛
(۱۶) پرواہ نہ کرو - مین سفارش کرونگا ؛	ہپن رائے ؛ چھن چاچھوئے ؛ ہپن رائے ڈوک نا ؛ چن چاچھوعے ؛
(۱۷) مین تو سیامی بات نہین جانتا ؛	چھن مے رُوجاک پھوٹ تھائی ؛ چن میرُوجاک ؛ پھوٹ تھائی ؛
(۱۸) سیامی زبان کی کتاب خرید لو ؛	سُونِنگ سُو تھائی ؛ سونِنگ سُموٹ تھائی ؛ سُوتِنگ سامُوٹ پھوٹ تھائی ؛
(۱۹) کہان سے ملیگی ؛	پیَے ہان تھی نلے ؛ پیے ہان تی نلے پیَے ہان جاک ناے ؛
(۲۰) بڑے بازار سے ؛	پیَے ہان تھی تلا وٹ جائی ؛ پیَے ہان تھی تالاٹ جائی ؛

سلہ کہام کیواسطے نجان بھی آتا ہے لیکن کان بہ آسانی سمجھ مین آسکتا ہے

اردو	سیامی
(٢١) آپ کی بڑی مہربانی ہوئی ؛	کھوب چاسئے تھے ؛
(٢٢) میں آج ہی خرید لونگا ؛	چن چاسُو وَن نِی ؛ چھن جاسُو کھونگ وَن نِی ؛
(٢٣) پہلے کہاں کام کیا ہے ؛	تکون تھام کان تھی نالے ؛ تکون تام کان تی نائے ؛ نوآکون نِی تھام کان ہی تائے ؛
(٢٤) محکمہ پولیس میں چار برس ؛	سی پی کھنگ نائی پولیت ؛ سی پی وائی نائی کردم پون تراوین تھی نُ سُو تھام کان ؛
(٢٥) سارٹیفکٹ ہے ؛	می سارٹیفکٹ تھام کان ؛
(٢٦) ہمیں ہیں ؛	می سام بائے ؛
(٢٧) کیا لکھنا پڑھنا جانتے ہو ؛	رُو چاک نَن سُو ؛
(٢٨) جی ہاں ؛	رُو چاک ؛ چا
(٢٩) نہیں ؛	مے ساپ ؛ میئے چائی
(٣٠) ریل کے دفتر میں عرضی دو ؛	نائیر ؛ سٹیشن اوفت[١] روٹ فائی ؛
(٣١) بڑا دفتر کس جگہ ہے ؛	اوپس جائی جو تونگ نائے ؛ اوفت جائی یوتی نائے ؛
(٣٢) قلعہ کے پاس ؛	کھے نائے وانگ ؛ کھے وی چاپوم کھائے
(٣٣) نوکری (کام) کی کمی ہے ؛	ریمی کان ؛ ریمی کان تھام

سلہ اوفت کی بجائے اوپس بھی بولتے ہیں۔

اردو	سیامی
(۳۴) آپ کی عرضی منظور ہوئی ہے یا نہین ؛	عینگ پیٹشن ڈلے رب جوم یا میڈلے ؛ کے نن سو ڈائے جوم یا میڈلے ؛
(۳۵) منظور ہو گئی ہے ؛	ڈلے رب جوم ؛
(۳۶) منظور نہین ہوئی ؛	میڈائے ؛ میڈائے رب جوم
(۳۷) مین نوکر ہو گیا ہون ؛	چھن ڈلے کان لیو (لیے عو)
(۳۸) تمہارا بڑا بھائی کہان ہے ؛	عینگ پی چائے جوتھی نائے ؛ تان پی جائے جوتی نائے ؛
(۳۹) گواہی پڑ گیا ہے ؛	پیئے پن بھی جان ؛ پن بازان ڈلے ہے ؛ کھاؤ ڈائے پائے پن پایان ؛
(۴۰) آج میرا سامان چوری ہو گیا ہے ؛	ون عی کھونگ راؤ ڈائے کھوئے لیو (لے عو) ون نی کھونگ چھن کھونگ ڈائے کھوئے ؛
(۴۱) تھانہ پولیس مین رپوٹ کرو ؛	ہائے رو تی پک پون ترا وین) ؛ ہے فونگ، رونگ فکر ؛
(۴۲) پولیس سارجنٹ نے میری رپوٹ لکھ لی ہے ؛	پولیس سارجنٹ نائے موعت پون ترا وین ڈائے چوٹ کھونگ چھن رو ؛ رپوٹ

؛ ہے ؛ پائے ؛ دونون کے معنے جانا ؛
ڈائے ؛ پکے ؛ ڈلے ؛ پائے ؛ گیا ؛ گیا ہوا ماضی ہے +
ری پک پون ترا وین ؛ دونو کے معنی تھانہ پولیس مین +
رونگ فک ؛ پک ا ور فک برابر ہین +

اُردو	سیامی
(۴۳) دہ کرانی (یا بو) موقوف ہوگیا ہے ؛	سَمِی عَن کھون ئوک چاک کان لیو ؛ کھون سَمِی عَن یوک چاک کان لیو ؛ (بلے عو)
(۴۴) اُس نے کیا قصور کیا تھا ؛	کھون پھیت اَرَ نے ؛
(۴۵) مجھے معلوم نہین ؛	مے ساپ ؛ چھن مے سَپ ؛
ملاقات ؛	**پوپ پھوپ ؛**
(۱) آئیے صاحب ؛ سلام عرض ؛	ماٖنی نائے ؛ کم پ ؛ منی کھراب ؛ کم نپ ؛ *ماٖنی کھوراب ؛ کم نپ ؛
(۲) بیٹھیے کیا حال ہے ؛	ما ثانگ ہی ۔ عیثگ آئے یو ؛ نانگ ہی ۔ نان سَبائے رُو ؛
(۳) اچھے ہو ۔ بہت خوش ہو ؛	سَبائے جو ؛ سا یا سے جو ؛ سُوک سَبائے رُو ؛
(۴) آپکی عنایت ۔ نہایت مہربانی ؛	نائے کھوپ چائی تھے ؛
(۵) مین اچھا ہون ؛	چھن سَبائے چا ؛ سَبائے چا ؛
(۶) کہان سے آئے ہین ؛	ماٖتھی نائے ؛ ماتے نائے ؛
(۷) گھر سے آ رہا ہون ؛	ماتے بان ؛ ماتاع بان ؛
(۸) کہان جائینگے ؛	پئے تائے کن ؛ پائے نائے کن ؛

* عام لوگ کھراب یا کھرب بولتے ہین ۔ مگر لفظ کھوراپ ٹھیک ہے ؛

اُردو	سیامی
(۹) دفتر کو جاتا ہون ؛	ٹئے اوفِت ؛ پئے سان ؛ ٹلے اوپس ؛
(۱۰) بہت دیر ہو گئی ؛	نک* پھالیو ؛ چھوعن نک لیو ؛
(۱۱) اجازت دیجئے کہ جاوٗن ؛	کھولاپئے بھی ؛ کھولاچیٹ پئے بھی ؛
(۱۲) آپکا کیا نام ہے ؛	کے چھوآرلسئے ؛ تان چھوآرائے ؛
(۱۳) سوم دیت ؛	سوم دیت ؛ چھن چھوسوم دیت ؛
(۱۴) آپکا ضلع کونسا ہے ؛	جُوموٗنگ نائے ؛ جومُوعنگ نائے ؛ جُومون تھون نائے ؛
(۱۵) کورات ؛	مون تھون کورات* ؛ ناکون راجس ما ؛
(۱۶) کس گاوٗن مین رہتے ہو ؛	جُوبان نائے راجسما
(۱۷) آیوٗدہیا کے پاس ہے ؛	جوکھیے آیوتھیا ؛ جوکھیے آیوُدیا ؛
(۱۸) بڑا شہر ہے کہ چھوٹا گاوٗن ؛	مُوعنگ جائی یا مُوعنگ لوئے ؛ ناکون آتو بان ؛
(۱۹) چھوٹا ہے ؛	ناکون نوئے ؛ بان نوئے
(۲۰) کیا آپ شادی شدہ ہین ؛	سے کے ڈلئے تینگ ؛ تان ڈائے تینگ ؛ سے کے ڈائے* میان لیو جانگ

* نک ۔ معنے بہت ؛ * کورات کا اصلی نام راجس ما ہے ۔ جو راجہ جسرتھ کے نام پر آباد کیا گیا تھا ؛

* سے کے تینگ ۔ تان وغیرہ کے معنی آپ (تم) ہین ؛

سیامی	اردو
جانگ میڈا سے گو بہ کو جانگ میڈا سے یئنگ ۔	(۲۱) مین نے شادی نہین کی ۔ (مین کنوارا ہون)
سونگ پھاؤ لیو ۔	(۲۲) لیکن سنگنی ہوگئی ہے ۔
پھی کے جانگ لیو ۔	(۲۳) کیا آپ کا کوئی بھائی ہے ۔
پھی چھائے کھون ننگ ۔ پی جائے کھون ننگ ۔	(۲۴) ایک بڑا بھائی ہے ۔
نونگ پھوجینگ کھون ننگ ۔ نونگ پوجینگ* کھون ننگ ۔	(۲۵) ایک چھوٹی بہین ہے ۔
پھی ڈلسے میاں لیو ۔ پی ڈائے یئنگ ۔	(۲۶) بھائی شادی کر چکا ہے ۔
لوک می جانگ ۔ لُک می جانگ ۔	(۲۷) اُس کا بیٹا ہے ۔
ڈائے لوک پھوجینگ سونگ کھون	(۲۸) ہان ۔ اُس کی دو لڑکیان ہین ۔
ون پھر اُمر اسے ۔	(۲۹) بڑا دن کب ہے ۔
ڈوعن آسے تہیت کھام ۔ ڈوعن آسے بیٹ کھام ۔	(۳۰) پہلے ماہ کی آٹھ تاریخ کو ۔
مان تینگ توا لیو ۔ عاؤن پاسے ۔	(۳۱) گھوڑا تیار ہے ۔ لیجاؤ ۔
میاؤن ۔ روٹ تھیپ جانگ ۔	(۳۲) نہین میرے پاس بائیسکل ہے ۔
جاہائیں تھوک موٹر روٹ فرانگ ۔	(۳۳) موٹر گاڑی سے بچنا ۔
جاہائیں تھوک روٹ رانگ ۔	ٹرام سے گاڑی سے بچنا ۔
ڈی ناسے ۔	(۳۴) بہت بہتر صاحب ۔

* جینگ کو ژینگ بھی بولتے ہین ۔

اردو	سیامی
(۳۵) بڑے صاحب کو سلام کہدینا ؛	ہائین کم نپ تاپیۓ ؛ ہائین کم نپ کھوراب ؛
(۳۶) وہ مدرسہ مین آپ کو ملینگے ؛	کھونن پۓ پھوپ رونگ ری عن ؛ کھونن پۓ پوپ رونگ ری عن ؛
(۳۷) وہ مدرسہ مین سکول ماسٹر ہین ؛	کھونن پن کھرو رونگ ری عن ؛ کھونن پن گرو رونگ ری عن ؛
(۳۸) آپ نے مجھے یہان سے بلالینا ؛	سگے چاریک پاۓ چھن ڈوسۓ ؛ تان چاریک پاۓ چھن ڈوعۓ ؛
(۳۹) وہ کون صاحب آتے ہین (کون آتا ہے)	ئن گھاۓ مان ؛ ئن کھاۓ ما ؛
(۴۰) دھوبی ہے ؛	کھون سک پھا ؛ کھون سک سوآ ؛
(۴۱) آؤ بھائی - کپڑے دھوایا ہے ؛	بلنی - سک سوآمان لیو ؛ (دلے عو)
(۴۲) کتنے کپڑے ہین ؛	پھا تھوراۓ ؛ پھا توراۓ ؛
(۴۳) گننا تو ہے ؛	کاؤسپ کاؤ ؛
(۴۴) کیا مزدوری ہے ؛	جانگ تھوراۓ ؛
(۴۵) پانچ پیسہ فی کپڑا ؛	توآلا ہان آت ؛
(۴۶) حجام - ہماری حجامت کرو ؛	کھون کن ہوآ - کون ہوآسی ؟ ؛ چانگ تاٹ پوم کون نوعت - کوبن ہوآسی ؛
(۴۷) آؤ کرسی پر بیٹھو ؛	ما - نانگ کاؤچی ؛ مان نانگ کاؤچی ؛

اُردو	سیامی
(۴۸) یہ لو پندرہ پیسہ مزدوری ؞	ہائین چانگ سِپ ہان آت ؞
(۴۹) کیا تم کو تنخواہ مل گئی ہے ؞	سکے ڈائے گن ڈُوعن لیو ؞ (یلے عو) عینگ ڈائے گن ڈُوعن لیو ؞
(۵۰) نہین پیچھے ملیگی ؞	جانگ میڈلائے کو ؞
(۵۱) نہین - نہین ؞	میبہی ؞ مائین ؞
(۵۲) ذرا ٹھیرو ؞	بڑی عوکون ؞ مکوٹی کون ؞
بازار ؞	**تلاٹ ؞ تالاٹ ؞**
(۱) آپ کیا خریدنا چاہتے ہین ؞	کے سُو آرائے ؞ کے شو عارائے ؞
(۲) ایک ٹوپی اور ایک بوٹ ؞	سُو مُوعک ڈام بائے ننگ ۔ کُوعک تو آ ننگ (بوٹ) (ایک)
(۳) اس کپڑے کے ایک گز کی کیا قیمت ہے ؞	پھاقی لاراکھارائے ؞ پھانی لاراکھا آرائے ؞
(۴) سوا روپیہ ؞	لاہاں سلنگ ؞ ہان سلنگ ؞
(۵) بہت زیادہ ہے ؞	پھینگ ماک ؞ پھنگ ماک ؞
(۶) ٹھیک ٹھیک کہ دو ؞	بوک چِنگ چِنگ ؞
(۷) آپ کیا دینگے ؞	جاہائین تھاؤرلئے توسی ؞
(۸) چالیس پیسہ یا دس آنہ فی گز ؞	لاسوٹنگ سلنگب فونگ ؞ لاسوٹنگ پھوٹنگ ؞
(۹) اچھا ہم دوسری دکان سے خرید لینگے ؞	ڈِی - پے سُوران عُن ؞ تے سُوران عُن ؞

اردو	سیامی
(۱۰) آپکی خوشی جہان سے چاہین خرید لیوین ۔	تام چائی پئے شو ؛
(۱۱) اِس مُلک مین گرم کپڑا بہت مہنگا ہے ؛	مُونگ نِی پھارون پھنگ تھے ؛ مُوعنگ نِی پھارون پھنگ تھے ؛
(۱۲) سَرد کپڑا سستا ملتا ہے ؛	پھلننگ تھوک ؛ پھاجنین تھوک ؛
(۱۳) یہ کپڑا بہت موٹا ہے ؛	پھانِی نائے ؛
(۱۴) کیا رومال ہَین ؛	کاڈمی پھاچھت مو ؛
(۱۵) جی ہان ؛ ہَین ؛	مِی ؛ جانگ ؛
(۱۶) دِکھلائیے ؛	ماڈُو ؛
(۱۷) مَین ایک دَرجن خریدنا چاہتا ہون ؛	؛ چھَن چاشُولونِنگ ؛ چھَن چاشُولوع نِنگ ؛ چھَن چاشُوڈوزِن نِنگ ؛
(۱۸) جیب گھڑیان کہان سے مِلتی ہَین ؟ ؛	نرکانوسے کھائے تھِی نائے ؟ ؛ نرکانوعے کھائے تھِی نائے ؟ ؛
(۱۹) بڑی دکان سے ؛	کھائے تھی رانِ جانِی ؛
(۲۰) اِس مٹی کی ہانڈی کا کیا مول ہے ؟ ؛	موڈین نِی کھائے عِنگائے ؛ موڈین کھائے عِنگ آئے ؛
(۲۱) چھ پَیسہ ؛	بائے انگ آت ؛
(۲۲) بہت مہنگی ہے ؛	پھیئنگ تھائے ؛

+ نوٹ ۔ جین کو زین بھی بولتے ہَین ؛

سیامی	اُردو
ہائین، سام آت ؛	(۲۳) تین پیسہ سے لو ؟
بوکھاٹ توآ ؛	(۲۴) بس یہ مقرر دام ہے ؛
شوکچوک عان ننگ ؛	(۲۵) ایک آئینہ خریدلو ؛
تلاٹ نی چھوآرائے ؟ ؛	(۲۶) اِس بازار کا کیانام ہے ؛
تلاٹ بن مو ؛	(۲۷) بن مو بازار ؛
ران پٹ مرائے ؛ ران پاٹ مرائے ؛	(۲۸) دوکانین کب کُھلتی ہین ؛
تی ہک تھاؤ ؛	(۲۹) چھ بجے صُبح کُھلتی ہین ؛
ران پیت مرائے ؛ ران پٹ مرائے ؛	(۳۰) دوکانین کب بند کرتے ہین ؛
سام تھوم خرنگ ؛ سام تھوم کھرنگ ؛	(۳۱) ساڑھے نو بجے رات کو ؛
کھون جیب پھا (درزی) - کھون تھام لیک (لوھار) یوتھی نائے ؟	(۳۲) دُرزی و لوہار کہان بیٹھتے ہین ؛
کھے تلاٹ ہنگ راٹ ؛	(۳۳) بنگ راٹ بازارمین ؛
رُونگ کھائے کھنوم پانگ یوتھی نائے ؛ (ذیرہ)	(۳۴) روٹی کھانے کی دوکان کہان ہے ؛
تلاٹ جائی کھے رونگ فک ؛	(۳۵) بڑے بازارمین تھانہ کے پاس ؛
ننگ کھنوم پانگ راکھارائے ؛	(۳۶) ایک روٹی کتنے پر ملتی ہے ؛
سونگ اَت ؛ ہنگ فائی	(۳۷) دو پیسہ ؟ ؛
نی تھوک تھے ؛	(۳۸) یہ بہت سستی (ارزان) ہے ؛
راکھانی جوٹ آدائے ؛	(۳۹) یہ دام میرے حساب مین لکھ لو ؛
ہائین ڈیونی راکھا ؛ (ڈے عو)	(۴۰) میرا حساب ابھی فیصلہ کرو ؛

اردو	سیامی
(۴۱) یہہ لو دس پیسہ باقی چار پھر دونگا ؛	ہائین ڈیونی سپ آت کون - سی آت تت جو ؛
(۴۲) ایک کاٹی چینی (سفید کھانڈ) کا کیا دام ہے ؛	نمنان چھانگ تھورلئے ؛
(۴۳) پانچ پیسہ فی کاٹی ؛	چھانگ ہان آت ؛
(۴۴) ایک پکل مین کتنی کاٹیان ہوتی ہین ؛	کی چھانگ بن ہاپ ننگ ؛
(۴۵) یکصد کاٹی ؛	روئے چھانگ ؛
(۴۶) کیا دوسرا بھاؤ بھی ہے ؛	مي راکھا عون ؛
(۴۷) نہین بس یہی دام ہے ؛	میمی راکھانی ؛
(۴۸) ابھی تازہ مال ولایت سے منگوایا ہے ؛	کھونگ ماما یئے چاک موئنگ فرانگ ؛
(۴۹) سب چیز نہایت عمدہ ہے ؛	کھونگ ڈی تھم تھے ؛
(۵۰) کیا آپ بیچتے ہین ؛	کے کھائے آرائے ؛
(۵۱) کیلا ؛	کلوئے ؛

اردو	سیامی
(۱) سردی	ناؤن ؞ جین ؞ ژین
(۲) بہت سردی ہے ؞	ژین نک ؞ ژین چنگ ؞ ژین ناک ؞ (جین نک)
(۳) مجھے سردی لگ رہی ہے ؞	ناؤن تھے ؞ چھن ناؤن تھے ؞
(۴) آگ کے پاس بیٹھ جاؤ ؞	ینے نانگ کو فائی ؞
(۵) گرم کپڑے پہن لو ؞	سائے سوآ رون ؞
(۶) دروازے بند کرو جس سے سردی نہیں آتی ؞	پت پتو سے م ناوش ؞
(۷) بہت برسات ہو رہی ہے ؞	فون توک ماک ؞
(۸) کپڑے بھیگ گئے ہیں ؞	پھاپی عک لیو ؞
(۹) سکھالو ؞	ماک آوائے ؞ تاک ڈیت ؞
(۱۰) ہوا بہت سرد ہے ؞	لوم جین تھے ؞ لوم ژین تھے ؞
(۱۱) برسات بند ہو گئی ہے ؞	فون ہائی لیو ؞ (ٹلے عو)
(۱۲) آج بہت سردی ہے	وان فی ناؤش سے تھے ؞
(۱۳) پانی جم گیا ہے ؞	ناھم کھینگ لیو ؞
(۱۴) دھوپ نکل آئی ہے ؞	ڈیت عوک لیو ؞
(۱۵) بادل ہے	موسٹ فون ؞ ثوت فون ؞

اردو	سیامی
(۱) گرمی ؛	رؤن ؛ [illegible]
(۲) بہت گرمی ہے ؛	رؤن نک ؛ رؤن چینگ ؛ رؤن ناک
(۳) آج بہت گرمی ہے ؛	وَن نی رؤن تھے تقے ؛
(۴) بارش ہونے پر کم ہو جائیگی ؛	کھوئے پھُن توک ۔ لے لیو کو ہائیں وِ ون ؛
(۵) بجلی گرجتی ہے ؛	فارؤنگ ؛
(۶) بجلی چمکتی ہے ؛	فالیسپ ؛
(۷) مجھے پسینہ آ رہا ہے ؛	عوک لُو آچاک تُد آ ؛
(۸) شربت پی لو ؛	کن نام وان ؛
(۹) پنکھا خرید لو ؛	سو بچاٹ لوم ؛ سو پھات لوم ؛
(۱۰) زمین خشک ہے ؛	تھی ہینگ ؛ ڈین ہینگ ؛
(۱۱) مچھر بہت ہے ؛	جونگ ماک ؛

اردو	سیامی
(۱) وقت ؛	ویلا ؛ بیلا ؛
(۲) کیا بجا ہے؟	گی مونگ لیو ؛ ڈِوائے گی مونگ لے عور د ؛
(۳) سوا تین ہونگے ؛	سام مونگ سیپ ہا اِی پھنت ؛ (پھنت بمعنی منٹ)
(۴) چار بج چکے ہیں ؛	سی مونگ لیو ؛ سی مونگ لے عو ؛

اردو	سیامی
(۵) ساڑھے چھ بجینگے ؛	جانگ میڈ اُئے نی ہک خرنگ ؛ جانگ* میڈ اُئے ڈی ہک کھرنگ ؛
(۶) پونے آٹھ بجے آنا ؛	ماٹ تی نِنگ سی سِپ ماں پھنت ؛
(۷) وہ کب آویگا ؛	کھون نُن مُرائے جاماں ؛ کھون نن مُرائے جاماں ؛ کھون نُن مُرائے ماں ؟
(۸) معلوم نہیں وہ رات کو آئے یا نہ ؛	میرو ڈائے کلنگ* کھون نی ماں - ماٹ ؛ مِم ماں
(۹) صُبح سویرے چلا جانا ؛	چھاؤ چھاؤ پائے ؛
(۱۰) میں اب جاؤنگا ؛	ٹائے ڈیونی ؛ ٹائے ڈیے عونی ؛
(۱۱) وہ آج شام کو آویگا ؛	کھونن ماں ٹرین وَن نی ؛ کھونن ماں جین وَن عی ؛
(۱۲) آدھی رات کو چاند نکلا ؛	ڈوعن عوک کلانگ کھون ؛
(۱۳) چاندنی رات ہے ؛	ڈوعن چینگ ؛ ڈوعن نِگائیں ؛ کلانگ کھون چینگ ؛
(۱۴) اندھیری رات ہے ؛	ڈوعن مُوت ؛ کلانگ کھون مُوت ؛
(۱۵) ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں ؛	پی نِنگ مین سِپ سونگ ڈوعن ؛
(۱۶) رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں ؛	وَن نِنگ مین جی سِپ سی مونگ ؛

* جانگ کی بجائے یانگ بھی استعمال کرتے ہیں ؛

* کئی لوگ کلانگ بولتے ہیں ؛

اردو	سیامی
(١٧) سات دِن کا ایک ہفتہ ؞	چیست وَن پین آتھت ثِنگ ؞
(١٨) چار ہفتے کا ایک مہینہ ؞	سی آتھت پین ڈوعن نِنگ ؞
(١٩) تمہاری گھڑی ٹھیک ہے ؞	نرکا یے ڈون ڈی ؞
(٢٠) میری گھڑی تھوڑی تیز ہے ؞	نرکا کھونگ اڈوڈون رِیو (رے عو)
(٢١) اُس کی گھڑی بہت سُست ہے ؞	﴿ نرکا کھون نَن ڈون چھوئن ؞ ؞ نرکا کھون نَن ڈون عون نک ؞ ﴾
(٢٢) سُورج غروب ہوگیا ؞	وَن توک لیو ؞ وَن توک لِعو ؞ (لے عو)
(٢٣) سوا چھ بجے ہَین ؞	ہگ موُنگ سِپ ہاں پھنت لیو ؞
(٢٤) اب سویر کے آٹھ بجے ہَین ؞	ڈائے سوُنگ موُنگ چاؤ لِعو ؞ (لے عو)
(٢٥) اب رات کے نو بجے ہَین ؞	یم نِنگ لِعو ؞ یام نِنگ لِعو ؞ (لے عو)
(٢٦) اب دیر ہوگئی ہے (دِن کیلئے) ؞	سائے لِعو ؞ سائے لے عو ؞
(٢٧) اب دیر ہوگئی ہے ؞ (رات کیلئے)	ڈ ڈک ؞ لِعو ؞ ڈوک لے عو ؞
(٢٨) اب اندھیرا ہے ؞	مُوت لیو ؞
(٢٩) اب دوپہر کا وقت ہے ؞	تِی عینگ لِعو ؞ تِی عنگ بے عو ؞
(٣٠) وقت ہی دولت ہے ؞	ویلا مِی گن ؞ ویلا مِی نگاش ؞
(٣١) ایکدم بھی اپنے مالک کو نہ بھولو ؞	جالوم تھیوڈا ؞ جالوم تھے عوڈا ؞

؞ گھڑی کی سیامی اصل مین نالیکا ہے - مگر عام موٹی زبان مین نرکا بولتے ہین ؞

؞ ڈوک ربگاڑ ہے مکھ کا ۔

اُردو	سیامی
(۳۲) میں آج اپنا اقرار پورا کرونگا ؛	چھن وَن نی چاسنجا سیت نعو ؛ گُو دَن نی چاسنجا سیت سیے عو ؛
(۳۳) وہ شخص مجھے کل ملا تھا ؛	کھون پھوپ، تیواہ کھون نن پوپ تے وا ؛
(۳۴) وہ لڑکا کل آویگا ؛	ڈیک کھون نن ہتھرُو مان ؛
(۳۵) آپ کس دن آوینگے ؛	کے چامان اُون ڈاسے ؛ تلن چامان دَن ڈاسے ؛
(۱) ریل ؛	روٹ فائی ؛
(۲) سفر ریل ؛	بھیو روٹ فائی ؛
(۳) ریل کا اسٹیشن کہاں ہے ؛	رُونگ روٹ فائی جوتھی تا ئے؟
(۴) چارٹرڈ بنک کی سڑک پر ؛	کھے سنون چارٹرڈ بنک ؛
(۵) وہاں سے سو گز دور ہے ؛	چاک نن روسے لاکلائی ؛
(۶) ریل کب چلیگی ؛	مُرائے چہ ڈون روٹ فائی
(۷) جب اُدھر کی ریل آجاویگی ؛	روٹ نون ماں روٹ نِی فامے ؛
(۸) سامان کو دیکھنا ؛	پلے ڈوسے کھوئنگ ؛
(۹) آیوتھیا کو کتنی دفعہ گاڑی جاتی ہے ؛	آیوتھیا رُونگ روٹ پائے کی ہون؟
(۱۰) دو دفعہ ہر روز	ٹےلے وَن سونگ ہون ؛
(۱۱) کس کس وقت پر ؛	ٹےلے ویلا آرائے ؛ پلے ویلا آرائے ؛
(۱۲) دو اور چھ بجے دن کے ؛	تی سونگ تی ہک ؛
(۱۳) بڑی بھیڑ (ہجوم) ہے ؛	کھون راک ؛

سیامی	اردو
دیلا نوئے ॥	(۱۴) وقت تھوڑا ہے ॥
انجن پاؤ لُک ویٹ لعو (لے عو)	(۱۵) انجن نے سیٹی دی ॥
روٹ فائی چہ عوک بہ عوک وٹ فائی لعو ॥	(۱۶) ریل چل پڑی ॥
لوئنگ روٹ فائی مے تھان ॥	(۱۷) میں ریل سے رہ گیا ॥
کھلونگ می توفان (طوفان)	(۱۸) ندی پر پل ہے ॥
ڈرائیور جون تھی انجن ॥	(۱۹) انجن میں ڈرائیور کھڑا ہے ॥
می کھاؤکن تھم تھانگ ॥	(۲۰) راستہ میں کھانا ملتا ہے؟ ॥
نام جانگ؟	(۲۱) کیا پانی ملتا ہے؟ ॥
یا بہ چاپ ॥	(۲۲) ہاں ॥
پلاؤ بہ مے چائی ॥	(۲۳) نہیں ॥
سیا نھور ائے؟	(۲۴) کتنا کرایہ ہے؟ ॥
ہان آت تنگ میل ॥	(۲۵) پانچ پیسہ فی میل ॥
توا آڈلے حمرائے؟	(۲۶) ٹکٹ کب ملینگے ॥
سپ موئنگ سی سپ ہان پھنیت	(۲۷) پونے گیارہ بجے ॥
کھونگ پھوک آوائے ڈی ڈی ॥	(۲۸) اسباب خوب باندھ لو ॥
پٹ پیتو لیو بہ (لعو)	(۲۹) اب کھڑکی کھل گئی ہے ॥
سپے عاون توا آسام بائے ॥	(۳۰) تین ٹکٹ خرید لاؤ ॥
ڈائے توا آلیو	(۳۱) کیا ٹکٹ مل گئے ہیں ॥
ڈلے لیو ॥	(۳۲) جی ہاں ॥

اردو	سیامی
(۳۳) اب گاڑی مین سوار ہو جاؤ ؛	ٹ لے کھی روٹ فائی ؛ پے لونگ روٹ فائی ؛
(۳۴) گاڑی چل پڑی ہے ؛	عوک روٹ فائی لعو ؛
(۳۵) اگلا سٹیشن کتنا دور ہے ؛	رونگ روٹ فائی کھضنگ ناون کلائی کم نوئے ؛
(۳۶) چار میل ؛	سی میل ؛
(۳۷) سٹیشن آگیا ؛	تھنگ رونگ روٹ فائی لعو ؛
(۳۸) اُتر کر دیکھ لو ؛	لونگ تیہ ڈو ؛
(۳۹) آج گاڑی دیر سے پہنچی ہے ؛	وَن نِي روٹ فائي تیتنگ پھا ؛
(۴۰) کیا سبب ہے ؟ ؛	ین آرائے ؛
(۴۱) راستہ مین انجن بگڑ گیا ؛	تھیم تھانگ انجن سیا لعو ؛
(۴۲) ریل کی سواری عمدہ ہے ؛	لونگ روٹ فائی ڈِي ؛

اردو	سیامی
(۱) ڈاک خانہ	اُوفِت پراۓ سانی ؛* رُونگ پھنسی ؛
(۲) تار گھر ؛	اوفِت تھورا لیک ؛ اوفِت تھولا لیک ؛
(۳) ڈاکخانہ کہاں ہے ؛	اوفِت پراۓ سانی جُوتھی ناۓ ؛*
(۴) کورٹ کے نزدیک ؛	جُوکھے سان ؛ یُوکھے سان ؛
(۵) چھٹی لیٹر بکس مین ڈال دو ؛	ساۓ زنگ سُولیٹر بکس ؛
(۶) ٹکٹ کہاں بکتے ہین ؛	ٹُوا کھاۓ تھی ناۓ ؛ سٹیم کھاۓ تھی ناۓ ؛
(۷) تیسری کھڑکی پر ؛	تھی پتوسام ؛
(۸) آپ کو کیا چاہیے ؛	یکے حاؤن رائے ؛ تان عاؤن آراۓ ؛
(۹) مین ایک تار بھیجنا چاہتا ہون ؛	کھوتی ساۓ ؛ چھَن ؔتی ساۓ ؛ کھا ڈتی ساۓ ؛
(۱۰) منی آرڈر و رجسٹری کہاں ہوتے ہین ؟	منی آنڈر ۔ رجسٹری تھام تھی ناۓ ؛

* اوفِت لفظ آفس (دفتر) کا بگاڑ ہے ۔ بعض لوگ اوفِت کی بجاۓ اوپِت اور اوپس بھی بولتے ہین ؛

* کئی لوگ جُوکی بجاۓ یُوبھی بولتے ہین ۔ یعنی یُوتھی ناۓ ؛

نوٹ ۔ رجسٹری کو ریسٹری بھی کہتے ہین ۔ عام سیامی لوگ چج کے عوض سے یا سے کی بجاۓ چج بولتے ہین ۔ تو ؛ تُو ایک ہی مطلب دیتے ہین ؛

	اردو	سیامی
(۱۱)	نمبر اول کھڑکی پر ؛	پتو تھی ننگ ؛
(۱۲)	بابو جی - مہربانی کرکے اس چٹھی کو وزن کریں ؛	ئیمی عَن - چھوچھانگ ننگسُو (ننگ سو)
(۱۳)	چار اونس ہے ؛	سی اونس
(۱۴)	میرا پتہ آپ کو معلوم ہے ؛	رُو چاک تھی چھن جو ؛
(۱۵)	ہاں ٹھیک ٹھیک جانتا ہوں ؛	رُو چاک ؛
(۱۶)	آج بنک کا کیا بھاؤ (نرخ) ہے ؛	وَن نِی راکھا بنک عِنگ آئے جو ؛
(۱۷)	معلوم نہیں ؛	میرو چاک ؛ مے رُو چاک ؛
(۱۸)	رجسٹری کی رسید لے لو ؛	عاؤن رسید رجسٹر ؛

اردو	سیامی
(۱) صحت :	سبائے : سبابائے :
(۲) آپکا کیا حال ہے :	ہے کے عثنگ آئے ہو؟ تان عنہ بجائے یو :
(۳) بہت اچھا ہوں :	سبائے ہو : سبائے یو :
(۴) شکر ہے مالک کا :	ہائین کھوپ چائی چاتھے عوڈا : (تھیوڈا)
(۵) آپکا کسطرح آنا ہوا :	ماتھمائے کان؟ ماں تھمائے کان؟ عثینگ ماتھمائے کان؟ :
(۶) صرف آپکی ملاقات کو آیا ہوں :	ماں ہاں کے : ماں ہاں عثینگ :
(۷) بڑی مہربانی کی :	کھوپ چائی تھے :
(۸) کہ مجھے درشن دیا :	ماں تھنگ ہاں راڈو :
(۹) وہ شخص بیمار ہے :	کھون نن چیپ :
(۱۰) اس کو کیا بیماری ہے :	کھون نن چیپ آرائے کن؟ :
(۱۱) اس کو بخار ہے؟	چیپ کھائی ہو : کھاؤ پین کھائی :
(۱۲) کیا اسنے کوئی دوائی کھائی ہے :	کھون نن کن چاپلاؤ؟ کھون نن کن یاپلاؤ :
(۱۳) کل ڈاکٹر آیا تھا :	ییتوا موماں : ییتوا موڈا لے ماں (تے وا)
(۱۴) اس نے دوائی دی تھی :	ہائین جاکن : کھاؤ ہائین یاکن :
(۱۵) کیا اب وہ اچھا ہے :	ڈیونی سنبائے لیو : ڈے عوتی کھاؤ سبائے لے عو؟ :

اردو	سیامی
(١٦) تھوڑا اچھا ہے ؛	سباسئے نوئے ؛ سباسئے نوسے ؛
(١٧) اچھا ہے ؛	سباسئے ؛ ڈاسئے سباسئے ؛
(١٨) بالکل اچھا ہے ؛ بالکل شفایاب ہو گیا ہے ؛	ہاسئے ڈِیْ لیو ؛
(١٩) مجھے پسینا بالکل نہیں آتا ؛	گونواسے حوک چاک توآ ؛
(٢٠) اُس لڑکے کو تھوڑا سا جلاب دیدو ؛	ڈیک کھون ہن ہائیث کِن بَارائے یَین ؛
(٢١) آج میرے سر میں درد ہے ؛	وَن نِی چھَن پُوعت سِیسا ؛ وَن نِی کوچیپ ہُوآجو ؛
(٢٢) اُس کو کھانسی ہے ؛	کھون نَن چیپ آئے ؛ (عاسئے)
(٢٣) وہ زخمی ہو گیا ہے ؛	کھون نَن پِن جھلے لیو ؛ کھون نَن ہین پھلے لیو ؛
(٢٤) اُس لڑکے کی آنکھیں دکھتی ہیں ؛	ڈیک پھُوجینگ کھون نَن چیپ تا ؛
(٢٥) اُس کو ہیضہ ہے ؛	کھون نَن ہین بیت ؛ کھون نَن چیپ تھونگ ؛
(٢٦) میرا دل بہت خوش ہے ؛	چائی چھَن ڈِی ؛
(٢٧) ڈاکٹر ہسپتال میں رہا ہے ؛	موجُو رونگ پھیا بان ؛ موپُو رونگ پَیا بان ؛
(٢٨) آج کل بخار کا زور ہے ؛	نان نی ہین کھائی ماک ؛
(٢٩) دو دن کا افاقہ کرو ؛	سونگ وَن جاکِن کھاؤ ؛

اردو	سیامی
(۳۰) گوشت مت کھاؤ ؛	یاکین نوآ ؛
(۳۱) دودھ - چاول و سابودانہ کھاؤ ؛	نوم نگوآ - کِن تک کھاؤ ساگو ؛
(۳۲) اُس کا لہو (خون) بگڑا ہوا ہے ؛	کھون لوعٹ سیالیو ؛

اردو	سیامی
(۱) دریا ؛	مَنام ؛ مانام ؛ کھلونگ جائی ؛
(۲) دریا چل رہا ہے ؛	کھلونگ نی نام چھیو تھے ؛ مَنام نی نام چھیو تھے ؛
(۳) اِس دریا کا کیا نام ہے ؟	کھلونگ نی ریک آرائے ؟ مَنام نی ریکب آرائے ؟
(۴) دریا میں نام	کھلونگ می نام ؛ مَنام می نام ؛
(۵) سمندر ؛	تَھلے ؛ تَلے ؛
(۶) جہاز ؛	رُوآفائی ؛
(۷) یہ جہاز کس کمپنی کا ہے ؛	رُوآفائی نی کھونگ کھائی ؛

۱؎ کھلونگ اصل میں نہر کو کہتے ہیں لیکن عام طور پر بھی لفظ دریا کے لئے بولتے ہیں - وہ دریا کے اظہار کیلئے لفظ منام یا مانام ٹھیک ہے ؛

اردو	سیامی
(۸) پی اینڈ او کمپنی کا ⁂	کمپنی پی اینڈ او (عو)
(۹) کہان جاویگا؟	تے نائے کن ⁂
(۱۰) سیگون کو ⁂	ناکون سائے گون ⁂
(۱۱) کمپنی کا دفتر کہان ہے؟	ادفیت کمپنی جونائے ⁂ ادپس کمپنی جونائے ⁂
(۱۲) پیچ سٹریٹ مین ⁂	کھے ریچ سٹریٹ ⁂
(۱۳) ٹکٹ کون دیتا ہے ⁂	تے حاؤن توآتھی نائے ⁂
(۱۴) وہ سیامی بابو دیگا ⁂	پے عاؤن تک سمی عن تھائی ⁂
(۱۵) بابو مجھے ہانگ کانگ کا ٹکٹ دو ⁂	سمی عن ـ کھوتو آپے ہونگ کونگ ⁂
(۱۶) کس درجہ کا ٹکٹ لینا چاہتے ہو ⁂	عاؤن تو آرائے ⁂
(۱۷) تیسرے درجہ یعنی ڈیک کا ⁂	تھی سام ڈیک ⁂
(۱۸) جہاز پرسون جاویگا ⁂	ھروفی چہ پائے روآفائی ⁂
(۱۹) کل آنا ٹکٹ ملیگا ⁂	پنھسر وانش ـ عاؤن توآ ⁂
(۲۰) کتنا کرایہ لگیگا؟	سیاتھورائے؟
(۲۱) بیس ٹکل ⁂	جی سپ باٹ ⁂
(۲۲) لہر کب آویگی؟	نام کھوئن مرائے ⁂
(۲۳) لہر کب اُتریگی ⁂	نام لائے ٹونگ مرائے ⁂
(۲۴) جہاز مین بوجھ بہت ہے ⁂	روآفائی تھک کھونگ ماک

اردو	سیامی
(٢٥) مسافروں سے پُر ہے ؛	کھون بُو تیم ؛ [illegible]
(٢٦) کل کنارے پُہنچ جاوینگے ؛	پھک رِنی تھنگ ؛
(٢٧) طوفان سے بہت جہاز ڈوبتے ہیں ؛	تھک پایُو رُوآفاِئی جُوم لاسے لام ؛
(٢٨) اب پانی نیلا ہے ؛	ڈیورِنی نار کھیو (کھی عُو)
(٢٩) سمندر کا پانی کھارا ہے ؛	تھلے نام کھینگ ؛
(٣٠) اب لنگر اُٹھاؤ ؛	ڈیورِنی، تون سامو ؛ ڈیورِنی تون تمو ؛
(٣١) اب لنگر ڈالدو ؛	ڈیورِنی توت سامو ؛ ڈیورِنی طوط تمو ؛
(٣٢) جہاز لگ گیا ؛	رُوآفاِئی ماتھنگ لیو ؛
(٣٣) ملاح - چار آدمی کا کنارے تک کیا لیگا ؟	کھون رُوآچانگ ؛ ریی کھون حاؤن تھاڈراسے دِم تھنگ تھلے ؟ ؛
(٣٤) فی کس پانچ پیسہ ؛	کھون لاہان آت ؛
(٣٥) نہیں تین پیسہ لو ؛	ہائیں کھون لاسام آت ؛
(٣٦) اچھا - چار چار دو ؛	حاوں تھا کھون لاسی آت ؛
(٣٧) یہ جہاز پنکھے والا ہے ؛	رِنی رُوآبائی ؛ رِنی رُوآبائی ؛
(٣٨) یہ دُخانی جہاز ہے ؛	رِنی رُوآفاِئی ؛ رِنی رُوآفاِئی ؛

	اُردو	سیامی
(۱)	خوراک	آہان : کھونگ کِن ؛
(۲)	آج آپ نے کیا کھانا کھایا؟	دَن نِی کے کِن کھاؤ تک آراسے ؟
(۳)	روٹی : چاول : دال : سبزی : چٹنی ؛	کھنوم پانگ : کھاؤ : تھوآ : کینگ پھک : نام پھرِیک ؛
(۴)	سبزی میں نمک تھوڑا ہے ؛	کینگ پھک سے کیم ؛
(۵)	دال ٹھیک نہیں گلی ؛	کینگ تھوآ مے سوک ڈی ؛
(۶)	آلو میں تھوڑی کالی مرچ اور ادرک ڈال دو ؛	کینگ ہوآمان فرانگ سائے پھرِیک تھائی لیو ہوآ کھینگ ڈوئی ؛
(۷)	گیہوں کی روٹی خوب اچھی چیز ہے ؛	کھنوم پانگ ڈی ؛
(۸)	میں لال مرچ نہیں کھاتا ؛	پھَن پھرِیک مے کِن ؛
(۹)	کسی جانور کو مت کاٹو ؛	جا تھام توآ آرائے ؛
(۱۰)	شکرقندی - پیاز - گوبھی پکالو ؛	ہوآمان - ہوآ ہوم - کیلم پلی - تھام کینگ ؛
(۱۱)	لہسن مت کھاؤ ؛	ہوآ کھتی ئم جا کن ؛
(۱۲)	سبزی کا کھانا نہایت مفید ہے ؛	کینگ پھک کِن ڈی ؛
(۱۳)	دودھ - گھی کھایا کرو ؛	نوم نگوآ - نمن نوئے کِن ڈی ؛ کِن نوم نگوآ - نمن نوئے ؛
(۱۴)	ہمیشہ صاف پانی پیا کرو ؛	نحہک وان کِن نام چرت ؛
(۱۵)	کھانا کھانے کے بعد پکے اور میٹھے پھل کھاؤ ؛	کِن کھاؤ لیو کو - کِن [illegible] ماے کھونگ [illegible]

سیامی	اردو
تینگ توآ ÷ ڈریس ÷ پھا ÷	(۱) لباس ÷
ہائین پھاپیو دھوبی جانگ ÷	(۲) دھوبی نے کپڑے دِئے ہیں یا نہیں ÷
پتھی رُوچھاؤماں ÷	(۳) کل سویرے لائیگا ÷
پھاکھونگ چھن پون لیو ÷ (لے عو)	(۴) میرے کپڑے بہت میلے ہو گئے ہیں ÷
وَان نی پہ پلین (چیپ لین) پھا ÷ وَان نی چپلین سُوآ ÷	(۵) میں آج کپڑے بدلنا چاہتا ہوں ÷
پھاعو پاک ہیپ ÷	(۶) صندوق سے کپڑے نکالدو ÷
بوک دھوبی ہنی لانگ سک ÷ پھاڈی ڈی ÷	(۷) دھوبی کو کہدو کہ آئندہ خوب صاف کپڑے دھویا کرے ÷
نی سک ڈی ÷	(۸) یہ صاف دھوئے ہوئے ہیں ÷
کھون چیپ پھا چیپ سُوآ راؤ جیپ میٹاری ÷ (درزی)	(۹) درزی نے یہ کوٹ اور کُرتا ٹھیک نہیں سیا ÷
سُوآ توآ نی کونگ کین لیک پائے ÷	(۱۰) اس میں گھڑی والا جیب نہیں ÷
چھن چھوپ پھا نان ÷	(۱۱) میں موٹا کپڑا پسند کرتا ہوں ÷
پھابانگ مے چھوپ ÷	(۱۲) باریک کپڑا اچھا نہیں ÷
کھاٹ ریو ÷ (رے عو)	(۱۳) جلد پھٹ جاتا ہے ÷
ساٹے ہُوَک ڈی ÷	(۱۴) ٹوپی اچھی ہے ÷
چھن چوعاؤن سُوآ سام توآ کک ڈم ڈوئے ÷	(۱۵) مجھے تین قمیص معہ بٹن چاہئے ÷

آسایش مکان

اُردو	سیامی
(۱) مکان ÷ عمارت ؛	رؤنگ ؛
(۲) بڑا عالیشان مکان ہے ؛	رؤنگ جیائی سُؤنگ تھے ؛
(۳) یہ کس کا ہے ؟	رؤنگ ٖنی کھون کھاسُئے ؟
(۴) ایک سیامی رئیس کا ؛	کھؤنگ کھون تھائی کھون نِنگ ؛
(۵) کتنے دروازے ہیں ؟	پَتُوکی ہینگ ؟
(۶) کچھ ٹھیک حساب معلوم نہیں ؛	مے کم توٹ ؛
(۷) ناٹسیان تختہ ہیں ؛	لؤنگ ٖنی تھام تک اینٹ ÷ (اینٹ) ؛
(۸) سب مکانوں کے غسلخانہ اندر ہیں ؛	تھمک رؤنگ تھی عیپ ناام جونگ نائی ؛
(۹) باورچی خانہ میں چولہا ہے ؛	تھی نکھرد آنتی ہونگ کہاوُمی ؛
(۱۰) دیواریں تختوں کی ہیں ؛	تھام رؤتاٹ کڈان ؛
(۱۱) دروازہ کھول دو ؛	پاٹ پتو ÷ پیٹ پتو ؛
(۱۲) دروازہ بند کردو ؛	پیسٹ پتو ÷ پیٹ پتو ؛
(۱۳) ماہواری کتنا کرایہ ہے ؛	چھاو تھوراسٹے دوعن نِنگ ؛
(۱۴) دس ٹکل	سپ باٹ ؛
(۱۵) گھر ؛	بان ؛
(۱۶) آپکا گھر کتنا دور ہے ؛	بان سکے جو کلائی کم نو سے ؟
(۱۷) اڑھائی میل ؛	سؤنگ میل خرنگ ؛
(۱۸) وہ بنگلہ بڑا اونچا ہے ؛	رؤنہان سُؤنگ تھے ؛

اُردو	سیامی
(۱۹) کیا یہ سرکاری مکان ہے ؟	رُوعن کھونگ کھانے کھونگ تُوعنگ پَلاؤ ؛
(۲۰) یہ چلتی لوگوں کا مندر ہے ؛	واٹ چیک ؛
(۲۱) اسمیں بہت بُت رکھے ہیں ؛	نھاھم آداے رُوپ پھراماک ؛
(۲۲) ایک کنواں بھی ہے ؛	بونام جانگ ؛
(۲۳) زینہ سے اُوپر چڑھ جاؤ ؛	کھُن تُون سی ؛
(۲۴) پنکھا ہلاؤ ؛	پھاٹ لوم ؛
(۲۵) یہہ نئی عمارت بنی ہے ؛	رُونگ نِی نھام ماے ؛
(۲۶) تامل لوگونکا مندر بڑا پُرانا ہے ؛	واٹ کھیکھ کِلنگ ہنڈو کاولیو ؛ (تم ہنڈو)
(۲۷) یہ مکان بڑا تنگ ہے ؛	رُونگ نِی کھیپ تھے ؛
(۲۸) اُس کا مکان بڑا فراخ اور ہوا دار ہے ؛	رُونگ کھونن کوعانگ تھوک لوم تھے ؛
(۲۹) کیا کوئی مکان خالی ہے ؟	رُونگ پَلاؤ وجانگ ؛
(۳۰) نہیں ۔ جب خالی ہوگا اطلاع دونگا ؛	مَہ پلاؤ ؛ مِی لیو کو ؛ بوک ہائین ؛ (میلاؤ)

بول چال ختم شد

خادم

آر ۔ ڈی ۔ ایس

نوٹ خاص

یا

تتمہ پشپ سیام

شعر

جب سے جہالت چھا گئی قسمت ہماری سو گئی۔
مفلس ہیں جو خوشحال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

میرے خیال میں کسی شخص کو بھی اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا شک و تامّل نہ ہوگا۔ کہ کسی وقت سیام دیش کی بولی خالص سنسکرت یا کہ دیوناگری بھاشا تھی۔ گو اب یہ زبان (بولی) کچھ مخلوط سی حالت میں نظر آتی ہے۔ لیکن ایسا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتداء میں جبکہ سیام دیش کا سب سے پہلا و قدیمی مقام آیوتھیا[ل٥] آباد کیا گیا تھا۔ (یاد رہے کہ انڈو چائنا یا کہ جزیرہ نمائے ہند چینی میں سب سے پرانا عالیشان

ل٥ آیوتھیا کی بنا پانڈوؤں کی ڈالی ہوئی بتائی جاتی ہے۔

شہر جو آریاؤں نے آباد تھا وہ انگ کوریا کہ اندر پرستھا پوری تھا۔ وہ آباد کنندہ گروہ خاندانِ کوروؤں (حصہ اکوددنکا) تھا۔ کیونکہ کوروؤں اور پانڈوں کے مختلف فریقوں نے ایک دوسرے کے نزدیک نزدیک اُس زمانہ میں اپنی اپنی بستیاں قائم کر رکھی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہر آیودھیا کی بنا انگ کوریا کہ اندر پرستھا پوری سے کچھ مدت پیچھے قائم کی گئی۔) تو اُس وقت آباد کنندوں کے کُل بیوہار و کاروبار محض سنسکرت زبان میں چلتے تھے۔ مگر جوں جوں ان لوگوں کے تعلقات و معاملات دیگر لوگوں سے بڑھتے گئے۔ {اور خاصکر اُن آرین لوگوں سے جو سیام وغیرہ آباد ہونے سے کئی صدیاں پیشتر ملک چین جاپان و امریکہ کے مختلف حدود میں زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے اسلی اعلےٰ و مقدس دھرم کے بہت سے ضروری فرائض کے پالن سے بوجہ چند ایک قدرتی و ناگہانی ذرائع کے (اندھکار تاریکی) بہت گر چکے تھے یا کہ پست ہو گئے تھے۔} توں توں وہ اُن کے اختلاط سے اپنی اصلی بھاشا (بولی یا زبان) کے بگاڑنے کا ذریعہ بنتے گئے۔ ضرب المثل ہے کہ بارہ بارہ کوس کے فاصلہ پر کی بستیوں کے باشندگان کی زبان و لہجہ میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا تعلق تو دس۔ بیس یا سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کوس پر مقیم یا رہنے والے اُن کے پُرانے پرانے نام آریہ بھائیوں سے بڑھ گیا ہوا تھا۔ علاوہ اس کے جب پُشت بہ پُشت اور دن بدن سنسکرت کے پرچار میں کمی آتی گئی یا یوں کہو۔ کہ لوگوں نے دیدوں اور دیگر ست دھرم پستکوں یعنے شاستروں کے پٹھن پاٹھن میں تغافلی و تساہل شروع کر دی۔ تو اُس کا

آخری نتیجہ ہزاروں برس کے بعد آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہے -
اور اپنے تجربہ سے مشاہدہ اور اپنی زبان سے روزمرہ صبح وشام ورد کر
رہے ہیں - یہ ہے کہ سنسکرت زبان کے اصلی روپ یا جوبن پر ایک
قسم کا دھندلاپن یا سیاہی سے چھا گئے ہیں کہ جس کو ہم دائمی کلنک
تو نہیں کہہ سکتے - ضروری عارضی ہی کہیں گے - مگر اس میں شک نہیں -
کہ اس کلنک کو دور کرنا یا مٹانا کوئی آسان بات نہیں ہے - قریب قریب
سی ناممکن بات ہے - اور اس واسطے انسانی نگر منقسم طاقت سے اسکا
تدارک کرنا اور اس کا بہت جلد یا زود تر بہتر نتیجہ کا خواہاں ہونا ایک وہمی
سا خیال ہے - تاہم اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ نقص بالکل دور نہ
ہو سکیگا - بلکہ جیسا کسی نے کہا ہے

"بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد"

یہ دھندلاپن دور ہو جاویگا اور ضرور ہو جاویگا - مگر متحدہ یا کہ متفقہ ہمت
والگاتار کوشش اور کافی عرصہ (وقت - زمانہ) کی ضرورت ہے اس سے
میری مراد یہ ہے کہ اگر سارا بھارت ورش (بنگال - مدراس - بمبئی - برہما
سیلون وغیرہ) ناگری لپی کے پرچار کے
لیئے کمربستہ ہو جاوے - اور بھارت ورش کے ہر ایک مقام میں - نہیں
نہیں - بلکہ ہر ایک گھر میں ناگری اکشروں کا اُچارن شروع ہو جاوے
اور ہر ایک دوکان کے باہر سائن بورڈ ناگری حروف میں اویزاں ہوں
اور سڑکوں و شاہراہوں کے ناموں یا کہ موٹروں چھتیوں پر (جیساکہ پریذیڈنسی)

بمبئی و بنگال کے بڑے بڑے شہروں میں نظر پڑتی ہیں) ناگری اکثر نظر آویں اور تمام ناگری اخبارات شروع ہو جاویں۔ تو دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا مطلب بہت جلد سدھ ہو جاویگا۔ کیونکہ سب سے مقدم و اوّل ذریعہ جو زیر بحث نقص کو دور کر سکتا ہے۔ صرف ناگری کا پرچار ہی ہے۔ کیونکہ اس پرچار سے بھارت ورش کی تینوں پریذیڈنسیوں کے علاوہ برہما و سیلون (لنکا) کی پرچلت تحریر ایک ہی حروف میں ہو جانے سے رابطہ اتحاد بڑھ جاویگا۔ اور دن بدن لوگوں کا میلان ناگری کے اُس اصلی منبع کیطرف جس کو سنسکرت کہتے ہیں لگ جاویگا اور ایسا ہونے سے کئی ایک فوائد حاصل ہونگے۔ اُن میں سے دو تو بہت بڑے فائدے یہ ہونگے

(۱) لوگوں کی رُچی سنسکرت کے پستکوں کے مطالعہ کی طرف لگے گی۔ جس سے دھرم شاستروں وغیرہ کا پٹھن پاٹھن از سرنو خود بخود جاری ہو جاوے گا۔

(۲) چونکہ روئے زمین کے کل بدھ مذہب کے پیروان یا مُریدوں کا گوردوارہ سیلون یا کہ لنکا ہے۔ کیونکہ اول تو سیلون کے مقام کانڈی میں ایک بڑا بھاری بدھسٹ مندر (پگوڈا۔ زیارت گاہ) ہے۔ جس میں کہ بُدھسٹ لوگوں کے اعتقاد کے مطابق مہاتما بُدھ دیو (گوتما) کا ایک دانت یا ہیں داڑھ کا دفن ہے۔ دویم آدم پیک (لنکا کے ایک پہاڑ کی چوٹی کا نام ہے) پر ایک اور بدھی زیارت گاہ ہے۔ جہانکہ بدھ دیو کے پاؤں کا نشان موجود ہونا بتلایا جاتا ہے۔ سویم مقام انورادھاپورا واقع لنکا میں ایک بڑ کی قسم کا قدیمی درخت بھی ہے جسکی بُدھسٹ

لوگ پرستش کرتے ہیں - اور جہانکہ ہر دن ہر ماہ اور ہر سال ہزاروں بودھ
لوگ ممالک غیر سے اپنے گوردوارہ کی یاترا یا زیارت کے لیئے آتے ہیں -
اسلیئے جب اُن کو ناگری کی اشاعت کا حال معلوم ہوگا تو اُن کے ذریعہ اُن
کے اپنے ملک میں بھی ناگری کا پرچار اور سنسکرت کے مطالعہ کا شوق شروع
ہوجاویگا - چونکہ بدھ مذہب کی کتب مقدس پالی (Pali) بھاشا جو
کہ مگدھی یعنے مگدھ دیش کی بولی کا بگاڑ ہے - اور مگدھی بولی خاص سنسکرت
زبان کی ہی بگڑی ہوئی فارم یا شاخ تھی } میں تحریر ہیں - اس لیئے پالی
اور ناگری کا قدرتی و مادرانہ تعلق ہونے سے آخر الذکر کی اشاعت بہت
آسانی سے ہوسکیگی - اور یقین ہے کہ حدود ہندوستان کے باہر سب
سے پہلا ملک یا قوم جو اس قسم کی اشاعت میں سرگرمی و جوش ظاہر کریں گے
وہ سیام دیش یا کہ اہل سیام ہی ہونگے - کیونکہ اُن میں اسوقت تک
سنسکرت کا پرچار برابر موجود ہے - اور سیامی سادھو جن کو پھرا
کہتے ہیں - اس پاک بانی یعنے سنسکرت پر جان سے فدا ہیں - بلکہ شاہی
خاندان میں بھی سنسکرت کا پرچار برابر موجود ہے - کیونکہ رسوماتِ مذہبی
جو شاہی خاندان سے تعلّق رکھنے والی ہیں - سب برہمن لوگ ہی ادا کرواتے
ہیں - بدھی مہنتوں کو ایسی کارروائی میں کچھ دخل نہیں - سب سے بڑھ کر
قابل وقعت بات جو مجھے تحریر کرنے میں خاص مسرّت و دلچسپی معلوم
ہوتی ہے - وہ یہ ہے کہ موجودہ راجہ یعنے فرمانروائے سیام کے والد ماجد
جن کا اسم اعظم یا جن کا مبارک نام سوم دیت پھرا پرم اِندر مہا مونگ کُٹ
تھا - اور جن کا سنہ ۱۸۶۸ء میں دیہانت ہوا - سنسکرت زبان سے خاص

اُنس رکھتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کو اس علم میں اچھی قابلیت تھی ۔
دھن (مبارک) ہے وہ نگری یا دیش کہ جس کا پرجاپتی (راجہ ۔حکمران)
ایسے خیالات کا ہو۔ اگر ناگری کا آوازہ سیام یا حدودِ سیام تک پہنچکر سیام
دیش کے گھر دل میں جذب ہو جاوے ۔ تو یاد رکھنا چاہئے ۔ کہ سیامی بہادر
اس پرچار کے اثر کو انام یعنے جزیرہ نماے ہند چینی سے گذارتے ہوئے
خاص وسعتِ چین اور جاپان تک پہنچا کر چھوڑیں گے ۔ اور جاپان دیش
سے آگے یہ اثر قدرتی طاقت کے ذریعہ (ہمت مرداں مددِ خدا)
اسی راستہ سے پھر پاتال دیش میں جا سرایت کریگا۔ کہ جس سے قدیم
آریہ مختلف آرین گروہوں سے گذر کر امریکہ میں پہنچکر آباد ہوئے تھے
اوہو! وہ کیا عجیب زمانہ ہوگا۔ جبکہ کل سرشٹی (روئے زمین) پر
ایک ہی زبان سنسکرت (یعنے سب زبانوں کی ماں یا مخرج) و
ایک ہی عالمگیر ویدک مت (دھرم) اپنے پورے پورے جوبن
میں رائج تھے اور ہر کہ و مہ متنفس کے دل پر "اہنسا پرمو دھرمہ"
کا اعلےٰ اصول پوری طاقت سے کام کر رہا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ
مختلف ممالک کے آرین باشندے صرف سنسکرت میں ہی ایک دوسرے
کے ساتھ خط و کتابت کرتے اور ایک دوسرے کے مدعا کو سمجھتے تھے
زیادہ فاصلہ کا نقص یا کہ پہاڑی ۔ میدانی یا کہ سمندری جزیرہ کی حیثیت
یا کہ مختلف آب و ہوا کا اثر اُسوقت کے باشندگان کی پرچلت بھاشا
پر کسی قسم کا خلل پیدا نکر سکتے تھے جس طرح کہ ایک لنکا کا باشندہ بغیر
کسی وقت (تکلیف) کے اپنے دوسرے بھائی روس کے باشندہ سے

سنسکرتی لکھت پڑھت کرکے اُس کا حال دریافت کر سکتا تھا۔ اُسیطرح
سے پاتال دیش کے رہنے والا ایک آریہ کسی تبت کے ساکن سے اپنے
دل کا راز بھاشا مذکور میں بیان کرسکنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرتا تھا
ایک ہی زبان و ایک ہی دھرم کے رائج ہونے سے اُس زمانہ کی خلقت
کو پیچیدہ سے پیچیدہ کاروبار یا کہ بیوہار میں کسی قسم کی کوئی دقت کبھی پیش
نہ آسکتی تھی۔ یہ وہی زمانہ تھا۔ جبکہ شروع ہی سے بچوں کو سنسکرت
تعلیم دیجاتی اور اُن سے برہم چریہ دھارن کرنے یا کہ خاص میعاد تک
برہمچاری رہنے کے لئے تاکید کیجاتی تھی۔ اور ساتھ ہی اُن کو برہمچریہ کے فوائد
سے لگاتار آگاہ کیا جاتا تھا۔ برہمچاری رہنے کی وجہ سے بچوں (ذکور و اناث)
کے دماغ پراگندگی خیالات کے خلل یا مرض سے بالکل صاف رہتے تھے
پس دماغ کے ٹھیک قدرتی حالت (درجہ) میں کام کرتے رہنے
یا کہ قائم رہنے کے باعث بہت ہی تھوڑے عرصہ میں (غالباً تین برس
کے اندر) بچّے عام مضامین (شاریرک۔ ساماجک۔ آتمک) پر مدلل
آزادانہ و دھارمک یا عابدانہ طرز میں تحریری بحث مباحثہ یا لکھت پڑھت
کرسکتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ امیر و غریب کے لڑکوں اور لڑکیوں
کو مساوی حقوق اور ایک ہی پیمانہ پر اور ایک ہی درسگاہ میں برابر مفت
تعلیم دیجاتی تھی۔ اور درسگاہ بستیوں کے باہر کچھ فاصلہ پر کھلے میدانوں
وغیرہ میں ہوتے تھے۔ جہانکہ قدرتی نظارے بچوں کے کومل ہردوں
پر اپنا پورا اثر کرتے اور اُنہیں تندرست و بشاش رکھتے تھے۔ نہیں نہیں
بلکہ وہ یہ زمانہ تھا۔ جبکہ بلا لحاظ امیری (دولت) اور غریبی (افلاس)

بچوں کو ایک ہی قسم کا لباس دھارن کرنا پڑتا تھا۔ زمانہ حصول (تحصیل) تعلیم میں اُن کی نشست و برخاست و جائے رہائش میں کسی قسم کا کچھ فرق نہ ہوتا تھا۔ نیز امیری کے بیجا گھمنڈ سے اُن کو روکا جاتا تھا۔ اور سادہ طور پر زندگی گذارنے کے لئے اُنہیں خاص تعلیم دیجاتی تھی۔ یہ وہ اصلی وَیدک روشنی کا زمانہ تھا۔ جبکہ ذات پات کا فضول۔ بزدلانہ و احمقانہ خیال۔ یا دیگر قبیح و مذموم رسومات {مثلاً صغر سنی و بلا لحاظ گُن۔ کرم۔ سبھاؤ کی شادی۔ مردہ پتروں کے شرادھ۔ فرضی نرک و سورگ کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش۔ خیالی و وہمی دیوتاؤں کی ترپتی بھرپوری یا سیری کے لئے معصوم و بے زبان جانوروں کا ہَیں۔ جڑ یعنے غیر متحرک و غیرہ جاندار چیزوں کی پوجا یا عناصر پرستی۔ وغیرہ وغیرہ} کا نشان یا وجود صفحہ ہستی پر سے عنقا تھا۔ یہ وہ عالیشان زمانہ تھا۔ جبکہ لوگ اپنی آیو (عمر) کو ٹھیک ٹھیک چار حصوں میں منقسم کر کے اصلی مُسرت و آنند (راحت) کو حاصل کر کے خوشی خوشی اس دنیا سے کوچ کیا کرتے تھے۔ یہ وہ پاک زمانہ تھا۔ جبکہ کسی میڈی ایٹر یا انٹر سیسر (شافی۔ حبیب۔ ثالث) کی ضرورت کو مطلق بے بنیاد و لغو سمجھا جاتا تھا۔ اور کیول و خالص ایک اوم کی اوپاسنا یا عبادت کیجاتی تھی۔ یہ وہ ست جُگ یا کہ وہ انصاف کا زمانہ تھا۔ جبکہ محض کرم (عمل۔ فعل۔ ایکشن۔ ڈیڈ) ہی کو دکھ (عذاب یا کہ حالت پستی) و سُکھ (خوشحالی۔ فارغ البالی۔ بلندی) کا ذریعہ یا سبب مانا جاتا تھا۔ اور جتنے المقدور اس اعلٰے خیال یا کہ اُصُول کی پیروی (پالن) میں جسم۔ جان اور دولت تک کی پرواہ نہ کیجاتی تھی۔ یہ وہ پریم (محبت خالص

بشواس (اعتقادِ راست) وراستی کا زمانہ تھا کہ لوگ دھرم رکھشا کے لئے قربان ہوجاتے تھے۔ یہ وہ منوّر ودرخشاں زمانہ تھا جبکہ معلم لوگ (گورو۔ اُستاد۔ مدرس۔ اُپدیشک وغیرہ) پہلے خود اندریہ دمن (بے جاخواہشات جسمانی ونفسانی کو روکنا یا کہ حواسِ ظاہری وباطنی کو قابو میں رکھنا) کا سبق پڑھکر اور اس پر پریکشا (امتحان) میں پاس ہوکر اپنے ششوں (شاگردوں) کو بھی عین نظر الطاف سے اسی قسم کی تعلیم سے بہرہ ورکرتے ہوئے اُنکو نفاق۔ حسد۔ کینہ وبغض کے نقصانات سے خبردار کردیتے تھے اور نیز ششبھ آچرن (نیک چلنی) کے وصف اور اُسکی ضرورت کے اثر کو اُن کے دلپر ہمیشہ کے لئے نقش کرنے میں کامیاب ہوتے تھے۔ کیا اُس گذشتہ زمانہ اور موجودہ زمانہ جس کو آجکل زمانہ نیو لائیٹ (نئی روشنی کا زمانہ) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میں کچھ فرق ہے؟ ہاں ہاں۔ ضرور فرق ہے۔ اور ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جس مدعا کو لیکر میں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ اُس خیال کے مطابق تو اگر گذشتہ زمانہ کو روز روشن (دن) فرض کرلیا جاوے۔ تو اُس کے مقابلہ میں موجودہ زمانہ کو شبِ تاریک (اندھیری رات) ماننا پڑیگا۔ اتنی تفاوت ہونے کے کئی ایک وجوہ ہیں۔ جن کے یہاں بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کا ایک معمولی سمجھ کا شخص بھی خود بخود اُن وجوہ (اسباب) کو اپنی زندگی کے مختلف تجربہ کی مدد سے معلوم کرسکتا ہے آجکل کے زمانہ میں کل ہستی پر ایک عام فہم مکمل زبان کے رائج نہ ہونے سے جو تکالیف وبختیاں کہ ایک نوآموز (مبتدی) طالب علم سے لیکر

ایک گریجوایٹ - لرنڈ (عالم - فاضل) تجربہ کار و فلاسفر تک کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اُن کو تحریر میں لانا ایک بڑا اہم - نہیں نہیں - بلکہ ایک غیر ممکن سا امر ہے۔ جیسا میں نے اوپر ذکر کیا کہ پچھلے زمانہ میں تب جب کہ کل روئے زمین پر ایک ہی سنسکرت زبان جاری تھی اور برہمچریہ دھارن ضروری و لازمی امر تھا) ایک طالب علم بہت تھوڑے عرصہ یا کہ تین برس کے اندر اندر ہی مختلف امور پر بڑی آسانی و آزادی سے قلم زنی کرسکتا تھا۔ وہاں دوسری جانب جب موجودہ زمانہ کے ایک سٹوڈنٹ (طالب علم) کی حالت پر عام طرح سے نظر ڈالی جاتی ہے تو شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ سٹوڈنٹ مذکور سات آٹھ سال کی پڑھائی کے بعد بھی ایک معمولی سی تحریر اُردو - فارسی یا انگریزی میں بخوبی ادا نہیں کرسکتا۔ اس کی سب سے پہلی وجہ برہمچریہ دھارن کی کمی ہے۔ کیونکہ برہمچریہ دھارن نہ کرنے سے انسانی دماغ صحیح و سالم قدرتی حالت میں کام نہیں کرسکتا بلکہ اُس (دماغ) میں ایک قسم کے پریشانی کے خیالات بھرے رہتے ہیں اور انسانی جسم میں آلس - سستی - بے چینی و نفسانی کا دور حکمران رہتا ہے - اور اسی وجہ سے طالب علم کی توجہ و طبیعت یکسو نہیں رہتے۔

علاوہ بریں آجکل درسگاہیں قصبہ جات کے وسط وسط میں ہوتی ہیں اس لئے لڑکوں (بچوں) کا میلان (رغبت) عام بازاری چیزوں یا کہ مصنوعی (بناوٹی) رغبتوں کی طرف لگا رہتا ہے اور انہیں ایسا موقع بہت کم ملتا ہے کہ کچھ مدت کسی پُر فضا کھلے میدان میں رہ کر قدرتی نظاروں سے سکھشا حاصل کریں یا بہ الفاظ دیگر صحیفہ قدرت کا مطالعہ کرسکیں۔

اور ٹھیک ٹھیک تندرستی کا فائدہ اُٹھا دیں - پس ضروری ہے کہ بچّے دماغی حالت میں کمزور رہیں - اور جو کام کہ برہمچریہ دھارن کرتے ہوئے تین سال میں ہو سکے وہ بغیر برہمچریہ رکھنے کے دس برس تک نہ ہو سکے تجربہ شرط ہے -

دوسری وجہ مختلف زبانوں کی پڑھائی ہے اور یہ یا اس قسم کی پڑھائی مبتدی کو ہمیشہ کے لیئے ادھوری حالت میں رکھتی ہے - دیکھو پہلے زمانہ میں جبکہ کل سرشٹی کے بچوں کو ایک ہی زبان (جس کا نام نامی بہت جگہ درج کر چکا ہوں) میں تعلیم دیجاتی تھی - تو اُسوقت نہ تو انہیں مختلف زبانوں کی فضول پڑھائی میں اپنے بیش قیمت دماغوں کو خالی کرنا پڑتا اور نہ ہی انمول آیو (عمر) کے ایک بڑے حصّہ کو رائیگاں ضائع کرنا ہوتا - اور نہ ہی اُن بچّوں کے والدین وغیرہ کو اُن کے لیئے ہر ماہ وہر سال نئے نئے ایڈیشن اور مختلف آتھروں (مصنفین) کی بنائی ہوئی رنگین وشاندار کتب کی خرید وغیرہ کے لیئے بھاری اخراجات کا نامناسب بار اُٹھانا پڑتا تھا ایک ہی زبان میں تعلیم ہونے کے فوائد عیاں ہیں - اور وہ فوائد اُس زمانۂ قدیم میں جبکہ کل دنیا میں صرف ایک ہی زبان سنسکرت میں بچّوں کو تعلیم دیجاتی لازمی امر تھا - امیر وغریب کے لیئے مساوی یا یکساں طور پر ممدِ ثابت ہوتے تھے - مثلاً اُس زمانہ کی تعلیم (مادری ودرسی) میں ہر ایک بچّے کو بتایا جاتا تھا کہ اُس چیز یا شے جو پیاس بجھانے کے کام میں لائی جاتی ہے کا نام اُودا یا جل ہے - اور یہی نام یا لفظ تقریر وتحریر میں استعمال کرنا ہوگا - پس روئے زمین کے کل حصّوں کے باشندگان اپنی

تقریر و تحریر میں وہی لفظ برتتے یا استعمال کرتے تھے - اور جس کو ہر ایک فرد لبشر بغیر کسی نقص کے وبخوبی سمجھ سکتا تھا - یا آج کا زمانہ ہے کہ "جَل" کے اظہار کے لیے بیشمار الفاظ کا جاننا یا یاد کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً پانی - آب - ابو - وا - واجی - تنی (تیز) - آئیر - نام - سوبی - چری - پے - واٹر - می زو (امیزو) - ڈیکم - کیم وغیرہ وغیرہ - یہ چند ایک نام صرف "پانی" کے اظہار کے لیے درج کیے گئے ہیں - باقی سب چیزوں وغیرہ کے مختلف ناموں کا خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے - اور پس ایسی ادھوری تعلیم کا جو نتیجہ ہونا چاہیے - وہ بالکل عیاں ہے - اگر تمام موجودہ نے سار زبانوں جن کی تعداد چھ ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے کی واقفیت پیدا کرنے کے لیے کوئی شخص جد و جہد بھی کرے تو یقیناً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُس کی مراد ہرگز ہرگز اور کبھی بھی پورے طور پر بھی نہ آوے گی - اس کے لیے لاحد اخراجات کی ضرورت ہوگی اور جو ذرائع یا کہ سامان (مذکورہ بالا) کبھی بھی ایک شخص کو نصیب نہیں ہو سکتے -

تیسری وجہ جو موجودہ زمانہ کے طالب علموں کو اپنی اصلی تعلیمی کورس اور دماغی حالت میں کمزور رکھنے والی ہے - وہ یہ ہے کہ اُن بچوں یا طالب علموں کے والدین نہیں نہیں بلکہ اُن کے آچارج (آچاریہ) مدرس - سکول ماسٹر - پرنسپل - و دیگر تعلیمی نگران وغیرہ پہلے خود اعلٰے کیریکٹر (چال چلن - آچرن) کا نمونہ بن کر سچے دھرم بھاؤ و پریم (محبت خالص) کا اظہار اپنے شِشوں (شاگردوں) کے سامنے پیش نہیں کر سکتے - اور سب سے بڑھ کر آچاریہ کا عام برتاؤ

(سلوک) غریب و امیر بچوں کے ساتھ مساوی نہیں ہوتا۔ پس شاگرد لوگ اُن
کی خشک۔ بے اثر و طرفدارانہ تعلیم سے کچھ بھی حقیقی فائدہ اخذ نہیں کر سکتے۔
اسی مضمون کے متعلق اور جتنی عام و موٹی موٹی وجوہ ہیں۔ اُن کا یہاں درج
کرنا محض فضول معلوم ہوتا ہے۔

او ہو! میں اپنے خیال سے چُوک گیا۔ کیونکہ اس لوٹ کے اندر خصوصیت
کے ساتھ جو کچھ کہ مجھے لکھنا تھا۔ وہ نہیں لکھا۔ بلکہ اُس کی بجائے کچھ
اور ہی لکھدیا۔ لیکن خیر۔ اب میں اپنے اصلی مطلب کیطرف آتا ہوں۔
میرا مدعا یا کہ مقصد اس امر کی پڑتال کرنا ہے کہ آیا دراصل کوئی ایسا زمانہ
ہوگذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی پر **آرج دھرم** اور **آرج بھاشا**
(سنسکرت) درتمان تھے۔ یا کہ یہ خیال محض ایک فرضی خیال ہی ہے۔
قریباً چھ برس کا عرصہ ہُوا ہوگا۔ کہ میرا اپنا یہ خیال تھا۔ کہ کل روئے زمین
پر آرج راج (راجیہ) اور سنسکرت کا پرچلیت ہونا (یعنے زمانہ قدیم
میں پرچلیت تھا) ایک امر محال ہے۔ لیکن واہ رے زمانہ کی تبدیلی
کہ آج تھوڑے ہی عرصہ بعد میں تہ دل سے قائل ہوگیا ہوں۔ کہ ضرور
و بلاشک وشبہ ایک ایسا نادر زمانہ ہوگذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی کو
آرین دھرم و سنسکرت {سب زبانوں کی ماں اور بے نقص و پاک
زبان *The perfect language*} کی قدرتی
فضیلت و عظمت کا جوبن اپنے مقدس و نورانی سایہ کے فیض سے
فیضیاب کر رہا تھا۔ یوروپین تحقیقات اور میرا اپنا مختلف سفر اس میری
خیال کی تبدیلی کا باعث ہیں۔ اور بس اس تبدیلی خیال نے مجھے امر

مذکور کی پڑتال اور اس نوٹ کے لکھنے کا موقع دیا ہے۔

اس بات کے ماننے میں تو شاید کسی شخص کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کہ فی زمانہ بہت سے امورات کی تحقیقات میں یوروپین اور خاصکر انگریزی تحقیقات کو سب سے بڑھ کر قابل وقعت سمجھا جاتا ہے۔ پس جب خود انگریز لوگ (اہل فرنگ) اس بات کو بڑے فخریہ طور پر اور بصد خوشی تسلیم کرتے ہیں کہ وے اُن پُرانے (قدیم) آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ کہ جن آریاؤں نے ایشیا کے مختلف حدود {کوہ ہمالیہ کا دامن تبت۔ روس۔ عرب وغیرہ} سے کوچ کر کے یوروپ (آریہ پُرب) کے بر اعظم کو آباد کیا تھا۔ ان الفاظ کی تصدیق پُرانی تواریخ ہند و قصص ہند سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ نیز اہل فرنگ اس بات کے بھی مُقر ہیں۔ کہ اُن آریہ بزرگوں کی زبان سنسکرت تھی اور مفصلہ ذیل یوروپین زبانوں کی شاخیں آرین لینگویجز سے تعلق رکھتی ہیں ٭

از انگلش گرامر اینڈ انالائی سس مُرتبہ

مسٹرز ولیم ڈیوڈسن بی - اے لنڈن

جوسف کروس بی ایلکاک صاحبان

موجودہ تقسیم زبانوں کی

ایشیاٹک

---

۱ - سنسکرت -

۲ - پراکرِت - } قدیم بگاڑ سنسکرت کا -

۳ - پالی -

} انڈین - Indian

انڈین
Indian.

۴- { ہندی- / ہندوستانی- / بنگالی- / مرہٹی وغیرہ- } جدید بگاڑ سنسکرت کا-

۵- سنگالی- (سیلون یعنے لنکا زبان-)

۶- جپ سی زبانیں- (ہندو پٹھوئی لوگوں کی بولیاں-

نوٹ- برہمی- سیامی- ملائی- کاوی یعنے جاوا کی خاص زبان چینی جاپانی وغیرہ- سب کی سب زبانیں مذکورہ بالا زبانوں کا مخلوط یا مکسچر ہیں (آر- ڈی- الیس)

ایرانی عن
Iranian.

۱- زینڈ- (معدوم)-

۲- کوئی فورم- (پہلوی وغیرہ)-

۳- جدید فارسی-

۴- آرمی نی عن-

۵- کردش- کھردش-

۶- افغان- (پشتو)-

نوٹ- زائد واقفیت کے لئے کئی ایک انگلش ''سائیکلوپیڈیاز'' ملاحظہ ہوسکتی ہیں- (آر- ڈی- الیس)-

یوروپین

کیلٹک Keltic

سائم رِک Cymric شاخ۔

۱۔ ویلش ۔ Welsh

۲۔ کارنش ۔ (معدوم) Kornish

۳۔ باس برےٹون یا آرموری کن۔ Bas-Breton or Armorican,

گادھیلک Gadhelic شاخ

۱۔ ارس یا آئرش Erse or Irish

۲۔ گاے لِک ۔ گیلک ۔ Gaelic

۳۔ مینکس Man

پرانی اٹالین بولیاں

اٹالی عن Italian

۱۔ اوسکن ۔ (معدوم) Oscan

۲۔ عم بری عن ۔ (معدوم) Umbrian

۳۔ لیٹن ۔ (معدوم) Latin

بیٹں سے نکلی ہوئی بولیاں نام روئیں۔

اٹالی عن۔ Atalian

۱۔ اٹالین۔ اٹالی عن۔ (اٹلی کی بولی) Italian
۲۔ فرینچ۔ French
۳۔ پرووِنکل۔ Provencal
۴۔ سپینش۔ Spanish
۵۔ پرتگیوز۔ Portuguese
۶۔ رومن سِش۔ Romansch
(سوِٹزرلینڈ کے علاقہ گری سُونز میں بولی جاتی ہے۔)
۷۔ ولاچی عن۔ Wallachian

گریک Greek

الف۔ قدیم گریک بولیاں۔ Greek
۱۔ ئی عونک۔ Ionic
۲۔ ڈورک۔ Doric
۳۔ اےعولک۔ Aeolic
۴۔ آٹک۔ Attic
ب۔ جدید گریک یا روماعک Romaic

Teutonice

لوجرمن Low German
۔ موسو گوتھک (معادم)۔ Moeso Gothic

ٹیوٹانِک
Teutonic

۲- فری سی عَن — Frisian

پُرانی فری سی عَن۔ (معدوم)

جدید فری سی عَن۔ (فریس لینڈ میں بولی جاتی ہے۔)

۳- ڈَچ (ڈچی) — Dutch

پُرانی ڈَچ۔ (معدوم)

جدید ڈَچ۔ (ہالینڈ و بلجیم میں بولی جاتی ہے)

۴- فلیمش — Flemish

پُرانی فلیمش۔ (معدوم)

جدید فلیمش (مروج)

۵- پُرانی سیکسن۔ (معدوم) — Saxon

۶- انگلش (انگریزی) — English

پرانی انگلش یا اینگلو سیکسن۔ (معدوم)

جدید انگلش۔ (مروجہ انگریزی)

لو لینڈ سکاچ۔ — Lowland

۷- سکنڈی نادی عَن۔ (سکنڈی نے وی اَن)۔

Scandinavian

پُرانی نورس۔ — Norse

آئس لینڈک۔ Icelandic

سکنڈی نادی عَن

فیرو ئک — Feroic

ٹیوٹونک Teutonic	Danish	ڈانش ۔
	Norwegian	ناروی گی عن ۔
	Swedish	سویڈش ۔
	High German	ہائی جرمن
		پرانی ہائی جرمن ۔ (آٹھویں سے گیارھویں صدی مسیح تک) ۔
		مڈل ہائی جرمن ۔ (بارھویں سے پندرھویں صدی تک) ۔
		جدید ہائی جرمن ۔
لیٹک Lettic	Lettic	پُرانی لیٹک ۔
	Lettish or Livonian	لے ٹش یا لے وونی عن ۔
		(مروج در علاقہ کورلینڈ و لی وونیا ۔
	Lithuanian	لیتھوآنی عن[1] (غربی روس و پرشیا میں بولی جاتی ہے)
سکلاوونک Sclavonic	Sclavonic	جنوبی شرقی (جنوب مشرقی) سکلاوونک ۔
	Bulgarian	پرانی بلگیری عن ۔
		جدید بلگیری عن ۔

[1] لیتھوآنی عن زبان کو اس وقت تک سنسکرت سے زیادہ تر ملنے کا فخر حاصل ہے ۔

Sclavonic:

رشی عن۔ (روسی) Russian

علائی ری عن۔ Illyrian

سردی عن۔ Servian

کروشی عن۔ Kroatian

سلووی نی عن۔ (مروج درکارن تھیا وسٹائی ری آ۔) Slavenian

غربی سکلاوونک

پولش۔ Polish

بوہی می عن یا چے چی عن۔ Tchechian

سلوواکی عن۔ (ہنگرے کے سلووک لوگ بولتے ہیں۔)

وینڈعن۔ یا سوربی عن۔ (لوساشی عن بولیاں۔)

پولابی عن۔ Polabian

آریہ "Aryan" سنسکرت لفظ ہے۔ جس کے

معنے "Honourable" آنرایبل (معزز) و "Noble" نوبل (شریف نیک) کے

ہیں ۔

امثال (مثالیں)

سنسکرت	گریک (یونانی)	لیٹن	گوتھک	اینگلو سیکسن	انگلش	اردو معنی یا مطلب
بھراتر	بھراتیر	فراتیر	بروتھر	پروعودر	برادر	بھائی
پتری (پتا)	پاتیر	پاتر	فادر	واتر	فادر	باپ
پورن (پورنا)	پلے عوس	پلی نُس	فلس	دُول	فُل	بھرا ہوا۔ پُر۔
جاتی	جی نوس	جی نُس	کینی کونی	چِن نی	کِن	رشتہ۔ رشتہ دار
مدھیا	میس سوس	می ڈی اُس	مِڈ جا	منی	مِڈ	درمیان۔ نصف۔ نیم۔ آدھا۔
اُدا (عدا)	ہُوڈُر	اونڈا	واٹو	وازر	واٹر	پانی
پادا (پدا)	پوعس پوڈوس	پیس پیڈس	فوٹس [illegible]	ودعوز	فٹ	پاؤں
ہرد (ہردہ)	کردیا	کور، کورڈس	ہیرٹو	ہرزا	ہارٹ	دل۔ قلب۔ ہردہ
ہنسا	چین	عن سر	گنس	کنس	گوس	راج ہنس (ایک قسم کا پرند)

نوٹ:۔ گوتھک و انگلش کی قرابت یا ملاپ پر ذرا غور کیجئے۔

مزید انفارمیشن کے لئے "گرم مس لا" = Grimm's Law
discovered by Mr. Jakob Grimm
یعنے گرم صاحب کا دریافت کیا ہوا قاعدہ یا قانون

اور ورنرس (قاعدہ) Verner's Law (ورنر صاحب کا قاعدہ)
کہ جنمیں آرین لینگویجز کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ
کئے جا سکتے ہیں۔

اوپر لکھی مثالوں وغیرہ سے صاف طور پر عیاں ہے کہ سنسکرت کے
روپ کو دوسری زبانوں میں لاکر {نہیں نہیں بلکہ کل دوسری زبانیں سنسکرت
کے بگاڑ سے بنیں۔} کس طرح پر بدلا یا بگاڑا گیا۔ اس میں ذرا بھی شک
نہیں کہ سنسکرت کل روئے زمین کی زبانوں کا مخرج۔ منبع یا ماں ہونے
کا قدرتاً طور پر فخر رکھتی ہے۔ اور کل دنیا کے سچے" محققین حق شناس۔
منصف مزاج اور بے متعصب اصحاب (انسان۔ اشخاص) اس
پرفیکٹ (مکمل) لینگ وج (زبان) کو سب زبانوں کی روٹ
Roots (بیخ۔ بنیاد۔ جڑ۔ اصل) ماننے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے
لیکن افسوس کہ تعصب بھی کیا بری بلا ہے۔ یہ مرضِ موذی و مہلک (تعصب
یعنے بے جا طرفداری۔ بے منصفانہ رعایت) جن انسانوں کو چھو گئی۔
اس نے اُن (متعصب انسانوں) کو اتنا زیر لپیٹ۔ رام۔ کمزور تنگ
خیال و بے دماغ کر دیا۔ کہ اُن کو "راستی" (سچائی) کو راستی سمجھنا بھی کلمہ
کفر کے برابر معلوم ہونے لگا۔ تعصب کے غلبہ کے اثر نے اُن انسانوں
کے دل و دماغ اور تمام جسمانی رگ و ریشہ میں اتنی پائیدار و زبردست

سرایت کی۔ کہ جس کی وجہ سے اُس متعصبانہ اثر کی ہیٹ (حرارت) سے
اُن کے اندر سے اُسی قسم کی مضر گیس (زہریلی وکثیف گرم ہوا) ہر وقت
خارج ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ پس تعصب کی صفت سے موصوف
(متصف) اصحاب سے ہرگز ہرگز یہ امید نہیں ہوسکتی کہ وے صاحبان
سنسکرت جیسی پاک وکمل زبان کو سب زبانوں کی روٹ ماننے میں علانیہ
طور پر اقبال یا اقرار کرسکیں۔ اور اس دیوبانی (سنسکرت) کے پرچار
واشاعت کے لئے سر توڑ کوشش وسعیٔ بلیغ کرکے اپنے معلومات کا دائرہ
وسیع کرسکیں۔ ہمارے خیال میں سنسکرت زبان کسی ایک خاص ملک
یا فرقہ کی ملکیت نہیں ہوسکتی۔ بوجہ ہونے

یونی ورسل لینگوج (عالمگیر زبان) Universal Language

کے روئے زمین کا ہر ایک فرد بشر (انسان) بلا لحاظ مذہب و ملّت
ورنگ وروپ یکساں اور مساوی طور پر اس زبان کی تحصیل سے مستفید
ومستفیض ہوسکتا ہے۔

ٹیبل آف ڈیوژنز آف دی آرین لینگویجیز

یعنے

آرین زبانوں کا نقشۂ تقسیم

{مندرجہ چیمبرس اِٹی مالوجیکل ڈکشنری آف دی انگلش لینگویج}

انگریزی زبان {یعنے اینگلو سیکسن کی بیٹی - اولاد یا کہ نتیجہ} اُن زبانوں میں سے ایک زبان (بولی) ہے کہ جن کو لوجرمن بولیاں (زبانیں) Low German dialects کہا جاتا ہے - اور یہ لوجرمن بولیاں انڈو یورپین یا آرین لینگویجز کی شاخ موسومہ ٹیوٹونک Teutonic ایک جزو (حصہ) ہیں - آرین لینگویجز چھ خاص یا کہ بڑی شاخوں میں منقسم ہیں - وہ چھ شاخیں یہ ہیں -

Slavonic سلاوونِک	Teutonic ٹیوٹونک	Graeco Latin گریکو لیٹن	Celtic کیلٹک
Persic پرسِک	Indian اِنڈین		

ٹیوٹونک شاخ تین درجوں (جماعتوں) میں منقسم ہے۔ یعنے لو جرمن۔ ہائی جرمن۔ سکنڈی ناوی عن۔

Teutonic = ٹیوٹونک

1.- Low-German = لو جرمن
- 1.- Moesogothic - موسو گوتھک۔
- 2.- Anglo Saxon - اینگلو سیکسن۔
- English انگلش۔
- 3.- Old Saxon - پرانی سیکسن۔
- 4.- Frisian فری سی عن۔
- 5.- Dutch ڈچ۔
- 6.- Flemish فلیمش۔

2.- High = German - ہائی جرمن -
- 1.- Old High German پرانی ہائی جرمن
- 2.- Middle High German مڈل ایضاً (درمیانی)
- 3.- New High German نئی ہائی جرمن (جدید)

Teutonic ٹیوٹونک

3. Scandinavian = سکنڈی ناوی عن
- 1.- Icelandic آئس لینڈک۔
- 2.- Norwegian ناروی جی عن۔
- 3.- Swedish سویڈش۔
- 4. Danish ڈانش۔

Celtic

کیلٹک شاخ ذیل میں درج ہے۔

I

پہلا حصّہ Gadhelic or Erse گادھیلک یا ارس

1.- Irish - آئرش

2 - Scottish Gaelic سکاٹش گیلک۔

3. - Manx مینکس۔

II

دوسرا حصّہ Cymric سائمرک

1.- Welsh - ویلش

2. Cornish کارنش (معدوم)

3. - Breton

نیز یہ امر بھی کسی سے مخفی نہیں کہ اہل فرنگ کی رائے میں پُرانے آریہ لوگ اعلےٰ درجہ کے عابد۔ راست باز۔ وعدہ یا عہد کے پکّے۔ دیانت دار۔ جفاکش و بڑے بہادر تھے۔ تواریخ وغیرہ سے اسکا ثبوت ملتا ہے۔

اب میں روئے زمین کے سب سے بلند حصّہ خشکی کہ جس پر سب سے اول سرشٹی کا ظہور ہونا مانا جاتا ہے کو لیکر اس امر کی پڑتال کرونگا۔ لیکن اس سے بھی اول دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ The loftiest in the World کو لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ

نام ہمالیہ ہے۔ دیکھو "ہمالیہ" سنسکرت شبد ہے یعنے ہم وآلیہ (آلا) کا مرکب۔ ہم کے معنے برف اور آلیہ کے معنے گھر یا مقام وغیرہ۔ یعنے برف کا گھر یا مقام۔ یا بالفاظ دیگر وہ مقام جو مدامی (ہمیشہ) برف سے مستور رہتا ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ نام آغاز سرشٹی (ابتدائے آفرینش) کی سب سے پہلی مخلوق ناطق یعنے انسانوں وحشیوں (جن کو اُس وقت "آریہ جاتی" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔) نے رکھا۔ اور ایسی بھاشا میں وہ نام رکھا۔ جو آغازِ سرشٹی میں مُروج ہوئی یعنے سنسکرت۔ اور اب تک وہ نام بدستور قائم رہا۔

اب سب سے اونچے (بلند) ملک (آبادی)

The highest Country in the world

کو لیا جاتا ہے کہ جس کا نام تبت یا تھیبت ہے۔ یہ نام بھی سنسکرتی مرکب لفظ معلوم ہوتا ہے یعنے تی ہیتھی بمعنے زمین (خشکی) اور بت بمعنے بہت اونچا۔ بہت بلند وغیرہ۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ نام آریاؤں کا مقرر کردہ ہے۔ علاوہ بریں اس ملک کے دریاؤں مثلاً برہم پتر۔ جھیلوں۔ مثلاً مان سرودر اور پہاڑوں مثلاً کیلاس کے ناموں سے صاف سنسکرت کی خوشبو ٹپکتی ہے۔ تبت کے لاماؤں و دیگر عام متمول (امیر) لوگوں کے دیہانت کے بعد اُن کی لاشوں کو خوشبودار لکڑیوں کی چتا میں جلایا جانا ویدک ریتی (رسم) کے رواج کا بدیہی ثبوت ہے۔ ملک تبت کے مختلف حصوں میں در و دیوار پر "ادم منی پدمنی" یا کہ "ادم منی پدمنے ہوم" کا کندہ ہونا

سنسکرت کی فضیلت اور آرج دھرم کی قدامت کی خاص علامت ہے
قصہ کوتاہ چونکہ اس دیش کا موجودہ مذہب اس دم تک بُدھ ہے اور
بدھ مذہب آرج دھرم کا بگاڑ ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُنکی مذہبی کتب
مقدس بھی پالی جو مگدھی و سنسکرت کا بگاڑ ہے میں تحریر ہیں۔ اسلئے
روز روشن کیطرح عیاں ہے کہ کسی وقت تبت خالص آرین دیش تھا
اور آریاؤں نے ہی اُسکو آباد کیا تھا۔

تبت کے پڑوسی یا کہ ملحقہ ملک جو تمام دنیا کے ممالک میں
سے بلحاظ آبادی بڑا ہے۔ اور جس کا نام چین ہے اور اصل لفظ چن
ہے۔ جس کے معنے علامت۔ نشان یا کہ خط و خال کے ہیں۔ اور
یاد رہے کہ اسی لئے اہل چین اپنے ملک کو کسی خاص قطعۂ زمین (بر اعظم
ایشیا) کا وسطی یا مرکزی حصہ قرار دیتے ہیں۔ اور اس بات پر نازاں
ہیں کہ خدا (تھی عن کونگ) نے اُن کو دیگر ملکوں پر ترجیح دے کر درمیانی
حصہ عنایت کیا۔ [واقعی یہ ملک قدرتی نظارے کو بخوبی جتلاتا ہے]۔

عمر رسیدہ چینی لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اُن کے دیش میں مُردہ جلانے
کی رسم عام طور پر رائج تھی۔ مگر قریباً دو سو برس سے اس رسم کا خاتمہ
ہو گیا۔

اہل چین کے عام عقائد و رسومات پورانک لوگوں سے ملتی ہیں۔
کیونکہ اول الذکر بھی مردہ بزرگوں کی پوجا و شرادھ کرتے۔ اُن کے نام پر
مختلف اقسام کے سامان جلانے اور بطور خیرات وغیرہ کے دیتے ہیں
اور علاوہ ازیں اہل چین کا جن بھوت و چڑیلوں کے سایہ سے ڈرنا۔

ہر ایک کام کے شروع یا کہ سفر وغیرہ میں جانے کے لئے مہورت (شگون) کا دیکھنا۔ مختلف دیوتاؤں پر اعتقاد رکھنا۔ چاند گرہن و سورج گرہن کے وقت راہو و کیتو کے خوف سے ڈر کر ڈھول وغیرہ بجا کر خاص خاص پرستش کرنا اور کوان ژن (کوان ین) دیوی سے اولاد کا مانگنا وغیرہ وغیرہ فضول رسمیات صاف طور پر اُس اندھکار (تاریکی جہالت) کو جتلاتے ہیں۔ کہ جس نے پرانک زمانہ کے آغاز میں ویدک دھرم کی روشنی (سوریہ) پر سیاہی یا کلنک لگانے کے لئے تباہی و اندھیر گردی برپا کر دی۔ مگر خیر اس سے آگے بڑھ کر میں ملک چین کے موجودہ فرقہ تاؤ۔ لاؤچز یا کہ فرقہ چاؤ (اپنے وہ لوگ جو مہاتما تاؤ یا کہ لاؤچز کے مرید ہیں) کو صدقدل سے آفرین وشاباش کہتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس دم تک ویدک دھرم کی روشنی کے چند ٹمٹماتے ہوئے ذروں کو روشن رکھنے میں ثابت قدمی و استقلال کو کام میں لایا۔ تمام چینی مندروں میں اسی فرقہ کے لوگ مہنت وپجاری کا کام کرتے ہیں۔ تمام اہل چین پر ان کا بڑا رعب ودبدبہ ہے۔ یہ لوگ عمر بھر مجرد رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت لوگ سر و ڈاڑھی کے بال نہیں کٹواتے۔ مدھ (منشی اشیاء یعنے شراب و کوئی نشہ وغیرہ) مانس (گوشت۔ مچھلی۔ انڈا وغیرہ) دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ بالکل نہیں کھاتے۔ ان کی خوراک چاول۔ سبزی۔ مونگ پھلی کا تیل وغیرہ ہیں۔ تمام فرقہ مذکور وعموماً دیگر اہل چین بھی آواگون کے قائل ہیں۔ ان کا موجودہ مذہب

نوٹ:۔ کل اہل چین ہر روز صبح سویرے اور شام کو بلاناغہ لوبان (دھوپ۔ سگندھت) وموم کی بتیاں اپنے گھروں کے اندر و باہر دروازے کے نزدیک جلاتے ہیں۔ جو کہ ہرسیا گیوں کے عمل کا نمونہ ہے +

بدھ ہے جو ویدک مت کا بگاڑ ہے

علاوہ بریں عام اہل چین ہولی (ہندو تہوار) کی رسم پورے طور پر ادا کرتے ہوئے سال بھر میں ایکدفعہ کئی روز تک رام لیلا کرتے ہیں جسمیں ہزاروں لوگ رات کے آٹھ بجے سے لیکر ایک بجے سویرے تک لیلا کو دیکھتے ہیں۔ ہولی کی رسم خاص ہندو ہولیوں کے دنوں کے لگ بھگ ادا کی جاتی ہے۔

اہل چین چوٹی بھی رکھتے ہیں سنہ ۱۶۴۴ء سے پیشتر اہل چین سر کے سب بال رکھتے تھے۔ مگر سنہ ء مذکور میں مانچو حاکم نے صرف ایک لمبی چوٹی کے رکھنے کا حکم صادر کر دیا۔ اور باقی بال چٹ۔ مذکورہ بالا حالات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کسی وقت کل ملک چین آریہ دھرم کے زیر سایہ ہونے کا فخر رکھتا تھا۔

اب ذرا آگے چلکر ملک چین کے پڑوسی ملک کو جو کہ نقشہ یا خاکہ ممالک پر دیکھنے سے بھگوے یا کہ ہلکے گیروے رنگ میں ایشیا و یوروپ کے دونوں حدود میں ہزاروں میلوں تک پھیلا ہوا نظر پڑتا ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ ملک جو کل روئے زمین یا کہ خشک سطح زمین کا قریباً ساتواں حصہ ہے۔ لیا جاتا ہے۔ اس ملک کا نام رشیا یا روس ہے۔ رشیا سنسکرت زبان کا مرکب لفظ ہے۔ یعنے رشی آ۔ (آ مخفف ہے آلیہ یا آلا کا جس کے معنے مقام یا جگہ وغیرہ کے ہیں) جس کا مطلب رشیوں (عالم۔ عامل۔ عابد۔ زاہد وغیرہ)

کیجائے سکونت ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو کہ کسی زمانہ میں سرتاج دنیا ہو
گذرا ہے۔ گو اسوقت روسی آبادی کا حصہ کثیر عیسائی مذہب رکھنے والا
ہے۔ مگر باوجود عیسائی مذہب کا پیرو ہونے کے بھی عجیب عجیب پورانک
رسومات اور خصوصاً بُت پرستی ان میں پائی جاتی ہیں۔ انگریزی تحقیقات
ہمیں بتاتی ہے کہ اسوقت تک یہ لوگ بدھوار اور شکر وار کو برت باروزہ
رکھنے اور گوشت۔ پیاز۔ لسن۔ دودھ۔ گھی وغیرہ نہیں کھاتے۔ بلکہ ملک
چین کے فرقہ تاؤ کی طرح خاص خاص غلہ سبزی اور تیل وغیرہ کھاتے
ہیں۔ ان لوگوں میں گوشت خوری کی عادت اسوقت تک بہت ہی کم
ہے۔ یہ لوگ سبزی و دیگر غلہ جات کو ذریعہ زندگی مانتے ہیں۔ اس سے
بڑھکر غربی روس کے علاقہ لتھُوآنیا Lithuania
کو لیا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں چند ایک انگریزی سطور ایک انگریزی
کتاب سے جو سنہ ۱۹۰۱ء کی چھپی ہوئی اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے دربارہ
حالات ملک روس طبع کی ہے بجنسہ درج ہیں ✤

"The Lithunian Language
Spoken by about 12 Lakhs. is re-
markable as coming nearer the
Sans krit than any othar aryan
languages.. The peopl. thoug no-
minally belonging to the Roman

Catholic or Greek Churches cling to many heathen costoms. when anyon is dying, all seed corn is remaited from the house under belief that if it were there when the sould left the body it would never grow a hole is pierced in the wall above the sickmans head to give passage to his a parting saul.

اوپر لکھی انگریزی کا مطلب یہ ہے۔

" لتھوآنی عن (لتھوآنیا کی) بولی جو قریباً بارہ لاکھ آدمیوں کی آبادی میں بولی جاتی یا کہ پر چلیت ہے۔ باقی تمام آرین بولیوں (اوپر اسی نوٹ میں ایک نقشہ کی شکل میں بیان ہو چکی ہیں) کی نسبت زیادہ تر سنسکرت کے نزدیک آنے (یعنی سنسکرت سے ملنے کے لئے) مشہور ہے۔

لوگ (یعنی اہل لتھوآنیا) اگرچہ برائے نام رومن کیتھولک یا گریک چرچوں (رومن یا یونانی عیسائی عبادت گاہوں۔ گرجوں یا جماعتوں) سے تعلق رکھتے مگر بہت سی بت پرستانہ رسومات سے چمٹے ہوئے یا پیوستہ ہیں۔

جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے۔ تو تمام تخم ریزی والا غلہ (یعنے وہ اناج جو برائے بونے بیجنے یا تخم ریزی کرنے کے لئے موجود ہو) گھر سے باہر نکال لیا جاتا ہے۔ اس اعتقاد یا خیال سے کہ اگر جیو (روح) کے سر پر (جسم) نیا گئے کے وقت وہ (یعنے غلہ) وہاں (یعنے وہ گھر جہاں کوئی شخص مرنے لگا ہے) رہا۔ تو وہ (غلہ) ہرگز نہ اُگیگا۔ بیمار شخص کے سر کے اوپر سرہانہ والی دیوار میں روح (جیو) کے پرواز کے لئے ایک شگاف (سوراخ) کر دیا جاتا ہے"۔

گو عیسائی لوگوں کے خیال میں اس قسم کا عمل ایک بُت پرستانہ بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر میں تو اس رسم کو نہایت ہی پاک۔ ضروری و طبی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس قسم کا عمل کسی قسم کے پرند یا کہ انسان کی پرستش تو نہیں۔ جیسا کہ عموماً رومن کیتھولک وغیرہ چرچوں (گرجوں) میں باز (پرند) کی دھاتی تصویر یعنے بت یا کہ مریم کی مورتی کی پرستش ہوتی ہے۔ نہیں نہیں یہ صلیب (کراس) کے نشان کی بھی پرستش نہیں جو کہ عام عیسائیوں میں رائج ہے۔

اہل لتھوآنیا میں اور کئی ایک پورانک رسومات اب تک پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے سینکڑوں لوگ آواگون کے قائل ہیں۔ اسی علاقہ کے مقام کوونو [illegible] جو سرحد جرمنی سے ملتا ہے۔ اور دینا میں بھی کئی ایک نشانات ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پورانک رسومات سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی ایک خاص خاص درختوں (پیپل وغیرہ) کی پوجا۔

علاقجات رشیا کے آریا لوگوں ہی نے جرمنی (آریہ منی) کو آباد کیا پی ار ہن شلنگ سائیکلو پیڈیا میں لیتھوآنیا کی بابت تحریر ہے۔ کہ یہ علاقہ اپنی بولی (زبان) کی خاص خاص خصوصیتوں کے لئے مشہور ہے۔

کسی وقت پولینڈ و پرشیا وغیرہ کے لوگ بھی لیتھوآنیا کی کئی ایک مذہبی امورات میں خاص حصّہ لیتے تھے۔ کوئی زمانہ تھا کہ کل روس کے مختلف مقامات میں بڑے بھاری ہون یگیہ ہوا کرتے تھے۔ اور جس مطلب کے لئے وسیع ہون کنڈ موجود تھے۔ وہی ہون کنڈ آجکل پارسیوں کے آتشکدوں کی طرح پوجے جاتے ہیں۔ لیتھوآنیا میں بھی ان پختہ سنگین کنڈوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا۔ جبکہ کل روس آریاؤں سے معمور تھا۔ روس کے مختلف مقامات و علاقجات سے آریہ لوگ کوچ کرتے ہوئے یوروپ کے مختلف ممالک میں آباد ہوئے۔ یہی رشیا تھا۔ کہ جس کے آریہ باشندے علاقہ Kamtschatka کے نواح سے ہوتے ہوئے خاکنائے بیرنگ سے گذر کر الاسکا میں اپنا قدم جماتے ہوئے امریکہ میں جا بسے تھے۔ رشیا کی مشہور ویجیٹیرین (سبزی خور) قوم "دکھوبور" (جس کو سنہ ۱۸۹۸ء میں ملک روس سے جلا وطن کیا گیا تھا) آریہ دھرم کے خاص خاص صفات سے موصوف یا بہرہ ور تھی۔

روس کے بعض علاقوں میں (جو حدود چین سے ملحق ہیں) بدھ مذہب کے پیرو بھی عام پائے جاتے ہیں۔

پس مذکورہ بالا سطور سے صاف عیاں ہے کہ کسی وقت کل ملک روس

میں خالص آدم کا جھنڈا سربفلک لہراتا تھا۔ اور یہ جھنڈا ایشیا، یوروپ اور امریکہ کی عام آبادیوں پر اپنا سایہ پہنچاتا تھا۔

اب اُس مُلک کو لیا جاتا ہے۔ جس نے کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ اپنا ایک خاص دوستانہ مگر شاہانہ تعلّق ملک رشیا کے ساتھ پیدا کرتے ہوئے آخرالذکر ملک پر اپنی ہمت مردانہ و بہادری کا سکہ جمایا۔ اس ملک یا کہ ٹاپوز مجمع الجزائر کا نام **جاپان** ہے۔ جاپانی نام اس جگہ کا **نہول** Nikon یا نپون Nippon ہے۔ چینی زبان میں اسکا نام **جےپن** Jehpen ہے یعنے سورج نکلنے کا مقام جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ چونکہ جاپان ملک چین کے مشرق میں واقع ہے۔ اس لیئے اہل چین نے طلوع آفتاب کا مقام جاپان خیال کر لیا۔

ملائی لوگ (اہل ملایا) **جاپان** کو **جپن** بولتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سنسکرت کے لفظ ہبن یا یوبن کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے۔ آخرالذکر لفظ کے معنے جوان و خوبصورت کے ہیں۔ ملک جاپان بھی قدیم آریاؤں نے آباد کیا تھا۔ جاپان کی آبادی میں سب سے پُرانی یا قدیم قوم Ainos یا Ainu ایںو ہے۔ انگریزی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ قوم اینو قدیم زمانہ کے آریاؤں کی بچت کھچت ہے۔ مگر اسوقت یہ قوم بڑی ادویا کی حالت میں پڑی ہوئی جنگلی کہلاتی ہے۔ اب میں انگریزی تحقیقات کے رو سے جتلاؤنگا کہ جاپان میں قدیم آریاؤں کا قدم ضرور رہا۔ لیجیئے مفصلہ ذیل انگریزی فقرہ اس امر کی تصدیق پر کچھ روشنی ڈالیگا۔

"Real Origin of the Japanese

In very early times northern asia was peopled by mongolian tribes somewhat like the Chinese, The aryans are supposed to have lived to the west of them in central asia, just as the aryans spread westward to Europe and eastward to India so the mangolians similarly migrated. According to Chinese accounts, some of them, settled at an early piriod partly in Corea and partly in the adjacent islands

---

اُردو مطلب -

جاپانیوں کی اصل - (آغاز - شروع - بنیاد) بہت پہلے (یعنے قدیمی) زمانہ میں شمالی ایشیا منگولیا کے فرقوں سے بسا تھا - یعنے منگولین فرقوں نے شمالی ایشیا بسایا یا آباد کیا تھا - یہ فرقے کچھ کچھ اہل چین سے ملتے تھے - یعنے مانند اہل چین کے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت

آرینیز (آریہ لوگ) بھی اُن (منگولین فرقے) کے مغرب (یعنے غربی حصّہ) میں وسطی ایشیا میں رہتے تھے۔ بعینہٗ یا کہ ٹھیک جیسے کہ آریہ لوگ غربی جانب یوروپ کو یا کہ یوروپ کیطرف اور شرقی جانب انڈیا (ہندوستان) کیطرف پھیلے۔ ویسے ہی یا اُسی طرح منگولین نے بھی نقل مکان کیا۔ اہل چین کے بیان (یا کہ خیال) کے مطابق کچھ تو اُن (منگولین) میں سے عرصہ بعید ہوا کوریا میں مستقل طور پر آباد ہو گئے اور کچھ متصل کے جزائر (یعنے جزائر متصلہ) میں" +

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ لوگ اور منگولین کسی وقت ایک دوسرے کے نزدیک رہتے اور رابطۂ اتحاد رکھتے تھے۔ میرے خیال میں وہی آریہ لوگ جنکا وسطی ایشیا میں رہنا بتلایا گیا ہے۔ جاپان کے مختلف حدود پر قابض تھے۔

(گو عیسائی لوگ آرین و منگولین کو الگ الگ اقوام قرار دیتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال میں ایک ایسا زمانہ بھی تھا۔ جب کہ کل سرشٹی کی مخلوق ناطق کو "آرین" یا "آریہ جاتی" ہی کہا جاتا تھا۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ اتنا ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہر ایک ملک و اس کے مختلف علاقہجات کی آب و ہوا و دیگر خاصتیں جدا جدا ہونے کے سبب (باعث) اُس ہر ایک ملک یا اُن ممالک کی مختلف حصّوں کے باشندوں کے رنگ و روپ ڈھنگ و زبان کے لہجہ میں بڑا بھاری و نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ گو اُن باشندگان کے مذہبی خیالات ایک ہی یکساں کیوں نہ ہوں۔ اور اس سے بڑھ کر جب نسلاً بعد نسلاً یہ فرق جاری رہے۔ تو آخری نتیجہ یہی ہوگا

نوٹ:۔ منگولیا قوم مخلوط ہے تاتاری ترک و چینی اقوام وغیرہ کی۔

جوکہ عیسائی لوگ اہل منگولیا (یعنے منگولین) درآرین کے الگ الگ اقوام
ہونے کی نسبت سمجھتے ہیں - مگر خیر - اس بحث سے ہمارا کوئی خاص مطلب
نہیں - }

علاوہ بریں مذکورہ بالا انگریزی فقرے اور اُس کے اردو مطلب
سے میرے پہلے بیان کی بھی دوبارہ تائید ہوجاتی ہے - کہ آریہ لوگ
یوروپ کی آبادی کا باعث ہوئے -

نیز یوروپین تحقیقات بتائی ہے کہ امریکہ کے سُرخ فام باشندے
(جنکو میں قدیم آریاؤں کی نسل کا بقایا سمجھتا ہوں) میں سے بہت لوگ
جاپان کے راستہ سے امریکہ میں پہنچے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں میرے
خیال میں جاپان ضرور کسی وقت قدیم آریاؤں کا بڑا بھاری بندرگاہ و
آرین ڈپو (Depot) رہ چکا ہے - اور جہاں سے کہ آریہ لوگ
خوشی خوشی آگے بڑھتے ہوئے پاتال دیش (امریکہ) میں
پہنچے - لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آریہ ڈپو (جاپان) کن حصوں
کے آریاؤں سے پُر رہتا تھا - سو جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ وہ آریہ - آسام
برہما - سیام - جزیرہ نمائے ہندچینی - ملایا - سوماترا - جاوا - مولکس
بالی - لومبوک (لمبوک) جزائر فلپائن - بورنیو - اور وہ حصہ جسکو
اب نیوگنی کہتے ہیں - لنکا (سیلون) وغیرہ وغیرہ اپنے ریزروں
(Reserves) سے نہایت دلیری و خوشی کے ساتھ اکٹھے

نوٹ :- منگولیا قوم مجموعہ ہے تاتاری ترک و چینی اقوام وغیرہ کی -

سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں منگلاچار مناتے ہوئے جاپان میں جمع ہوتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ کے آریاؤں میں موجودہ زمانہ کے برائے نام ہندو آریاؤں کیطرح گھر کی چار دیواری میں بند رہنا۔ یا کہ پانچ چھ کوس کے سفر کے لیئے بھی دہی کھچڑی کا کھانا اور خاکروب (بھنگی۔ مہتر) اور پانی کے بھرے ہوئے (پر) گھڑے کا درشن کر کے مہورت سیدھ کرنا اور فضول چھوت چھات کے بندھنوں میں جکڑا جانا وغیرہ رسومات کا وجود بالکل موجود نہ تھا۔ بلکہ وہ اصلی آریہ لوگ اس قسم کے بزدلانہ وہم و گمان سے بالکل پاک تھے۔

جاپانیوں کا مذہب شنٹو ہے جو کہ بدھ مذہب کا بگاڑ یا کھچڑی ہے۔

ان لوگوں میں بھی تمام اس قسم کی پورانک رسومات (مثلاً مُردہ پتروں کی پُوجا۔ مختلف قسم کے دیوتاؤں کی پرستش۔ جن و بھوت اور چڑیلوں کا خوف ورعب وغیرہ) جو ملک چین میں رائج ہیں پائی جاتی ہیں۔ اور اس قسم کی رسومات کا بہت سارا دان جاپانیوں نے اپنے ہمسایہ ملک چین سے حاصل کیا۔ کئی جاپانی لوگ بھی اہل چین کی طرح آواگون کے قائل ہیں اس قسم کے پورانک حالات کا جاپان میں پایا جانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ واقعات آریہ دھرم کے بگاڑ کا نمونہ ہیں۔ اور یہ کہ کسی زمانہ میں جاپان میں خالص ویدک دھرم و خالص آریاؤں کی جے جے کار کا آوازہ بلند ہوتا تھا۔

جاپان کا نہایت ہی مشہور و خوبصورت مقام ناگا ساکی مہانما بدھ دیو

کی یادگار میں قائم ہوا تھا۔ یہ جگہ قابل دید ہے۔

جاپان میں کئی جگہ بدھسٹ مندر بھی ہیں۔ جن میں مہاتما بدھ کی مورتیاں استھاپن ہیں۔

یادداشت۔ جاپانی لوگ ملائی نسل سے ہیں۔ اور ملایا دلیش کسی زمانہ میں خالص آرین دلیش تھا۔ پس جاپانی بھی آرین بنس سے ہیں۔ دیکھو کتاب نڈیاں جلوشال (اُردو)۔

قدیم جاپانی و ملائی رشتہ {The Japanese Nation Kindship with the Malay} کے بارے میں حال ہی کی چھپی ہوئی انگریزی کتاب بنام "The Japanese Nation in Evolution" مصنفہ مسٹر ولیم گرفس صاحب (Mr. William Griffis) کا ملاحظہ ہو سکتا ہے +

اب جاپان کے ایک رفیق براعظم کو لیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ کہ جاپان کا ایک قدرتی و بڑا گہرا دنیوی تعلق بھی ہے۔ ان ہر دو کا (ہیں) کئی ایک طرح کا رشتہ ہے۔ اول تو انگریزی تحقیقات اور میرے اپنے خیال کے مطابق اس براعظم کے اصلی باشندوں یا کہ پرانے آریاؤں کا جاپان کے راستہ اُس براعظم میں پہنچنا اور وہاں آباد ہونا۔ دوئم اسوقت بھی مختلف ممالک کی خلقت کو جاپان ہی کے راستہ اُس براعظم کی سیر یا کہ دیگر دنیوی کاروبار کے لیے جانا۔ سوئم جاپان و روس کی گذشتہ خونریز کشمکش میں براعظم مذکور کے ایک خاص حصّہ کے اعلےٰ حاکم کا جاپان کو تشفی دینا

پس ان ہی رشتوں کی موجودگی کی سبب جاپان کا ذکر کرنے کے بعد اُس براعظم کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس نام امریکہ یا پاتال دیش ہے۔ پاتال دیش آرین بھاشا یعنے سنسکرت کا مرکب و دو الفاظ کا مجموعہ ہے جس کے معنے اسطرح پر کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ دیش۔ ملک یا آبادی جو اس سطح زمین (جس پر کہ براعظم ایشیا و افریقہ۔ آسٹریلیا۔ آسٹریلیشیا یوروپ واقع ہیں) اسے بہت نیچلے تہ یا پردہ زمین پر واقع ہے۔ قدیم آریاؤں ہی نے اس سرزمین کو آباد کیا تھا۔ اور زمانۂ دراز تک یہ دیش آریاؤں کے تحت میں رہا۔ مگر زمانہ کا رنگ بدلتے ہی (مُراد مہابھارت کے زمانہ سے ہے۔ اور اس کے بعد خاصکر پرانک زمانہ) اور تمام روئے زمین پر جہالت کا راج پھیلنے ہی آریاورت (بھارت ورش) دپاتال دیش کے آریہ راجاؤں کا باہمی تعلق ٹوٹنا شروع ہوگیا۔ اور اُن کے رابطہ اتحاد میں اسقدر کمی ہوتی گئی۔ کہ آخرکار ایک دوسرے کا خیال تک چھوٹ گیا۔ اور یہی کمی موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لئے باعث تعجب وحیرانی ثابت ہوئی۔ آریہ ورت کے مہرشی بیاس اور ارجن جیسے چھتری کا پاتال دیش میں جانا آج ایک وہمی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ یہ کیوں ہے اس کی وجہ ہماری اپنی تحقیقات و معلومات کی کمی۔ اور علم سنسکرت سے ناواقفیت اور جس نقص یا جن نقائص کے باعث پُرانی اتہاس سے کچھ بھی فائدہ اخذ نہیں کرسکتے۔ جو کہ فی زمانہ ہمارے ہر ایک امر (بات) خواہ مذہبی ہو خواہ دنیوی کی چھان بین کا انحصار محض یوروپین یا خاصکر انگریزی تحقیقات پر ہے اور ایسا ہونا دراصل ضروری ہے۔ کیونکہ اقوام یوروپ (یوروپین)

یں سے اگر کوئی شخص کسی قسم کی نئی تحقیقات (تجربہ یا مشاہدہ) کرے اور
اُس میں سے کوئی نئی اچنبا یا دلچسپ بات ثابت ہو۔ تو جھٹ (فوراً)
وہ (صاحب یا شخص) دوسرے ہم وطنوں کی آگاہی کے لیئے بذریعہ اخبار
وغیرہ پرگٹ کر دیتا ہے۔ مگر ایک خاص عرصہ سے ہم لوگوں کے حصّہ سے یہ
وصف قدرتاً دور ہو چکا ہے۔ دیکھو کولمبس۔ واسکوڈاگاما رابنسن
کروسو وغیرہ صاحبان کے سفروں کے حالات نے یوروپین پبلک (نہیں
نہیں بلکہ کل دنیا کے لوگوں) پر کتنا اثر پیدا کیا۔ اور اسی اثر کے سبب آج
اہل یوروپ (یوروپین) امریکہ کی دریافت کا تاج کرسٹوفر کولمبس کے
سر پر دھرتے ہیں۔ مسٹر کولمبس کا جنم ۱۴۳۵ء میں شہر جینوآ Genoa
میں ہوا۔ مقام جینوآ ملک اٹلی کے غربی ساحل پر ایک بھاری بندرگاہ
ہے۔ آپ کا اصلی نام اٹالین (زبان) میں اکرسٹوفورو کولمبو ہے
آپ نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ دریافت کیا۔ آپ کی محنت۔ سرگرمی ہوشیاری
اور استقلال بلاشک قابل تعریف ہیں۔ لیکن مجھے ضرور اتنا کہنا پڑتا
ہے کہ کیا آپ کی دریافت کے پہلے یعنے قبل از ۱۴۹۲ء کسی اور شخص
یا کہ کسی دیگر ملکی آبادی کے لوگوں کو امریکہ (یا تال دیش) کی آبادی کا حال
معلوم نہ تھا؟ اس کے جواب میں کہنا پڑتا ہے کہ روس۔ چین۔ جاپان
ملایا (جاوا۔ سیام۔ جزیرہ نمائے ہند چینی۔ جزائر فلپائن وغیرہ)
انڈیا کے لوگوں کو امریکہ کی آبادی کا ضرور علم تھا۔ مگر قریباً اڑھائی ہزار
برس کے عرصہ سے اخباری سلسلہ بند ہو جانے کے باعث ایک
ملک کے لوگوں کے احوال سے دوسرا ملک بالکل بے خبر رہتا تھا۔

اور علاوہ بریں جب سنسکرت زبان کا پرچار بالکل کم ہوگیا تو عام ملکوں
کی زبانوں (بولیوں) میں گڑبڑ مچ گئی اور تمام دنیا کی کوئی ایک خاص بولی
مانند سنسکرت کے نہ رہی کہ جس کے ذریعہ ایک ملک دوسرے ملک
کے تحریری واقعات سے مستفید ہو سکے۔ چونکہ کچھ عرصہ سے انگریزی زبان
قریباً دنیا کے ہر ایک حصّہ میں تھوڑی بہت رواج پا چکی ہے۔ اسلئے
ہمارا آریہ ورت بھی پراچین سنسکرت کی پستکوں کے مطالعہ کا مذاق
(شوق) چھوڑتا ہوا پرانے واقعات کی اصلیت کو بذریعہ ادھوری
سی موجودہ یورپین تحقیقات (اور خاصکر انگریزی فیشن اور انگریزی تماشا
کے ذریعے ہی) جاننے میں لگ گیا۔ افسوس آریہ ورت تیری حالت
پر۔

چونکہ کسی ملک کے قدیم مذہبی حالات معلوم کرنے کے لئے یا تو
اُس ملک کی پرانی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ یا کہ اُس کے
قدیم باشندوں کی موجودہ نسل ([illegible])
کے خیالات کو جانچنا۔ پس پہلی صورت (یعنے مذہبی کتابوں کا مطالعہ)
میں صریحاً میرا انکار۔ کیونکہ میں امریکہ کے موجودہ اصلی باشندوں
(سرخ فام اقوام) کی مروجہ مذہبی کتب (جو ویدوں۔ شاستروں
اور بدھی دھرم پستکوں کے بعد اُن میں پرچلت ہوئیں) کا نام بھی
نہیں جانتا۔ دوسری حالت میں البتہ جو تھوڑا بہت کسی معمولی کتاب
سے معلوم کیا۔ اُس کے ذریعہ امر ریزینٹ (امریکہ کے قدیم مذہبی حالات
کی پڑتال) کی پڑتال کرتا ہوں۔ اس لئے امریکہ کے موجودہ اصلی

یعنے سُرخ فام باشندوں (ریڈ انڈین یا ریڈ ریس) اُنکے خیالات کو جانچنا واجب آیا۔

American Indians, the aborigines
The whole continent of american from north to south is supposed to have been originall peopled by tribes who differed much in language yet resembled each other in many points, They are in genrel tall, robuts, and well made. The nose is usually long and hooked; the lips dont differ much from those of Europeans. The eyes are brown The hair longs straight and black. The beard is scantly but it is generally plucked out. The colour of the skine is aftara coppery broun. hence they are somtimes called the "Red Race" They live by hunting and fishing

only a few cultivating any portion of soil;

When Columbus discovered America; he thought it was a part of India. and the people were there fore called Indians

They came originally from Asia. Only a narrow strait divides. Eastern asia from western america. Some many have drifted in ships from Japan. The Eastern Indians say they came from the west.

A great medicine. man went before them and every night planted a red pole where they were to encamp".

اُردو مطلب۔

امریکن ریڈ انڈی انز۔ یعنے امریکہ کے اصلی باشندے

تمام برِاعظم امریکہ شمال سے لیکر جنوب تک دراصل گا ایسے فرقوں سے آباد ہوتا ہوا دیکھ پڑتا ہے (یا امریکہ کا گذشتہ زمانہ میں ایسے فرقوں سے آباد کیا جانا خیال کیا جاتا ہے) کہ جن کی زبان میں بہت کچھ اختلاف ہے مگر تاہم وہ سب کے سب فرقے بہت سی دوسری باتوں (امورات) میں ملتے جلتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً دراز قد۔ قوی وسڈول ہیں (ہوتے ہیں) ناک معمولی لمبی اور خمیدہ (خمدار)۔ ہونٹھ قریباً یوروپین لوگوں جیسے آنکھیں بلی (کوری)۔ سر کے بال لمبے سیدھے اور سیاہ۔ داڑھی (ریش) کم اور کوتاہ اکثر موچنے سے نوچتے یا اکھاڑتے رہتے ہیں۔ چمڑے (پوست) کا رنگ تانبا مائل۔ اسلئے اکثر کرکے (دفعہ) اُن کو ریڈ ریس (سرخ نسل) کہا جاتا ہے۔ اُن کا ذریعہ معاش شکار یا مچھلی ہے۔ صرف چند لوگ کچھ حصّہ اراضی کا کاشت کرتے ہیں۔ {یعنے بہت کم لوگ کھیتی باڑی (یا زراعت) کرتے ہیں}۔

جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو اُس نے اُس کو انڈیا یا ہندوستان کا ایک حصّہ خیال کیا۔ اور اسی لئے اُس کے باشندوں کو انڈین[۱] نام سے نامزد کیا۔ {اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کولمبس کی دریافت سے ہزاروں برس پیشتر کے یہ ریڈ انڈینز وہاں آباد تھے}۔

[۱] میرے خیال میں کولمبس نے اُن لوگوں کو "انڈین" اسواسطے کہا کہ اُس وقت تک اُن لوگوں میں ہندوآنہ رسومات کا عام رواج پایا جاتا تھا۔ یہاں "انڈین" کا مطلب "ہندو" سے ہے*

وے لوگ دراصل ایشیا سے آئے ۔ صرف ایک خاکنائے (باریک تنگ قطعۂ آب "سٹریٹ") مشرقی ایشیا کو مغربی امریکہ سے جدا کرتا ہے۔ علاوہ اس راستہ کے بعض فرقے (لوگ) جاپان کے راستہ جہازوں کے ذریعے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ایسٹرن انڈین (مشرقی حصہ کے اصلی امریکن) کہتے ہیں کہ وے مغرب سے آئے۔ ایک بڑا حکیم Medicine man (جڑی بوٹیوں وغیرہ کو جاننے والا) اُن کے یا اُن سے پہلے گیا (یعنے اس سفر میں اُن سے پہلے روانہ ہوا) اور جس نے ہر رات (مطلب شام سے ہے) گاڑدی (یا گاڑ دیتا تھا) ایک سرخ چوب ایسے مقام پر جہاں کہ اُنہیں ڈیرا جمانا یا لگانا ہوتا تھا"۔ (اصطلاحی مطلب یہ ہے کہ وہ حکیم اُن سب اشخاص (گروہ۔ قافلے) سے اول روانہ ہوا۔ تاکہ راستہ معلوم کرکے جہاں جہاں وہ اپنے پیچھے آنے والے گروہوں کے لیئے رات کاٹنے یا بسر کرنے کیخاطر آرام و آسائش کی جگہ مناسب خیال کرے۔ وہاں وہاں وہ سُرخ چوب گاڑ دیوے۔ تاکہ وہ پیچھے آنے والے گروہ آرام سے رہ سکیں۔ مندرجہ بالا انگریزی کے فقرے اور اُس کے اُردو مطلب سے صاف طور پر عیاں ہے کہ امریکہ کے سُرخ فام باشندے روس۔ چین۔ جاپان اور کئی یورپین حصوں سے کوچ کرکے امریکہ میں جا آباد ہوئے۔ لیکن اعتراض یا شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ روس۔ چین۔ جاپان اور دیگر یوروپین علاقوں سے جو لوگ وہاں پاتال دیش میں جاکر بسے یا آباد ہوئے۔ اُن کا کیا مذہب تھا۔ سوال کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ وہ لوگ خالص آریہ تھے۔ جن کا اوپر

کئی جگہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کی مزید تحقیقات کے لئے تھوڑا آگے چلنے لیکن
آگے بڑھنے سے پہلے اتنا جتلا دینا نہایت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ
میں قدیم آریاؤں کے بقایا اور پرانے بدھ لوگوں کی نسل کے اطوار و عادات اور
عام طور پر اُن ہر دو فریقوں کے مذہبی اعتقادات میں کسی قسم کی بڑی تفریق (یا)
کہ فرق) نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ عام لفظوں میں کہنا پڑتا ہے کہ عام خیالات
کے لحاظ سے وے ہر دو شیر و شکر یا کہ گھی و کھچڑی معلوم ہوتے ہیں۔ اسمیں
شک نہیں کہ آریہ دھرم اور بدھ مت کے بعض بعض اصول میں رات دن
کا فرق پایا جاتا ہے۔ مگر دراصل بدھ مت بھی تو آریہ دھرم ہی کا بگاڑ ہے
آریہ لوگ ہی تو آریہ دھرم کے کئی ایک نیموں کے پالن کرنے سے بے مکھ
ہو کر بدھ مت کے حلقہ میں آئے۔ مگر پچھلے زمانہ میں یہ ہر دو فریق کرم (عمل
فعل۔ ایکشن۔ ڈیڈ) کی فضیلت کو اچھی طرح پر جانتے اور بخوبی دوسرے مذاہب
کے لوگوں کو جتلاتے تھے۔ ان لوگوں کے خیالات میں اتنا فرق نہیں تھا جتنا
کہ موجودہ ہندوازم اور اسلام کے خیالات میں۔ بلکہ جتنا موجودہ بدھ مت اور
عیسائی مت کی تعلیم میں۔ اب سے قریباً ہزار برس پہلے زمانہ کے آریاؤں اور
بدھ لوگوں کے درمیان ہر ایک قسم کا رشتہ وغیرہ جائز تھا۔ بلکہ آریہ ورت کے
باہر دوسرے ملکوں میں یہ لوگ برادرانہ سلوک سے زندگی کاٹتے تھے اس موجودہ
زمانہ کی طرح کشیدگی اُن میں نہ تھی۔ میرا مندرجہ صدر الفاظ کی تحریر سے یہ مطلب
ہے کہ امریکہ کی اصلی باشندوں کے بارے میں جو کچھ کہ آگے بیان ہوگا۔ اور
اُس بیان سے جو کچھ کہ سدھ (ثابت ہوگا) وہ ایک ایسی حالت کو ظاہر کریگا۔
جس میں کہ آرین اور بدھی معاملات ایک ہی سلسلہ میں جکڑے ہوئے

پائے جاوینگے۔

دیکھیئے۔ امریکہ کے اندر امریکن انڈین انیز یا کہ اصلی باشندوں کو
"Squaws" {واحد کے لئے Squaw
اور جمع کے لئے Squaws استعمال ہوتا ہے} اور
"Brown Squaws" کے نام سے بھی پکارا
جاتا ہے۔ انہیں میں سے بعض کو "Pupps" (جمع کے لئے
پپس اور واحد کے لئے پپ) بھی کہا جاتا ہے یا کہتے ہیں۔ یہ سکوآز و پپس
کون لوگ ہیں۔ اور کہاں سے امریکہ میں پہنچے۔ اسکا جواب صاف الفاظ میں
یہی ہے کہ یہ لوگ پرانے آرین نسل سے ہیں اور کچھ آریاؤں و بدھی لوگوں
کی مخلوط نسل کا اقایا سکوآز کی نسبت پپس بہت قدیمی ہیں۔ سکوآز تو آرین
و بدھی کھچڑی۔ اور پپس خالص قدیم زمانہ کی آریاؤں کی موجودہ نسل کا نمونہ
سکوآز ساکیا یا ساکی کا بگاڑ ہے۔ جو مگدھ دیس کے خاندان ساکیا
یا شاکیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مہاتما بدھ دیو (گوتما) کے جنم سے
یا کہ شریمان راجہ سدھودانا (بدھ دیو جی کے والد بزرگوار کا نام ہے) کے
عہد سے بہت زمانہ پہلے۔ خاندان ساکیا کا راج مگدھ دیس میں چلتا تھا
مہاتما بدھ کی پیدائش مقام کپل واستو میں ہوئی۔ یہ شہر بنارس (کاشی) کے
شمال کی جانب سو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ

نوٹ :۔ مہاتما بدھ دیو آرین کھشتری تھے۔ مگر آپ کے دیہانت کے بعد آپ کے مریدوں نے
آرین دھرم کے نیموں کے پالن میں بڑی زبردست مزاحمت کی ✣

کپل وا ستو آرین سنٹر میں واقع تھا۔ اسلئے اُس کے تمام راجا خالص آریہ و سنسکرت کے پرچار میں جان دینے والے تھے۔ پہلے زمانہ میں علاقجات بنارس (کاشی) سے ہزاروں (بلکہ بے شمار و بے تعداد) لوگ تعلیم سنسکرت حاصل کرکے آریہ ورت کے باہر دوسرے دیشوں میں آباد ہونے اور اُپدیش کرنے کے لئے روانہ ہوتے رہے۔ {اور یہ سکوآرز وغیرہ بھی اُنہیں لوگوں میں سے ہیں} پس ایسی حالت میں اس بات کی تمیز کرنی بہت مشکل ہے کہ آیا یہ سکوآرز لوگ جس وقت امریکہ میں داخل ہوئے۔ آریہ دھرم کے پابند تھے یا کہ بدھی حلقہ میں پیوستہ۔ مگر بہرحال جب یہ لوگ امریکہ میں پہنچے تو اُن سے پہلے قدیم زمانہ کے آریاؤں کا قدم مبارک وہاں موجود تھا۔ علاوہ ازیں یاد رہے کہ یہ سکوآرز دیپس آسام۔ برہما۔ ملک ملایا۔ جاوا۔ سوماترا۔ بورنیو اور اُس حصّہ سے جسکو آجکل نیوگنی کہا جاتا ہے۔ کوچ کرتے ہوئے جاپان کے راستہ امریکہ پہنچے۔ ملک ملایا کے بہت سے پہاڑی علاقوں اور خاصکر ریاست ہائے پیراک سینگور نگری سمبیلاں اور پاہانگ {ان چاروں ریاستوں کے مجموعے کا نام فیڈریٹیڈ ملایا سٹیٹس ہے} میں اسوقت تک بہت سے ملایا کے اصلی باشندے جن کو ساکی۔ سمانگ و پیوآ وغیرہ بولتے ہیں {مگر عام و پرچلت نام ان علاقوں میں ساکی اور پیوآ ہے} آباد ہوتے ہوئے منگلاچار مناتے ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب اسلام نہیں بلکہ کئی ایک مختلف دیوتاؤں و آگ کی پرستش کرتے ہیں (آگ کی پرستش ہون کے عمل کا بگاڑ ہے) زبان اُن کی ملائی زبان سے کچھ مختلف ہے یہ لوگ اسوقت تک جنگلی سی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر جوں جوں انکا تعلق دوسری عام ملائی

آبادیوں کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں اُن کی اصلی حالت میں فرق آرہا ہے۔ اس بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کے سکوآز وہیپس۔ ملایا کے ساکی اور پپوآ لوگوں کے بھائی بند ہیں ان کے اطوار و عادات بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ کسی وقت پپوآ لوگوں کی آبادی بورنیو کے علاقجات میں ازحد تھی۔ اب بھی نیوگنی کا دوسرا نام پپوآ ہے۔ پپوآ ملائی زبان کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ جسکے معنے دانہ دار یا الجھے ہوئے بال (موئے) ہیں۔ چونکہ پپوآ لوگوں کے بال دانہ دار ہوتے ہیں اسلیئے یہ نام مشہور ہوا۔ اس سے آگے بھی ان کا کچھ ذکر کسی اور خاص موقع پر اسی نوٹ میں درج کرونگا۔

کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے سکوآز وہیپس اور ملک ملایا کے ساکی اور پپوآ لوگوں کے قدیم مذہبی تعلق کی شکستہ حالت سے مجھے واقفیت ہوئی اس واقفیت کے اثر نے مجھے اس بات کا یقین کرا دیا کہ ملایا دیش ہی سے اول الذکر لوگ امریکہ میں جا کر بسے یا آباد ہوئے۔

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء (۳۰-۹-۰۵) کو میں نے ایک چٹھی امریکہ دیش کو لکھی تھی۔ اُس میں سے ایک فقرہ کا اُردو مطلب یہاں درج کرتا ہوں۔

"کیا جناب اپنی اعلے تحقیقات کی مدد جو آپ کو پُرانی مذہبی کتب کے لگاتار مطالعہ سے حاصل ہونیکا فخر ہے سے کسی ایسے قدیم مگر بہت ہی قریبی مذہبی رشتہ (جو اس وقت ٹوٹ چکا ہے) کے تعلق کا جو ملایا کے ساکی لوگوں (سمانگ پپوآز) اور امریکہ کے سکوآز دے پپس کے مابین

زمانہ گذشتہ میں رہا ہو۔ کچھ پتہ دے سکتے ہیں؟ چٹھی مذکور کے باقی سب
حصوں کا جواب مجھے دیا گیا۔ مگر اس مذہبی استفسار کا کچھ جواب نہ ملا کیونکہ جواب
دہندہ صاحب صرف سوشیل امورات کا زیادہ تر لحاظ و پاس کرنے کے عادی
ہیں۔ لیکن خیر اس سے میرا کچھ حرج نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے تھوڑے عرصہ بعد
کئی اور ذرائع سے میرا مطلب یا مدعا پورا ہو گیا۔

سان فرانسسکو کے مختلف مقامات میں اس وقت چالیس ہزار
چینی لوگ بھی رہتے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔ ان بدھی مریدوں کی موجودگی
اور علاقہ میکسکو کے پرانے مندروں وغیرہ میں بدھی مہاتماؤں اور اُن سے
بھی پہلے زمانہ کی بگڑی تگڑی مورتیوں کا پایا جانا ایسے واقعات ہیں جن
سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت اُن لوگوں کا تعلق ویدک مت سے
تھا۔ مگر کوئی ایک قدرتی آفات کے نزول (جو کہ آریہ دھرم کی تباہی کا
باعث ہوئے) کے سبب گھور اندھکار پھیل گیا۔ میکسکو وہی علاقہ بتلایا
جاتا ہے۔ جہاں کہ چھتری دھرم کے پالک ارجن کا سوئمبر رچا تھا۔

امریکہ کے سرخ فام باشندے اسکوآز۔ پپس وغیرہ اجن۔ بھوت۔
ڈائن وچڑیلوں کی ہستی اور اُن کے سایۂ بد کے ویسے ہی پکے قائل ہیں
جیسے کہ اہل تبت۔ چین۔ جاپان۔ انام۔ ملایا وغیرہ۔ انگریزی تحقیقات ہمیں
بتاتی ہے کہ جب اول ہی اول اہل یوروپ کو امریکہ کے اصلی باشندوں سے
واسطہ (جان پہچان۔ تعلق) ہوا (یا پڑا) تو اُس وقت آخر الذکر لوگوں
میں سوائے جوار (Maize or Indian corn)
کے اور کسی قسم کے غلہ کا رواج نہ تھا یہ غلہ قدیم زمانہ میں آریہ ورت سے

روس اور جاوا وغیرہ میں آریاؤں کے ہاتھ سے پہنچا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آریہ ورت سے کچھ تعلق ضرور رکھتے تھے۔

الاسکا معہ جزائر ایلوشین اور غاصکر سٹکا دارالخلافہ الاسکا ایسے مقامات ہیں جہاں کسی وقت آرین ہجوم رہتے تھے۔ اور براستہ Kamtschatka کل ایشیا اور امریکہ کے درمیان چپہ چپہ زمین پر اُن کی تجارت اور عام آمد و رفت تھی۔ آلو سب سے پہلی الاسکا کی پیداوار بتایا جاتا ہے۔

امریکہ کے ریڈانڈین کی قسم کے ناچ بھی کرتے ہیں اور یہ ناچ اور اُن کے رنگین کاغذی چہرے (جو سوانگ بھرتے وقت کام میں لائے جاتے ہیں) اہلِ تبّت کے ناچوں و سوانگوں کی ہوبہو نقل ہے۔

سنٹرل امریکہ میں ایک مقام گوتم آلا Guatemala ہے۔ جو کہ مہاتما گوتم (بدھ دیو) کی یادگار میں قائم کیا گیا تھا۔ اب اس شہر کا نام ننیو گوتم آلا ہے۔ کیونکہ پرانے شہر کی حالت میں بہت کچھ تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔

چند برس ہوئے کہ پنجاب دیش کے ایک خاص شہر میں ایک اُپدیشک صاحب نے اپنے دوران اُپدیش میں کسی خاص انگریزی اخبار کا حوالہ دیتے

نوٹ :۔ امریکہ و ملایا کے قدیم تعلق پر زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے کتاب **ندیانِ جاوا** کا ملاحظہ خالی از دلچسپی و بے سود ثابت نہ ہوگا +

ہوئے فرمایا تھا کہ " امریکہ کے کسی خاص مقام کی تہ زمین سے ایک تلوار
پُرانے زمانہ کی برآمد ہوئی۔ جس کے دستہ پر سنسکرت میں " ارجن"
کا نام کندہ تھا۔

اس وقت مجھے الفاظ مندرجہ بالا بالکل غیر ممکنات سے معلوم ہوئے
مگر آج اُن کا ممکن ہونا ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ
اس وقت بہت سے ایسے واقعات جو اسی نوٹ میں اوپر درج کر چکا
ہوں کہ اس سرشٹی پر ایک ایسا نادر زمانہ ہو گذرا ہے۔ جب کہ کل پاتال
دیش (امریکہ) میں سچے آریہ لوگ آنند مناتے تھے۔

اب برآعظم آسٹریلیا کی باری ہے گو یہ برآعظم سب برآعظموں
سے چھوٹا ہے مگر اس کے بارے میں صرف چند ایک سطور کے ذریعے
بتلایا جاویگا۔ کہ کسی وقت آسٹریلیا میں بھی پُرانے آریاؤں کا جھنڈا جھولتا
تھا۔ اور اس جھنڈا کے سایہ میں دور دور کی بستیاں محفوظ تھیں۔
آسٹریلیا کے علاقہ جات میں بہت سی بستیاں تو نئی آباد شدہ ہیں۔ لیکن
جو پُرانی آبادیاں ہیں۔ اُن میں آسٹریلیا کے کچھ کچھ اصلی باشندے
(Aborigines) بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اصلی باشندے
کون ہیں؟ اور کہاں سے آ کر آباد ہوئے؟ جواباً تبلایا جاتا ہے کہ یہ لوگ
قدیمی آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ یہ قدیمی آریا لوگ ملک ملایا کے مختلف
حدود۔ سوماٹرا۔ جاوا۔ سلیبیز (سلیبس) بورنیو اور اُس حصہ سے
جسکو اب نیوگینی یا کہ پپوا کہا جاتا ہے مارچ (کوچ) کرتے ہوئے اُس
تنگ ٹکڑا ([illegible]) آب سے جس کو آجکل آبنائے ٹارس کہا جاتا ہے

پار ہوتے ہوئے آسٹریلیا میں جاکر آباد ہوئے - نہیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں
نے آسٹریلیا آباد کیا - ذرا ملکی خاکہ (میپ یا نقشہ) کیطرف دھیان دینے
سے میرے بیان کی صاف صاف تصدیق ہو جاویگی - کہ تمام مذکورہ بالا
جزائر ایک دوسرے سے ملحق ہوتے ہوئے آسٹریلیا کے ساتھ ملے ہوئے
نظر آتے ہیں - لیکن ان تمام جزائر سے بڑھ کر آسٹریلیا کا زیادہ تر تعلق نیوگنی
یا کہ پپوآ سے نظر آتا ہے - جزیرہ نیوگنی یا پپوآ بلحاظ وسعت دنیا کے جزائر
میں ع۲ پر شمار ہوتا ہے - یعنے اول آسٹریلیا اور دوئم نیوگنی - میں اوپر
بتا چکا ہوں کہ پپوآ ملائی زبان کا لفظ ہے - جس کے معنے الجھے ہوئے
جھاڑ دار یا کہ دانہ دار بال ہیں - یعنے اس حصہ کے باشندوں کے سر کے
بال بالکل الجھے ہوئے یا دانہ دار معلوم ہوتے ہیں - جزیرہ نیوگنی یعنے پپوآ
آسٹریلیا کے شمال میں واقع ہے - اسکا اصل نام پپسوآ ہے اور انگریزی
(یوروپین) تاریخ کے لحاظ سے ۱۵۱۱ء میں ایک پرتگیز جہاز ران
بنام مسٹر اے - ڈی - آبریو نے اس (جزیرہ) کو دریافت کیا - اسی جہاز ران
نے ۱۵۱۱ء میں ملاکا بھی دریافت کیا تھا - اس سے پہلے یوروپین لوگوں
کو ان آبادیوں کا کچھ علم نہ تھا - حالانکہ آریہ ورت کے مختلف حصوں میں
ان آبادیوں کا شہرہ مچا ہوا تھا - اسی لئے میں نے اوپر اسی نوٹ میں ایک
جگہ ذکر کیا ہے کہ مسٹر کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے سے پہلے اہل روس
چین - جاپان - ملایا - سیام (جاوا وغیرہ) و آریہ ورت کو اس بڑی
آبادی کا کلی علم تھا - مگر یوروپین لوگوں میں اس قسم کی دریافت کا علم اسوقت
(زمانہ) تک بہت کم تھا جب تک کہ اخباری سلسلہ جاری نہ ہوا تھا -

خیر اس معاملہ سے زیادہ کچھ مطلب نہیں۔ ۱۵۴۶ء میں ایک دوسرے
پرتگیز جہاز ران مسٹر اور ٹیز ڈی ریٹیز (رودڑا) نے اس جزیرہ پیپوآ کا ملاحظہ
کیا۔ اور اس کے ملاحظہ کے بعد پیپوآ کا نام نیوگنی رکھا گیا۔ اس غرض سے
کہ پیپوآ کے باشندے مغربی آفریقہ کے ساحل گنی کے باشندگان سے مشابہ
پائے گئے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ پیپوآ کے لوگ افریقہ کے
جنگلی اقوام (مثلاً وکامبا ٹماٹے وغیرہ) سے کیا بلحاظ رنگ، وروپ
وکیا بلحاظ مذہبی عقاید بہت کچھ ملتے ہیں۔ پیپوآن (پیپوعن) انگولا میں
بھی کئی لوگ ٹماٹے کہلاتے ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ لوگ حبشی یا کہ نیگرو ہرگز
نہیں۔ کیونکہ نیگروز کے ہونٹھ بڑے موٹے وغیر موزوں معلوم ہوتے ہیں
حالانکہ پیپوعن یا کہ افریقہ کے جنگلی اقوام وکامبا وٹماٹون کے ہونٹھ غیر موزوں
نہیں ہوتے۔ نیگروز یا کہ حبشی لوگ عموماً مذہب اسلام سے تعلق رکھتے
ہیں۔ مگر افریقہ کے وکامبا۔ ٹماٹے یا کہ پیپوعن لوگ۔ سپین یا کہ ہسپانیہ۔
جزائر غرب الہند۔ مولوکس۔ سیبو وغیرہ کے اصلی باشندے۔ ملایا کے ساکی
یا کہ سمانگ لوگ بالکل مذہب اسلام سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ لوگ
خاص خاص دیوتاؤں و آگ کی پرستش جریحا گہون [illegible]
سے کے عمل کا بگاڑ ہے۔ مسٹر میگیلن صاحب (Mr. Magellan)
باشندہ پرتگال کے بحری سفر کے حالات سے مذکورہ صدر لوگوں کے مذہبی عقاید
کی بخوبی پڑتال ہو سکتی ہے۔ مسٹر موصوف نے ۱۵۵۵ء کے آغاز یا کہ پہلے حصہ
میں سب سے پہلا دنیا کے گرد کا بحری سفر کیا تھا۔ اس امر کی تصدیق کے لئے کہ
کسی وقت نیوگنی (پیپوآ) و آسٹریلیا ملے ہوئے تھے۔ ذیل کا انگریزی فقرہ جو

ایک یوروپین تحقیقات کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ رقم کیا جاتا ہے۔

New Guinea and Australia were at one time united. An upheaval of 60 fathoms or 120 yds. would suffice to unite them again.

اُردو مطلب یہ ہے۔

"نیوگنی اور آسٹریلیا کسی زمانہ میں اکٹھے ملے ہوئے تھے۔ ساٹھ فیتھم یا ایک سو بیس گز کی اُبھرائی upheaval اُن کو پھر ملانے کے واسطے کافی ہوگی"۔

اس مطلب سے صاف ظاہر ہے کہ کسی وقت پپوآ اور آسٹریلیا بالکل ملے ہوئے تھے بلکہ ایک ہی جزیرہ بنا ہُوا تھا۔ اور اس سارے حصہ میں پپوعن لوگ آنند مناتے تھے۔

یہ لوگ (اہل پپوآ) ناک کی دونوں سوراخوں کے درمیان جو پردہ حائل ہے اُس میں چھید کرکے لمبی سی صاف باریک اور چمکیلی لکڑی کا ٹکڑا لمبے رُخ یا کہ خمدار ڈالکر رکھتے ہیں جس کے دونوں سرے دونوں نتھنوں سے باہر بڑھے رہتے ہیں۔ یہ علامت خوبصورتی متصور ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا ایک دوسرے کو ملنے پر سلام کرنے کا ایک عجیب طریقہ ہے۔ یعنے جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ تو سب سے پہلے آپس میں ناک ملاتے ہیں۔ اور کئی لوگ ٹھوڈی (زنخدان) یا کہ ڈاڑھی ملاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ہندؤں کی طرح نزدیکی رشتہ میں شادی نہیں کرتے۔ ان میں ایک سے زیادہ بیوی (شادی) رکھنے کا رواج نہیں ہے۔

پادری ڈاکٹر ڈبلیو۔جی لائیس صاحب۔جو 1876ء کے قریب پورٹ مورسبی میں مقیم تھے۔وہ فرماتے ہیں کہ "میں خیال کرتا ہوں کہ ان لوگوں (اہل پپوآ) کے ملائی نسل سے ہونے میں کوئی شک نہیں۔کیونکہ اُن کی زبان سے کافی طور پر اس کا اظہار ہو رہا ہے"۔

پپوعن لوگوں کے کئی ایک فرقوں میں جو باوجودیکہ مروم خود کہلاتے ہیں اسوقت تک مردہ جلانے کی رسم پائی جاتی ہے۔اس میں شک نہیں۔کہ دن بدن اس عمل (رسم) میں کمی آرہی ہے۔مگر اسوقت تک اسکا نشان بالکل معدوم نہیں ہوا۔بلکہ سسکتی ہوئی حالت میں معلوم دیتا ہے۔پپوآ کے بعض جنگلی علاقوں میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے مگر جہاں جہاں تک یوروپین حکومت کا اثر پہنچ چکا ہے وہاں اس قسم کی رسومات میں بہت کمی آچکی ہے۔

ان لوگوں میں سانپ کی پرستش کا رواج پایا جاتا ہے۔اور سال میں ایک دفعہ ایک خاص دن کو اس پرستش کے لیئے ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔جس میں تمام ملک پپوآ کے مختلف علاقوں کے لوگ یکجا جمع ہو کر اُس پوجا کے اختتام پر خوشیاں مناتے ہیں۔اس پرستش کا نام کنا ہے۔کنا ملائی لفظ ہے۔جس کے معنے چھونا۔مس کرنا۔لگانا مارنا جیسے نشانہ وغیرہ کا۔قرین قیاس ہے کہ قدیم زمانہ میں کسی بزرگ کو سانپ نے کاٹا۔وہاں سے اُس کی پوجا شروع ہوگئی۔نہیں نہیں بلکہ "یہ گگا پوجا" (ناگ پوجا) وہی پورانک پوجا ہے کہ جس کا رواج پنجاب اور ہندوستان کے گاؤں گاؤں میں پایا جاتا ہے۔معلوم ہوتا ہے۔

کہ یہ اودّیا (جہالت) زمانۂ دراز سے شروع ہوئی جس نے ملایا تک اپنا اثر پہنچایا۔

یہ لوگ بھی جن بھوت وغیرہ کے قائل ہیں۔ کئی لوگ آواگون کو بھی مانتے ہیں۔

کئی اصلی ملائی لوگ آسٹریلیا کو "ستوریلیا" بھی بولتے ہیں یستوریلیا اصلی میں سترو[1] و آلیہ (آلا[2]) کا مرکب ہے۔ جس کے عام معنی ستروں (دشمنوں۔ اُسروں۔ راکھشوں) کی جائے رہائش کے ہیں۔ اہل ملایا[3] کا یہ خیال ہے کہ کسی وقت پپوآ کے علاقوں میں سترو یعنے اُسر لوگ رہتے تھے۔ اور یہ خیال شاید پپوعن لوگوں میں مردم خوری کی عادت ہونے کی وجہ سے لیا گیا ہے۔

ان لوگوں (اہل پپوآ) میں ایک اور خاص رسم پائی جاتی ہے کہ خاص خاص عرصہ کے بعد ان میں سے بہت لوگ دو مہینے تک تپیا و ریاضت میں مصروف رہتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کنندہ کسی استھان (عبادت گاہ) میں چپ چاپ بیٹھ کر خاص خاص دیوتاؤں کی پوجا و دھیان میں لگ جاتا ہے۔ اس عرصہ ریاضت میں وہ مندر سے باہر آ کر کسی بستی وغیرہ میں نہیں جاتا۔ اور نہ کوئی کاروبار

[3] یعنے وہ عالم لوگ جنکو قدیم مذہبی حالات وغیرہ جاننے کا کافی علم ہے۔

[1] یعنے دشمن اُسر وغیرہ۔

[2] گھر۔ مقام۔ ملک۔ جگہ۔

کرتا ہے - بلکہ اُس کے گھر والے اُسکا کھانا (خوراک) وہیں مندر میں جاکر پہنچا دیتے ہیں - اس عرصۂ ریاضت میں وہ شخص استری اور بال بچوں کے مُنہ نہیں لگتا بلکہ استریوں اور بچوں کو ایام تپسیا میں مندر کے اُس خاص مقام میں جہانکہ ریاضت کنندہ ریاضت میں مشغول ہوتا ہے - جانے کی اجازت نہیں ہوتی - کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ مکمل دو ماہ کی تپسیا ختم ہونے کے پہلے دنیا کے کاروبار یا کہ انسانی میل جول میں مصروف ہو جانے سے ریاضت کنندہ (تپسوی) کوڑھا (جزامی) ہو جاتا ہے - اس تپسیا یا ریاضت کو تنبو یا تابو کہتے ہیں - جو صریحاً سنسکرت کے لفظ تپو یا تپ کا بگاڑ ہے ۔

نیوزیلینڈ کے اصلی باشندے جو نیوگنی اور آسٹریلیا کے نزدیک رہنے والے ہیں - پپوعن لوگوں کے بھائی بند ہیں - اصلی باشندگان نیوزیلینڈ کو موعاری (موآری) کہتے ہیں - یہ لوگ بھی ملایا کے علاقہ موآر سے جاکر آباد ہوئے - اور اُن کے عادات - اطوار و تمام مذہبی خیالات پپوآ کے لوگوں سے ملتے ہیں - اور ویسے ہی پورانک رسومات کی دلدادگی میں سرگرم نظر آتے ہیں - زیادہ کیا لکھوں - کیونکہ یقین ہے کہ جو کچھ اوپر رقم ہوا - اُس سے قیاساً ثابت ہو رہا ہے - کہ پُرانے آریا آسٹریلیا میں بھی منگلاچار مناتے تھے - کیونکہ اُن کی موجودہ ٹھیٹ ٹھیٹ کے موجودہ خیالات اس امر پر کسی قدر روشنی ڈال رہے ہیں -

"چونکہ مذکورہ بالا بیان کا ایک پرانا مگر زیادہ تر گہرا تعلق جزیرہ نمائے ملایا کے ساتھ ہونا ثابت ہو چکا ہے - اس لئے اب حدود ملایا کا کچھ ذکر

کرنا واجبی معلوم ہوتا ہے۔ پنجاب دیش کے شہر امرتسر کے مشہور اخبار ہتکاری مطبوعہ بیس جنوری ۱۹۰۵ء (۲۰-۱-۰۵) کے صفحہ ۴ کالم ۱ میں ایک مضمون بعنوان "کالے پانی میں پرانا بام" شائع ہوا تھا۔ اور جس مضمون کی تائید میں کچھ سطور میری جانب سے اخبار مذکور مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء (۱۰-۳-۰۵) کے صفحہ ۵ میں درج ہوئی تھیں اس لئے اب بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسی بیان کا یہاں بھی کچھ ذکر کیا جاوے۔

"اس میں ذرا بھی شک نہیں اور یہ واقعی درست ہے کہ جزائر انڈمان کے اصلی باشندے آریہ تھے۔ اب بسبب انقلاب زمانہ خواہ کچھ ہی ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں قوم ملائی سے ہیں جو عرصہ ہوا۔ کہ جزیرہ نمائے ملایا سے جا کر وہاں مقیمی طور پر آباد ہو گئے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ باشندگان ملایا۔ سیام۔ انام۔ جزیرہ نمائے ہند چینی۔ کمبودیا آسام۔ برہما۔ سیلون (لنکا)۔ مجمع الجزائر ہند (جاوا بالی۔ لومبوک۔ سوماٹرا سلیبس۔ مولکس وغیرہ) کا آپس میں اسی طرح کا زندہ نزدیکی تعلق آمد و رفت و رابطۂ اتحاد قائم تھا۔ جیسا کہ موجودہ باشندگان لاہور و امرتسر کا۔ اور یہ لوگ ایک ہی عالمگیر ویدک مت کے پیرو تھے۔ اہل ملایا کے زبانی معلوم ہوتا ہے کہ جزائر انڈمان کے اصلی باشندے نگرمی سیلون (لنکا) ونگری ملایا کے بزرگان کی نسل سے ہیں۔ کیونکہ ایک وہ وقت بھی تھا۔ جبکہ سیلونی و ملائیوں کا مذہبی رشتہ انہیں یکجا و متفق رہنے کے لئے مجبور کرتا تھا۔

مشہور اخبار انگریزی "مارننگ پوسٹ" کا کچھ مضمون بعنوان "سٹوری اوف اینڈمان کان وکٹس" (قیدیان اینڈمان کی کہانی) از مورس پورٹ میں اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو" مطبوعہ پنانگ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء (۰۷-۳-۲۲) میں شایع ہوا تھا۔ اُس میں سے چند سطور کا مطلب ذیل میں درج ہے۔

"سنہ ۱۷۸۹ء میں جبکہ فرانسیسی و انگریزی (برٹش) جنگ کا بازار گرم تھا۔ اُسوقت سلطنت برطانیہ نے خاص جنگی اغراض کے سبب جزائر انڈمان کو اپنے ساتھ ملحق کیا۔ اُس وقت یہ جزائر محض ملائی بحری ڈاکو لوگوں کی باقاعدہ جائے مجمع وسکونت مردمان وحشی سمجھے جاتے تھے" صرف یہ خیال کر لینا کہ ان جزائر میں ملائی ڈاکو و وحشی لوگ ہی رہتے تھے۔ بالکل ٹھیک نہیں۔ بلکہ کسی وقت یہ جزائر پرانے آریاؤں کے بندرگاہ تھے۔ عام سلسلۂ آمد و رفت بند ہونے پر لوگوں نے جنگلی حالت میں زندگی بسر کرنی شروع کی۔ گو کہ اسوقت ہماری ناقص و محدود معلومات و تحقیقات کی کمی ہمیں ایسا ماننے و یقین کرنے میں مانع ہو۔ کیونکہ جس حالت میں سندھو (دریائے اٹک) کے پار ہونا بھی دوش خیال کیا جاتا ہے۔ تو سمندروں کے پار ہو کر مختلف حالات کا جاننا چہ معنی دارد۔

دیکھئے جزائر انڈمان و ملایا کا پرانا تعلق ایک اور بات سے بھی ثابت ہوگا۔ وہ بات یہ ہے کہ سنہ ۱۷۹۶ء میں جبکہ جزائر انڈمان کی آب وہوا قدرتاً دلدلوں و گھنے جھنڈوں کے اثر سے یک لخت بگڑ گئی تھی۔

اور عمری قیدیوں کو حسب معمول ہندوستان کے مختلف علاقوں سے وہاں بھیجنا بند کیا گیا تھا۔ تو اُس وقت یہی ملایا تھا کہ جس نے ہندوستانی و دیگر برٹش علاقجات کے عمری قیدیوں کی سہائتا کی۔ بیماری پھیلنے کے وقت قریباً سات صد قیدی جو انڈمان میں تھے۔ پنانگ روانہ کئے گئے تھے۔

سنہ ۱۸۵۷ء تک عموماً عمری قیدی پنانگ کے آب و دانہ کے سپرد ہوتے رہے اور وہاں سے اکثروں کو سنگاپور بھیجا گیا۔ کیونکہ اُس وقت سنگاپور آباد ہو رہا تھا پس ان سطور سے انڈمان و ملایا کا تعلّق ہونا عیاں ہے۔

سیلون (لنکا) کے آرین ہونے میں تو کسی کو بھی شک و شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ واقعات خود بتا رہے ہیں۔ باقی رہا اس امر کا جتلانا کہ ملائی لوگوں کا اصل کیا ہے سو عرض کرتا ہوں۔

لفظ ملایا اصل میں "ہملایا" یا "ہمالایا" ہے یعنے وہ ملک جو کسی وقت کوہ ہمالیہ سے نقل مکان کردہ آریہ لوگوں نے آباد کیا تھا۔ بوجہ گذرنے عرصہ بعید کے حرف "ہ" عام بول چال سے گر گیا اور ملایا یا مالایا باقی رہ گیا۔

موجودہ ملائی زبان کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ اس کا مخرج روئے زمین کی زبانوں کی ماں سنسکرت یا اُس کی بیٹی خالص دیوناگری بھاشا ہی ہے۔

چند ملائی الفاظ جو عام بول چال میں آتے اور اصلاً اپنا مترادف نہیں رکھتے معہ اُردو معنوں کے ذیل میں بطور نمونہ درج ہیں۔

اردو معنی	الفاظ ملائی
ہندسہ - نمبر - انگ -	انگا - انگکا -
حرف - حروف -	اکسرا - (اکشرا) -
معنی - مطلب - مدعا - ارتھ -	اَرتی - ارتی -
اُمید -	آسا -
یا - اُتھوا -	آتو -
بادل -	آون - آوان -
قوم - ذات - بنس - خاندان -	بنگسا - بنسا -
زبان - بولی - بھاشا -	بھاسا -
تباہی - بربادی -	بناسا - وناسا -
عقل - تمیز - بدھی -	بُودی - بدھی -
بھومی - روئے زمین -	بُومی -
پڑھنا - واچنا -	باچا -
بیوپار - ونج - تجارت -	من یاگا - بن یاگا -
جن - بھوت - بلا - ہانی کرنے والا -	ہَن تو -
تلاش کرنا - ڈھونڈنا -	چاری -
قریبی رشتہ دار - بھائی بند -	سوڈارہ - سڈارہ - رست دارا لگاڑ
چنت - ترنگ - خیالات -	چینا - چنتا -
دُکھ - تکلیف -	دوکا -

الفاظ ملائی	اُردو معنی
بیسا ۔ بِسا ۔	زہر ۔ وِش ۔ سم ۔ زہریلا ۔
راجہ ۔	بادشاہ ۔ راجہ ۔
منتری ۔	وزیر ۔ منتری ۔
داتو ۔	رئیس ۔ داتا ۔
گاجہ ۔	گج ۔ ہاتھی ۔ فیل ۔
استانہ ۔	ستھان ۔ راج محل ۔
اُتارا ۔	شمال ۔ اُتر ۔
بھنڈارا ۔ بھنڈاری ۔	مالک خزانہ ۔ ملائیوں میں یہ ایک بڑا خطاب شمار کیا جاتا ہے ۔
نگری ۔	نگر ۔ دیس ۔ ملک ۔
ڈنڈا ۔	جرمانہ ۔ ڈنڈ ۔
سیکسا ۔ سکسا ۔	سزا دینا ۔
پریکشا ۔ (پریکسا)	تفتیش کرنا ۔ پریکشا ۔
ساکسی ۔ سکسی ۔	ساکشی ۔ گواہ ۔
راسا ۔	رس ۔ سودا ۔ ذائقہ ۔
روپا ۔	شکل ۔ روپ ۔
ورنا ۔	رنگ ۔ ورن ۔
موکا ۔	مکھ ۔ مکھڑا ۔ منہ ۔ (موہنہ) ۔

اردو معنی	الفاظ ملائی
پیتل - تانبا -	تمباگا - تماگا -
ریشم -	سنترا - سوترا -
لیکن - مگر -	تاپی - تپی - تتاپی -
مقدمہ -	بچارا - وچارا -
خوشی - سکھ -	سوکا -
جسم کے بال - رُوم -	رؤما -
سم - سادھی - برابر -	ساما -
یکساں - موافق - مشابہ - ہم شکل -	مرؤپا - ساروپا -
جیوآتما - روح -	جیوا -
کرایہ - حق خدمت -	سیوا -
دشمن -	سترو -
ادھیراج - بھارا خطاب ہے -	اڈی راجہ - ڈی راجہ -
ادھی پتی - جاوا لوگوں میں اعلےٰ خطاب شمار ہوتا ہے -	اڈی پتی -
کل - تمام -	سمان - سماں -
ہتھیار - سلاح -	سن جاتا - سنجاتا -
سکھ - چین - سنتوش - سنتوکھ -	سنتوسا - (سن توسا) -
فائدہ - نفع - گن -	گونا - گنا -

الفاظ ملائی	اُردو معنی
گرہنا ۔	گرہن ۔ گھن ۔
سوڈہ ۔ سُودُا ۔	ہوگیا ۔ لبس ۔ سدھ ۔
مُولا ۔	آغاز ۔ مُول
تکوٹا ۔ تکوٹا ۔	تاج ۔ مُکٹ ۔
مہا ۔	عظیم ۔ مہان ۔
کواسا ۔	مختار ۔
نیایا ۔ نیایم ۔	انصاف ۔
انیایا ۔ ان نیایم ۔	بے انصافی ۔
لکشمنا ۔	بڑی سردار ۔
کوتر ۔	غلاظت ۔ غلیظ ۔ میل ۔ میلا ۔
جاگا ۔	نگہبانی کرنا ۔ حفاظت کرنا ۔
سُرگا ۔ شرگا ۔	بہشت ۔ سُرگ ۔ (سورگ) ۔
نراکا ۔	نرک ۔ جہنم ۔
عانیہ ۔	عُنش جانی ۔
کاڈہی ۔	بغض ۔
دوسا ۔	گناہ ۔ جرم ۔ دوش ۔
کپالا ۔	سر ۔ سردار ۔
تمک کورا ۔	کھوپڑی ۔

* زائد الفاظ کیلئے کوش اردو زبان ملائی دیکھو ۔

مثمول مگر خالص ملائی لوگوں کی رسومات شادی اسوقت تک بہت
کچھ ہندو لوگوں سے ملتی ہیں۔ اصل ملائی لوگوں کے بچوں (ذکور) کے
سر پر اُسوقت تک ایک چوٹی (لٹ بالوں کی) رکھی رہتی ہے جب تک
کہ اُن کی سنت (ختنہ) نہ ہو لے۔ بار زمانہ کی تبدیلی پر۔ یہی ملک
ملایا ہے۔ جہاں سے کہ قدیم زمانہ میں ملک چین کے فرقہ تاؤ۔ لاؤچیز
یا کرچاؤ آست کے گرد تھا تما لاؤ چیز نے تعلیم ویدانت حاصل
کر کے کل ملک چین میں اپنی تعلیم اور اندریہ دمن کے زور سے اثر رسوخ
و رعب حاصل کیا تھا۔ کہ جس کا اثر اس وقت تک بدستور کام کرتا ہوا
نظر آتا ہے۔

علاقہ جاوا و خاصکر جزائر خورد بنام بالی (جس کا دوسرا نام جاوا
خورد بھی ہے) اور لومبوک (جو جاوا کے نزدیک واقع ہیں) میں
اس وقت تک قدیمی آریہ آباد ہیں۔ ان میں کئی ایک لوگ اچھی سنسکرت
جانتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ بالی وہی مقام ہے۔ جہانکہ سگریو کا
بھائی بالی حکمران تھا۔ بالی کا ذکر کرتے ہوئے یہاں مجھے ایک ایسے
دردناک و افسوسناک واقعہ یا حادثہ کا جس کا تعلق کہ بالی سے رکھتا
ہے۔ اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہ جانکاہ صدمہ و ناگہانی
آفت ہے کہ جس نے بالی کے قدیم آرین آبادی ہونے کا فخر ہمیشہ کے
لیے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ہے۔ اس واقعے کے ظاہر کرنے میں
میرا قلم زار زار روتا ہے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ اظہار بھی تو ضروری ہے
وہ پُر درد حادثہ یہ ہے کہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء (۲۰-۹-۰۶) کو بالی کا

خود مختار دیرینہ سال - دبزرگ راجہ اور پُرانی چھتری قوم کا فخر (ناک) ہاتھ
میں تلوار لیتا ہوا اور پُرانے راجپوتوں کی سی جانبازی عالیشانی و بہادری
دکھاتا ہوا میدانِ جنگ میں ہمیشہ کے لئے ڈھیر ہو گیا - یعنے قتل ہو گیا
صرف راجہ ہی نہیں - بلکہ تمام بیسب بڑا خاندانی رانیاں - راج کمار و دیگر
بڑی وزرا و متعلقین راج بھی مردانہ وار ہاتھ دکھاتے ہوئے ہمیشہ
کے لئے میدان جنگ میں سو گئے - قتل ہونے سے پہلے ہی راج محل
و دیگر بڑی عمارات کو خوشی خود اپنے ہاتھوں سے آگ لگا دی تھی - تاکہ
دشمن (ڈچ) کسی قسم کی بے حرمتی نہ کر سکیں - اسلئے جب دشمن مقام
پلاسے چوتن پر پہنچے - تو تمام محلات وغیرہ کو جلتا ہوا پایا - بالی کا راج مدت
دراز سے خود مختار تھا - اسلئے اب ڈچ لوگوں نے جو اسوقت قریباً تمام
مجمع الجزائر ہند (جاوا - سوماٹرا وغیرہ) پر حکمرانی کرنے کا دعوے رکھتے
ہیں - بلا کسی وجہ دندانِ طمع تیز کرتے ہوئے بالی پر چڑھائی کر دی جس کا
انجام وہی ہوا جو اوپر بیان کیا گیا ہے - بالی (جاوا خورد) وسطِ سمندر میں
واقع اور نہایت ہی سر سبز جگہ تھی - چنانچہ ہندو راج ہونے کے باعث
شری رامچندر جی کے یادگار میں ہمیشہ اور متواتر کئی قسم کی خوشیاں منائی
جاتی تھیں واہ رے کرم گتی - میں نے اس واقعہ کو اخبار انگریزی موسومہ
"دی ٹائمز اوف انڈیا اینڈ کمرشل ایڈورٹائیزر" مطبوعہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء
(۵۶-۱۵-4) میں پڑھا تھا جس کا اثر ابھی تک میرے دل پر باقی
ہے -

اگر کسی کو بالی میں اسوقت تک (یعنے ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء تک) ہندو

(آریہ) راج رہنے میں شک ہو تو اس کو علمی جنتری مطبوعہ پانچویں بابت ۱۹۵۵ء کا صفحہ 33 ملاحظہ کرنا چاہئے۔

علاوہ اس کے ۱۹۱۶ء میں اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو" مطبوعہ پنانگ ۱۶ اپریل ۱۹۱۶ء (16-4-16) میں یہ الفاظ چھپے تھے

with the exception of two small islands named Bali and Lombak where Hinduism predominates.

These two island lie close to Java.

اردو مطلب یہ ہے۔

"سوائے دو چھوٹے (خورد) جزائر بنام بالی اور لومبک کے جہاں ہندوازم (ہندو مذہب) رائج ہے۔ یہ دونوں جزیرے جاوا کے نزدیک واقع ہیں"۔

بس یہ الفاظ بالی اور لومبک میں ہندو راج کے ہونے کے لئے کافی ثبوت ہے۔

کسی وقت کل جاوا و سوماٹرا (اصلی نام سومترا ہے) آرین گڑھ کہلاتے تھے اسوقت تک علاقہ جاوا میں بہت سے اس قسم کے تاریخی کھنڈرات ملتے ہیں جو آرین حکمت کے نمونے ہیں۔

بالی کا حادثہ بھی آج کے بعد کسی آئندہ زمانہ میں ایسا ہی سمجھا جاوے گا

جیساکہ آوا قدیم دارالخلافہ برہما وغیرہ کا - یاکہ ایسا جیساکہ علاقجات آسام کے کئی حصّوں میں پُرانے ہندو آریاؤں کی بستیوں کے کھنڈرات نظر آتے ہیں
ان میں سے راجہ کامروپ جوایک نہایت ہی زبردست راجہ ہوگذرا ہے کی بستی کے قدیمی کھنڈرات اسوقت تک بھی کئی میلوں میں نظر آتے ہیں
ان میں سے بعض کھنڈرات کی فصیلوں کی اینٹوں پر سنسکرت سے ملتی ہوئی بھاشا میں حروف لکھے ہوئے نظر پڑتے ہیں - بہت سے ایسے لوگوں نے جنہیں آسام ریلوے کی تیاری کے زمانہ میں وہاں مختلف علاقوں میں رہنے کا موقع ملا - یہ واقعات بنظر خود دیکھے ہونگے اور وے صاحبان میرے اس بیان کی تائید کرسکتے ہیں -

اسی کتاب کے بابِ اوّل میں کمبودیا کا حال بیان ہوچکا ہے جس میں تبلایا گیا ہے کہ کسی زمانہ میں کل مُلک ملایا - سیام وغیرہ - کمبودیا راج کے (یعنے حکومتِ کمبودیا کے) تابع تھے - کمبودیا کے حکمرانوں کا اُس وقت کیا دھرم تھا - اس کی مزید تحقیقات کے لیئے ذیل کا انگریزی فقرہ ویسا ہی کام دینے والا ہے - جیساکہ سخت اندھیری رات میں ڈیل صاحب کے ایجاد کردہ نائیٹ ورک لیمپ کی روشنی - یہ فقرہ جنرل جاگرفی فار انڈین سکولز مؤلفہ مسٹر ڈبلیو - ایچ - آرڈین وڈ صاحب بی - اے - ایف - سی - ایس - پرنسپل الابارٹنزی کالج کلکتہ کے صفحہ ۲۲۵ پر ملاحظہ ہوسکتا ہے -

"The Cambodians are Aryans, and there are magnificent Remains of an ancient and superior civilization probably of Hindoo origin near the Cambodian Lake"

"کمبودین (اہل کمبودیا) آرینز (آریہ) ہیں۔ جھیل کمبودیا (جس کا نام تلے سپ یا تالے سپ ہے) کے نزدیک یا متصل قدیم اور بالاتر (یعنے نہایت اعلےٰ) سویلیزیشن (تہذیب۔ شائستگی۔ مگر یہاں اسکا مطلب حکمت یا ہنرمندی کا ہے) کے عالیشان نشانات (بقایا کھنڈرات وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ غالباً ہندو بناکے یعنے ہندوؤں کی دستکاری کے"۔

امید کہ واقعات مندرجہ صدر متعلقہ ملایا وغیرہ کے نفس مضمون سے پڑھنے والا خود ایک خاص نتیجہ نکال لینے کی تکلیف گوارا کر سکے گا۔ عموماً کلکتہ یا کہ بنگال کے راستہ جن بیرونی سمندری مقامات کا سیر ہوسکتا ہے اُن کا مختصر سا حال درج کر دیا گیا ہے۔ مدراس سیلون (لنکا) وغیرہ کی جانب کوئی قابل اندراج احوال نہیں معلوم ہوتے کیونکہ لنکا وغیرہ کے آرین ہونے میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا۔ تجربہ خود بتلا رہا ہے۔

اب بمبئی کے راستہ جن موٹے موٹے سمندری مقامات کو جانا ہوتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا نہایت ہی مختصر سا حال رقم کرونگا۔

موجودہ زمانہ میں شہر لنڈن واقع انگلینڈ (انگلستان) بلحاظ ہر ایک دنیوی امور کے دنیا بھر کے سب شہروں سے بڑا اور زیادہ ترمتمول شمار ہوتا ہے۔ پس جب ہم اس شہر کیطرف بھی سرسری طور پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ دھرتی لنڈن یا کہ کل سرزمین انگلینڈ وغیرہ بھی قدیمی آریاؤں کے قدمِ مبارک سے خالی یا کہ محروم نہ رہے تھے اسکی نہایت صریح وجہ یہ ہے کہ یہ حصہ ملک اہل رومن اور اُن آریاؤں کی نسل نے جو اس وقت آئرلینڈ (آریوں کی زمین۔ جائے رہائش یا ملک) وغیرہ اور اُس کے نواح میں آباد ہے۔ آباد کیا تھا۔ انگریزی کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انیس صدی کا عرصہ ہوا کہ لنڈن ایک بالکل معمولی اور چھوٹا سا قصبہ تھا اسوقت اُس کا رقبہ تقریباً نصف مربع میل تھا۔ پس اُسی زمانہ میں یعنے اب سے ۱۹ صدی پیشتر اہل رومن کا قدم انگلینڈ میں پڑا اور اُنھوں نے شہر لنڈن کی درستی و ترقی کیطرف خاص دھیان دیا۔ اسلئے اب لنڈن کی موجودہ آبادی میں چھپّن لاکھ کے قریب شمار ہوتی ہے (یعنے کلکتہ یا کہ بمبئی کی موجودہ آبادی سے پانچ گنا اور مدراس کی آبادی سے نوگنا زیادہ) زیادہ تر نسل اُن قدیمی اہل رومن کی ہے جو کہ خود آرین نسل سے تھے اور انگلینڈ میں آکر آباد ہوتے ہوئے اُس کے فروغ کا خاص باعث ہوئے۔ اسوقت شہر لنڈن کا طول سولہ میل اور عرض بارہ میل کے قریب شمار ہوتا ہے۔

زبان کے لحاظ سے بھی وہ تمام لوگ جن کی اصلی زبان (برادری)

زبان انگلش یعنے انگریزی ہے۔ آرین نسل سے ہیں۔ کیونکہ
"انگریزی" آرین لنگویجز کی بچی یا کہ شاخ ہے پس لنڈن یا کہ تمام
انگلینڈ وغیرہ اسی زمرہ میں آجاتے ہیں۔

چھویں (چھٹی) صدی مسیح میں عیسائی مت
(Christianity) انگلینڈ میں شروع
ہوا۔ دراصل بالٹک اور لولینڈز جرمنی کے لوگوں نے انگلینڈ
آباد کیا۔ وہ لوگ آریہ تھے۔

اب ملک فرانس کو لیا جاتا ہے۔ اس ملک کو آریاؤں
نے آباد کیا تھا جس کے ثبوت میں ایک انگریزی فقرہ بھی درج ہے۔

The country of France was ear
ly peopled by the Celts or
Gauls an aryan race.

اس کا اردو مطلب اس طرح پر ہے کہ
"ملک فرانس پہلے آباد کیا گیا تھا۔ اہل کیلٹ Celts (اسکو
سیلٹ بھی پڑھتے ہیں مگر کیلٹ ٹھیک ہے) یا اہل گول سے جو کہ
ایک آرین قوم (نسل) تھی"۔

اس کے بعد یہ ملک اہل رومن کے تحت میں بھی رہا۔ پس مذکورہ بالا سطور سے صاف روشن ہے کہ کسی زمانہ میں آریہ لوگ ہی فرانس میں آنند مناتے تھے۔

اب ملک اٹلی کی ٹرن (باری) ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں کے آریہ باشندے نہایت خوشحال تھے۔ قدیم آریاؤں نے ہی اٹلی کو بسایا تھا۔ اٹلی کے دار الخلافہ شہر روم Rome میں کسی وقت ویدوں کا ڈنکا بجتا تھا۔ شہر روم میں اسوقت تک قدیمی عمارت (مندر) بنام پین تھی عون Pan thi theon جو کہ سنہ عیسیح سے کچھ مدت پہلے بنائی گئی تھی۔ موجود ہے۔ پین تھی عون (یا پن تھی عن) کے معنے سب دیوتاؤں کا مشترکہ مندر ہیں۔ اس عمارت میں مختلف دیوتاؤں کے بت وغیرہ رکھتے تھے۔ اور اہل رومن اکثر کے اسکو "विश्वे देवा" وسوے دیوا۔ کے مندر کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ پورانک مت کی لیلا ہے۔ اور جس لیلا نے کہ آرین دھرم کو کلنکت کیا۔

اس سے بعد اگر ملک یونان کو لیا جاوے تو وہاں بھی اسی قسم کی فضول و فرضی دیوتاؤں کی پوجا وغیرہ بعینہ پورانک مت کی طرح یونانیوں میں مروج پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت تک یونان کے دار الخلافہ ایتھنز (Athens) میں آدینا یا می نروا (منروا) نامی دیوی کی پرستش رائج ہے۔ یونانیوں کا خیال ہے کہ ہر ایک قسم کی آفات سے محفوظ رکھنا اور اقبال مندی و نصرت (فتح) دینا

اسی دیوی کے اختیار میں ہے۔ یونانیوں کی آدینا یا می نروا دیوی اور اہل چین کی کوان ژن دیوی دونوں سگی بہین (Sisters) معلوم ہوتی ہیں۔ پس یہ واقعات بھی پرانک مت کے اختراع ہیں اور ہو بہو ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے ویدوکت دھرم کے سورج کو گہرہن لگا ہوا ہونا۔

اب میں آسٹریا ہنگرے کو لونگا۔ جس کے دار الخلافہ کا نام شہر ویانا ہے (Vienna) یہ ملک چاروں طرف سے ریاست ہائے جرمن۔ روس۔ ٹرکی۔ اٹلی۔ سوٹزرلینڈ وغیرہ سے گھیرا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ملک آرین گڈھ کہلاتا تھا۔ تمام یوروپین ممالک میں یہ ملک یعنے آسٹریا ہنگرے بلحاظ آبادی وسعت تیسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے۔ اسوقت اس ملک میں متفرق فرقے آباد ہیں مثلاً سلاددنی انسز۔ جرمنسز۔ روسی وغیرہ۔ ایک اور خاص قوم جس کا نام مگیار یا ماگیار اور اس ملک میں آباد ہے۔ آرین نسل سے مشہور ہے۔ اسکی تعداد ساٹھ لاکھ کے قریب تبلائی جاتی ہے۔

اسی ملک میں ایک اور خانہ بدوش قوم جس کو جپسی کہتے ہیں پائی جاتی ہے۔ انگریزی تحقیقات بتلاتی ہے کہ آخر الذکر قوم انڈیا (آریہ ورت۔ ہندوستان) سے جاکر وہاں مقیم ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ روس کے مختلف علاقوں سے جاکر وہاں آباد ہوئے۔ اور یہ لوگ پرانے آریاؤں کی نسل سے ہیں۔

اس ملک کے علاقجات میں قریباً ستره مختلف زبانیں جن میں سنسکرت کے
بگاڑ کے کافی نشانات پائے جاتے ہیں - بولی جاتی ہیں -

تمام ممالک ہائے ٹرکی - فارس - ایران (آریوں کی جگہ
یا سرزمین) - { یارقند کا اصل آریہ کھنڈ ہے اور کاشغر کا اصل
کاشی گھر ہے } و مصر وغیرہ میں بھی کسی زمانہ میں آرین دھرم رہ چکا
ہے - اسکا ثبوت اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان ممالک کے علاقجات
میں اس وقت تک ایک بڑی بھاری قوم آباد ہوتی ہوئی پائی جاتی ہے
اور اُس قوم کا نام کُرد Kurds ہے - انگریزی تحقیقات بتاتی ہے

"The Kurds are said to
belong to the Aryan family"

یعنے "کُرد لوگ آرین خاندان سے بتلائے جاتے ہیں - یا کہ کُرد لوگوں کا
تعلق آرین اصل (نسل) سے ہے" -

آرمی نیا کے لوگ بھی آرین نسل سے ہیں -

تمام ملک عرب سنسکرت کے مرکب الفاظ آریہ و بہ (آریا - باہ)
کا بگاڑ ہے - آریہ مشہور لفظ ہے جس کے معنی سرشٹھ (اعلےٰ)
کے ہیں - بہ کے معنی راستہ - راہ - گذرگاہ - کے ہیں یعنے آریوں
کی گذرگاہ -

اسی راستہ سے ہوتے ہوئے قدیمی آریا لوگ افریقہ کے مختلف حصوں
میں جاکر آباد ہوئے - اور جہاں کہ اس وقت تک اُن کی نسل ہزاروں
کی تعداد میں موجود ہے جن کو میں نے بچشم خود دیکھا - یہ وہی دکا سیا

ٹماٹے وغیرہ لوگ ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یہ لوگ اسوقت تک
خاص خاص دیوتاؤں واگنی (آگ) کی پرستش کرتے ہیں مگر رہتے
ضرور جنگلی حالت میں ہیں۔ ان لوگوں میں سے کئی لوگ کانوں میں مُنڈل رو
کی طرح صاف باریک و چمکیلی لکڑیوں کے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر رکھتے
ہیں جو کہ ان کی مذہبی رسم معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سے کئی ایک لوگوں
میں ایک اور عجیب رسم دیکھی گئی۔ وہ یہ کہ کسی شخص کے مرتے وقت اُس
کے چاروں طرف پر دکھشا دینا (یعنے پھرنا) اور خاص خاص الفاظ اُس
وقت مُنہ سے بولنا وغیرہ وغیرہ۔

کسی وقت کل افغانستان بھی آریہ تھا۔ صرف قندھار
ہی نہیں۔ لفظ قندھار سنسکرت کے الفاظ گندھرو ہار کا مرکب ہے
اسکی وجہ عیاں۔ کہ اس وقت تک افغانستان کے پہاڑی علاقجات
میں کافر لوگوں کا ہونا بلکہ ان لوگوں کا ایک خاص علاقہ ہے۔ جس کو
کافرستان کہتے ہیں۔ اور یہ ایک پہاڑی ملک ہے جو کہ شہر کابل کے
شمال مشرق میں واقع ہے جس طرح کہ مسلمان اور خاص کر افغان (پٹھان)
لوگ کافروں کو مار کر خوش ہوتے۔ ویسے ہی یہ کافر لوگ افغانوں کو قتل
کرنے میں خاص مسرّت سمجھتے۔

"Their language belongs to the Sanskrit family."

اُن کی (یعنے اہل کافرستان کی) زبان مخرج سنسکرت سے
تعلق رکھتی ہے۔

جو مختصر سے حالات اس نوٹ میں درج کئے گئے ہیں۔ وہ اصل واقعات (فیکٹ) ہیں۔ کوئی فرضی داستان و افسانے مانند الف لیلہ یا کہ مسٹر گلیور کے بعض عجیب و حیران کنندہ مگر محض بناوٹی حالات سفر کیطرح نہیں۔ پڑھنے والا اگر خود سچے محقق کی طرح اُن امورات کی تحقیقات کے لئے جو اس نوٹ میں تحریر ہوئے ہیں۔ ذرا بھی اپنے دماغ سے کام لینے کی تکلیف گوارا فرمایئے گا تو بلا شبہ اُسکو خود بخود سب اصلیت معلوم ہو جاویگی۔ اور اُسکو اصل نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہ ہوگا۔ نہیں نہیں بلکہ بہت ہی سہل و آسان ہوگا چونکہ ان ہی واقعات نے جس کے بارے میں اوپر کسی جگہ جتا چکا ہوں۔ میرے خیال کو صرف تھوڑے ہی عرصہ میں تبدیل کر دیا۔ اس لئے یقین واثق ہے کہ ان حالات کا سرسری مطالعہ بھی میرے جیسے کئی ایک دوسرے اشخاص کی تبدیلی خیالات کا باعث ثابت ہوگا۔ پرماتما ضرور ایسا کرے تاکہ میرا دلی مقصد کسی حد تک پورا ہو۔ اور آئندہ بھی ایسی قسم کی تحریر کے لئے موقع ملتا ہے

واہ رے دیوبانی (روے زمین کی مادری بھاشا سنسکرت) آریہ جاتی و آریہ دھرم! قربان جاؤں آپ کے جاہ و جلال۔ عظمت۔ و فضیلت پر۔ اور وہ عظمت بھی کیسی۔ جیسے آفتاب تاباں۔ اے قدیم آریاؤ۔ کسی وقت آپکا ہی راجیہ (راج) روے زمین پر تھا۔ دنیا کے اوپر چاروں طرف آپ ہی کی شہرت

کا آوازہ بلند تھا۔ آپ ہی کے عظیم الشان دھرم کی بدولت سرشٹی
پر کسی قسم کا اتیاچار و جبر و تشدد نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کا اعلےٰ اور
سب سے مقدم نیم (اصول) تو "اہنسا پرمو دھرمہ" تھا۔ آپ اس
نہایت ہی مقدس اصول پر ہر لحظہ دہرپل پابند رہنا اپنا فرض سمجھتے تھے
آپ کے آچرن (چال وچلن) شدھ (پاک) اور آپ کے خیالات اقوال
و افعال ہر طرح سے ٹھیک ٹھیک مناسبت و موافقت ظاہر کرتے تھے
آپ دوسروں کی خوشی میں اپنی خوشی تصوّر کرتے اور دوسروں کے غم
میں اپنا غم ملا ہوا خیال کرتے تھے۔ آپ کے ہردول (قلوب) میں
خود غرضی کے بیج کا نشان معدوم تھا۔ آپ کرم (عمل۔ فعل۔ ایکشن
ڈیڈ۔) کی فضیلت کو اپنے جیون (زندگی) کے ذریعہ ظاہر کرتے تھے۔ آپ کا
اعتقاد (وشواش) کیول ایک خالص اوم پر تھا۔ آپ نے روئے زمین
کا راجیہ (راج) کیونکر حاصل کیا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ آپ سچی
محبت کو لیکر گروہوں کے گروہ اکٹھے ہو کر اپنی جنم بھومی سے خوشی خوشی بذریعہ
خشکی و سمندر (تری) روانہ ہوتے ہوئے دوسرے دوسرے یعنے غیر ممالک
میں جا کر آباد ہو گئے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ آپ نے ہی دوسرے ممالک کو آباد
کیا تھا۔ آپ اپنے گھروں کی چار دیواریوں میں بند رہنا معیوب سمجھتے تھے
آپ کے درمیان ذاتیات کا فضول جنس و قبیح (قبیحہ) امتیاز موجود نہ تھا۔
آپ جنم سے ذات یا پیشہ نہ مانتے تھے۔ بلکہ کرموں (افعال۔ اعمال) یا
دنیوی بیوہار کے لحاظ سے انسانی تفریق (ورن بیوستھا) مقرر کرتے تھے
اے درمیانی زمانہ (یعنے قدیم و موجودہ زمانہ کے درمیان کا زمانہ)

کے آریاؤ! ہائے افسوس۔ جب سے آپ نے اپنے سچّے۔ مقدّس
پاک اور سرشٹ دھرم کے اصولوں کے پالن کرنے میں کوتاہی کو راستہ دیا۔
یا کہ بالفاظ دیگر آپ کے آچرنوں میں وگھن پڑنے شروع ہوئے۔ نہیں نہیں
بلکہ جب سے آپ نے اپنے بزرگوں (قدیم آریاؤں) کے نقش قدم پر چلنا اور
اُن کے طریقہ ہائے با اصول (نیم) دھرم پر پابند رہنا ترک کر دیا۔ اور
اس سے بڑھ کر اپنے مکانوں کے اندر بند رہنے کی قبیح و مذموم رسم کو
زیادہ تر رواج دیا اور ساتھ ہی غیر ممالک کی سیر و سیاحت کو یک لخت چھوڑ
دیا۔ یہی نہیں بلکہ کاہل الوجودی کے دامن میں سو گئے۔ اور ان سب قباحتوں
سے بڑھ کر چھوت چھات کے حقیرانہ و تنگ خیال کو لیکر بہو نجا ہی۔ اروڑہ
بھاٹیا۔ سہگل۔ کپور۔ بھنڈاری۔ پوری۔ مہرہ۔ ساہنی۔ کنا پر۔ گدھوک
ایک گھرا۔ آدھا گھرا۔ ڈھائی گھرا۔ سوا گھرا۔ چار گھرا۔ بندی (صفر
گھرا۔ اڑنگ۔ سڑنگ۔ بٹنگ۔ ٹنن وغیرہ اِل بلا کہلانا شروع کیا۔
تب سے آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی عظمت کو بٹہ لگنا شروع ہو گیا اور
تبھی سے آپ کے اندر ناجائز تفریق و حاسدانہ نفاق کا تخم بویا گیا۔ نہیں
نہیں بلکہ جب سے آپ نے اپنی اصلی دماغوں و عقل سے کام لینا چھوڑ کر
دوسروں کی بُری تقلید اور خاصکر برائے نام برہمنوں کے چنگل میں گرفتار
ہونا شروع کیا۔ تب سے لفظ "ہندو" کا طوقِ غلامی آپ کے گلے
میں پڑ گیا۔ وائے آپ کے حال پر۔ جب تک آپ میں سیر
سیر و سیاحت و تجارت کا شوق رہا۔ تب تک آپ کے تمام کارج (کام)
راست و سدھ ہوتے رہے۔ آپ کے بعد آپ کے بدھی بھائیوں

(یعنی بدھ لوگ) نے بھی کسی خاص حد تک آپ کی تقلید کی۔ اور وے لوگ (یعنی بدھ لوگ) آریہ ورت کے مختلف مقامات وحدود سے اکٹھے سینکڑوں کی تعداد میں بذریعہ خشکی و تری روانہ ہوتے ہوئے اور شنگر سیلون (لنکا) سے بحری سفر کے ذریعہ دوسرے ممالک میں وارد ہوئے اور یہی وجہ زیادہ تر بدھ مذہب کے اشاعت کی ہوئی۔ اب یہ لوگ تمام دنیا کے مختلف حصّوں میں پائے جاتے ہیں۔ آریاؤں کے بعد اگر کسی مذہبی جماعت یا کہ فرقہ نے قابل قدر مذہبی سکّہ جمانے کی کوشش کی۔ وہ بدھ (فرقہ ہی) ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی اسی وجہ سے کہ اُنہوں (یعنی لوگ) نے قدیمی آریاؤں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے دیشوں میں جا کر آباد ہونے اور اُپدیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے تن۔ من اور دھن سے کوشش جاری رکھی۔

افسوس صد افسوس۔ اے قدیم و درمیانی زمانہ کے آریاؤ جب سے آپ کی موجودہ نسل یعنے ہندو آریاؤں میں اپنی بستیوں سے چند روز کے لئے بھی باہر جانا اور سندھو (دریائے اٹک) وغیرہ کے پار ہونا بھی دھرم کے ورودھ خیال کیا جانے لگا تب سے آپ کی تمام اقبالمندی۔ شان و شوکت۔ جاہ وجلال و فضیلت کے چمتکار پر سیاہی آ آ کی نمودار ہونے لگی۔ وہ مہان شکتی اس سیاہی کو دُور کرے۔

ہر ایک خاص خاص امر یابات کی اشاعت کے لئے جُدا جُدا طریقے ہوتے ہیں۔ پس دھرم کی اشاعت کے لیئے بھی ایک خاص ذریعہ ہے

وہ ذریعہ اوپر مجملاً بیان کیا جا چکا ہے۔ اُسکو پھر صاف صاف الفاظ میں جتلا
دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ دھرم کی اشاعت کے لیئے اُس دھرم
کے دل و جان سے ماننے والوں اور اسی دھرم کے اصولوں (مطابق)
اپنی زندگی گذارنے والوں بلکہ اُس سچے دھرم پر سچے دل سے قربان ہو
جانے والوں کے گروہوں کے گروہ اُن حدوں میں جا کر آباد ہونے
چاہیئے جہاں کہ اُنہیں اپنے دھرم کے پرچار کا خیال مدنظر ہے۔ اُن
گروہوں میں۔ بابو۔ بہشتی۔ ڈاکٹر۔ دوکاندار۔ بڑھئی (سلاٹ کھصان)
معمار۔ لوہار۔ زرگر۔ درزی۔ جولاہا۔ موچی۔ حجام بلکہ ملاح تک
کا کام جاننے والے بھی اُسی دھرم کے سچے بشواسی (مختصر) ہتکاری
و پریمی ہوں۔ اُن گروہوں کے لوگوں کے چال و چلن ایسے ہوں
جس سے اُن کے دھرم کی علامات خودبخود ظاہر ہو سکیں۔ تاکہ اُس
گروہ کو نئے ملک میں کسی قسم کی بھی کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ ویسے ہی رہ سکیں
جیسے اپنی بستیوں میں {یہی وجہ تھی کہ قدیمی آریاؤں اور بدھی لوگوں کو
کوئی دقت محسوس نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اُن کے گروہوں میں ہر ایک
قسم کے پیشہ ور لوگ اُسی دھرم کے ماننے والے موجود رہتے تھے}
اور بغیر اُس ملک کے اصلی باشندوں کی امداد وغیرہ کے اپنا کام آپ چلا سکیں
اور اُس گروہ یا اُن گروہوں کے تمام بیوہار (کاروبار) میں پوری پوری
راستی و دیانت داری پائی جاوے۔ اور وے سب کے سب لوگ بلا ناغہ
مقررہ وقت پر صبح و شام ایک جگہ میں مل کر اُس دھرم کے اصول کی
پیروی کے لیئے عام طور پر اُپدیش کریں۔ تاکہ اُن کے پرچار کا اثر اُس ملک

سکے اصلی باشندوں کے دلوں کو تسخیر کرتا ہُوا اُسی دھرم کے وسیع دائرہ
میں اُن کو لانے کے لیئے خود بخود کامیاب ہو سکے۔ یہ ایک مجرب وحکمی
نسخہ یا کہ ذریعہ اشاعت دھرم ہے۔ تجربہ ہو سکتا ہے۔ آجکل کے چند متمدد
وہ معمولی اشخاص کے پرچار سے غیر ممالک میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آجکل
کا ہر ایک پرچارک (واعظ) سوامی شنکر اچارج۔ مہاتما بدھ دیو یا کہ
مہرشی دیانند نہیں بن سکتا۔ اس کام کے لیئے پورن برہم چریہ۔ اندریہ دمن
اور ازبس سہن شیلتا۔ بُردباری۔ سچّی انکساری۔ سچی وِدیا (علم خالص)
اور بغیر امتیاز مذہب وملت سچّے پریم کی ضرورت ہے۔ جو صفات (یعنے
مذکورہ بالا) کہ عام اشخاص میں ہونی غیر ممکن سی معلوم ہوتی ہیں۔ گو اس
قسم کی طاقتیں ضرور خداداد ہوتی ہیں۔ مگر ان کے بڑھانے کے لیئے اپنی
جسم۔ جان اور فضول دنیوی حیثیت کے ابھمان وگمان کو قربان کردینا
پڑتا ہے۔ یہی اصلی و سچی منش جاتی کی صفات مذکورہ بالا مہاتماؤں
کے جیونوں (زندگیوں) میں موجود اور اتھک کام کر رہی تھیں۔ اور
اسی لیئے اُن کے کار نمایاں موجودہ خلقت کو حیرت میں ڈالتے ہوئے
معلوم ہوتے ہیں۔

ضروری ہے کہ کئی صاحبان اس نوٹ کے ٹوٹے پھوٹے نفس مضمون
کا ملاحظہ فرما کر بول اُٹھیں کہ اُس قدیم زمانہ کا سچا آنند (مسرّت) آج
کیوں دُکھ میں تبدیل ہو گیا تو اُس کے لیئے اتنا کہنا کافی ہوگا کہ

شعر:- جو کچھ ہُوا کرم سے ہُوا یا نصیب سے
شکوہ نہ یار سے نہ شکایت رقیب سے

یاد رہے کہ

(۱) مذکورہ بالا نوٹ عالم - فاضل وگزیجوبٹ صاحبان کی انفارمیشن کیلئے درج نہیں کیا گیا کیونکہ وہ اصحاب تو آگے ہی اس قسم کے حالات سے بڑھ کر زیادہ معتبر حالات کو جاننے کی واقفیت رکھتے ہیں -

(۲) یہ نوٹ صرف اُن صاحبان یا اشخاص کی واقفیت کے لیئے درج کیا گیا ہے - جو میری طرح کم علم وکم تجربہ رکھنے والے ہیں اور جن کی تحقیقات ومعلومات کا دائرہ از حد کم ہے -

(۳) کسی صاحب کو بھی اس نوٹ پر نکتہ چینی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا - ہاں البتہ وہ شخص جس نے کہ اپنی عزیز زندگی (عمر) کے کم از کم دس برس حدود ہندوستان کے باہر مختلف ممالک میں صرف کیئے ہوں - بڑی آزادی وخوشی سے اس نوٹ پر جرح کرسکنے کا مستحق ومجاز ہوگا *

خادم

رام جیداس سہگل

ایپوہ - پیراک - جزیرہ نما ئے ملایا -

التماس

گو میں نے اس کتاب کے دیباچہ میں صاف صاف اور واضح طور پر اپنی کم لیاقتی کا اقبال کیا ہے۔ مگر تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب کے آخیر میں بھی اتنا ظاہر کر دیا جاوے۔ کہ چونکہ یہ ایک عام مُسلمہ (مانا ہوا) یا کہ تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی انسانی کام کبھی نقص سے مبرّا یا خالی نہیں ہو سکتا تو پھر ایسی حالت یا صورت میں ایک مجھ جیسے ناقابل و ناتجربہ کار کے کام میں کیونکر مختلف قسم کی غلطیوں کا احتمال نہ ہو سکیگا۔ بلکہ لازمی ہے کہ اس کتاب میں جگہ بہ جگہ مختلف قسم کی طفلانہ کمیاں دیکھنے میں آدیں۔ اور محض اسی لئے پبلک سے استدعا ہے کہ جو نقص جس صاحب کے نظر پڑے۔ وے مکرّم از راہِ کرم و انسانیت نے جانکتہ چینی کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ بلکہ از راہ عنایت اگر ہو سکے تو مجھے اُس نقص سے آگاہ فرما دیں تاکہ کافی شکریہ کے ساتھ آئندہ اُس کی اصلاح کیجاوے +

اے پرماتما! آپ ہی کی عنایت خاص سے پُشپ سیام نے کاغذی جامہ اختیار کیا ہے۔ ورنہ کہاں تھا۔ آپ کی

اپاروپا کا دھنیہ باد ادا کرنا مجھ تچھ بدھی کے احاطۂ تحریر و تقریر سے بعید ہے ؎

خادم

رامجید اس سہگل

مقام ایپوہ - (پیراک) جزیرہ نمائے ملایا - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

نوٹ :- "نذیابان جاوا" میں اس کتاب کا کئی جگہ ذکر کیا گیا ہے - مگر کسی خاص کارن سے کتاب اس وقت تک شائع نہ ہوسکی - اور اس کو نذیابان جاوا کے بعد چھپنا پڑا -

اشتہار

کوشش اُردو زبان ملائی"

یہ ۲۱۶ صفحہ کی اردو کتاب ہے جس میں پانچ باب درج ہیں۔

باب اول:۔ مختصر حالات ملک ملایا۔

باب دوم:۔ چند الفاظ وفقرات ملائی جو متواتر روزانہ بول چال میں آتے ہیں

باب سوئم۔ لغات جسمیں قریباً دو ہزار الفاظ ملائی بالمقابل اُردو الفاظ کے تحریر ہیں۔

باب چہارم۔ یادداشت ضروری یعنی سکّہ (ضرب نقدی) تول یا وزنی باٹ خشک چیزوں کے ماپ۔ مختلف قسم کی پیمائش۔ نام نشانات سمتی ملائی دن و مہینے۔ موسم۔ رنگ۔ اشیاء خوردنی۔ اعضائے جسمانی دھات ہائے۔ جواہرات کاریگراں۔ باطنی حرکات جوش۔ حرکاتِ بدی دنیا کے چند ملکوں اور ان کے باشندوں کے نام جیسا کہ اہل ملایا استعمال کرتے ہیں۔

باب پنجم۔ بول چال اُردو ملائی یعنی عام گفتگو۔ ملاقات۔ بازار۔ سردی گرمی۔ وقت۔ سفر ریل۔ ڈاک خانہ و تار گھر۔ صحت۔ جنگل۔ جہاز گھوڑا۔ گاڑی۔ بیل گاڑی۔ خوراک۔ لباس اور آسایش مکان کے متعلق کل ۳۱ ۶ فقرات درج ہیں ÷

گو میرے پاس اس کتاب کے بارے میں بہت سے حد اعتدال
سے بڑھکر تعریفی خطوط موجود ہیں مگر ان کے مضامین کا یہاں درج کرنا
بالکل معیوب خیال کرتا ہوں۔ اسلیئے ناظرین کی آگاہی کے لیئے صرف چند اخباری
رائیں (ریویوز) اور دیگر دو تین پرائیویٹ چٹھیوں کا خلاصہ درج کرنا کافی
ووافی سمجھتا ہوں۔

ریویو مندرجہ اخبار مسافر آگرہ مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۹۰۵ء از قلم
شریمان جناب پنڈت بھوجدت صاحب جی ایڈیٹر اخبار مذکور

ملائی کوش } یہ نادر کتاب ہمارے متر مہاشہ آر۔ ڈی سیگل ملایا نواسی
نے تیار کی ہے۔ اسمیں ایک طرف اردو الفاظ وجملے ہیں
اور اُن کے مقابل اُن کے مترادف الفاظ وجملے ملائی زبان کے
ہیں۔ اور بڑے واضح طور پر ملائی زبان سکھلائی گئی ہے۔ کتاب کے
شروع میں ملایا کا مختصر حال وہاں کے باشندوں کی طرز و معاشرت و
مذہب وغیرہ نہایت توضیح کیساتھ دیا ہے۔ غرضیکہ ہماری رائے میں
اُردو والوں کے سلیئے جو جزیرہ ملایا کی سیر کرنا چاہیں یا بالغرض ملازمت
یا تجارت وہاں قیام کریں۔ یہ کتاب بے نظیر ہے۔ چھپائی لکھائی
بہت عمدہ ہے۔ قیمت فیجلد عہ ہے۔

ملنے کا پتہ

آر۔ ڈی۔ سیگل۔ مقام ایپوہ (پیراک) براستہ پنانگ ملک ملایا

(۲) ریویو مندرجہ اخبار ہتکاری مطبوعہ امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۰۵ء
ازقلم شرمیان جناب ماسٹر آتمارام صاحب جی ایڈیٹر (سابق) اخبار مذکور

کوش اُردو زبان ملائی } اُردو ضخامت ۲۱۶ صفحے مصنفہ لالہ رامجیداس سیگل ملایا لواسی۔ یہ کتاب آرین پبلشنگ پرنٹنگ کمپنی لاہور سے ملسکتی ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں دولیش یاترا کا شوق نہیں رہا۔ وہاں ان کتابوں کی قدر ملک سے اُٹھ گئی ہے۔ جو دیگر ملکوں اور قوموں کے حالات بتلانے والی ہوں۔ لیکن دراصل تجارتی اور علمی ترقی کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندوستانی غیر ممالک کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور کتاب زیر ریویو کے قسم کی کتابیں واقعی بہت مفید ہیں اور ملک کو ضرور اُن کی قدر کرنی چاہئے۔ اسکے پہلے اٹھتالیس ۴۸ صفحوں کے پڑھنے سے ملایا۔ ملاکا جزیرہ پناگ کوکوس۔ ریاست پیراک۔ ریاست سیلنگور۔ جزیرہ بورنیو۔ سراوک لابان وغیرہ ممالک کے عجیب و غریب حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مقام پر لکھا ہے کہ بالی اور Bali اور لومبوک Lombok میں اس وقت تک بھی قدیمی آریہ آباد ہیں اور ملائی مسلمان لوگوں میں مستورات کی سنت کا رواج پایا جاتا ہے۔ صفحہ ۴۹ سے ۵۸ تک ایک فہرست اُن ملائی الفاظ کی دیگئی ہے۔ جو سنسکرت یا ناگری سے ملتے ہیں۔ صفحہ ساٹھ سے ۷۰ تک ملائی بول چال کے فقرے اور اُن کا اردو ترجمہ لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۷۱ سے ۲۱۵ تک ملائی زبان کی اُردو لغات درج ہے جسکو تیار کرنے میں مصنف نے بڑی محنت کی ہے۔ باب چہارم میں قابل یادداشت چیزوں کا

ذکر ہے۔ قیمت عہ رہے جوکہ کچھ بہت نہیں۔ ہماری رلئے میں الیسی مفید کتاب
کا ترجمہ ناگری میں بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ لڑکیوں کو اپنے خیالات وسیع کرنیکا موقعہ ملسکے

(۳) ریویو مندرجہ آریہ پتر بریلی بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء از قلم شرمیان عالیجناب
حکیم رگھبیر سہاے صاحب بربان جہاں آبادی ایڈیٹر (سابق) رسالہ مذکور

کوش اردو زبان ملائی } جسکو کہ بابو رام جیداس سیگل مقیم ایپوہ پیراک
جزیرہ نمائے ملایا نے مرتب کرکے آرین پبلشنگ
اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی معرفت رفاہ عام سٹیم پریس میں شایع
کرایا ہے۔ کوش ہذا کے شروع میں جزیرہ مذکور اور تیر نیدر لینڈز انڈیا
و جزیرہ بورنیو کے مختصر تاریخی حالات پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد
زبان مذکور کے مروّجہ الفاظ جوکہ ان اطراف میں بولے جاتے ہیں لکھے

ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں کردیا ہے۔ اس صورت سے ۲۱۶ صفحہ کا
کوش تیار کیا ہے۔ شک نہیں کہ ترجمہ کی مدد سے زبان مذکور اس قدر بہ آسانی
سمجھ میں آتی ہے۔ کہ اگر اس نواح کے اشخاص اُن اطراف کا سفر کریں
تو وہ کوش ہذا کو ملائی زبان کے سمجھنے میں ایک بڑا مددگار پاسکتے ہیں۔

جس کیلئے بابو صاحب ممدوح بہت زیادہ مستحق داد ہیں۔ کیونکہ ایک خاص
زبان کی آگہی کی نسبت اتنا بڑا کام کیا ہے۔ اور اسکو یہاں تک پہنچایا ہے
کیا اچھا ہو کہ جو بابو صاحب اُس کی کامل تکمیل کیطرف متوجہ ہوں اور
ہمارے وہ ہم وطن بھی جوکہ اور اور جزائر میں مقیم ہیں وہاں کی زبانوں
کے متعلق بابو صاحب کی تقلید کریں۔ جس سے کہ تمام اہل وطن کو بڑا
فائدہ پہنچے ؁

چند پبلک رائیں یا خلاصہ پرائیوٹ چھٹیات بطور نمونہ

(۱) کتاب عمدہ صحت سے چھپی ہے اور واقعی بہت مفید ہے۔

ملتمس نیازمند کمترین فقیر ہدایت علی۔ مقام کوالالمپور۔ ملک ملایا مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء

(۲) بخدمت آر۔ ڈی۔ سیگل۔

جناب عالی تسلیم۔ بعد بندگی کے واضح ہو کہ آپنے جو ایک عدد "کوش اُردو ملائی" قیمتاً عنایت فرمایا تھا۔ سو کمترین کو بخوبی ملگیا ہے۔ جس کو کمترین نے ادم سے لیکر ادم شمم تک پڑھا۔ واقعی آجتک کسی آدمی نے ایسی ہمت مردانہ نہیں دکھائی۔ یہ کتاب جو آپ نے تصنیف کی ہے امید ہے کہ اگر ملائی زبان نہ جاننے والے آدمی کے ہاتھ میں ایک ہفتہ تک رہے یا جو کہ ابھی نووارد اس ملک میں ہو اگر وہ پانڈت (زبان دان) نہیں ہو جاویگا تو یہ بھی نہیں کہ وہ آدمی جو اس ملک میں مدت بعید یعنی چار پانچ سال سے رہتے ہوں کیا مجال ہے کہ اُس کے نزدیک کھڑے ہو کر ملائی بات کریں اور جو پڑھا ہوا ہے۔ اُس کا تو لکھنا ہی کیا ہیں مصنّف کا نہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اپنے نووارد بھائیوں کے لیئے ایک مدت بعید کے بعد اس کتاب کو خاتمہ تک پہنچایا بندہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ایک کوش اُردو ملائی اور عنایت فرماویں قیمت روانہ ہے۔ ۵

کروں وصف کیا آپ کی کمائی کا - کیا بھلا جو خالق خدائی کا

بھائی اوجاگر سنگھ۔ کوالالمپور مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء

(۳) بخدمت شریف لالہ رامجیداس -

بعد ادائے آداب و نیاز کے واضح رائے عالی ہو کہ آپ کی ایک جلد کتاب "کوش اُردو زبان ملائی" قیمتاً وصول پائی ہے - آپ کی محنت اور لیاقت کا شکریہ ادا کیا براے مہربانی دو جلدیں اس کتاب کی اور قیمتاً روانہ کردیویں - قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ ہے -

بھائی ساون سنگھ گرنتھی - مقام کوالالمپور ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

(۴) جناب آر - ڈی - سیگل -

بندگی - احوال اینکہ - بندہ نے آپ کی تصنیف کی کتاب دیکھی جسکا نام "کوش اُردو زبان ملائی" ہے - بندہ نے یہ کتاب دیکھکر نہایت خوشی منائی کہ ہم عاجز غریبوں پر جو پنجاب سے آئے ہیں - اور جن کو ملائی بات نہیں آتی ہے - آپ کے رحم دل نے اُن پر مہربانی ثابت کی ہے - اور مذہب کی ترقی فرمائی ہے اور ہم ملکیوں کو آرام پہنچایا ہے اور آپ کی اس کتاب کی نسبت اور بہت سے ملکیوں کو کہا ہے کہ کتاب ایسی ہے کہ جو اسکو منگوالیگا وہ اس ملک میں خواری سے بچ رہیگا بندہ آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہے - کہ آپ دو کتابیں کوش اردو زبان ملائی کی بھیجدیں قیمت ارسال ہے -

بھائی کالا سنگھ کانسٹبل محکمہ پولیس مقام سرمبان مورخہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

باقی خطوط کے مضامین بھی ایسے ہی ہیں - اسلئے زیادہ چٹھیاں درج کرنا فضول ہے -

اس کتاب کا پنجابی یعنی گورمکھی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۔

اشتہار

ندیان جاوا (اردو)

اس کتاب میں انڈین آرکی پلیگو یعنی مجمع الجزائر ہند کی وجہ تسمیہ
سماٹرا۔سیلبیں۔موکس۔فلیپائن آرکی پلیگو ومنیلا کے مختصر حالات
درج کرنے کے بعد مصنف نے جاوا "دی گارڈن اف دی ایسٹ" لفظ
جاوا کی تشریح۔جاوا کی پوزیشن۔آبادی۔کوسٹ لائن۔جھیلیں موسم۔
آتش فشاں پہاڑ۔میوہ جات۔اشیاء نکاس ودرآمد پیداوار معدنی
ریلوے۔جاوانی لوگوں کی خصلتیں جاوانی صنعت وحرفت جاوانی کتب
مقدس وزبان وغیرہ کے حالات قلمبند کیے ہیں۔اسکے بعد بٹاویہ۔بیوٹن
زورگ۔سولو۔وجوک جاکرتا۔ماترم۔اور کراکاٹاؤ کا احوال درج ہے
اسکے بعد دنیا میں شاید بہت سے بڑے اور پرانے ہندو مندر یعنے بورو
بودر کے مندر اور پرم بنم کے مندروں کے دلچسپ اور حیرت انگیز
حالات تحریر ہیں۔اسکے بعد نوٹ جس میں پرانے ہندؤں کی یادگاری کے
نشانوں کو مختلف شکلوں میں جاوا میں ہونا ثابت کیا ہے اسکے بعد مروج
سکہ نیدرلینڈز انڈیا کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے مختلف تجارتی کمپنیوں
کی انگریزی میں فہرست دی ہے۔جرپانگ۔سنگاپور۔بٹاویہ۔منیلا وہانگ کانگ
وجاپان وغیرہ میں مقیم ہیں اور اخیر میں جاپانی جہازی کمپنی کے جہازوں کی فہرست
ہے۔

ریویو آریہ گزٹ مورخہ ۱۲- بھادوں مطابق ۲۷- اگست سنہ ۱۹۰۸ء

ندیاں جاوا یہ کتاب لالہ رامجیداس سیگل نے تیار کی ہے۔ اسکے ۵۴ا صفحے ہیں۔ کاغذ اور کتابت بہت عمدہ ہے۔ تقطیع ہندی سنیار تھ پرکاش جیسی ہے اس کتاب میں انڈین آرکی پیلیگو یا مجمع الجزائر ہند کی وجہ تسمیہ اور سماٹرا بورنیو سلیبیز کے مختصر حالات درج ہیں۔ مصنف نے یہ دکھلایا ہے۔ کہ سماٹرا کا نام ویاکرنی سومترا کے نام پر رکھا گیا تھا۔ جاوا پہلے زمانے میں آریوں کی فتوحات کا مرکز تھا۔ اور تمام جزائر آریوں کے زیر اثر تھے۔ اسکے علاوا جاوا کی ندیوں جھیلوں۔ موسم۔ آتش فشاں پہاڑوں۔ میوہ جات پیداوار اور تجارت کا حال درج ہے اس کتاب پر مصنف نے جو ان جزائر میں خود ہو آیا ہے۔ بہت محنت کی ہے اور اسکو مفید معلومات اور دلچسپ بیانات سے آراستہ کیا ہے۔ دام ۸ رہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے مل سکتی ہے ✦

ریویو از قلم شریمان راو بہادر آتمارام جی امرتسری سابق ایڈیٹر شکاری لاہور کتاب درحقیقت بہت دلچسپ ہے۔ اور ہر ایک ہندوستانی کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔ لالہ رامجیداس صاحب اپنے دیسی بھائیوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہندوستان میں کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے۔ ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

یا مصنف سے براہ راست منگوالیں۔ پتہ یہ ہے۔ آر۔ ڈی۔ سیگل۔ ایپوہ (پیراک) براستہ پنانگ۔ ملک ملایا ✦